اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

تصنیف از تصانیف فخر المحققین قدوۃ المدققین سرآمد متکلمین سرآمد مناظرین حاجی الحرمین رحمت اللہ جناب مولوی حافظ

ولی اللہ صاحب محمدی مسمی بہ

صیانۃ الانسان

عن وسوسۃ الشیطان

فی تحقیق الایمان

مصنفہ پادری عماد الدین

حسب فرمایش سید غلام مرتضی و ناصر الدین عفی اللہ عنہما باہتمام میاں امیر الدین مالک مطبع

در مطبع مصطفائی واقع لاہور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوبنا بمصباح الیقین وصان صدورنا
من شر الوسواس الشیاطین ومنعنا عن عقیدۃ التثلیث وعبادۃ
الاوثان ووفقنا ان نعارض باہل الہواء من الادیان والصلوۃ
علی من ابرء ذیل الانبیاء عن اتہام اہل الطغیان سیما عیسی ابن مریم
من بینہم بافصح البیان ففاض المصدق بتعلیمہ الی مدارج حق المتین
وانکانوا من قبل لفی ضلال مبین وعلی آلہ واصحابہ واحبائہ واتباعہ و
اشیاعہ اجمعین **اما بعد** کہتا ہے راجی الی رحمۃ اللہ حافظ ولی اللہ ازانجاکہ
مدت دراز سے اہل اسلام اور عیسائیون مین بحث مذہبی ہوتی رہی جانبین سے کتابین
بہی ایکدوسری کے رد و قدح مین تصنیف ہوئین بعض وقتون مین تقریری گفتگو بہی ہوئے
خصوصاً عباس علی اور ابراہیم بن ساباط کی اکثر یادگارین ہین مگر بمضمون جاء الحق و
زہق الباطل اہل اسلام کا بول بالا رہا تا آنکہ اکبرآباد مین جناب حاوی فروع و اصول جامع
معقول و منقول مولوی رحمت اللہ صاحب اور زبدہ کشیشان پادری فنڈر صاحب کے درمیان
باہم مباحثہ مذہبی ہوا چنانچہ اسکا حال خاص و عام کو معلوم ہے کہ پادری صاحب مذکور نے کس
طرح محرف ہونے اناجیل مروجہ کا اقرار صاف کیا بعد اوسکے کسی پادری صاحب سے ہندوستان
مین اتنی جرأت بہی نہو سکی کہ نام بہی بحث کا زبان پر لاوی پہر مدت کے بعد سنہ ۱۸۶۷ء مین
شہر امرتسر مین عماد الدین پانی پتی نے کہین سے سر نکالا چنانچہ روبروی چند علمای اہل
اسلام اور پادریونکی جنکی تفصیل مباحثہ دینی کے دیکھنے سے واضح ہوتی ہے اس احقر نے اونکا

ایسا سر پھیرا کہ پھر کبھی سر بر آر نہوا او سوقت سی آجتک پھر کسی نے بھی دم نہ مارا چنانچہ
بارہا یہان لاہور کے پادری صاحبان مثلاً پادری فرنچ صاحب و فورمن صاحب و نیوٹن
صاحب وغیرہ کے مکانپر اسی تقریب سی جانیکا اتفاق ہوا مگر کبھو کسی نے نام بھی بحث کا
لیا ہو یہہ مناسب سمجھا کہ سلسلہ تحریر بھی جاری رہے غور سے معلوم ہوا کہ عیسائیون کے
طرف سی میزان الحق و وجہتہ الایمان و دین حق کے تحقیق و حل الاشکال وغیرہ اسلام کی مقابلہ
مین تصنیف ہوئی ہین اور اونکا جواب علماء اسلامیہ نے جیسا چاہئے تہا دیدیا تہا اور قبل
بحث امرتسر کی عماد الدین نی ایک کتاب مسمی بہ تحقیق الایمان جسمین چند صفحات ازالۃ الاوہام
کا جواب تہا لکہی ہے کسی عالم نی بسبب اسکی کہ وہ کتاب فی حد ذاتہ نقیض ایکدوسری مطلب کی
ہتی جواب نہ دیا تہا مصنف مذکور اپنے گہر مین غرور مین آکر کہنے لگے کہ میری کتاب کا کوئی جواب
نہین دیتا چنانچہ اسی خام خیالی سے کتاب ہدایت المسلمین اور تاریخ محمدی بہی لکہہ ماری
بہتر سمجہا کہ اوسکی اس غرور کو توڑا جائے یعنے جواب تحقیق الایمان کا جو مدت سے تیار تہا
چہپوا کر خدمت مین بانی پتی صاحب کی بہیجا جاوے - اب مین سچے دل سی دعا مانگتا ہون
کہ جیسی میری نیت اس جواب سی صرف پہنچا دینا حق کا ہے ویسا ہی اخیر تک وہ مقلب القلوب
ثابت رکہے - قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات - اب قبل شروع جواب کے
بیان کرنا چند امور کا ضروری ہے چونکہ اُس کتاب مین مصنف صاحب نی وسواس شیطانی سے
کہ فی الحقیقت وہ دشمن جانی انسان کی ہین کتنی جگہہ دہوکہ دیا اور خود بہی کہایا لہذا نام
اس رسالہ کا صیانتہ الانسان عن وسوستہ الشیطان رکہا گیا +

تمہید قبل بیان امور ضروریہ

دنیا شب تاریک کی مانند ہے جسمین کچہہ نہین سوجہتا مگر ہادی مطلق نے اپنے فضل و کرم سی علم او
عقل کا دیا ایسا دیا ہے کہ جسکی روشنی کے ذریعہ سی طالب نجات رستہ کے دہوکہ اور مخاطرہ
غار وغیرہ سی بچکر بمنزل مقصود تک بخوبی پہنچ سکتا ہے باوجود اسکے پہر بہی شیطان ایسا

راہزن ہی باپ دادی کی دشمنی کے سبب سے واسطی لینے انتقام کی گروہ انسانون مین اپنے
وساوس شیطانی کے ذریعہ سی کیئی فرقہ بنادیتا ہے یعنے بعض کو تو ایسا مخالطہ دیتا ہے کہ
وہ اوس چراغ عطیہ جناب الٰہی کو مطلق حاصل نہین کرتے اور بعض ایسے ہین کہ وہ اوس چراغ
کو لیکر پہر دانستہ بجہا دیتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ وہ چراغ کو لیکر اوسمین ایک تولہ
روغن اور ۲۰ تولہ پانی ڈالکر راستہ چلتی ہین جب تہوڑی دور پہونچتی ہین تو وہ چراغ گل
ہوجاتا ہی اسواسطی راستہ مین بہٹکتے پہرتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ اونہون نی خود تو چراغ
کو حاصل نہین کیا مگر صرف کسی دوسری شخص کی چراغ کے بہروسہ پر راستہ چلتے ہین اگر وہ چراغ
اچہا ہوا تو راستہ مین کچہہ دقت نہوئی ورنہ وہ بیچارے بہی اوسکے ساتہہ راستہ مین حیران
اور سرگردان پہرتی ہین جب ہم غور سی دیکہتے ہین تو وہ گروہ جنہون نی خود چراغ کو مطلق
حاصل نہین کیا وہ لوگ ہین جو محض بے علم اور نیک و بد کی تمیز کرنے مین بالکل عاجز ہین
اور وہ گروہ جنہون نی دانستہ چراغ کو بجہادیا وہ لوگ ہین کہ جو علم کو تو حاصل کرتے ہین
مگر پہر طمع دنیاوی اور اعزاز اور فخر چندروزہ کی خیال سی دانستہ حق کو چہوڑکر باطل کو اختیار
کرتے ہین اور وہ گروہ جنہون نے ایک قطرہ روغن مین ۲۰ تولہ پانی ملاکر چراغ کو جلایا وہ
لوگ ہین جو تہوڑا سا علم دنیاوی پڑہ کر اپنی تئین مولوی اور عالم اور فاضل مشہور کردیتے
ہین اور اسی گہمنڈ مین آکر راستہ چلتے ہین آخرکار خرابیون مین پڑتے ہین جیسا عمادالدین
کہ وہ حقیقت مین نہ تو بےعلم ہی اور نہ عالم مگر اوسکے چراغ مین بسبب طمع دنیاوی کے ایک تولہ
روغن اور ۲۰ تولہ پانی ہے - اور وہ گروہ جو دوسری کے چراغ کے بہروسہ پر راستہ چلتے
ہین وہ اون لوگون سی مراد ہی کہ وہ خود تو کچہہ نہین جانتے مگر دیکہا دیکہی اورونکی تقلید پر
راستہ چلتے ہین اگرچہ بعض اس گروہ مین ایسی ہین کہ بسبب یاوری بخت اور مدد طالع اتفاقاً
اونکو ایک ایسا اچہا ساتہی ملجاتا ہی کہ جسکے ہاتہہ مین خالص روغن کا چراغ بہرا ہوا ہی اور
اوسکی طفیل سی وہ لوگ بہی منزل مقصود کو پہنچ جاتے ہین جیسا سراج الدین مگر بعض ایسے

بہی مین کہ وہ گردش نصیب کے سبب سے چراغ باطل کی طرف صرف تقلید سے دوڑتے مین جیسا بیچارہ غریب خیرالدین کہ وہ خود تو بیعلم ہے مگر عماد الدین کے چراغ کی بہروسہ پر راستہ چل رہا ہے اغلب ہے کہ چند روز کے بعد دنیا ہی مین یا انجام کار آخرت مین خود معلوم کرلیگا کہ وہ حقیقت مین راستہ بہولا ہوا ہے۔

اب مین اُس مقدمہ کی تشریح کرتا ہون کہ عیسائی اور مذہب اسلام مین جو عرصہ سے بحث ہو رہی ہے کون حق ہے اور کون باطل اسواسطے پہلے مجکو چند اصول و قواعد جو واسطے ثبوت حقیت و غیر حقیت ہر دو مذہب کے نہایت ضروری ہین مقرر کرنے بہت مناسب معلوم ہوتی ہین تاکہ منصف کو حق و باطل مین تمیز کرتے وقت اون قواعد و اصول کی پابندی رہے اور انشاء اللہ تعالی وہ قواعد ایسے ہونگے کہ جنکو ہر ایک صاحب عقل پسند کریگا بشرطیکہ اوسکو حق مطلوب ہو اور تعصب مین گرفتار نہو اور وہ قواعد یہہ ہین۔

قاعدہ ۱۔ یہہ بات ظاہر ہے کہ نیک و بد مذہب کی تمیز عقاید پر منحصر ہے اور عقاید تین قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ جو عقل سے مطابق ہین اور عقل نے اپنی ادراک سے تسلیم اور ثابت کرلیا ہے جیسا خدا کی وحدانیت کہ عقل کئی دلائل قطعی سے اوسکو ثابت کر چکی ہے۔ اور دوسری وہ کہ جو عقل کے خلاف نہین مگر عقل اپنی نقصان کی سبب سے اونکی کنہہ کو نہین پہونچ سکتی جیسا کہ خدا کی مفصل حقیقت دریافت کرنی اور اوسمین چون و چرا کرنی کہ یہہ امر فی الحقیقت عقل کے ادراک سے باہر ہے۔ اور تیسری وہ کہ جو صریح عقل کے خلاف ہین یعنے عقل اونکی کنہہ کو پہنچ چکی ہے اور بحکم اوسکو باطل قرار دیا ہے جیسا دو یا تین خدا کا ہونا چنانچہ میرے اس قول کے تصدیق کے واسطے بہت سے حکما متقدمین اور چند مذاہب مخالفین کے بیانات شاہد حال ہین پس اول فریقین کے اصول عقاید کو نہایت غور و تامل کے ساتھہ دیکھا جاویگا کہ کسکے اصول عقاید مطابق عقل کے ہین اور کس کے خلاف عقل جس مذہب کی اصول عقاید عقل کے مطابق ہونگی وہ حق اور جسکے خلاف عقل ہونگے وہ باطل تصور ہوگا اور اگر کوئی فریق کسی ایسے اصول کو جو صریح خلاف عقل ہو اس دلیل اور دعوی سے

پیش کری کہ یہہ حکم الہی ہے خلاف عقل نہین ہے بلکہ عقل اسکی ماہیت کو نہین پہونچ سکتی تو
یہہ عذر اوسکا ہرگز قابل پذیرائی کے نہوگا کیونکہ بڑے اصول کی نسبت جو صریح عقل کے خلاف ہے
یہہ کہنا کہ یہہ حکم الہی ہے گویا خداوند تعالی پر بہتان عظیم باندہنا ہے البتہ اگر کسی عمدہ اصول کے کوئی
فرع ایسی بلند ہو کہ اوسکی بلندی کو ادراک نہ پہونچ سکے تو اس قسم کی فروعات مین ایسی عذر کے
فریقین کو گنجایش ہے اور عقل کو بہی اوس عذر کی مان لینے مین کچہہ انکار نہوگا کیونکہ خود عقل
کے پاس ایسی عذر کے مان لینے کے واسطے ایک دلیل قوی موجود ہی یعنے یہہ کہ جب جڑہ اچہی ہے
تو اوسکی فرع بہی ضروری اچہی ہوگی گو کوئی شاخ ایسی بلند ہو کہ وہانتک عقل نہ پہونچ سکے +
قاعدہ - ۲ - ظاہر ہی کہ دید و شنید مین بڑا فرق ہے کیونکہ وہ یقینی اور یہہ ظنی مگر ہر ایک
شنید اگر بموجب قاعدہ عقلی کے ثابت ہو جاوی تو وہ ظنی سے بدرجہ یقینی پہونچ سکتی ہی چونکہ
فریقین کا مذہب شنید پر ہی اسواسطی فریقین کے واسطے ایک یہہ امر نہایت ضروری ہی کہ وہ کوئی
قاعدہ عقلی واسطے ثبوت شنید کی ایسا مقرر کرین کہ جس قاعدہ سی وہ شنید ظنی سے یقینی ہو جاوے
اور اسجگہہ یہہ امر بہی قابل اطلاع کے ہی کہ اگر ہم کسی شنید کو بموجب قاعدہ عقلی ثابت کر کے ظنی سے
بدرجہ یقینی پہونچادینگی تو وہ شنید کبہی غلط نہوگی اگر بفرض محال حقیقت مین وہ غلط بہی ہو
تو اوسصورت مین بہی ہم عند اللہ ماخوذ نہین ہو سکینگے کیونکہ ہماری پاس ایک قوی دلیل
موجود ہوگی یعنے یہہ کہ ای پروردگار عالم تو نے جو ہمکو عقل دی تہی ہمنے اوس عقل کے رو سے
یہہ بات ثابت کر لی تہی مگر شنید کی ثبوت مین تعصب سی بچنا اور انصاف کرنا بڑی بہاری
شرط ہے کیونکہ خداوند تعالی دل کی ارادہ کو بخوبی جانتا ہے اور اسی جہت سی دلیل مذکورہ
بالا خدا کی جناب مین اوسصورت مین قابل پذیرائی ہوگی جبکہ سچے دل سے بلا تعصب و بی انصافی اوس
شنید کو ثابت کیا ہوگا ورنہ بصورت تعصب و بی انصافی وہ دلیل کبہی کار آمد نہوگی اور واسطے
ثبوت شنید کی جو قاعدہ عقلی مقرر ہو سکتا ہی وہ یہہ ہی کہ جن لوگون نے وہ خبر بیان کی ہی یا
لکہی ہی اونہون نے بچشم خود دیکہی ہو یا ایسے لوگون سی سنی ہو کہ جنہون نے بچشم خود دیکہی ہو

اور اگر اونہون نے بہی بچشم خود نہ دیکہی ہو صرف اور لوگون ہی سنی ہو تو وہ بموجب سند روایت کی اوس خبر کو اون لوگون تک پہنچا دین کہ جنہون نے بچشم خود دیکہی ہو اور یہہ راوی سب کے سب ثقہ یعنے راست گفتاری پسندیدہ اطواری نیکو کرداری تقوی شعاری اور متانت کے ساتہہ مشہور اور معروف ہون اور فسق و فجور و کذب کے ساتہہ متصف نہون اور بیان اونکا سلسلہ وار ہو پس فریقین کے اخبار مذہبی کو اس قاعدہ کے روسی پڑتال کیا جاویگا کہ بموجب اس قاعدہ کے کس مذہب کی خبرین باعتبار راویان ثقہ کے سلسلہ وار ہین اور کسکی نہین جسکی ہونگی اوسکی شنید یقینی اور جنکی نہین ہونگی اونکی شنید ظنی تصور ہو گی +

قاعدہ-۳-ایک فریق جس قسم کی سندین پیش کری دوسرے فریق کو بہی اوسی قسم کے سندین پیش کرنی ہونگی اور اون سندون مین سی ہر ایک سند کا مقابلہ اوس سند سے کیا جاویگا جو اوسکی ہمجنس ہے تاکہ مقابلہ مساوی ہو مثلاً بلاتشبیہ اگر ایک فریق ایک سند خود حاکم کا حکم اور دوسری سند اوسکی وزیر کا بیان اور تیسری سند خادمان وزیر کا اظہار پیش کری تو فریق ثانی کو بہی لازم ہوگا کہ وہ بہی اسیطرح کی سندین پیش کری اور اگر فریق ثانی اس قسم کی سندات پیش نہ کرسکے صرف ایک اظہار خادمان کا پیش کرے تو اوس سند کا مقابلہ صرف اوس سندسی کیا جاویگا جو اوسکی ہم جنس ہے یعنے سند اظہار خادمان وزیر کے جو فریق اول نے پیش کی ہی اور فریق ثانی کو یہہ اختیار نہو گا کہ وہ پیش تو کری سند اظہار خادمان وزیر کی اور دعوی کری اثبات کا کہ مین اسکا مقابلہ حاکم کی حکم سی کرونگا دیگر قسم کی سندات پیشکردہ فریق اول کو نہین مانونگا-کیونکہ یہہ دعوی اوسکا قرین انصاف نہین بلکہ خود حکومتی مین داخل ہے - قاعدہ-۴-جس زبان مین وہ سند حاکم یا وزیر یا خادمان وزیر نے ارشاد کی ہوگی مخالف کے سامنے وہ اصل زبان جو اوس زمانہ سی لیکر زمانہ تصنیف تک سلسلہ وار ثابت ہو سکی پیش کیجاویگی صرف ترجمہ اوسکا جایز نہوگا کیونکہ ترجمہ مین بہت سی غلطیون اور تغیر و تبدل کا احتمال بلکہ یقین کلی ہی پس مخالف اوسکو کیونکر مان لیگا اور سوائے اسکے یہہ بہی ظاہر ہے

کہ اگر کسی عدالت مین کوئی چہوٹا سا مقدمہ دائر ہو اور مدعی یہہ کہے کہ اصل سند میری پاس سے جاتی رہی ترجمہ اوسکا موجود ہے تو حاکم منصف اوس ترجمہ کو کبہی معتبر نہین سمجہیگا اور مدعی کے دعوی کو فوراً ڈسمس کردیگا - مذہب کا مقدمہ چونکہ سب مقدمون سے بہت بڑا ہے اسواسطے اس مقدمہ مین صرف ترجمہ کیونکر جایز ہو سکتا ہے +

قاعدہ - ۵ - اگر کسی فریق کے پاس اصل زبان کی سند نہو صرف ترجمہ ہو اور وہ فریق بہی اپنی زبان سے اقرار کرے کہ یہہ اصل نہین ترجمہ ہے تو اوسی فریق پر فرض ہوگا کہ وہ اصل زبان کی سند صحیح و معتبر کو تلاش کرکے پیش کرے اگر وہ یہہ عذر کرے کہ ہماری پاس اصل نہین ترجمہ ہے تو فریق ثانی یا تو اوس ترجمہ کو بجائے اصل کے مان لے اور یا وہ اصل کتاب کو تلاش کرکے پیش کرے تو یہہ عذر اوسکا لغو سمجہا جاویگا کیونکہ محافظت اصل کتاب کی اوسکے ذمہ فرض ہے نکہ دوسری فریق کی ذمہ اور فریق ثانی کی طرف سے یہی ثبوت کافی ہے کہ اوسنے فریق اول کے خود زبان سے اقرار کرادیا ہے کہ یہہ اصل نہین ترجمہ ہے - پس جب اقرار کرچکا ہے تو وہ کہین سے اصل سند صحیح و معتبر کو تلاش کرکے پیش کرے +

قاعدہ - ۶ - جانبین کی کتب مسلمہ سے غور کرنا ہوگا کہ کس کی کتاب مین جاہ و جلال صانع عالم کا پایا جاتا ہے اور کس کے کتاب مین ہتک صانع مذکور کی سمجہی جاتی ہے پس جسکی کتاب سے بیعلمی اور کم قوتی ظاہر ہوگی وہ مذہب خدا کی طرف سے نہین ہو سکتا +

قاعدہ - ۷ - فریقین کی کتب مسلمہ سے نیک کرداری و راست گفتاری انبیاء کی معلوم کرنی چاہئے کیونکہ ہمکو احکام الہی انہین کی معرفت ملے ہین پس جسکی کتاب مین انکی بزرگی اور گناہون سے معصومیت درج ہو وہ مذہب ہی خدا کی طرف سے ہوگا بخلاف اوس گروہ کے کہ جسکی کتاب مین زنا اور جہوٹ کہنا اونکا لکہا ہو +

اب فریقین کے عقاید و سندات کو بہت غور سے سننا چاہئے تاکہ انصاف کرنے مین کچہ دہوکہ نہ لگے اسلئے بموجب قاعدہ نمبر ۱ ہم پہلے عقاید کے مقدمہ کی تحقیقات کرینگے +

پہلا مقدمہ عقاید کے بیانمین

واضح ہو کہ عیسائیون کے عقاید یہہ ہین - پہلا عقیدہ تثلیث کا یعنے عیسائی کہتے ہین کہ خدا ایک ہی ہے اور تین ہی ہین - دوسرا عقیدہ - عیسائیونکا یہہ ہی کہ حضرت عیسیٰ خدا ہی ہی اور خدا کا بیٹا ہی ہے اور بنی آدم ہی ہے - تیسرا عقیدہ اونکا یہہ ہی کہ خدا تعالی نے حضرت عیسیٰ کو باوجودیکہ وہ محض بے گناہ اور پاک صاف تہی کل مخلوقات کے گناہون کی عوض مین پہانسی دئے گئے اور صرف اونکی کفارہ پر اعتقاد رکہنے سے ہر ایک انسان کی نجات ہوجاویگی اور حضرت عیسیٰ بعد صلیب بعوض گناہ خلقت ملعون ہوکر تین دن تک دوزخ مین رہے +

اور مسلمانون کی عقاید کے اصول یہہ ہین - کہ اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے خدا ایک ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندہ ہین اور اوسکے بہیجے ہوئے ہین اور نجات انسان کی خدا کے فضل پر منحصر ہی لیکن ہر ایک انسان کو اپنی طرف سے نیک کام کرنے چاہئین کیونکہ وہ بخشش کے واسطے ایک ذریعہ ہی مگر اوسپر بہروسہ نہین کرنا چاہئی ہمیشہ خوف ورجا مین رہنا چاہئے یعنے نہ تو خدا کی رحمت وبخشش سے نا امید ہونا چاہئی کیونکہ خدا کی بخشش بہت بڑی ہی اور وہ بڑا رحیم کریم ہے نا امید ہونا گویا اوسکے رحیم ہونے مین شک کرنا ہے اور نہ اوسی بہروسہ پر بہولے رہنا چاہئے یعنے صرف اوسی پر تکیہ کرکے بیٹہہ نہین رہنا چاہئی کیونکہ جب ایسا کامل بہروسہ اوسپر ہوجاویگا توپہر نیک کام کرنیکا حوصلہ نہین ہوگا اور سوائی اسکے خداوند تعالی جیسا رحیم کریم ہے ویسا ہی جبار قہار عادل اور قادر مطلق بہی ہے چاہی رحم کری چاہے نہ کرے کیونکہ وہ قادر مطلق ہے پس اگر صرف اوسکی رحیمی پر بہروسہ کرکے بیٹہہ رہی تو اسسی یہہ لازم آتا ہے کہ وہ اوسکو قادر مطلق نہین سمجہتا اور محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم موحدین کے کہ جنہون نے شرک سے پرہیز کیا ہوگا بیشک شفیع ہونگے +

اب اسمقدمہ عقاید مین بموجب قاعدہ نمبر ا کے یہہ سوچنا چاہئیے کہ کس کے عقاید خلاف عقل ہین اور کس کے مطابق عقل جسقدر سوچا اوسیقدر تحقیقات سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ عیسائیون کے عقاید صریح خلاف عقل ہین کیونکہ پہلا عقیدہ تثلیث ایک تین مین اور تین ایک مین خواہ عیسائی کتنا ہی دہوکہ دین اور پیچدار تقریر کرین مگر یہہ عقیدہ کبہی عقل کے مطابق نہوگا اور یہہ بہی وہ ثابت نہین کر سکینگے کہ عقل اسکی ادراک مین عاجز ہے وجہ یہہ کہ عقل نے اس لغو کو بخوبی معلوم کر لیا ہی جیسا کوئی کہے کہ پانچ پندرہ مین پندرہ پانچ ہین بہلا تبلاؤ کہ اسمین عقل کے نہ پہونچنے کی کونسی بات باقی رہی اگر ایسے ایسے لغویات کی نسبت یہہ کہا جاوے کہ عقل اوسکے ادراک سے عاجز ہے تو پہر جسقدر اور لوگ مذہب باطل رکہتے ہین وہ بہی اس دلیل سے اپنے مذہب کی صداقت بخوبی کر سکتے ہین۔ دوسرا عقیدہ حضرت عیسیٰؑ کا خدا کا فرزند ہونا اور خدا بہی ہونا اور بنی آدم بہی ہونا یہہ ایسا عقیدہ ہی کہ دنیا مین اور جسقدر مذہب باطل مین وہ بہی ایسا واہیات عقیدہ نہین رکہتے بہلا یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایک شخص خدا بہی ہو اور خدا کا بیٹا بہی ہو اور انسان بہی ہو اور اگر ایسے ایسے عقاید کو مان لیا جاوے تو پہر بیچارے ہنودون نے کیا گناہ کیا ہے اور اونکے عقیدہ کو کیون برا کہتے ہو حالانکہ اونکا عقیدہ تمہارے عقیدہ سے برائی مین بہت کم ہے کیونکہ وہ رام کو صرف اوتار کہتے ہین نہ کہ خدا + تیسرا عقیدہ حضرت عیسیٰؑ کا بیگناہ پہانسی دیا جانا بعوض گناہ خلقت کی یہہ صریح خدا کے انصاف سے بعید ہی کہ گناہ کوئی کرے اور پہانسی کسی کو دیا جاوے پس یہہ عقیدہ ایسا ہی کہ جس سے صریح خداوند تعالی کا ظلم ثابت ہوتا ہے اور سوائے اسکے اگر ہم بفرض محال مان بہی لین تو اور قباحت لازم آویگی وہ یہہ ہی کہ ایک خون کے عوض مین ایک شخص کو پہانسی دینی چاہئے نہ کہ بیشمار قاتلون کی عوض مین صرف ایک شخص بے گناہ کو۔ عیسائیونکو یہہ بہی سوچنا چاہئے کہ گناہ خلق اللہ کے بے انتہا اور بے شمار ہین جب ایک شخص سے اون سب گناہونکا بدلہ لیا جاوے اوسکی سزا یہہ ہی کہ وہ ابدالآباد تک جہنم مین رہے حضرت عیسیٰؑ کو معاذ اللہ صرف تین دن تک

جہنم مین رکہنا یہہ بہت ہی کم سزا ہے پس کیونکر ہوا اگر عیسائی کہین کہ خدا تعالی نے اپنا بیٹا
بہیجکر پہر رعایت اور تخفیف کردی تو ہم کہتے ہین کہ جہان خدا تعالی نے اسقدر رعایت اور تخفیف
کردی تہی وہان کل ہی رعایت کردیتا یعنے اونکو مطلق جہنم مین نہ بہیجتا - اس کفارہ کے
ابطال مین ہم اپنی کتاب نجات ضروری مین تفصیلاً اکیس دلیلین لکہہ چکے ہین ناظرین دیکہہ لین
اب ہم مسلمانون کے عقاید بیان کرتے ہین - اول عقیدہ وحدانیت کا - اسکو کوئی بہی باطل
نہین کرسکتا - دوسرا عقیدہ آنحضرت صلعم کو خدا کا بندہ اور رسول ماننا سو یہہ بہی ہرگز خلاف
عقل نہین ہے کیونکہ جو لوگ رسولون کی ہونیکے معتقد ہین اونکے سامنے تو دلیل کی کچہہ حاجت
نہین ہے کیونکہ اونکی عقل رسولون کے ہونیکے واسطے خود اقراری ہے اور جو لوگ رسولون کے
ہونیکے معتقد نہین ہین اگرچہ اونکے واسطے ہمارے پاس بہت سے دلایل موجود ہین مگر چونکہ اسوقت
اونسے ہماری بحث نہین ہے اسلئے اون دلایل کا اس کتاب مین لکہنا ہم چندان ضروری نہین
سمجہتے - تیسرا عقیدہ نجات کا انحصار خدا کے فضل پر - یہہ بہی خلاف عقل نہین ہے علی ہذا القیاس
اور عقاید اگر کوئی شخص اون عقاید کو خلاف عقل ثابت کرے تو دلیل قوی دے تاکہ ہم سوچین
مگر یقین ہے کہ کوئی عقلمند ان عقاید کو خلاف عقل نہین کہیگا - پس اس تحقیقات سے جو
کچہہ نتیجہ نکلتا ہے وہ یہہ ہے کہ بنظر ان عقاید کے مذہب اسلام سچا ہے اور عیسائیون کا جہوٹا
ہے مگر چونکہ ابہی ہمکو سندات کی مقدمہ کا تحقیقات کرنا باقی ہے تاوقتیکہ اوسکا فیصلہ نہوے
تب تک ہم کچہہ فیصلہ نہین کرینگے اسلئے اب ہم سندات کی تحقیقات کرتے ہین +

دوسرا مقدمہ تحقیقات سندات کی بیان مین

مسلمان لوگ ایک تو کلام اللہ اور دوسری احادیث رسول اللہ صلعم اور تیسری کتاب بیان
و اظہار اون لوگونکا جنہون نے آنحضرت صلعم کو اور آنحضرت صلعم کے احوال کو بچشم خود دیکہا اصل
زبان مین بروایات راویان سلسلہ وار واسطے ثبوت اپنے دعوی کے پیش کرتے ہین اور بیان
کرتے ہین کہ کلام اللہ کلام خدا ہے جو بذریعہ وحی آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی - اور احادیث آنحضرت صلعم کے

ارشاد ہی جو بذریعہ راویان ثقہ ہماری پاس پہونچین اور کتابون مین درج ہین اور جب لکہی
گئین اوسوقت کتاب مین سند دیگئی کہ کسنے وہ حدیث سنی اور کس سے ذکر کیا تا کہ ثقاہت وغیرہ
راوی کی معلوم رہی اور بدون سند راوی کے کسی حدیث پر اعتبار نہ کیا گیا اور اکثر راویون
نے اپنی بیان کی تصدیق کے واسطی وقت اور نام مکان اور موقعہ جسمین وہ امر ظاہر ہوا لکہا
ہوا ہی اور یہہ بہی لکہا ہوا ہی کہ ہم اوسوقت موجود تہے یا نہین۔

اب عیسائیون کی سندات کا حال سنئے وہ صرف ایک سند یعنے انجیل پیش کرتے ہین سو وہ
بہی اصل زبان ہی ترجمہ در ترجمہ ہی اور اوسکی معتبری کا یہہ حال ہی کہ اتبک عیسائی خود شک
مین پڑی ہوئی ہین کہ اصل زبان عبرانی تہی یا یونانی بعض کہتے ہین کہ یونانی اور بعض کہتے
ہین کہ عبرانی تہی اور عیسائی اسبات کی خود اقراری ہین کہ یہہ انجیل حضرت عیسیٰ نے خود تصنیف
یا ترتیب نہین کی اور نہ اونکی وقت مین ہوئی اور نہ اونکی کلام ہی بلکہ بعد وفات حضرت
عیسیٰؑ کے اونکی شاگردون نے یہہ کلام صرف الہام سی لکہی سو اون شاگردون نی بہی اوس
کلام کو جمع اور ترتیب نہین کیا بلکہ شاگردون کی بعد کسی اور شخص نے جسکا نام اتبک عیسائیون
کو بہی معلوم نہین ہی ترتیب کیا اور بموجب اقرار عیسائیون کے زمانہ ترتیب و تصنیف انجیل
کا اتبک کسی عیسائی کو ٹہیک ٹہیک معلوم نہین ہی چنانچہ خود ہارن صاحب نے شرح انا جیل
مین لکہا ہی کہ پہلی انجیل سنہ ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ مین تصنیف
ہوئی ہے اور دوسری انجیل سنہ ۶۰ یا ۶۳ مین اور تیسری انجیل سنہ ۵۳ یا ۶۳ یا ۶۴
مین اور چوتہی انجیل سنہ ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ یا ۹۷ یا ۹۸ مین تصنیف ہوئی ہی اور سند راویان کا
اوسمین مطلق پتہ بہی نہین یعنے انجیل کے دیکہنے سے یہہ معلوم نہین ہوتا کہ وہ مطلب جسکو مصنف
لکہتا ہی اوسکا وقوع کسنے بچشم خود دیکہا اور کس نے کس سے کہا اور کسنے لکہا اور وہ راوی
کیسی تہے اور اوسکی طرز تحریر ایسی ہی جیسی الف لیلہ کی بلکہ الف لیلہ مین ایک بات زیادہ ہی کہ مصنف
کا نام تو ہی اوسمین مصنف کا نام ہی نہین اگرچہ انجیل کے سرورق پر اون شاگردون کے

نام لکہی ہوئی ہین کہ جنکے نام سی وہ کتابین مشہور ہین لیکن اصلی یہہ نہین ثابت ہوتا کہ یہہ اناجیل انکی تصنیف ہین بلکہ پہلی انجیل سی تو صاف ثابت ہی کہ یہہ انجیل نہ تو متی کی ترتیب کی ہوئی ہی اور نہ اوسکی بیان کی ہوئی ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ انجیل متی کے باب ۹ درس ۹ مین لکہا ہے۔ پہر جب یسوع وہان سی آگے بڑہا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکہا اور اوسی کہا میری پیچہے آ وہ اوٹہ کے اوسکے پیچہے چلا اتہی۔ ظاہر ہی کہ یہہ وہی متی ہے جسکے نام سی یہہ انجیل مشہور ہی اگر اسکی تصنیف ہوتی تو یہہ اپنی آپکو ضرور ایسے طور پر لکہتا کہ جیسا محاورہ ہی مثلاً مجکو یا مجہہ متی کو دیکہا نہ یہہ کہ ایک شخص کو دیکہا جسکا نام متی تہا اور اگر انجیل اوسکی بیان کی ہوئی ہوتی تو مصنف متی بیان کنندہ کا نام اسطور پر لکہتا کہ متی یعنے اس کتاب کے راوی یا بیان کنندہ کو دیکہا اور سوائی اسکے اور بہی کئی جگہہ متی کا نام اس کتاب مین لکہا ہی مگر ایسے ہی طور پر لکہا ہی کہ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کتاب کا نہ تو مصنف ہی اور نہ جامع +

اگرچہ جسقدر بیان سندات عیسائیونکا ہم لکہہ چکے ہین اوس سی صاف یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ وہ سندین بالکل نامعتبر ہین مگر چونکہ ایک اور امر تحقیقات طلب باقی ہی اور اوسپر بہی اعتبار وعدم اعتبار سندات کا حصر ہے اسلیئے اب ہم اوسکی تحقیقات کرینگی تاکہ تحقیقات مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہ جاوی اور وہ یہہ ہی کہ عیسائی جو یہہ دعوی کرتے ہین کہ انجیل روح القدس یعنی خدا کی کلام ہی دیکہنا چاہیئے کہ وہ حقیقت مین خدا کی کلام ہی یا نہین۔ واضح ہو کہ یہہ بات ہر ایک عقلمند پر روشن ہی کہ خدا کی کلام کبہی آپسمین مخالف اور متضاد نہین ہونی چاہیئے مثلاً اگر ایک جگہہ لکہا ہو کہ زید نی ایک شخص کو دیکہا اور دوسری جگہہ اوسی مقام مین لکہا ہو کہ زید نی دو شخص کو دیکہا وغیرہ ذلک بہلا جس کلام مین اس قسم کا فاحش اختلاف ہو کیا خدا کی کلام ہوسکتی ہی ہرگز نہین۔ اب ہم چند اختلاف بطور نمونہ کے اناجیل سے لکہتے ہین۔ اول یہہ کہ انجیل متی فارسی مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۵۱ء کی باب ۲۶ درس ۳۴ مین

فقیر محمد علی عفی عنہ

لکھا ہی پس رئیس اماماں باو متوجہ گشتہ گفت کہ من ترا بخدای زندہ سوگند میدہم کہ
مارا مطلع نمائی اگر پسر خدائی توئی پس یسوع بوی گفت کہ تو خود می گوئی لیکن من شمارا
میگویم کہ بعد ازین فرزند انسانرا بر دست راست اقتدار نشستہ و در ابرہائی آسمان خواہید
دید کہ می آید انتہی - اور انجیل مرقس کے باب ۱۴ اور ورس ۶۱ مین لکھا ہی - کہ رئیس اماماں
از وی سوال نمودہ گفت کہ آیا مسیح فرزند او سبحانہ توئی یسوع گفت آرے منم انتہی - اس
اختلاف فاحش کی طرف نظر کرنی چاہئی کہ کہان یہہ کہ تو خود میگوئی یعنے تو آپ کہتا ہی کہ
اسمین ایک طرح کا انکار پایا جاتا ہی جیسا کہ کسی شخص کو کہا جاوی کہ تو چور ہی اور وہ جواب
دی کہ تو کہتا ہی تو اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ تو تہمت دیتا ہی اور کہان یہہ کہ آرے منم یعنے
ہان مین ہون کیونکہ اسمین صاف اقرار ہی - **دوم** انجیل متی کی باب ۲۶ ورس ۲۹ مین
لکھا ہی - مین تم سی کہتا ہون کہ انگور کا شیرہ پہر نہ پیونگا اوس دن تک کہ تمہاری ساتھ
اپنے باپ کی بادشاہت مین نیا نہ پیون انتہی - اور باب ۱۲ ورس ۲۵ - انجیل مرقس مین
لکھا ہی - کیونکہ جب مردی اوٹہینگے تو وی نہ بیاہ کرینگے نہ بیاہے جائینگے بلکہ جیسی فرشتے جو آسمان
پر مین ویسے ہی ہونگی انتہی - اور نامہ رومیون کی باب ۱۴ ورس ۱۷ مین لکھا ہی - کیونکہ خدا
کی بادشاہت مین کہانا پینا نہین انتہی - پس ہم کہتے ہین کہ جب ایک جگہہ لکھا ہی کہ مثل فرشتون
کی رہینگے اور فرشتے کہانے پینے سی پاک ہین تو پہر پہلا مضمون کہ آسمان پر چلکر شراب پئیں گے
آپسمین کیسا مناقض ہی - **سوم** - انجیل یوحنا کے اخیر ورس ۲۵ مین لکھا ہی پر اور
بہی بہت سی کام ہین جو یسوع نے کئے اور اگر وی جدا جدا لکہے جاتے تو مین گمان کرتا ہون
کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین - اور اعمال حواریان کے باب ۱ ورس ۱
مین لکھا ہی - ای تیوفلس وہ پہلی کیفیت مینے تصنیف کی اون سب باتون کو جو کہ یسوع شروع
سی کرتا اور سکہاتا رہا اوس دن تک کہ وہ اپنی رسولونکو جنہین اوسنے چنا تہا روح قدس سے
حکم دیکر اوپر اوٹہایا گیا انتہی اول تو پہلی کلام کے مبالغہ کو دیکہنا چاہئی کیونکہ وہ مبالغہ صریح

شاعرانہ ہی ورنہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ نے سو کروڑ یا ہزار کروڑ کام کئے ہون
تو بھی ایسی بڑی کتاب نہین ہو سکتی جو تمام جہان مین اوسکی گنجایش نہو کیونکہ جہان
بہت بڑا ہی بالفرض اگر ہم اس مبالغہ سی چشم پوشی کرین تو جو پہلی اور دوسری کلام مین تناقض
ہے اوسکا کیا جواب ہی کیونکہ پہلی کلام سی ثابت ہوتا ہے کہ اگر سب کام لکھے جاوین تو تمام
جہان مین گنجایش نہو اور دوسری کلام مین لکھا ہی کہ پہلے کتاب مین سب کام حضرت عیسیٰ
کی آغاز کار سی تا اوس دن تک جب آسمان پر صعود کر کے چلے گئے لکھے گئے — چہارم —
پہلی انجیل کے باب ۵ اور س ۳۰ مین لکھا ہی — اور بہت جماعتین لنگڑون اندہون گونگون
او ٹنڈون اور اونکی سوا بہتیرون کو ساتھ لیکر اوس پاس آئین اور اونہین یسوع کے پانون
پر ڈالا اور اوسنی اونہین چنگا کیا انتہی — اور اسی قصہ کو دوسری انجیل والی نے باب ۷ ورس ۳۱
سی ۳۴ تک اسطرح پر لکھا ہی — اور اونہون نی ایک بہرے گونگے (یعنے مرقس) کو اوس پاس لاکے اوسکی منت
کی کہ اپنا ہاتھ اوس پر رکھے — وہ اوسکو بہیڑ مین سی کنارے لے گیا اور اپنی انگلیان اوسکے
کانون مین ڈالین اور اپنا تہوک لیکے اوسکی زبان پر لگایا اور آسمان کی طرف نظر کر کے
ایک آہ بہری اور اوسی کہا افتح یعنے کہل جاؤ — وہین اوسکے کان کہل گئے اوسکی زبان
کی گرہ بہی کہل گئی اور وہ خوب بولنے لگا انتہی — پہلی اور دوسری کلام کی اختلاف کی طرف
خیال کرنا چاہیے کہ کہان بہت سی جماعتین گونگون اور ٹنڈون اور اندہون اور اولے
لنگڑون کی آمد کہان صرف ایک شخص گونگا اور بہرہ اور کہان پانو مین ڈالنا اور شفا کا
ہو جانا اور کہان علیحدہ لیجانا اور زبان کا مس کرنا اور اونگلیان کانون مین ڈالنا —
بعد تمہید قواعد و اصول جانبین اور معلوم کرنے حال سندات فریقین کے اب جواب تفصیلی
کتاب بانی پتی کا دیا جاتا ہے +

فصل اول تحقیق الایمان کے قواعد کی تردید مین

واضح ہو کہ بانی پتی صاحب نے جو قواعد واسطے مباحثہ و مناظرہ کے صفحہ ۳ مین مقرر کئے ہین

وہ سب کے سب خلاف مناظرہ اور صریح واسطے دہوکہ دہی اور پیش بندی کے ہین اور اسمین قبل
سے ہین کہ جیسا کوئی شخص اپنے گہر کو دوسرے شخص کے گہر سے از روئے مقابلہ فوق دینا چاہے
اور وہ قبل مقابلہ کے اپنے گہر مین بیٹہکر سوچے کہ میرا گہر سب کا سب سیاہ ہے اور دوسرے کا
گہر بالکل سفید ہے تو وہ وقت مقابلہ کے اول یہہ قاعدہ مقرر کردے کہ جسکا گہر سفید ہوگا وہ
اچہا نہین سمجہا جاویگا ظاہر ہے کہ طرف ثانی ایسے قاعدہ کو کیونکر مان لیگا بلکہ اگر ایسے قواعد
مباحثہ و مناظرہ مین جایز رکہے جاوین تو بہتیرے لوگ بہی اپنے مذہب کی صداقت اور دوسرے
ادیان کا بطلان کر سکتے ہین مثلاً وہ قبل مناظرہ کے ایک یہہ قاعدہ مقرر کردین کہ سوائے
لال شاہ کی جو اونکا گورو ہے جو کوئی شخص کسی اور کو پیغمبر یا خدا رسیدہ بتلاویگا وہ نہین مانا
جاویگا اگر پانی پتی کا یہہ منشا ہے کہ ہم اوسکی قواعد مقررہ سے تجاوز نہ کرین تو بہت اچہا
ہم اوسکی قواعد کو جو صریح خلاف عقل مین مانتے ہین مگر ایک شرط پر کہ وہ ہمارا بہی صرف
ایک قاعدہ مقرر کیا ہوا جو عین مطابق عقل کے ہے مان لے اور وہ قاعدہ یہہ ہے کہ جو فریق یہہ
کہے کہ فلان شخص خدا کا بیٹا ہے اوسکی سب تقریر اور تحریر جہوٹی سمجہنی چاہیئے مگر چونکہ ہم
جانتے ہین کہ عمادالدین ہماری اس قاعدہ مقررہ سے فوراً بہاگ جاویگا اسلیئے ہم اس پہلو سے
تقریر کو بدل کر اب ہم اون قواعد کی تشریح کرتے ہین جو پانی پتی نے مقرر کیئے ہین اور اون
تشریح کے ساتہہ ہم بیان کرینگے کہ اوسنے ہر ایک قاعدہ کے مقرر کرنے مین کس قسم کی پیش بندی
اور دہوکہ دہی کی ہے اور وہ قواعد کسقدر خلاف مناظرہ ہین تاکہ ناظرین اس تحریر کو میرے
تقریر بالا کا یقین ہو اور وہ جان لین کہ جب بنیاد کتاب کی پیش بندی اور دہوکہ دہی
پر ہے تو عمادالدین کا یہہ دعوی کہ مین راستباز اور محقق ہون کسطرح درست ہوسکتا ہے
واضح ہو کہ عمادالدین نے پہلا قاعدہ یہہ مقرر کیا ہے **قولہ** جو نقصان یا عیب جانبین مین
پایا جاوے یعنے محمدیون اور عیسائیون مین وہ عیب یکسان ہو تو وہ ایک جہت کے واسطے
موجب بطلان مذہب کا تصور نہ کیا جاویگا بلکہ اوسکو عیب ہی نہ سمجہینگے۔ **اقول** اسجگہہ

پانی پتی صاحب نے کوئی تمثیل نہیں دی جسسے معلوم ہو کہ مثلاً فلان عیب دونون مین ہے
اوسکو عیب نہ سمجھنا چاہیئے - ہم پوچھتے ہین کہ پانی پتی تو اپنی فہم مین عیسائی مذہب کو
حق سمجھے بیٹھا ہے اور اسلام کو معاذ اللہ برخلاف بھلا کبھی حق مین بھی عیب کی گنجائش
ہوتی ہے اگر یہہ بات فی الواقع ہی تو جناب موصوف نے عیبدار مذہب کو کیون اختیار
کیا قطع نظر اسکی اور مذاہب کی تردید اور عیسوی کی تصدیق کیون کرنی شروع کی ؏

نازم کہ بر رقیبان دامن فشان گذشتی   گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

اسکی صاف معلوم ہوتا ہے کہ پانی پتی اور مذاہب کو تو عیبناک سمجھتا ہی تھا مگر اصل مین
بے عیب اسکو بھی نہین سمجھتا بھلا صاحبو ذرا انصاف تو کرو کہ کسی فرقہ کے متعصب آدمی اپنے
مذہب کو عیبناک کہتے ہین گو اصل مین حقیت پر نہون حتی کہ ہلالخورون کا تو مقولہ
ہی یہی ہے کہ جنت مین ہم ہی جاوینگے اور ہمارا ہی مذہب حق ہے اور حقیقت تو یہ ہے
کہ می تراود آنچہ در آوند ہست اوسنے اپنا اعتقاد مخفی ظاہر کر دیا آخر کب تک چھپائے رکھتا
ورنہ اتنا تو اوسکو بھی سوجھتا تھا کہ مبروص کو لوگ مبروص ہی کہتے ہین مین کہا تک
ظاہری اوسکو بے عیب بنائے رکھون اور اسلام مین جسکی حقیت روئے زمین پر اظہر
من الشمس ہے جب عیب نکال کے دکھلا دیگا انشاء اللہ جواب شافی دیا جائیگا - اپنی طرف
سے تو اوسنے پادری فنڈر صاحب وغیرہ کی کاسہ لیسی کر کے بہت کچھ لکھا مگر بھلا کوئی آفتاب
کو مٹی سے بے نور کر سکتا ہے ہرگز نہین - دوسرا قاعدہ عماد الدین نے یہہ مقرر کیا ہے -
قولہ کوئی عبارت قرآن شریف کی یا کتب الہامیہ مذہب عیسائی کی اگرچند معنے رکھتی
ہو تو وہ ایک مطلب کی واسطے دلیل قطعی نہ ہو سکیگی خصوصاً مخالف کے سامنے فقط **اقول**
خوب ہی پیچ کیا بھلا صاحب الہامی کلام یعنے قرآن شریف و انجیل کی آیات کے ایک ایک
معنے حقیقی ہی تو ہونگی اگر یہہ کہین کہ کل معنے حقیقی ہین تو سب انجیل کے ماننے والونکو بھی
برحق کہنا چاہیئے حالانکہ ایسا تو نہین ہے بلکہ کئی ایک فرقے ہین جو انجیل اور مسیح پر ایمان

لائے ہین مگر آپ کی نزدیک وہ راستہ بہولے ہوئے ہین اور ایساہی آپ اونکی نزدیک - اور
اگر معنے حقیقی جو مفسرین کے نزدیک مسلم ہون ملجائین تو پہر ایک مطلب کے واسطے دلیل
قطعی کیون نہ ہوگی - واضح ہو کہ اصل مین آیات کتب الہامیہ کے معنے حقیقی ایک ہی ہوتے
ہین اور یہہ جو مثلاً کوئی فرقہ ایک آیت کے کچہہ معنے کرتا ہے اور کوئی کچہہ صرف غلطی فہم
کی ہوتی ہے اچہا اگر ہم ایک مطلب کے واسطے دلیل قطعی ایک حقیقی معنون کو نہ مانینگے تو
کل جتنے معنے اوس آیت کے ہونگے اونکو دلیل قطعی مانینگے دوسری بات کو ہم پہلی باطل
کر چکے پہلی بات جو آپکی مخالف ہے ثابت ہو چکی - اس قاعدہ کی مقرر کرنے مین پادری جی نے
جو کچہہ پیش بندی اور پیچ کیا ہے اب وہ بہی سنئے پادریصاحبان کا قاعدہ ہی کہ جو شخص
نیا فریب مین لاکر عیسائی بناتے ہین اوسکو اصلی نقلی مذہب کی کچہہ خبر تو ہوتی نہین
ابتدا اوسی زبانی تعلیم شروع کر دیتے ہین اوس تعلیم مین سی ایک سبق یہہ بہی سکہلایا جاتا
ہے کہ ہمارے مسیح کے دیکہو کتنے معجزے ہین اور محمد صاحب کا کوئی معجزہ قران سے ثبوت
کو نہین پہونچتا یہہ حضرات بسبب بتلانے مولوی رحمت اللہ صاحب چونکہ اتنا تو جانتے تہے
کہ قران سی کتنے ہی معجزے ثابت ہین اور ابلہ فریبی سے پادریون مین مولوی بہی کہلاتے
تہے اور یہہ بہی جانتے تہے کہ جبتک یہہ پختہ نہو جائین انکے پہر جانے کا فکر ہے ان آیات
کے معنے ثبوت معجزات کا ہوتا تہا سبحان اللہ مفسر بنکر کچہہ اپنی گہڑت سی اور کچہہ مخالفین
کے معنے لیکر اون مصیبت زدون بیچارون کے سامنے سنانے شروع کئے اب وہ تو
بیچارے معذور کیا کرین بعلم مطلق ہین تحقیقات کرنیکی طاقت نہین بڑی خوشی میں
آکر کہنے لگے واہ کیا بات ہے جناب مولویصاحب اب اسیواسطی اس قاعدہ سی پیش بندی
کی کہ ہمکو حقیقی ایک معنون سی کچہہ غرض نہین جو معنے جہان ہماری مفید مطلب ہونگی
لگا لینگے - اس شخص کے خلافگوئی کا حال تو ہم اسکے پہلے قاعدہ کی تردید مین لکہہ چکے ہین اور
حقیقت مین ظاہر و باطن اسکا واسطے دہوکہ دہی عنیر کے مصروف

ہے ورنہ حقیقی معنے خاص مطلب کے واسطے دلیل قطعی کیون نہین ہوسکتے اسکی دلیل
بیان کرین - تیسرا قاعدہ - **قولہ** نہایت تکلف اور تاویلات رکیکہ کرکے جو مطلب
نکالا جاوے وہ قابل پذیرائی جانبین کے نہوگا - **اقول** - آپ نے یہان تو یہہ قاعدہ
مقرر کرلیا مگر آگے چل کر خود ہی پابند قاعدہ کے نرہے یہان بحکایت مشہور اورون کی
بدشگنی کے واسطے اپنی ہی قاعدہ کی ناک کاٹ ڈالی - ۴۵ زبور مین نبی موعود کی صفت مین
تہا کہ وہ صاحب تلوار ہوگا اور بادشاہون کی بیٹیان اوسکے گہر مین داخل ہونگی اس
خبر کے ذیل مین ازالۃ الاوہام مین ہمارے حضرت کے تلوار باندہنے اور شاہزادی کا داخل
ہونا امام حسین علیہ السلام کے گہر مین ثابت کیا گیا تہا - صاحب قاعدہ صفحہ ۶۶ مین تلوار سے
کتاب ربانی اور شاہزادیون سے بادشاہون کی بیٹیان مراد رکہتے ہین یہہ تاویل تیل سے
کیا بلکہ پانی سے بہی پتلی ہے - سچ ہے ایسے آدمی کو حافظہ نہین ہوا کرتا - خلاصہ اصل
قاعدہ یون چاہئے تہا کہ جو تاویل لفظ سے تناسب نرکہتی ہو نہ کرنی چاہئے مگر ایسا کو
عیسائی نہین مانیگا کیونکہ بیجا تاویلین کرنی ہمیشہ آپ کا کام ہے +

چوتہا قاعدہ **قولہ** عبارات متشابہات پر جو جانبین کی کتابون مین موجود ہین اعتراض
نہ کیا جاویگا کیونکہ وہ احاطہ عقل انسانی سے خارج ہین کیونکہ اونکے معنے سوائے خدا کے
اور کوئی نہین جانتا انتہی - **اقول** - اس قاعدہ کو مقرر کرنے مین پانی پتی صاحب نے
ایک بڑی بہاری پیش بندی کی ہے اور وہ یہہ ہے کہ مذہب عیسائی کے اصول کے
عقاید جسقدر ہین وہ سب مشتبہ مثلاً - تثلیث وکفارہ جنکی ہم تشریح سابق عقاید کے
مقدمہ مین کرچکے ہین اور مسلمانون کی یہان کوئی امر عقاید کے اصول مین مشتبہ نہین مثلاً
اصل عقیدہ اسلام کا وحدانیت اور اقرار رسالت محمد صاحب پر ہے سو وہ عقل کے نزدیک نہ تو
مشتبہ ہے اور نہ اوسکے خلاف ہی بلکہ عین عقل کے مطابق ہے - اب پانی پتی صاحب نے اوس
سخت اعتراض تثلیث وغیرہ کے اوڑانے کے واسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ متشابہات مین اعتراض

نہ کیا جاوی بہلا یہہ قاعدہ مخالف کیونکر مان لیگا خصوصاً وہ مخالف جو صریح جانتا ہے کہ بنیاد بطلان
مذہب عیسائی کی وہی بات ہی جنکو وہ متشابہات سمجہتا ہی اسلئے ہم کہتے ہین کہ برخلاف اوس
قاعدہ کی فریقین کو چاہئے کہ طرفین کے مذہب کے متشابہات مین اعتراض کیا جاوی تاکہ
منصف لوگونکو معلوم ہو کہ کس کے مذہب مین اصول مشتبہ ہین کیونکہ یہہ امر واسطے صداقت و
ابطال مذہب کی بڑی جزو اعظم ہے - قطع نظر اسکی اور دہوکہ دہی سنئے کہ امرتسر والے مباحثہ
مین تو آپ فرماتے ہین کہ قواعد اسلام علیحدہ کی ہمکو پابندی ضرور نہین یہان ارشاد ہے کہ ہمارے
انجیل مین بہی متشابہات ہین ہم پوچہتے ہین کہ اب اسلام کے قواعد کی کیون پابندی کی اور
اصطلاح اونکی کو اپنے ہان کیون استعمال کیا کیونکہ اناجیل مین کسی جگہہ نہین لکہا کہ عبارات
انجیل کی دو قسم ہو ایک محکمات دوسری متشابہات اگر لکہا ہے تو اوس آیت کا پتہ دین اور
اپکے کونسے مفسر نی عبارات اناجیل کو متشابہات لکہا ہی ضرور حوالہ دین غرضیکہ آپ اس قاعدہ
سی تثلیث کو بچانا چاہتے ہین اگر یہی مطلب ہی تو مہربانی کرکے اوسکے معنے بہی نہ بیان
کیا کرین - پانچوان قاعدہ - **قولہ** اگر کسی امر کو ایک فرقہ کے لوگون کی عقل اور طرح تجویز
کرے اور جانبین کتابین جو الہامی خیال کیجاتی ہین اوس تجویز کے خلاف بیان کرین
تو وہ اوس فرقہ کے طور پر نہین بلکہ اونکی کتابون کے بیان کی طور پر تسلیم کیا جاویگا فقط
اقول اسمین جو کچہہ پیش بندی اور دہوکہ دہی پادری صاحب نے کی ہے وہ یہہ ہے کہ
پادری جی کو معلوم ہی کہ یہودی لوگ یا اور مذہب والے حضرت عیسیٰ کو نہ تو پیغمبر جانتے ہین
اور نہ ابن خدا اور مسلمانون کے یہان البتہ اونکو پیغمبر مانتے ہین پس اوسنے یہہ قاعدہ
اسواسطی مقرر کیا کہ مسلمان لوگ یہودیون اور دیگر مذہب والون کی دلیل واسطے بطلان
مذہب عیسائی کی نہ لا سکین ہم کہتے ہین کہ یہہ قاعدہ اوسصورت مین درست ہوتا جب کہ
پادری جی کے نزدیک جتنا کچہہ قران مین مسیح کے حق مین لکہا ہے مسلم ہو حالانکہ اسکے نزدیک
مسیح کا مبشر ہونا محمد صاحب کی واسطے درست نہین اور نیز قران مین مصلوب ہونی مسیح سے

بہی انکار ہے اسلئے ہمکو ضرور ہے کہ مسیح مصلوب غیر مبشر کی نبوت اوس زمانہ کے لوگون سے تحقیقات کرین خواہ موافق اوسکا ہو یا مخالف - چہٹا قاعدہ - **قولہ** ہر ایک مذہب مین کئی کئی فرقہ ہوتے ہین اگرچہ وہ مسایل جزیہ مین باہم اختلاف رکہتے ہون توبہی جس وقت اونکی اصل کتاب اور اونکی نبی کی نبوت ثابت کیجاویگی تو مخالف کو ضرور اون سب کے دلائل جستے کہ وہ اپنی کتاب اور اپنی نبی کو ثابت کرتے ہین سننے لازم ہونگی تاکہ اون سب کے بیانات سے وہ کتاب اور اوس نبی کی صداقت یا عدم صداقت ثابت ہو انتہی - **اقول** اس قاعدہ سے اگر یہہ مطلب ہے کہ ہر مذہب کے ہر فرقہ کی ایک بات مین جبتک کل دلیلین نہ سنی جائین تب تک وہ بات قابل تسلیم نہوگی یہہ مطلب ماننے کے لایق نہین کیونکہ ثبوت امر کے لئے ایک دلیل جسپر کوئی شک شبہ نہ آسکتا ہو کافی ہوتی ہے مثلاً ایک آدمی خدا کی وحدانیت کو ایسی دلایل قطعی سے ثابت کرتا ہے جنپر کوئی نقص نہین آسکتا تو اوسکی دلیل سے خوب وحدانیت ثابت ہوگئی اگرچہ بہت سے آدمی اسکے سوا توحید کے قایل ہین مگر پوری دلیلین نہین لاسکتے اور اگر یہہ مطلب ہے کہ جبتک ایک ایک گروہ اپنے سب گروہون کی طرف سے ذمہ پورا نکریگا اوسکا مذہب حق نہ سمجہا جائیگا یہہ بہی محال ہے کیونکہ اوسکا یہہ منصب نہین کہ اپنے دلایل اوسکے ذہن مین جمادے یہہ ہدایت تو ہادی مطلق کے ہاتہہ ہے - اچہا خیر ہم تو اس رستہ پر چلنا اختیار کرلینگے مگر آپ کے واسطے محالات سے ہے ٭

جب کہ یہہ چہے قاعدے مذکورہ بالا آپ کے جنپر ساری کتاب کی بنیاد رکہی گئی ہتی جڑ سے اکہڑ گئے تو کتاب بطریق اولی بے اعتبار ہوگئی مگر چونکہ اجمال سے آپکی تسلی نہ ہوگی لہذا تفصیلاً بے اعتبار کر دکہلاتا ہون ٭

فصل دوم تحقیق الایمان کے مقدمہ کے جواب مین

قولہ صفحہ ۵ - مقدمہ اس امر کے بیان مین (الی ان قال) اگر تحریف ہوئی تو بیشک وے کتابین (یعنے اناجیل مروجہ) قابل توجہ کے نہ رہینگے - **اقول** - آپ نے ابہی تک آنکہین کہولکر

نہین دیکہا ہر اصاحب تو اپنی تفسیر کی جلد دوم باب ۸ مین اختلاف عبارات کا باعث
تو قصدی تحریف پکار پکار کے بیان فرمارہے ہین عام آتی کہ محرف دیندار ہوا اور کوئی بہر
لکہتے ہین کہ یہہ بات تحقیق ہے کہ بعض تحریفات قصدی اون لوگون نے بہی کی ہین جو
دیندار کہلاتے تہے اور بعد اونکی وہی تحریفات ترجیح دیجاتی تہین تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید
ہو یا جو کچہہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہو اوٹہہ جاوے انتہی - اسکے بعد کئی نمونے خاف
صاحب کی کتاب سے دینداروں کی تحریف کرنیکی بابت مفسر مذکور نے ذکر کئے ہین چنانچہ کچہہ
ہم بہی لکہتے ہین - پہلا نمونہ - ورس ۱۹ باب اول انجیل متی مین لفظ قبل اسکے کہ وے ہم بستر
ہون اور اوسی باب کے ورس ۲۵ مین لفظ پہلوٹا بیٹا قصداً ترک کیے گئے تاکہ حضرت
مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہہ نہ پڑے - دوسرا نمونہ - ورس ۵ باب ۱۵ نامہ قرنتیان
مین بارہ کی جگہہ گیارہ بنایا گیا تاکہ پولوس پر جہوٹ کا الزام عائد نہو کیونکہ یہوداہ اسخریوطی
بارہوان شاگرد مسیح کا جب مرچکا تہا - تیسرا نمونہ - ورس ۳۲ باب ۱۳ - انجیل مرقس مین کچہہ
لفظ چہوڑ دئے گئے اور بعض مرشدون نے بہی اون الفاظ کو رد کیا ہے کیونکہ اونکو خیال
تہا کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے موید تہے - چوتہا نمونہ - ورس ۳۵ باب اول انجیل لوکا مین
کچہہ لفظ سریانی اور فارسی اور عربی اور اتہیوپک اور اور ترجمون کے نسخون مین اور بہت سے
مرشدون کے حوالون مین فرقہ یوٹیکینس کے مقابلہ مین بڑہائے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت
عیسیٰ کی دو صفتون (یعنے الوہیت اور انسانیت) کے ساتہہ متصف ہونیکا منکر تہا انتہی
اور دافع البہتان کی مصنف نے پہلی فصل مین لکہا ہے کہ حسد کی باعث سامریون نے دوسرے
پہاڑ پر ہیکل بنائی اور اپنی مدد کی لئے توریت مین سے کئی آیات بدلدین جستی لوگ جان لین
کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے عبادت کرنے کو فرمایا تہا - **قولہ** اور جو نہین ہوئی تو
ناحق خدا کی پاک کتابونکو جو حقایق و معارف سے مالامال ہین اور انسان کا چال وچلن
درست کرتی ہین (الی ان قال) سخت قباحت لازم آویگی - **اقول** حقیت غیر حقیت

اب ہ ر صاحب کی گردن پر ہے آپ دستی سنبہال لین اور حقایق معارف اسکے مینے فصل
ششم اپنی کتاب ابحاث ضروری مین کچہہ لکہے ہین ناظرین دیکہہ لین سبحان اللہ چال وچلن کو
تو خوب ہی درست کرتے ہین حواری باوجود ہمیشہ رہنے کے مسیح کے ساتہہ اخیر تک بے ایمان
رہے اور اونہین سے جو جو افعال یہودا اور پطرس سے سرزد ہوئے ہین وہ بہی اسی انجیل کے
برکت ہے ــ یہان قران کی آیت کو لکہہ کے کہتے ہین **قولہ** یہان سے معلوم ہوا کہ دیدہ
ودانستہ اون کتابونمین تحریف ہوئی (الی ان قال) تحریف عمدی اون کتابون کی
ثابت کرین ورنہ دعوی غلط ٹہریگا ــ **اقول** بموجب قول ہ ر صاحب کے ہم تو تحریف
عمدی دیندارونکی ثابت کرچکے ہین آپنے فرمایا تہا کہ اگر تحریف عمدی ثابت ہوجاویگی تو
یہہ کتابین توجہ کی قابل نہ رہینگی اب بیشک قابل توجہ نہ رہین انسے آنکو سند پکڑنا مناسب
نہین ــ **قولہ** ــ پس ثبوت تحریف کے لئے (الی ان قال) اوسکی جواب ایسے شافی دئے
کہ ہماری سب دلایل رد ہوگئی ــ **اقول** ــ ہمارے اہل اسلام نے تحریف کے دلایل ایسے پیش کئے
ہین کہ بجز اقرار کے کسی سے جواب نہوا چنانچہ ہم پیچہے ثابت کرچکے ہین نہین معلوم کہ
آپ کس موہنہ سے کہتے ہین کہ جواب شافی ملگیا اگر وہ جواب آپکی یاد مین ہو تو مہربانی
کریئے ــ اسکے بعد پادری صاحب اون اختلافون کے جواب پر جو استفسار وغیرہ مین
ثبوت تحریف کے لئے بیان کئے گئے ہین آمادہ ہوکر فرماتے ہین ــ **قولہ** کتاب استفسار
اور ازالۃ الاوہام مین ثبوت تحریف کے لئے ترجمون کا اختلاف پیش کیا گیا ہے اوسکا جواب
یہہ ہی کہ سب اہل علم جانتے ہین کہ کتاب مین بعض مقامون پر الفاظ مشترکہ یا وہ عبارات جنکے
چند طرح پر معنی ہوسکتے ہین ہوا کرتی ہی (الی ان قال) اختلاف قراءت بہی ہوا کرتا ہے
اسلئے ترجمونمین بہی بعضے الفاظ کا اختلاف پڑجاتا ہے ــ **اقول** ــ ازالۃ الاوہام کا جو
حوالہ دیا ہی بالکل غلط اور وساوس سے ایک وسوسہ ہے معلوم ہوتا ہی کہ اسکے نام لکہنے سے
صرف جتلانا اسبات کا ہی کہ مین اس کتاب کا بہی جواب دیتا ہون ورنہ ازالۃ الاوہام میزان

تو اثبات تحریف کا ذکر بہی نہین آگے ایک تو اعجاز عیسوی کا جواب یا ہی سبحان اللہ خوب
ہیع دیانت داری اور راست گفتاری آپکی اور آپ کے متقدمین کی پائی جاتی ہے یہہ ایسی
ہی کذب اور دہوکہ بازیین جاہل پادریون کے نزدیک جنکو آپ کے ظاہر باطن کے حال
معلوم کرنیسی کچہہ غرض نہین بلکہ تعصب اور ہٹ دہرمی کے باعث اور مذاہب کے اکابرون
کی نسبت فحش کلمے نکلجاتے ہے اصل مین ہونہو بہت پسند رکہتے ہین سناکر نام کو مولوی
بن بیٹہے مگر آپ اسبات مین معذور ہین کیونکہ یہہ آپکا یا آپ کی متقدمین کا ایجاد نہین بلکہ
پیروی اعظم الحوارین پطرس اور جناب پولوس مقدس کی ہے کہ پہلے صاحب تو قسم جہوٹی
کہانے تک دریغ نہین کرتے تہے اور مقدس صاحب فریب اور دہوکہ دہی مین اوستاد ہی
اب آپ اگر یہہ کام نہ کرین تو ناخلف کہلانا پڑتا ہے ۔ ہر صاحب کے قول کے بموجب ہم
مقصدی تحریف بہی ثابت کرچکے بلکہ اور دلیلین بہی اسی باب مین کتاب اعجاز عیسوی مین
پیش کی گئی ہین کہ جنکے جواب مین بجز اقرار کے آپ سی کچہہ نہین ہوسکا یہان آپنی صرف
دہوکہہ کے واسطے اختلاف عبارات کو دلیل تحریف بیان کیا مگر آپکی ذات شریف سی اتنا ہی
غنیمت ہے علاوہ اسکے ہم تو دیکہتے ہین کہ جس ورس پر آج ہمنے کوئی خلل کیا دوسری طبع پر
اوسکی جگہہ اور ہی بنا یا گیا اسکا نام آپ کیا رکہینگے اور یہہ عذر کہ بعض الفاظ کا اختلاف
پڑجاتا ہے بالکل لغو اور پوچ ہے کیونکہ اوستی ایسا تو اختلاف نہین پڑتا کہ بالکل ایک معنو نکا
دوسری معنون سی کچہہ علاقہ نہو اور مفرد بجائی جمع اور عکس اسکا ہونے لگے برخلاف
بائبل کے کہ اسمین ایسا اختلاف ہے کہ ایک جگہہ کچہہ دوسری جگہہ کچہہ اور پہر اوسمین کوئی
علاقہ نہین چنانچہ آگے چل کے اسکی بابت معلوم ہوگا ۔ **قولہ** توریت کی نسبت قطع نظر اور
دلائل کے یہہ دلیل کہ حضرت عیسیٰ نے اوسپر گواہی دی اور اوسکو ہاتہ مین لیکر پڑہا ہی
پہر محرف نہین بتایا ہماری واسطے کافی شافی دلیل ہے اور مسیح نے یہہ بہی کہا ہے کہ اوسکا
ایک شوشہ نہ ٹلیگا جب تک سب کچہہ پورا نہولے ۔ **اقول** ۔ پہلا جواب ۔ فی الواقع اگر یہہ

کلام مسیح ع کی صحیح ہو تو یوں بیچارہ کا کیا حال جسنے شوشہ تو کیا کل توریت کو تودہ خاک سے
بہی ناچیز کر دیا یہان تک کہ نامہ گلاتیان کی باب ۳ ورس ۱۰ مین لکہا ہی کہ جنکا بہروسہ شریعت
(یعنے توریت) پر ہے وہ مورد لعنت ہین اور نامہ عبرانیان کی باب ۸ ورس ۷ و ۱۳ مین لکہا ہے
کہ اگر پرانا عہد نامہ (یعنے توریت) بے عیب ہوتا تو دوسری عہد (یعنے انجیل) کی حاجت
ہوتی وغیرہ ذلک بلکہ خود مسیح نے نکاح مطلقہ عورت سے زنا تبلایا ہی حالانکہ توریت مین
درست تہا بہلا صاحب اب شوشہ تو شاید رہا ہو مگر توریت بالکل برباد ہوگئی حق تو
یوں ہین کہ آپ نے اس عبارت کا مطلب ہی نہین سوچا ورنہ دفع ثبوت تحریف
مین اسکو کیا دخل امید ہی کہ اب آپ ان ورسونکو بموجب عادت قدما اپنی کے نکال
ہی دینگے - دوسرا جواب - فرضا اگر آپ اس سے عدم تحریف توریت کی نکالین تو وہ
عیسائی جو یہودیونکو الزام تحریف بشارات کا لگاتی تہے آپکی نزدیک جاہل مطلق اور
مفتری ٹہری چنانچہ اکثر قدما مسیحی چلاتی تہے کہ تاریخ وارادات مندرجہ عہد عتیق مین
یہودیون نے قریب سنہ ۱۳۰ع کی بسبب دشمنی دین عیسوی کی تحریف کی تہی اور ڈاکٹر
ہیلز صحت تاریخون مندرجہ سامری کو قطعی دلیلون سے ثابت کرکے عبری مین یہودیونکے
تحریف کا قائل تہا اور ڈاکٹر کنی کاٹ - سامریونکی دینداری کا لحاظ کرکے حکم کرتا تہا کہ
تحریف کا الزام جو محققون نے بیبل کے سامریونکو دیا ہی ایک بے بنیاد امر ہی بلکہ وہ الزام
یہودیونکو دیا جاوی اور ڈاکٹر ہمفری کہتا تہا کہ یہودیون کی وہم نے عہد عتیق کی کتابون
کو کچہ ایسا خراب کیا ہی کہ پڑہنے والا اسکو بسہولت معلوم کرسکتا ہی اور کہتا تہا کہ یہود
کے عالمون نے بشارات مسیح کو بہت بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہی اور ارجن مصری صدی
مین چلاتا تہا کہ ہم غلطی کاتبان اور اونکی بد دیانتی اور بیباکی کا جس کے ساتہ انہون
نے متن کو صحیح کیا ہی کیا شکایت کرین اور اونکی اوس بے تمیزی کا حال جس سے اونہون
نے کمی اور زیادتی کی کیا کہین اور جسٹن شہید غل مچاتا تہا کہ یہودی لوگون نے کئی

پیشگوئیان نکال ڈالین اور وای ٹیگر اور ڈاکٹر ای کلارک جو بڑی عالم محقق عیسائیون مین
مشہور ہین جسٹن کی اس قول کی تصدیق کرتے تہی - تیسرا جواب - اب ایک اور بہی
بات ہی کہ ہم کہتی ہین کہ جب تک انجیل کو سند متصل مرفوع کی ساتھ ثابت نکردین جبتک
ہمارے واسطی حجت نہین ہوسکتی اس لحاظ سی یہہ قول مسیح کا ہی کیون مانا جائی کیونکہ
اگر یہہ قول مسیح کا ہوتا تو کبہی مطلقہ عورت کی نکاح کو زنا نہ فرماتی اور پولوس مقدس بہی اتنی
فاحش نہ لکہتی بلکہ یہان سی ایمانداری اوس مقدس کی خوب ثابت ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی
کہ اونکا مطلب ایجاد مذہب اور قلع قمع توریت منظور تہی اور حقیقت مین جس کتاب مین
ایسی واہیات ہون قابل عمل نہین - چوتہا جواب - یہہ عبارت جبتک پورا نہ ہولی ہم
پوچہتی ہین کہ ابہی تک پورا ہوا یا نہین اگر ہوگیا تو ٹلنی شوشہ مین کیا شک کیونکہ میعاد
مقررہ گذر گئی وعدہ پورا ہوچکا اور اگر نہین تو اس بات کا شور کیا کہ مسیح توریت پورا
کرنیکی واسطی آئی ہین سو پورا کر کے چلی گئے - اب آپ دفع شبہہ کیواسطی فرماتی ہین قولہ
کہ اگر کوئی کہی کہ بعد حضرت عیسی ع کے اوسمین تحریف ہوئی یہہ دعوی بہی قابل سماعت نہین
کیونکہ (الی ان قال) اوس کتاب کی محافظ دو فرقہ (یعنی یہودی و عیسائی) ہوگئی
اقول - آپ نی شاید اسوقت روٹی کا ٹکڑا شراب مین ڈالکر کہایا ہوا ہی ہم تو آپکی قدماء
محققین کے سند پیش کرچکے کہ انہون نی یہودیونکو تحریف کا الزام لگایا بلکہ تحقیقاً کہا اور
ہارنصاحب کے قول سی دینداروںکی تحریف ثابت یہہ آپ نی کیسا شور مچار کہا ہی قولہ
اگر یہودی یہہ کام کرتے تو عیسائی شور مچاتے اور اگر عیسائی کرتے تو یہودی غل مچاتی
اقول شور و غل قدماء مسیحی کا بیان ہوچکا اور دیانتداروںکی عمدی تحریف تحریر
مین آچکی شور و غل مچانا جو آپ نی لکہا ہی اوس سی کیا ہوتا ہی بہلا تبلائی تو کہ اب سعدی
کے کریما مین سے حضرت کی صفت بالکل نکالی گئی مسلمانون نی کیا کر لیا - اب آپ
انجیل کی عدم تحریف کا ثبوت دینی کے واسطی فرماتی ہین - قولہ صفحہ ، رہی انجیل سو ہوکی

نسبت اعجاز عیسوی کی مقصد سوم مین چار فصلون کی اندر تحریف ثابت کی گئی پہلی
فصل مین اون کتابونکی نام تبلائی ہین جو صدیون کے اوائل مین اناجیل و نامجات
کر کے مشہور تہین اور اب وہ مروج نہین سو اوسکی بابت یہہ جواب ہی کہ یہہ کتابین تصنیف
ہی ہوئین بعضے لوگون نے ان اناجیل کے مطالب اخذ کر کے اور کچھہ اپنے ذہن کے
مطالب جو الہام سی نہ تہی اگرچہ برخلاف اناجیل اربعہ کی بہی نہ تہی انمین داخل کر کے بعض
مقدسونکی نام لوگونکو دیدی تہین مگر تحقیق کے وقت محققین اجماع امت نی اونکو تسلیم
نہ کیا اور جو یہہ دلیل ثبوت تحریف کیواسطے سمجہی جاوی تو پہر اسکا کیا جواب ہی کہ ہزارہا
احادیث اہل اسلام نی محمد صلعم کیطرف منسوب کر دی تہین جنکو محدثین نی موضوع اور باطل
سمجہہ کر کتب احادیث سی خارج کر دیا چنانچہ صوفیہ وغیرہ کی فرقہ مین صدہا حدیث موضوعہ
جاری ہین اقول رہی انجیل - توریت کو خوب ہی تحریف سی بچایا ہی اب دیکہئی انجیل
کا کیا حال ہوتا ہی دیکہو جی تحریف سی دو باتین نکلتی ہین ایک تو یہہ کہ اناجیل محرفہ قابل
احتجاج نہین دوسرا یہہ کہ بہت سی باتین جو ہماری قران کی مطابق اور بیہودیون
اور آپ لوگونکی فریب اور دہوکہ بازی کی مخالف تہین نکالی گیئن اون کتابونکی پیش
کرنے سے دونو مطلب حاصل کیونکہ آپ کی مفسرین کی نزدیک قرن اول ہی عیسوی
ہین کتابین جعلی بننی شروع ہوگیئن تہین اور اناجیل مین مریم اور مسیح وغیرہ حواریون
کے نام مدت تک رہین لب تحریف کا کیا ذکر جعلی کتابین شروع ہوگئی تہین اور فقرات کے
زیادہ یا کم کرنیمین کونسی مشکل پڑی ہتی آپ کی انجیلین مروجہ تعداد مین تو ستائیس ہین
اور وہ کتابین ١٣٢ - اب انصاف توکرو کہ اون ستائیس کو تو الہامی تصور کیا جاوے
اور باقی کتابونکو درجہ الہام سی ساقط کیا جاوے ہماری پاس کونسی دلیل ہے حالانکہ
مسیح کے نام پر ہون اور متقدمین کی نزدیک الہامی بہی رہے ہون بہلا صاحب مین
ایک اور بات پوچہتا ہون کہ جو متقدمین آپ کی انپر اعتقاد کی حالتمین چلاوے اونکی

ایمان کا کیا حال - اگر درست کہا جائے تو غیر الہامی ثابت کرنیوالون کی ایمان مقبول ہونے
کی بابت کیا دلیل غرض ایمانداری ایک فریق کی ثابت ہوگی نہ ہر دو کی اگر یہہ کہا جائے
کہ محققین نے ان انجیلون اور اون انجیلون کا مقابلہ کیا تو صاف الہامی اور وضعی مین تمیز
ہوگئی آپ کی نزدیک عیسائی الہامی ماننے والے جاہل مطلق تھے اور وضعی ثابت کرنیوالے
محقق - لیکن ہماری نزدیک یا تو آپ محققین کے پیچھے لگ کر وسوسہ مین پڑی ہوئی ہین یا وہ
بچاری تمام عمر ضلالت مین گذار کر خاک کے نیچے گڑے ہین اور تمہارا بہی اقرار ہے کہ اسمین
الہامی انجیلون سے بہی کچہہ مضمون تہا اور کچہہ اپنی طرف سے اگرچہ مخالف انجیل کے نہ تہا جب
جتنا الہامی تہا وہ تو قابل تسلیم بہی رہا باقی اونکا اپنا تراشا ہوا وہ بہی جس حالت مین
مخالف کلام الہامی کے نہ تہا تو موافق تہا کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے صرف اتنے باعث
کہ اسپر لفظ الہام نہین آیا درجہ اعتماد سے گرا دینا اسکے واسطے کیا ثبوت ہے اور امتیاز دونونکا
دونون کلامون مین کیونکر کیا - قطع نظر سے اب ان اناجیل مروجہ کی خالص الہامی ہونے
کا کیا ثبوت ہے حالانکہ لوکا اپنی انجیل کے پہلے باب مین لکہتے ہین کہ ہمکو اون وقایع نگارون
نے جنہون نے بچشم خود دیکہا تہا سونپ دیا بلکہ مینے خود از سر نو تحقیقات کرکے لکہا انتہی
اب یہہ عبارت اوسکی (مینے خود تحقیقات کی) صاف جعلی ہونے لوکا پر دلالت کرتی ہے
کسواسطے کہ جب اسنے دیکہنے والون کی زبان سے سن لیا تو وہان تحقیقات کی کیا ضرورت ہے
اسکا مطلب کچہہ اپنی بڑہانیکا ہوگا - اور مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی مین ثبوت
عدم الہامی ہونے کل تحریر انبیاؤن مین چند سندین آپکی کتابون سے پیش کی تہین از انجملہ
صفحہ ۲۰۳ مین قول کلی بی شمس کا نقل کیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اناجیل
مروجہ بہی کسی صورت سے الہامی نہین بن سکتین چنانچہ ہم بہی یہان درج کرتے ہین -
متی اور مرقس آپسمین تحریر حالات مین مخالفت کرتے ہین اور جب یہہ دونون متفق ہو جاوین
تو انکے قول کو لوکا کے قول پر ترجیح دیجاویگی انتہی - اب یہان سے صاف ظاہر ہے کہ کلام

نیون انجیل کی الہامی نہین ورگرنہ صورت الہامی ہونیمین کلام متی اور مرقس کے ترجیح
کے کیامعنی - اور آپ اس قول کو ہدایت المسلمین مین بالکل چھوڑ گئے ہین اگرچہ گالی
گلوچ سے خوب ہی عاقبت اپنی سنواری ہے مگر عدم الہام کل تحریر انبیار کا بھی صفحہ ۱۲۶
اوسی ہدایت المسلمین مین مان چلے ہین - بھلا جب کل تحریر کا الہامی ہونا نہ مانا جائے تو ان
اناجیل مروجہ کو من اولہ الی آخرہ کس دلیل سے الہام مین داخل کیا جائے بلکہ یہہ بھی انہین
کتابون کی طرح کچھہ الہامی کچھہ گھڑت مطابق الہام کے ہونی چاہئین - اب یہہ جو فرماتے
ہین کہ الہامی غیر الہامی مین تمیز کی گئی اسکے واسطے کون قاعدہ مقرر ہے جس سے ایسی تمیز
ہوجائے ہمکو بھی کوئی دلیل قطعی معہ قواعد مقررہ امتیاز الہامی اور گھڑت مین بتلاوین
اگر آپ کہین کہ بباعث نہ لکھے ہوئی حواریون کے الہامی کتابون سے نکالی گئین مین کہتا
ہون کہ آپکی کتب مسلمہ مین سے لوکا و مرقس حواریونکی تحریر نہین چنانچہ پادری فنڈر صاحب
بباعث سمجھانے صاحب استفسار کی اپنی کتاب حل الاشکال مین اسبات کے مقر ہین انکو
کیون الہامی مانا جاتا ہے - غرض اون کتابون کی لکھنے سے صاحب اعجاز عیسوی کا مطلب حاصل
ہے آپ کی رکیک عذرات کون سنتا ہے جبتک کوئی قوی دلیل تفریق الہامی غیر الہامی کے
نہو کیونکر ایک طرف کو حق اور ایک کو باطل قرار دیا جائے بخلاف اون احادیث کے جنکو
ناقدین احادیث حضرت نے وضعی ٹہرایا ہے انکی اونکی کیا نسبت سے چہ نسبت خاک را با عالم
پاک دیکھو ہماری ان محدثین نے ایک ایک وضع کرنیوالے کا نام اور مکان اور زمانہ وضع
اور فلانی حدیث وضع کی اور اظہار اسکا کب ہوا سب کچھہ من اولہ الی آخرہ کتب رجال مین
شرح تامہ کی ساتھہ لکھدیا ہے علاوہ اسکے ہماری پاس قران اور صحیح حدیثین ایسی کسوٹی
کھوٹہ کھرا پہچاننے کے واسطے ہے جس سے تمام کھوٹا اور کھراپن صاف ظاہر ہوجاتا ہے یعنے
جو اوسکے موافق ہو معمول بہ ہے اور مخالف متروک ہے آپکو شرم نہین آتی کہ کس چیز کا
مقابلہ کرتے ہو جسمین ایک کتاب بلکہ آیت کی بھی سند متصل مسیح تک نہین رکھتے ہو نا ظم

برین عقل و لیاقت تو ایک تو کتب الہامی مین داخل کر کے کلام خدا کے ساتھہ ملا دے
اور ایک وضعی باتون کے برابر کرے اس لیاقت کا معارضہ آپ پر ہی ختم ہے۔ صوفیہ
کی نسبت جو آپ لکھتے ہین سنئے۔ ہمارا اعتقاد اون حدیثون پر ہے جنکی صحت ثبوت کو پہنچ
گئی ہے۔ بالجملہ آپ کی اقرار کے بموجب جعلی کتابون کے بننے کا ثبوت تو ہو گیا اب فقرون کے بدلنے کے
واسطی کون مانع تصور کیا جائے اور کیون نہ مفسرین مان چلے اگر وہ مفترین تحریف سے
کہ بہ نسبت جعل کے اسہل ہی باز رہتی تو البتہ مصداق اس مثل کے ہوتے صلت علی الاسد بلت
عن النکد۔ پھر لکھتے ہین جسکا خلاصہ یہہ ہی۔ **قولہ** سوا اسکے قران کا یہہ حال ہے کہ ایک قران
زید بن ثابت نی جمع کیا اور ایک خلیفہ ابوبکر نے جسکو خلیفہ عثمان نی جلا دیا اور متفرق اوراق
جو پیشتر جاری اور منسوب بآنحضرت تہے بلکہ خلیفہ ابوبکر جیسا اونکا جامع تہا سب جلائے گئے اور
شیعہ لوگ لڑتے ہی رہ گئے کہ حضرت علی کی تعریف کی آیات نہ نکالو بلکہ آجتک سورہ احزاب
کے پورا ہونے کے قایل ہین۔ **اقول**۔ بہلا صاحب مولوی رحمت اللہ صاحب نے تو اعجاز عیسوی
کی چند فصلو مین اقسام تحریف ثابت کئے تہے از انجملہ اس فصل مین بیان تہا کہ قدمائے
مسیحین نے بہت سی انجیلین جعلی بنائی تہین مگر متاخرین نی اونکو رد کیا آپ نے جمع کرنے
قران زید بن ثابت سے کیا جواب سوچا ہے البتہ بچون کی طرح موںہہ چڑہا دیا ہی قرآن
شریف خود آنحضرت کی زمانہ مین جیسا آنحضرت وحی سے سناتی ویسا ہی پتون وغیرہ پر جمع
ہوتا جاتا تہا اور کتنے ہی صحابی حافظ قران تہے صرف خلفاء کے زمانہ مین کاغذون پر
نقل کیا گیا سنی اور شیعہ کی کتابون سے ثابت ہی کہ قران حضرت کے زمانہ مین جمع تہا
چنانچہ تفسیر اتقان کی صفحہ ۸۲ مین لکھا ہی۔ وقال الحاکم فی المستدرک جمع القرآن ثلث مرات
احدہا بحضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ثم اخرج بسند علی شرط الشیخین عن زید بن ثابت قال
کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نؤلف القرآن فی الرقاع الحدیث اور اسی کیا آپ یہہ سمجھتے ہین
کہ معاذ اللہ قران ہی جعلی بننا شروع ہوا تہا ہرگز نہین یہہ آپکا محض وسوسہ ہے یاد ہو کہ

لاحول ولاقوة الا باللہ - اور محققین شیعہ اعتقاد رکہتے ہین کہ قران مین کسیطرح کا نقصان
واقع نہین ہوا چنانچہ چند اقوال اونکے کتابون سے نقل کئے جاتے ہین - اول شیخ صدوق
ابوجعفر محمد بن علی بابویہ جو بڑا عالم اوس فرقہ کا ہے رسالہ اعتقادات مین لکہتا ہے

اعتقادنا فی القران ان القران الذی انزل اللہ تعالی علی نبیہ ہو ما بین الدفتین وہو
ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک ومبلغ سورہ عند الناس مایۃ واربعۃ عشر سورۃ و
عندنا والضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ واحدۃ ومن نسب الینا
انا نقول انہ اکثر من ذلک فہو کاذب انتہی - یعنے اعتقاد ہمارا قران مین یہہ ہے کہ تحقیق قران
جسکو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا تہا وہی ہے جو دو دفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون
کے ہاتہہ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اوسکی سورتین لوگونکے نزدیک ایکسو چودہ ہین اور
ہمارے نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل ولایلاف ایک سورۃ ہے اور جو شخص
ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ قران اس سے زائد تہا پس وہ جہوٹا ہے - دوم سید
مرتضی جو بہت بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا ہے کہتا ہے - ان العلم بصحۃ القران کالعلم بالبلدان والحوادث
الکبار والوقایع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت والدواعی
توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ لان القرآن معجز النبوۃ وماخذ العلوم
الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وعنایۃ الغایۃ حتی عرفوا کل شئی
فیہ من اعرابہ وقراءتہ وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ الصادقۃ
والضبط الشدید انتہی - یعنے البتہ قران کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہرون اور بڑی بڑی مشہور
حادثون اور واقعون اور عرب کی شعرون لکہے ہوئے کا علم کیونکہ نقل کرنے قران مین بڑی کوشش
اور بہت سے سبب تہے اور وہ قران کی مقدمہ مین اوس حد تک پہنچے تہے جو اشیاء مذکورہ مین اوس
حد کو نہین پہنچے اسلئے کہ قران نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور
اسلام کی عالم اوسکی محافظت اور نگاہداشت مین نہایت کی درجہ کو پہنچے مین یہانتک کہ جو قراءت

حرکتون اور قراءتون اور حرفون اور آیتون سے تہا اونہون نے اوسکو معلوم کر لیا ہے

سوم - پہر وہی سید مرتضی تفسیر مجمع البیان مین جو شیعون مین بڑی معتبر تفسیر ہے

لکہتے ہین - ان القران کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجموعاً مؤلفاً علی

ما ہو الآن واستدل علی ذلک بان القران کان یدرس ویحفظ جمیعہ فی ذلک الزمان

حتی عین علی جماعة من الصحابة فی حفظہم وانہ کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ویتلی علیہ وان جماعة من الصحابة کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما ختموا القران

علی النبی ص عدة ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعاً مرتباً غیر منشور

ولا مبثوث وذکر ان من خالف من الامامیة والحشویة لا یعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف

الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخباراً ضعیفة ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم

المقطوع علی صحتہ انتہی - یعنے تحقیق تہا قران بیچ زمانہ رسولخدا ص کی جمع کیا گیا اور لکہا گیا جیسا

کہ اب ہی اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ تحقیق تہا قران پڑہا جاتا اور حفظ کیا جاتا سب کا سب

زمانہ رسولخدا مین یہانتک کہ مقرر کیا گیا اوپر ایک جماعت کی اصحاب مین سی حفظ کرنا اسکا اور تحقیق

تہا قران آگی پیغمبر خدا ص کی پڑہا جاتا اور تلاوت کیا جاتا اور یہہ کہ ایک جماعت اصحاب نے مثل

عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ کی ختم کیا قران کو آگی رسولخدا ص کی کئی مرتبہ اور ہر ایک

یہہ ساتہہ تہوڑی سے فکر کی دلالت کرتا ہی اسپر کہ تہا قران جمع کیا گیا اور طیار کیا گیا نہ پراگندہ

او متفرق اور ذکر کیا گیا ہی کہ تحقیق جسنے مخالفت کی اسبات مین امامیہ اور حشویہ سی نہ اعتبار کیا جاوے

اوسکا کیونکہ مخالفت منسوب ہی طرف ایک قوم کی اہل حدیث سی نقل کیا ہی اونہون نے احادیث ضعیف

کو اور ظن کیا ہی اونکی صحت کا نہین رجوع کیا جاتا ساتہہ مثل اونکی کی سے علوم مقطوع سی اوپر اونکے

صحت کے - چہارم - قاضی نور اللہ شوستری جو علماء مشہورین انکے سی ہے اپنی کتاب مصائب النواصب

مین فرماتی ہین - ما نسب الی الشیعة الامامیة بوقوع التغیر فی القران لیس مما قال بہ جمہور الامامیة انما

قال بہ شرذمة قلیلة لا اعتداد بہم فیما بینہم انتہی یعنے وہ جو نسبت کی گئی ہی طرف شیعہ امامیہ کے ساتہہ واقع

ہو فی نفسہ کے قرائین نہین ہے اُس قسم سے جو کہا ہوا وسکو جمہور امامیہ فی سوائی اسکے نہین کہا ہی اُ
ایک تہوڑی سی جماعت اونمین سے جو نہین اعتبار اونکا و بیان اونکی ۔ ترجمہ ۔ ملا صادق شرح کلینی
مین لکہتے ہین ج یظہر القرآن بہذا الترتیب عند ظہور الامام الثانی عشر و یشہر بہ انتہی شیخ محمد بن
الحسن عاملی جو بڑا محدث شیعون مین گذرا ہے لکہتا ہے ۔ ہر کسیکہ متتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند
کہ قرآن در غایت و اعلیٰ درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا در عہد رسول اللہ مجموع و مؤلف
بودہ است ۔ پس جب اعتقاد جمہور اہل تشیع کا ثابت ہی کہ قرآن مین کسیطرح کا نقصان واقع نہین
ہوا اور آنحضرت کے زمانہ مین ہزارہا اصحابونکو حفظ تہا اور جمع بہی کیا ہوا تہا ۔ اب اگر ان جہہ
لاحول سے بہی آپکا خیالی وسوسہ نجائے اور تیلی کے بیل کی طرح چشم بستہ اسی وسوسہ کو ہو کے
گرد پہرتے رہین تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہنے کے سوا اور کوئی علاج نظر نہین آتا
اور اب لطیفہ یہہ ہے کہ حضرت علی تو اسمین کچہہ نقصان نہ سمجہین اور شیعہ لوگ شعر مچاوین کہ
حضرت علی کی صفت نکالی گئی یہہ بہی ایسی ہی بات ہے جیسا آپ تو اون انجیلونکو جعلی ٹہراو
اور آپ کے مقتدایان دین کتب الہامی مین اونکو شمار کرکے مستند اور معمول بہ سمجہین ذرا
تو سوچو تیل اور گہی مین تمیز کرو ۔ قرآن شریف کا تو خود خدا تعالی نگہبان ہے جیسا کہ اوسنے
چودہوین سپارہ مین فرمایا ہے ۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ یعنے تحقیق ہمنے
اوتارا قرآن کو اور ہین ہم اوسکے نگہبان ۔ پس جسصورت مین کہ خدا اسکا نگہبان ہے پہر اسمین
نقصان واقع ہونیکی گنجایش کہان ہے ۔ آپنے ناحق یہہ وسوسہ ڈالا اسکو تو مولوی صاحب
کی اثبات تحریف کی ابطال سے کچہہ بہی علاقہ نہین کیونکہ وہ تو ثابت کرتے ہین کہ جعلی کتابین
بنی تہین اور آپ کہتے ہین کہ زید بن ثابت وغیرہ نے قرآن لکہا تہا اس معارضہ کو خوب سوچ کی
گریبان مین منہہ ڈالکر شرم کی ملاقات کرو بے شرمی سے ایک ساعت تو انکار کرو کیونکہ مولوی
صاحب کے دعوی اور آپکی لچر مین آسمان زمین کیا بلکہ زمین عرش کا فرق ہے ۔ پہر آپ
ایک اور وسوسہ پیش کرکے فرماتے ہین ۔ **قولہ** اور دبستان المذاہب مین لکہا ہے کہ شیعہ

کہتے ہین کہ بہت سی سورتین قرآن مین لکہی ہین گئین ازانجملہ ایک یہہ سورت بہی قرآن کی ہی کہ عثمان نے
قرآن درج نہین کی اور وہ یہہ ہی۔ اقول بالحول والقوۃ ولتعوذ اس قول سے آپکی کمال دہوکہ بازی مثل اپنی بزرگون
کے ثابت ہوتی ہی کیونکہ مصنف دبستان آتش پرست تہا اوسکی سند لانیسی ہم کب ملزم ہو سکتے ہین اگر
آپ اُسکو مستند سمجہتے ہین تو آپکو چاہیئے کہ دبستان کے صفحہ ۲۵۸ مین جو عیسائے اور یہودی کی بحث لکہی ہے
غور آمان لین وہ یہہ ہی کہ عیسائے نے دوشیزگی مریم کا دعوی کیا تہا مگر یہودی نے انجیل سے ثابت کر دیا کہ یوسف
نجار سے جیسا ہونا تہا سو ہوا عیسائے آخر مین مقر ہوا۔ اور لفظ بعض کو جو ۲۲۰ صفحہ پر تہا اپنی حسب تقلید متقدمین کے
جو جہوٹ کو مستحب سمجہتے ہین جاتے رہنے دیکر مطلق شیعہ کر دیا اور لفظ (بعض از سورہ) کو ساتہہ لفظ بہت سی
سورتین کی بدل دیا تاکہ تحریف کی باب مین متقدمین کے کامل تقلید ثابت ہو۔ اگر آپکو شیطان یون
وسواس مین ڈالے کہ اگرچہ محقق شیعہ نقصان قرآن کی قائل نہین مگر بعض تو ہین لاحول
پڑہ کے جواب دیتا ہون کہ بعض فرقہ عیسائیونمین سے بہی دو خدا مانتے ہین ایک خالق خیر دوسرا
خالق شر اسکی تفصیل قدری انجاث ضروری مین کی گئی ہے اور آپ بہی اپنی کتاب ہدایت المسلمین
کے صفحہ ۵۵ مین لکہتے ہین کہ۔ آپکا یہہ لکہنا کہ فرقہ مارسیونی کی کتاب مین لوکا کا پہلا اور دوسرا
باب نہ تہا۔ اسکا یہہ جواب ہی کہ وہ فرقہ مسیح کی بابت یون خیال کرتا تہا کہ وہ مریم سے پیدا نہین
ہوا بلکہ پچاس برسکی عمر مین ہوکر غیب سے اس جہان مین آگیا ہی اور چونکہ اول اور دوم باب
مین مسیح کی پیدایش کا ذکر ہی اسلئے ان لوگون نے جہالت مین پڑکر اور کسی مہمل آدمی کی حدیث
پر عمل کر کے ان بابون پر شبہ کر لیا ہی اور اپنی کتاب سے کسی خاص آدمی نے یہہ دو باب نکالدیئے
مگر تمام جہان کی انجیلون سے نہ نکال سکے (الی ان قال) یہہ فرقہ بدعتی اور ایسا گمراہ تہا
کہ عہد عتیق کی کتابونمین سے ایک کو بہی نہ مانتا تہا اور انجیلون سے صرف ایک انجیل وہ مانتے
تہے انتہی۔ اب بعض کے قول پر کیا بلکہ ایک مستقلہ فرقہ کی قول پر عمل کر کے تولد مسیح سے انکار
کرین اور توریت کی طرف سے تو خیر آپنے ہی مقدس انکے کہنے سے ہاتہہ دہوئے ہوئی ہین آپ
آپ اس فرقہ کی برابر ہین انجیل کو بہی کالعدم شمار کرین الا ایک پر عمل کہین۔ پہر

آپ اوس اپنی کتاب کی صفحہ ۵۲ مین فرماتے ہین۔ تحقیقی جواب یہہ ہی کہ یہہ فرقہ مسیح کی الوہیت
کا منکر ہے جہان کوئی آیت اوسکی الوہیت کی بابت اونکو ملی ہی انہون نے معنے بدلنے اور
تاویل کرنےمین کوتاہی نہین کی مگر ان دو بابون مین جو مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا
اور مسیح کا بے باپ صرف روح القدس ہی پیدا ہونا لکہا ہے اومین اونکی کوئی تاویل نہ چل
سکی انہون نی اون دونون کو الحاقی تبلانا شروع کیا ہے انتہی۔ اب بموجب اعتقاد اس فرقہ
کے الوہیت مسیح سی آپکو انکار کرنا پڑیگا۔ اور یہہ بہی آپنے دروغ مصلحت آمیز لکھا ہی ورنہ
انجیل متی مین یوحنا کی نسبت مسیح کا بی باپ صرف روح القدس سی پیدا ہونا کب زیادتی
کے ساتہہ لکہا ہی ایسے وسواس سی خدا تعالی اپنی رحمت کی حوقلہ مین رکہے آپنے یہہ چند روزہ
مولوی بننے کے واسطے صرف اتنی فریب بازی شروع کی ہی اور اوسمین چاہے اپنی خانہ بربادی
ہو مگر دوسری پر ضرور ہی اتہام لگانا اپنی بزرگون کی طرح واجبات سی سمجہا ہوا ہی۔ پہر آپ
غنیۃ الطالبین سی نقل کرتے ہین ملخصاً **قولہ** فرقہ میمونہ کہتا ہی کہ سورہ یوسف قران مین سے
نہین ج **اقول** نعوذ باللہ من ہذالوسواس کیون دہوکہ بازی پر اپنی کمر باندہی ہے
بہلا صاحب اسی آپکی انجیل تحریف سی چہوٹ جائیگی آپ کتنی ہی فریب بازی کرین مگر کوئی
پہند پیش نہ جائیگا مولوی صاحب تو ثبوت اناجیل کا جواب متروک مین ہین مگر پہلے انجیلو نمین ہانی
جاتی تہین پشکیرین اور آپکہین کہ فرقہ میمونہ کا اعتقاد ہی کہ سورہ یوسف قران سے نہین حالانکہ یہہ اعتراض
بموجب آپکی قاعدہ پنجم کی قران پر ہرگز نہین آسکتا کیونکہ ابتداسورہ یوسف مین کئی ایک آیات ہین جو
صاف پکار رہی ہین کہتی ہین کہ اس قصہ کی آیات کلام الہی ہین ج آپ ہی اپنی قواعد کے خلاف چلنے لگے ہین کیا وہ بندے کی
ہی اصل بات یہہ ہی کہ مخالف جمہو کا کچہہ اعتبار نہین جیسا آپ ہی ہدایۃ المسلمین کے صفحہ ۶۰ مین مان چکی ہین **قولہ**
بہلا اب اگر کوئی کہی کہ عثمان نے وہ متفرق اوراق اور ابوبکر و زید کا قران کیون جلادیا (الی قولہ) تو ہمارے پاس یہی جواب ہے کہ
وہ قران درست نتہا اور وہ احادیث موضوع تہین **اقول** جواب دینے والونکو تو دیکہو آپکی ایسی شکوک سی بفضل اللہ اسلام
مین ہرگز خلل نہین آسکتا اور ہم ثابت کرچکی ہین کہ قران حضرت کیوقت بتوپیز لکھا ہوا تہا اور اصحاب کو یاد بہی تہا

ہین کہ علماء مسیحین نے جو جعلی انجیلون وغیرہ کو ترک کردیا صرف یہی باعث تہا کہ انجیل مین خرابی نہ آوی مگر تاہم کچہہ بن نہ پڑی اور وہ خرابیون سی نہ بچے چنانچہ اسکی تصریح ہم پہلے کرچکے ہین **قولہ** ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ مسلمانون نے تو اپنے موضوعات کو جلادیا عیسائیون نی آجتک اون کتب کو سند آولایت کی کتب خانہ مین محفوظ رکہا - **اقول** یہان آپنے خوب دروغ کو فروغ دیا کئی جہوٹ اور مناقض اپنی کلام مین کہے - اولاً تو آپ صفحہ ۱۲ کے اندر لکہتے ہین کہ ہزارہا حدیثین صحاح سی کیون خارج کردین ور یہان ارشاد ہی کہ موضوعات کو جلادیا - اور یہہ کتنا بڑا ظاہر جہوٹ ہی کسواسطی کہ علماء اہل اسلام نی جو ناقد علم حدیث تہے انہون نی ایک ایک وضعی حدیث کو جدا جدا کتابون مین لکہدیا ہے چنانچہ دیکہئے - موضوعات ملا علی قاری - موضوعات حافظ جلال الدین سیوطی - مختصر مجد الدین فیروزآبادی - موضوعات ابن جوزی - افراد دارقطنی - اخیر مجمع البحار - اب یہہ کیسا جہوٹ صریح ہی کہ موضوعات جلادی گئین - دوسرا یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ عیسائیون نی ثبوت دینداری کے واسطے اون کتابونکو کتب خانہ مین رکہہ چہوڑا - بالکل غلط اور صریح جہوٹ ہے کیونکہ اگر یہہ بات فی الواقع ہی تو ایک برناباس کی انجیل تو مثلاً کے پیش کردین نہین تو بے دینداری عیسائیونکی ثابت ہوجائیگی سوا اسکے ہارن صاحب اپنی انٹروڈکشن کے جلد اول کے تتمہ پانچ کی دفعہ ۲ مین ارشاد فرماتے ہین کہ حواریون کی بعد جہوٹی اور جعلی کتابین جو منسوب بہ مسیح و حواریان وغیرہ کی تہین اور پہلے چار صدی والون نے انکو انجیل اور نامہ اور مشاہدات خطاب یکر ذکر کیا ہی بہت بڑہ گئین اور اکثر اونسی منیت ہوچکی ہین اور بعضی ابتک موجود ہین انتہی - اس ساری تقریرسی جو ہمنی لکہی ہی صاف ثابت ہوگیا کہ مولویصاحب کا دعوی سچا اور صحیح ہے اور آپکی وسواس اور فریب اور دہوکہہ بازی سب کے سب مردود - **قولہ** پس بموجب قاعدہ اول کے یہہ تقریر قابل توجہ کی نہین **اقول** - یہان پہلے قاعدہ کی بموجب البتہ اتنا تو ضرور ثابت ہوگیا ہی کہ ملت مسیحی عیبناک ہی - اور وہ جو آپنے قران کی بابت خدعات ایجاد فرمائے

ہین اونکا بہی جواب ہم بخوبی دی چکے اور اوسمین یہہ بہی ثابت کر دیا کہ ان سندون کے لانے سے مولوی رحمت اللہ صاحب کا دعوی بالکل نہین ہٹتا بلکہ اگر منصف آدمی خیال کری تو آپکی تسلیم ثابت ہوتی ہی کسواسطے کہ جب ثابت ہوچکا کہ آپکی اس سب تقریر کو مولوی صاحب کے دعوی سے کچہہ بہی تعلق نہین تو تسلیم مین کیا شک باقی رہا فہو المطلوب۔

قول۔ دوسری فصل مین انجیل کا الحاق بیان کیا ہے اور اوس ثبوت مین گیارہ مقام سہو کاتب کی نظیر گذرانی (الی ان قال) ان مقامونپر سہو کاتب ہونسے کوئی مطلب انجیل کا نہین بگڑا اور جو یہی سہو کاتب تحریف کی دلیل اور کتاب کی غیر معتبر ہونیکی حجت ہی تو چاہیئے کہ ساری جہان کی سب کتابین خواہ مذہبی ہون خواہ دنیاوی غیر معتبر سمجہی جاوین کیونکہ یہہ بات ہر کتاب مین موجود ہی بلکہ قران مین اسسے زیادہ پائی جاتی ہے۔ **اقول۔** یہان آپنے کئی ایک جہوٹ بولے اول یہہ کہ مولویصاحب نے درباب ثبوت زیادتی و نقصان انجیل گیارہ نظیر بطور نمونہ بیان کین آپنے اونکو سہو کاتب سے تعبیر کیا۔ دوسرا۔ یہہ کہ آپ فرماتے ہین کہ اونسے انجیل کا مطلب نہین بگڑا کیسی صریح غلط اور جہوٹی بات ہی ایسی باتین پادریونکی سامنے کر کر دل خوش کرنا تہا یہان خصم کے سامنے کب پائی جاتی ہین چنانچہ اسکی بابت ابہی آگے چل کے ان تلونکا تیل خوب نکالا جاتا ہے۔ تیسرا۔ یہہ کہ آپ لکہتے ہین کہ تمام جہان کی کتابون مین سہو کاتب ہی پہلے تو یہہ کتنا بڑا جہوٹ مین یوحنا کی طرح مبالغہ کیا ہے بہلا صاحب یہہ تو فرمائیے کہ آپنے تمام جہان کی کتابین کب دیکہین امرتسر کے مشن کو جہان سمجہے بیٹہے ہو

؎ چو آن کرمیکہ در سنگے نہان ہست ۔ زمین و آسمان او ہمان ہست

دوم چونکہ یہان صرف گفتگو معرف ثابت کرنے انجیل سے تہی وہ تو ماشاء اللہ جیسی چاہیئے تہی ثابت ہوئی کل کتابون جہان کی تحریف کا تو یہان ذکر نہین آپنے ناحق اتنا جہوٹ یہان خرچ کر دیا یہہ کسی اور جگہہ کام آتا آیندہ ایسی غلو کو سوچ کے لکہین۔ ثبوت تحریف کا تفسیر ہنری صاحب سے پیشتر نقل کیا گیا ہی اب تازہ سنئیے پادری فرنچ صاحب جو اتبک زندہ ہین اپنے خط مورخہ

۵ ستمبر ۱۸۵۵ء مین مولوی رحمت اللہ صاحب کی طرف لکھہ چکی ہین کہ چار پانچ جگہہ انجیل مین ضرور تحریف ہوئی ہے اگرچہ پادریصاحب نے تعداد مین سچ نہین کہا مگر ہمارا مطلب بہرصورت ثابت ہی کیونکہ اگر قبالہ مین ایک حرف بہی جعلی ثابت ہو وہ قابل سند نہین رہتا - الغرض جب اہل کتاب تحریف کی مقر ہین آپ اس حرکت مذبوحی سے تحریف کو ٹال نہین سکتے اس جگہہ پر آپ کی ذہن کے مطابق ایک حکایت لکہی جاتی ہے - ایک جولاہہ جنگ مین تیر سی مارا گیا جب دفن کرنے لگے عورت اوسکی ہمسائیونکو کہتی ہی کہ الحمد للہ اسکی آنکہہ مین تیر نہین لگا - چوتہا آپ فرماتی ہین کہ قران مین اتنی زیادہ پائی جاتے ہین - یہہ بات آپنے موںہہ ہٹا کے نکال تو دی مگر سواد موکہہ کے اور کچہہ نہو سکا - حق ہی جب کسی انسان کی سمجہہ سی عداوت ہو جاتی ہی تو کذب صاحب وہان ڈیرہ لگا بیٹہتے ہین بہلا صاحب ایک تو مثال بہی اوسکی لکہتے تیرہ سو برس سے پادری پٹکتے رہی مگر خدا کے فضل سے قران شریف مین سے ایک جا بہی اختلاف ثبوت نہ کر سکی اب آپکو از سر نو عمر کی مہلت دیجاتی ہے کہ ایک ہی اختلاف مثل اپنی انجیلون کی یا کم اوس سی پیش کرین معاذ اللہ ایسا ممکن ہی نہین کیونکہ حق جل وعلا قران شریف مین فرماتے ہین لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا - **قولہ** ناظرین کو چاہیے کہ وہ مقام جہان پر سہو کاتب ہی پہلے غور سی دیکہہ لین پہر انصاف کرین اور کہین کہ کونسی تعلیم انجیل کی بدل گئی ہے - **اقول** - اب ہم اونہین سے چند مقام کو لکہکر پوچہتے ہین کہ آیا انجیل کا مطلب بگڑا ہی یا نہین - پہلا مقام - نامہ اول یوحنا کے پانچوین باب مین ہی، کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین - ۸ - اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتی ہین روح اور پانی اور لہو اور ان تینونکا ایک مضمون ہی انتہی - ان دونون درسونمین کسی عیسائی نے

ثبوت تثلیث کے واسطے اتنی عبارت جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح قدس اور یہہ تینون ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر بڑہا دیا ہی - اصل عبارت فقط اتنی تہی - کہ تین ہین

جو گواہی دیتی مین روح اور پانی اور لہو الخ - اب تحقیق الایمان کی ناظرین کو چاہئے کہ دیکہین
عماد الدین کی صداقت کو کہ کسی عیسائی نے صرف تثلیث کا عقیدہ تراشنے کے لئے اپنی طرف سے
عبارت ڈالکر الہامی کہنا شروع کیا دیکہو کتنی دلیری کی ہے - ہارنصاحب اپنی تفسیر کی چوتہی
جلد کے صفحہ ۲۴۵ مین یہہ ارشاد فرماتے ہین کہ اس فقرہ کی نسبت باہم علما مین چارسو برس
سے تنازع ہے مگر اب تک کچہہ فیصلہ نہین ہوا اور صاحب مذکور بعد بیان ادلہ وغیرہ کی بطور
فیصلہ انصاف اور بیرپائی کی ساتہہ کرکی فرماتی ہین کہ یہہ جملہ جعلی سمجہہ کر چہوڑ اجاوے - اب
اس فقرہ کی الحاقی ہونیکی دلائین بہی سنئے - ڈاکٹر بی کنن لکہتا ہے کہ اوسنی اوس فقرہ کو اور
نسخہ سریامین جو بہت ہی پرانا اور ہزار برس اوسی وہ کلیسہ ہندوستان مین تہا نہین پایا اور
نہ کسی اور نسخہ سریا مین جو اوسنی دیکہے اور چالیس نسخون لاطینی مین نہین پایا گیا اور ہارن
صاحب کہتی ہین کہ پچیس نسخے انمین بہت پرانے ہین اونکی گواہی پچیس سو نئے نسخونسی بہتر ہے
انتہی - اگسٹاین جو مسیحی مذہب کا بڑا عالم گنا جاتا ہے چوتہی صدی مین دس رسالہ اس نامہ پر
لکہے ہین اونمین سے ایک مین بہی اس فقرہ کا پتہ نہین - اب جو اس فقرہ کو سچا سمجہتے ہین اونکے
دلیل وجہ ترک ہونی اوسکی کئی نسخون مین یہہ ہے وہ کہتے ہین کہ ممکن ہے کہ یون بیان کیا جاوے
کہ وقت کم ہونی نسخون کے اوائل مین فریب یا تغافل کاتب سے یہہ امر ہو گیا ہو یا فرقہ
ایرین نی اسکو نکالڈالا ہو یا دینداروں نی اسکو ایک ستر تثلیث کا سمجہکر نکالدیا ہو یا تغافلی
کاتب کی اسکا سبب ہوئی ہو جیسا اور نقصونکا سبب ہوئی ہے انتہی - اب اس وجہ سے اور ہارنصاحب
کے قول کے بموجب ثبوت تحریف کی کئی وجوہات ثابت ہوتی ہین - اول یہہ کہ محققین کے نزدیک
یہہ فقرہ جعلی ہے اور ہارنصاحب کا بہی رائے انصاف اسی پر ہے اور اگسٹاین کے استدلال سے بہی
یہی ثابت اور اس وجہ سے جو اوپر بیان ہوئی کیسی صریح تحریف نکلتی ہے اولاً تو وجہ مذکور
مین سب باتین احتمالی ہین پہر دیکہئے کہ وہان لکہا ہے فریب یا تغافل سے یہہ امر ہوا ہو اب
معلوم ہوا کہ فریب سے انجیل مین کمی زیادتی ہوتی تہی - اب ضرور امید ہے کہ پانی پتی صاحب

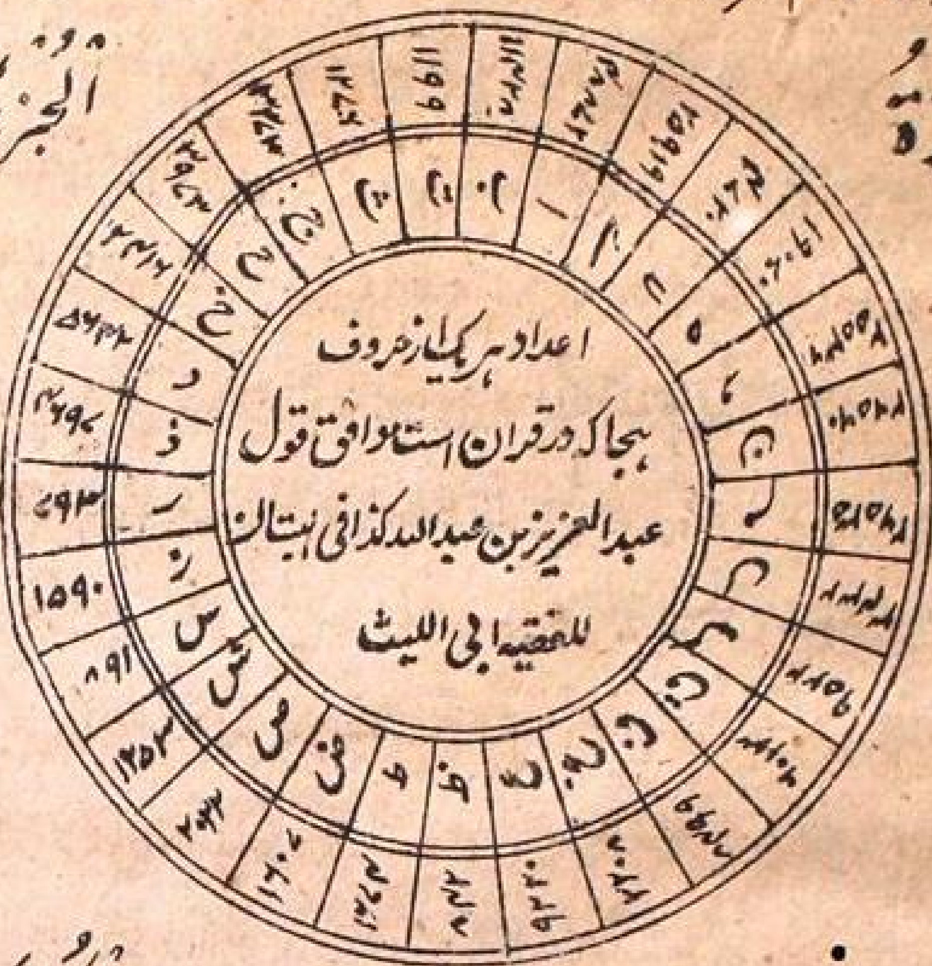
بہی اپنی بزرگونکی اقرارنامہ پر دستخط کر دینگی - علاوہ اسکے یہہ بہی سوچ لینا چاہئی کہ آپکا دعوے تہا کہ انجیل کا مطلب نہین بگڑتا - نہین معلوم کہ مطلب بگڑنے کے معنے آپکے ذہن مین کیا ہین اگر اس فقرہ کو سچا سمجہا جائی تو جعلی ٹہرانے والی قصور مند ٹہرے اگر جعلی سمجہا جائے تو سچا سمجہنے والے غلطی پر ہوئے - بہلا صاحب اگر اس فقرہ کی گہٹانے یا بڑہانے سی مطلب نہ بگڑتا تو تنازعہ علماء کیون ہوتا - غرض مولویصاحب کا مطلب تو بہر صورت حاصل ہے یعنے یا کسی ذی انجیل مین واسطے ثابت کرنے دعوی کے فقرہ زیادہ کر دیا یا بعضے نے واسطے جہوٹا کرنی دوسری فرقہ کی جو عبارت انجیل مین مدعا کی خلاف تہی نکالدی تہی جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے - دوسرا مقام - متی کے باب ۱۹ ورس ۱۷ امین ہے - تو کیون مجہے اچہا کہتا ہے کوئی اچہا نہین مگر ایک یعنے خدا - یہان پادری صاحب لکہتے ہین **قولہ** یہہ عبارت شولز کے نزدیک درست ہی کریسباخ کہتا ہے کہ یہہ چاہئے تہا - تو کیون مجہہ سے نیکی کی بات پوچہتا ہے - **اقول** انا نجا کہ اہل اسلام حضرت عیسی کو نبی اور بندہ خدا کا سمجہتے ہین عیسائیونکو بہی ہدایت کرتے ہین کہ سوا خدا کے دوسرا الٰہ نہین ہوسکتا چنانکہ جب کسی شخص نے مسیح کو اچہا کہا تہا تو ورس مذکور مین آپنے اوسکو سمجہایا کہ اچہا سوا خدا واحد کی کوئی نہین اسمین تثلیث صاف باطل ہوتی تہی حضرات مسیحین نے اسکو اوڑاہی دیا - علاوہ اسکے چونکہ عیسائے درباب الوہیت مسیح مختلف ہین دو حال سے خالی نہین کہ یا منکر الوہیت نے یہہ فقرہ الحاق کر دیا ہی یا مقرنے اوڑا دیا بہر صورت نقصان یا زیادتی خود عیسائیون سے خصوصاً آپ سے ثابت ہی - پادری صاحب تو ہمیشہ انکار کرتے رہینگے مگر پیشوا اونکے زیادتی نقصان کی نمونہ لکہتے لکہتے تہک گئی آخر کو تعداد سے بہی لاچار ہوئے چنانچہ ہرن صاحب صفحہ ۱۳۳ دوسری جلد مین لکہتے ہین کہ بہت سی اسطرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے اعمال حواریین مین ورجہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہی واقع ہوئے مین کاتبون نے اور اونسی زیادہ مترجمون نے ذکر ناقص مین دوسری جا سی لیکر ملادیا ہے انتہی - اب

ناظر منصف سوچ لین کہ کیا ان ورسون کے الحاق یا نقصان سی مطلب بگڑتا ہے یا نہین
قولہ انکے سوا اور کہین کوئی سہو کاتب قابل بیان نہین وزیر خان کو بہی باوجود مخالفت
نامہ کے نہین ملا - **اقول** یہان بہی آپنے عادت قدیمہ کو کاربند فرمایا ہی - ہرلفصاحب کا
قول تو اوپر ہم یون نقل کر چکے ہین - کہ ایسی بہت خیالی اصلاح الخ اور یہہ لکہنا آپکا کہ
قابل بیان نہین دو حال سے خالی نہین یا تو اسواسطے کہ گیارہ مقام مذکور سے کچہہ بڑہ کر
ہین یا اسواسطے کہ کم - پہلی شق کے مقر ہونے مین مولویصاحب کا مطلب خوب حاصل ہے -
دوسری شق مین یہہ ہی کہ آپ ان مقام مذکورہ کو کب مخل معنے سمجہتے ہین مگر آپکا انکار
آپ کی متقدمین کی اقرار پر کچہہ مفید نہین - علاوہ اسکے وزیر خانصاحب ہرلفصاحب وغیرہ
کے اقوال سی یہہ تو ثابت کر چکے ہین کہ بہت سی مترجمون نے ناقص مین کامل سی لیکر ملا
دیا - اور دینداون نے قصدی تحریف کی اور نیز اعجاز عیسوی مین بہت سی اختلاف نقل
کئے جنکے جواب سی آپنے بہی لاچار ہوکر چشم پوشی کی - **قولہ** دانا لوگ جانتے ہین کہ یہہ
عیسائیون کی دینداری ہے کہ سہو کاتب کو بہی نہ چہپایا **اقول** - ہرلفصاحب کی عبارت
سے لکہا گیا ہی کہ تحریف واسطے رواج دینے مسئلہ کے یا دور کرنے شبہ کی دیندار کرلیا کرتے تہے
کلام خدا کو زیادہ یا نقصان سی بگاڑنا دلیل بیدینی کی تو ہو سکتی ہے اور قولہ چہپانا امید
ہی کہ اگر آپ کی اختیار ہوتا تو شاید آپ اظہار نہ کرتے مگر یہان تو انا جیل خود پکار رہی
ہین اسمین نہ تو تمہارے کچہہ پیش جاسکتی ہی اور نہ تمہارے بزرگونکی - پہر لکہتے ہین ملخصاً **قولہ**
عیسائیون کو مسلمانو نپر ایک فوق ہے کہ خلیفہ عثمان رض نے بباعث پائی جانے ایسی اختلافو
کے سب قرآن جلادیئے اور ایک نسخہ مرتب کر لیا اور عیسائیون نے ہماری دکہلانے کے واسطے
اونکو لکہہ رکہا - **اقول** تفسیر اتقان مین باسناد صحیح ثابت ہی کہ قرآن آنحضرت صلعم کی زمانے
مین جمع تہا حضرت عثمان نے جیسے کہ آنحضرت سے ترتیب سور وآیات سنے تہے ویسا ہی مرتب
کر دیا اور وہ نسخ کہ جنکی ترتیب مین قدری تقدیم تاخیر پائی جاتی ہتی اونکو موقوف رکہا -

بہلا صاحب کہاں ذکر تحریف اور کہاں ترتیب نسخ دانا ایسے موقع مین ایسی باتین نہین لکہا کرتے
مگر آپ معذور ہین کیا انجیل حضرت عیسےٰؑ کی زمانہ مین جمع ہتی اور بعد اوسکے کچہہ تقدیم و تاخیر
مین گفتگو واقع ہوئی ہتی حاشا و کلا ایسا ذکر ہی نہ تہا - بلکہ مصنف اعجاز عیسوی درپے
تحریف کتب الہامیہ آپکے تہے چونکہ آپ اوسکے جواب دینے سے دریای حیرانگی مین غوطے لگارہے
ہین اور غریق کی طرح ادہر اودہر ہاتہہ پانو مارتے ہین تا کہ کنارہ پر پہونچین مگر چونکہ آپکے
پیشوا اخیر مین تحریف کے مقر ہوچکے ہین اب آپ کو بہی اس دریا ناپیدا کنار سے پار آنا مشکل
ہے - **قولہ** بعض لوگ کہتے ہین کہ تمسک وغیرہ کی کاغذ مین اگر ذرا سی بہی غلطی یا شبہ
پایا جاوی تو وہ قابل اعتبار نہین رہتا اسکا جواب الزامی یہہ ہی کہ سورہ احزاب کی کمی مین
شک پایا جاتا ہے - **اقول** - البتہ دنیوی معاملہ مین ایک حرف جعلی سے قبالہ ناقص ہو جاتا
ہی وے کتابین جو مدار دین ہین بسبب جعلی ہونی مختلف مقامون کے بے اعتبار کیون نہو نگی
خصوصًا جب حامی اسکے اقرار کرلین کہ ضرور اسمین کئی مقام بدلگئی ہین اور بدلی بہی ایسے ہین کہ
اصل اور مخترع مین ہم فرق نہین کرسکتے پس جبتک آپ اول ان انجیلون کو اپنی زمانہ سے لیکر مسیح
تک بسند متصل بشرطیکہ راوی اونکی عادل اور معتبر ہون ثابت نکرین اہل اسلام کی سامنے اونکی سند ہرگز پیش نکرین
چونکہ آپ بسبب عادت قدیم کی صنعت سوال از آسمان جواب از ریسمان کے کرہی ہین قصہ تحریف
کو سورہ احزاب پر قیاس کرنا چاہتے ہین اولًا آپ پر لازم ہی کہ کسی دلیل قطعی سے مثل حدیث
صحیح کی ثابت کرین کہ سورہ احزاب بعد آنحضرتؐ کی کم ہوگئی او سوقت آپ اسکو جواب الزامی
کہہ سکین ورنہ آپ کی دروغ بیفروغ مین کیا شک ہی زمانہ خاتم النبیین سے آجتک ہر قرن مین
ہزار ہا حافظ ہوتی رہے ہین اور اچہے اچہے نسخے صحیح قران شریف کے بہی پائی جاتے ہین بلکہ ایک
علم بہی ہی جسکو علوم القران کہا جاتا ہی اوسمین تعداد آیات اور حروف اور حرکات اور نقاط
تفصیل تام سے لکہے ہوتی ہین کیا ممکن ہی کہ ایک حرف بہی کم ہوجائی اس صورت مین اگر ایک
نسخہ مین زیر یا زبر کا نقصان ہوگیا تو دوسری نسخہ صحیحہ سے مقابلہ کر لیتے ہین پس بجز

محرف کا قران سے کیا مقابلہ ہے ۵ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
وقت صبح شود ہمچو روز معلومت کہ باکہ باختۂ نرد در شب دیجور + اسجگہہ کتاب
نوادر البیان فی علوم القران سے دو دائرہ در باب تعداد آیات و حروف وغیرہ قران شریف لکھے جاتے ہیں

الدائرۃ الجزئیۃ



الدائرۃ الکلیۃ



قولہ - اور آپ ہی قرأت کی کتابونکو دیکھو کہ صدہا لفظ کا اختلاف قرأت قرآن مین پایا جاتا ہے **اقول** - آپنے پہلے بطریق خلاصہ لکہا تہا کہ اس فصل مین مولوی رحمت اللہ صاحب نے چند مقامونکو لکہا ہے کہ وہ بباعث سہو کاتبون کی تفاوت رکہتے ہین لیکن اونسے کچہہ انجیل کا مطلب نہین بگڑتا مگر الحمد للہ ثابت کردیا گیا ہے کہ مطلب بگڑ چکا - اب آپنے مسلمانونکو منہہ چڑانا شروع کیا ہے کہ قرآن مین دو چار جا لفظ ایسے ہین کہ قرأت سے بہی بباعث اختلاف قرأت کے پڑہے جاتے ہین چونکہ آپ اصطلاح قرأت سے ناواقف ہین اسلئے ابلہ فریبی سے عیب تحریف کو چہپانا چاہتے ہین اصل مین یہہ نہ سہو کاتب ہے اور نہ اختلاف عبارت بلکہ آنحضرت نے اصحاب کو تعلیم کردی ہے کہ اس لفظ کو ایسے پڑہو یا ت سے پڑہو مطلب یک ہی ہے یعنے مثلاً یلعب بہی صیغہ مضارع کا ہے اور ویسا ہی تلعب مشتق لعب ہی پس اسمین کونسا اختلاف تہا جسکو آپ پیش کرتے ہین شاید آپ اس تشریح کو نہ سمجہہ سکین ایک مثال سے سمجہایا جاتا ہے بلاتشبیہ اختلاف قرأت کی یہہ مثال ہے کہ بکر کا قاصد ایک رقعہ خالد کے پاس اس صنعت کا لایا کہ اوسکے الفاظ کئی طرح سے پڑہے جاسکتے ہین اور اس کئی طرح کے پڑہے جانے سے نہ تو عبارت مختل ہوتی ہے نہ فصاحت بلاغت مین کچہہ نقصان آتا ہے اور نہ راقم کا مطلب وستی فوت ہوتا ہے پہر خالد نے اپنے تمام دوستونکو اس صنعت مذکور سے آگاہ کردیا اور انہون نے تمام ملک مین مشہور کردیا اب جو اوسکو دیکھیگا سوا صنعت کے اختلاف کوئی نظر نہ آئیگا برخلاف انجیل کے کہ اوسکی مثال یون ہے کہ مثلاً خالد پہانسی ہی مارا گیا ساٹہہ ستر برس بعد اوسکے زید عمر بکر وغیرہ یارون نے ارادہ کیا کہ اوسکے حالات عمری قلمبند کئے جاوین جب یہہ سب کچہہ تحریر ہوچکا تو بعض حالات تحریر شدہ جعلی مقرر ہوئے اور باقی ایسے باہم مختلف ہوئے کہ جنسے بموجب کہنے مفسرین کی اصل اور ساختہ مین شناخت نہین ہوتی بلکہ ہر سال کمی و زیادتی کی گرم بازاری رہتی ہے اس حد تک کہ ڈاکٹر کریسیک نے تین سو کچہہ نسخے انجیل کا مقابلہ کیا تو ڈیڑہ لاکہہ اختلاف نکلا - اب جسکو شک ہو چند نسخے مختلف کے

مقابلہ کرکے میری قول تحقیق اور ڈاکٹر کے مقابلہ کی تصدیق کرلے - **قولہ** اور جو یہہ
کہو کہ قران ہفت قرأت میں نازل ہوا ہے تو مخالف اسبات کو نہ مانیگا کیونکہ قران مین یہ
نہین لکہا کہ قرآن ہفت قرأت مین نازل ہوا ہے یہہ بات حدیث مین آئی ہے اور احادیث
اون پانچ دلیلون سی نامعتبر ہین جنکو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق مین بیان کیا
ہے اور جنکو تم آجتک رد نہین کر سکے - **اقول** - اگر آپ احادیث آنحضرت پر فنڈر صاحب
کے شک ڈالنی سے گفتگو کرنا چاہتے ہین تو پہلے آپ ایک کتاب تصنیف حضرت عیسیٰ کی پیش
کرین نہ مجہول الاسمون کی جنہین حضرت مسیح عروج آسمان تک بے ایمان اور بد اعتقاد
فرماتے رہی جیسا کہ انجیل مرقس کے باب ۱۶ اور ۱۴ مین ہے - یہہ کہنا آپکا کہ فنڈر کی دلیلون
کا کسی نی جواب نہین دیا ہم بطریق مباہلہ جہوٹے پر لعنت کرتے ہین خلاف گوئی آپکی تو
مباحثہ امرتسر مین ہزارہا لوگون نی دیکہہ لی ہی مگر تحریر مین بہی آپ اس کام مین شروع
ہین اور آپ صرف اوس پادری فنڈر صاحب پر نازان ہین جو مولوی رحمت اللہ صاحب
کے خوف سی ملک بملک آوارہ پہرتا رہا اخیر کو کثرت انفعال سی خودکشی اختیار کی جیسا کہ
اوسطرف کے آنیوالی لوگون سی دریافت ہوا خیر وہ تو اپنی لایق جگہہ پہونچے ہین اب پادری
فرنچ صاحب جو اوستی بہی زیادہ لیاقت رکہتے ہین وقت ملاقات کے بید کی طرح مجہہ سے
کانپتے اور گفتگو سی بہاگتے ہین - تمہاری اس انکار سی صاف ثابت ہوا ہی کہ یا تو آپنے
ازالۃ الاوہام و استفسار بالکل دیکہی ہی نہین یا بقول مشہور آپکو یاد نہین رہا یا
بطمع حب جاہ و عزت چندروزہ کے آفتاب حق کو ہتہیلے تعصب سی چہپانا چاہتی ہین
چونکہ جواب استفسار سی آپنے چشم پوشی کرکے جہوٹا دعوی کیا ہی کہ فنڈر صاحب کی پانچ
دلیلونکا کسی نی جواب نہین دیا اسلئے ہم جواب دلایل مذکورہ کی طرف رجوع کرتے ہین اور باعث
دعوی مذکور عدم فہمید گی کلام صاحب استفسار کا بہی امکان ہی کیونکہ اوسکی تحریر اکثر
معقولی ہی اور آپ اسمین معذور ہین - **پہلی دلیل** - ناقلان حدیث زوجات و اقربا

واصحاب محمد بودند پس درینصورت شہادت آنہا دربارہ محمد چندان اعتبار ندارد جواب
تہوڑی سے تغیر عبارت مذکور سے بعینہ وہی شبہ اناجیل پر آسکتا ہے - ناقلان احوال و
اقوال مسیح مریم و یوسف نجار و شاگرد مسیح بودند پس درینصورت شہادت آنہا دربارہ مسیح
چندان اعتبار ندارد - اگر کہا جائے کہ محمد صاحب کے قریبی صرف عزت دنیوی کی واسطے ایمان لائے
تہے مین کہتا ہون کہ پادریصاحب دیکہتے نہین کہ اقربا وغیرہ حضرت کی نئے دین توحید کے
جاری کرنے اور آبائی و اجدائی دین بت پرستی کی موقوف کرنے سی آپ کی کیسے دشمن جانی ہوگئے
تہے اوسوقت مین اگر کچہہ بہی مددگار رہہ جاتے تو کیون وہ تکلیفین اوٹہانی پڑتین جو حضرت
نے اوٹہائین اور وطن کیون چہوڑنا ہوتا پس جو شخص ایسی حالت مین ایمان لائے اور
احوال بچشم خود دیدہ پر گواہی دی اور وہ گواہی نقل کیجائے تو ایسی نقل کے ماننے مین عقل کے
واسطے کون مانع ہے بلکہ بطریق اولےٰ مانی جائیگی اگر آپ ذرا سا غور کرین تو یہی اعتراض حواریون
پر بہی اچہیطرح سی صادق آسکتا ہے کیونکہ انہون نے یہودیون سی سنا ہوا تہا کہ مسیح ایک
بڑا عظیم الشان بادشاہ ہوگا اور یہہ بیچارے مسکین مچہوے تہے اسی پیشہ سی اپنا گذارہ کیا
کرتے تہے پس جب مسیح نے دعوی مسیح موعود کا کیا تو یہہ جہٹ پٹ ایمان لے آئے اور یہہ سمجہا
کہ ابتو محنت چہ بیچاری سی چہوٹ جائینگے اور بڑے بڑے منصب ملجائینگے پس جب مسیح نے
وعدہ کیا جو انجیل متی کے ۱۹ باب مین ہے - یعنے مین جب تخت پر بیٹہونگا تم بہی بارہ کی بارہ
میری ساتہہ باران تختون پر بیٹہہ کی عدالت کروگی انتہی - اور ایسا ہی مرقس کے دسوین باب
اور متی کے بیسوین باب مین ہے - پس جب بیچارے جاہ و عزت سی نا امید ہو چکے بلکہ دیکہا
کہ وہ خود بیچارے مسکین ہین اور یہودیون کے ڈر کے مارے گانؤ بہ گانؤ بہاگتے پہرتے ہین
اور یہودی اونکی گرفتاری کے درپے ہین اور یہہ اونکو یقین ہوگیا کہ یہہ سب وعدے
خلاف تہے تو اونمین سی یہودا حواری نے تیس درم رشوت کے لیکر یہودیون کے ہاتہہ
مسیح کو گرفتار کرادیا اور ایسی مصیبت کے وقت مین سب بہاگ گئے بلکہ اعظم الحوارئین یعنے

جناب پطرس نے تو جہوٹی قسم بہی کہائی اور لعنت بہی ڈالی اور کہا کہ مین مسیح
کو ہرگز نہین جانتا پہر بعد صعود مسیح کے انہون نے اور دل مین بہروسہ کیا کہ یہہ ہمارے
حیات ہی مین آسمان سی اُتریگا پہر خوب مزے اُڑائینگے جیسا کہ باب ۱۹ و ۲۰ مشاہدات
سے ظاہر ہوتا ہی اور دائمی عیش ملجائیگی اسی خیال مین آکر اوسکی تعریف لکہنی شروع
کی اور ایسا مبالغہ کیا کہ اوسکو خدا بناکر دکہلا دیا بلکہ چوتہی انجیل کے اخیر مین لکہا ہی کہ
اور بہت سے کام ہین جو مسیح نے کئے اگر ایک ایک لکہون تو جہان مین نہ سما سکین اسمین
شک نہین کہ یہہ محض مبالغہ شاعرانہ ہے اور جناب پولوس اپنے نامہ فلپیون کے
باب اول مین درس ۱۸ سے ۲۰ تک فرماتے ہین۔ ہر طرح سے مسیح کی خبر دیجاتی ہی خواہ مکاری
سے خواہ سچائی سے اور مین اسمین خوش ہون بلکہ خوش رہونگا بہی کیونکہ مین جانتا ہون
کہ تمہاری دعا اور یسوع مسیح کی روح کی مدد سے اسکا انجام میری نجات ہوگی چنانچہ میرا
توقع اور امید یہہ ہی کہ مین کسی بات مین شرمندہ نہونگا بلکہ کمال بے پروائی سے ہمیشہ کی
طرح اب بہی مسیح میری بدن سے خواہ میری جیتے خواہ میری موئے پر بزرگی پاویگا انتہی
اسیطرح اور بہت سی ایسی گہڑت باتین بطمع عزت مسیح کی طرف منسوب کردین کیونکہ وہ
جانتے تہے کہ حضرت مسیح خوشامد طلب ہین اور یہہ بات خود مسیح کی قول مندرجہ انجیل یوحنا
کے باب ۱۰ سے ثابت ہی۔ ۸۔ سب جتنے آگے مجہہ سے آئے چور اور بٹمار ہین۔ ۹ دروازہ مین
ہون اگر کوئی شخص مجہہ سے داخل ہو تو نجات پاویگا اور اندر باہر آیا جایا کریگا اور چراگاہ
پائیگا۔ ۱۰ چور نہین آتا مگر چرانے اور قتل کرنے اور ہلاک کرنیکو مین آیا ہون تاکہ وے
زندگی پاوین انتہی۔ غرضیکہ وہ بیچارے حالت مایوسی ہی مین راہی ملک بقا ہوئے
اور بعد اونکے اور عیسائی بہی اوسی امید پر تعریف مسیح مین معروف رہے حتی کہ جب عیسائیونکی مستقل
بادشاہت ہوگئی پہر تو عیسائیونکو تنخواہین بہی ملنی شروع ہوگئین چنانچہ اب بہی حال ہے کہ
ہزارہا پادری اسی کام پر معقول تنخواہین پاتے اور غیر مذہب والونکو بہی اپنی طرف کہینچکر اور اونکی تنخواہین

مقرر کر اگر اونہین ہے اونکی اگلے مذہب کی تردید کراتے ہین خدا کی لئے ایک کو بہی کبہی سنادی کرتی نہین دیکہا
علاوہ اسکے اگر اصحاب کی روایات کو نہ تسلیم کیا جاوی تو اناجیل مروجہ کا کچہہ بہی ٹہکانا نہین
کیونکہ ہم کہتے ہین کہ جو باتین آپکی کتب الہامیہ مین مسیح وغیرہ کی طرف نسبت کرکے لکہی ہین
حصر عقلی کے روسی دو حال سے خالی نہین یا تو انہون نے اپنے ہاتہ سے لکہین ہین یا نہین
پہلی بات صرف دعوی ہے اور دعوی کا اثبات مدعی پر لازم ہے اور اسپر گواہیان گذر ہین
یا درصورتیکہ انہون نے خود نہین لکہین بلکہ انہین گواہون نے لکہین تو پہر یہہ دو حال
سے خالی نہین - یہہ گواہ مسیح کے قرابت دار تہی یا نہین - اگر پہلے بات ہی تو پادریصاحب کے قول
کے بموجب قرابتی کی گواہی ایسی باتون مین جہوٹی ہوتی ہے یہہ سبکے سب جہوٹ ہوگئین
اور اگر قریبی نہ تہے تو پہر دو حال سے خالی نہین آیا وہ مسیح کے دیکہنے والون اور ایمان لانے
والون مین سی تہے یا نہین - پہلی بات کے ماننے سے اصحاب ٹہرتے ہین اصحابون کی شہادت
بہی یہان پادریصاحب کے نزدیک قابل تسلیم نہین پس اسنے بہی انجیلین جہوٹی ٹہیرتی ہین
اور اگر وہ دیکہنے والون مین سے نہ تہے تو پہر کس سے سنکر لکہا اصحاب سی یا اقربا سی ان لوگون
کی گواہی مردود ہو چکی ہے اور اگر کہین کہ اپنی بناوٹ سی لکہا تو یہی ہمارا مطلب ہی -
غرضیکہ انمین سی جو شق تسلیم کرین اوسی کے بموجب اناجیل ضرور جہوٹی ٹہرینگی - اگر محرر کا فرض
مانے جائین تو یہہ آپکے عقیدہ کے خلاف ہے اسنے بہی بچاؤ نہوا پادریصاحب نے مؤلفان اناجیل
اور احوالات درج شدہ انجیل کو سراسر غلط اور جہوٹ بنا دیا خوب ہی کیا مسیح بہت راضی ہونگے
خصوصاً پولوس اپنے احکام کی تعمیل پوری دیکہکر پادریصاحب کو دعاء لائقہ سی یاد کرینگے -
حضرت مسیح سلام چونکہ اقربا و صحابہ ہر قول و فعل آدمی سی خوب واقف ہوتے ہین حال دیکہا ہوا اونکا
لکہنا بہ نسبت اجنبی کے معتبر اور مؤثر ہوتا ہے - **دوسری دلیل** - مؤلفین کتب احادیث
نے حالات اور معجزات محمدؐ کو اپنی آنکہون سی نہین دیکہا اور نیز آنحضرت سی بلا واسطہ نہین
سنا بلکہ سو دو سو برس بعد وفات آنحضرت کے متواتر سنے ہوئی حالات کو قلمبند کیا اور تصنیف

اونمین سی عدم اعتبار کے باعث ساقط کردی گئے - **جواب** یہان پر پہلے اسبات کا
جاننا ضروریات سی ہے کہ روایت لسانی جو تواتر کو پہونچ جائے قابل اعتبار ہے یا نہین اب
ہم دعوی کرتی ہین کہ ایسی روایت جو متواتر ہو ضرور واجب التسلیم ہوتی ہے چنانچہ جمہور اہل
کتاب کیا یہودی کیا عیسائی سلفاً خلفاً روایات لسانیہ کو معتبر جانتے ہین بلکہ یہودیون
کے نزدیک مکتوب سی روایت لسانی کا زیادہ اعتبار ہی - اب ہم چند سندین یہودیون اور
مسیحیون کے علما سی پیش کرتے ہین جنسے روایات لسانیہ کا درجہ مکتوب سی بہی زیادہ ثابت
ہوتا ہے - آدم کلارک اپنی تفسیر کی جلد دوسری مطبوعہ ۱۸۵۱ء مین کتاب عزرا کے دیباچہ
کی شرح مین کہتا ہے - یہودیونکا قانون دو قسم پر تہا ایک مکتوب اوسکو توریت کہتے تہے
دوسرا غیر مکتوب اوسکو روایات لسانیہ کہتے تہے اور یہہ بہی دعوی کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے
موسیٰ کو دونون قسم کو وہ طور پر عطا فرمائے تہے ہمکو بہی دونون ملی ایک بواسطہ کتابت
دوسرا مشائخ کے وسیلے سی اسواسطے اعتقاد رکہتی ہین کہ وہ دونو قسم مساوی ہین اور من
جانب اللہ اور واجب التسلیم ہین بلکہ دوسری کو ترجیح دیتی ہین اور کہتے ہین کہ مکتوب ناقص ہے
اور کامل ایمان کا حصول بدون اعتبار روایت لسانی کے غیر ممکن ہے انتہی - اور ہارن صاحب
اپنی تفسیر مطبوعہ ۱۸۲۲ء کی جلد دوسری کے پہلے حصہ کے ساتوین باب مین فرماتے ہین -
ایک کتاب مناجسمین یہودیونکی روایات مختلفہ کا حال اور شروح متون کتب مقدسہ کے
ہین اونکا ظن اوسکے حق مین یہہ ہی کہ جب خدا نے موسی کو توریت دی تہی تو یہہ روایتین بہی
اوسوقت دی تہین پہر موسی سی ہارون اور الیعاذر اور یوشع کو پہونچین اونسی اور پیغمبرون
کو اور پیغمبرون سی اور مشائخو نکو حتی کہ شمعون کو ملین انتہی اب عبارات مذکورہ سی صاف
ثابت ہی کہ روایت لسانی کو یہودی مکتوب پر ترجیح دیتے ہین اب علماء مسیحی کا حال سنئے -
یوسی بیس اپنی تاریخ مطبوعہ ۱۸۴۷ء کی کتاب ثانی کے نوین باب کے صفحہ ۹ مین فرقہ پروٹسٹنٹ
اور کاتہلک کے نزدیک بڑی معتبر تاریخ ہے فرماتے ہین - یعقوب حواری کے حال کے بیان مین

کہ کلیمنس نے اپنے ساتوین کتاب مین اسی یعقوب کی بابت ایک حکایت یاددشت کی لایق
لکہی ہے اور یہہ ظاہر ہی کہ کلیمنس نے یہہ حکایت روایت لسانیہ سی جو اوسکو باو اجداد سی ملی
نقل کی ہے انتہی۔ پہر چوہتی کتاب کی پانچوین باب کے صفحہ ۱۴۲ مین لکہا ہے۔ مینے اسقفون
اورشلیم کا حال ترتیب وار کسی کتاب مین نہین دیکہا لیکن روایت لسانی سی ثابت ہوا کہ وہ
تہوڑی مدت ٹہیرے الخ۔ پہر تیسری کتاب کے انتالیسوین باب کے صفحہ ۱۴۲ مین لکہا ہے۔
پپی یس نے اپنی کتاب کے دیباچہ مین کہا ہی کہ مین تمہاری نفع کے واسطے جو کچہہ مشایخ اپنی سے
مجہہ تک پہنچا لکہتا ہون اور مینے اوسکو تحقیقات تام سی یاد کیا ہوا ہی تاکہ میری گواہی سے
اوسکی تحقیقات زیادہ ثابت ہوجای کسواسطے کہ مین ابتدا سی لغو نصیحتین نہین سنا کرتا تہا
بلکہ جو لوگ نصیحات حقہ (جو ہماری رب سچی سے مروی ہین) جانتے تہے اونکی کلام کان
دہر کے سنتا تہا۔ اور جب مین متبعین مشائخ سی کسیکو ملتا تو اوستی بہی یہ پوچہتا کہ اندریاس یا پطرس
یا فیلبس یا توما یا یعقوب یا متی یا اور کوئی ہماری رب کے شاگردون سی یا ارستیون یا یادری
یوحنا ہماری رب کی مریدنی کیا کہا کسواسطی کہ جو فایدہ سنت احیا کا مینے اوٹہایا ہے وہ کتابون
سے نہین پایا انتہی۔ پہر چوہتی کتاب کے آٹہوین باب کے صفحہ ۱۵۱ مین لکہا ہے۔ ہجیسی پوس
مورخین سی مشہور ہے اوسکی تالیفات سی جو اوسنے حواریون سی۔ حکایات لسانی نقل کی
ہین مینے بہت چیزین نقل کین اور اسی مصنف نے حواریون کے مسایل جو اوسکو روایت
لسانی سی ملی پانچ کتابون مین بہت سہل عبارت سی لکہی انتہی۔ پہر پانچوین کتاب کے
گیارہوین باب کے صفحہ ۲۰۶ مین کلیمنس کا قول نقل کر کے لکہا ہے۔ کہ یہہ کتابین مینے طلب
رفعت کے واسطے نہین لکہین بلکہ بوڑہا ہو جانیکے باعث اور اسواسطی کہ میری سہو کے لئے تریاق
ہون مینے اونکو تفسیر کے طور پر جمع کیا گویا کہ وہ مسایل الہامیہ کی جسکو صادقین مبارکین سے
مینے سیکہا اور جنکے باعث مین معلم ہوا شرمین ہین اور اون صادقین مبارکین مین سے
یونی کوس جو یونان مین تہا اور دوسرا جو سیگینا گریشیا مین رہتا تہا ایک انہین کا مصری

دوسرا سریانی تہا باقی سب مشرق کی طرف کے ایک اونمین سی اسوریا کا اور ایک عبرانی اہل فلسطین سے تہا پہر ایک اور شیخ جو مصر مین مخفی اور فضل مشایخ کا تہا اوسی ملا اسکے بعد پہر کسی سی نہین ملا کسواسطی کہ اسی زیادہ کوئی نہ تہا۔ اور یہہ سبکے سب مشایخ بہی روایتین جو پطرس اور یعقوب اور یوحنا وغیرہ سی منقول تہین یاد رکہتے تہے انتہی۔ پہر پانچوین کتاب کے بیسوین بابکے صفحہ ۲۱۹ مین ارینیوس کا قول نقل کیا ہے یہہ حدیثین بفضل اللہ مینے امعان تام سی سنین اور اونکو اپنے سینہ مین لکہدیا نہ کاغذ پر اور دوبارہ کرنیکی میری قدیمی عادت ہی مگر بادیانت انتہی۔ پہر چہٹی کتاب کی تیرہوین باب کے صفحہ ۲۴۶ مین کلیمنس اسکندریانوس کا حال جو تبع تابعین حواریون سی تہا لکہا ہے۔ اسنے اپنی کتاب مین جو عید فصح کی بیان مین لکہی ہی کہا کہ دوستون نی مجہہ سی لکہنے اون روایات کا جو مینے اسقفون سے سنی تہین طلب کی انتہی۔ پہر چہٹی کتابکے اکتیوین بابکے صفحہ ۲۶۳ مین لکہا ہی۔ ایفریکانوس نے اپنے رسالہ مین جواب تک موجود ہی اور ارستبدیس کیطرف بہی بہیجا گیا تہا مسیح کی نسبت کی بابت جومتی اور لوکا نے بیان کیا ہے اُسی روایت سی جو اوسکو اباو اجداد سی ملی ہی تطابق دیا ہے انتہی۔ پہر جان ملز کا تلک اپنی دسوین کتاب مطبوعہ ۱۸۴۳ء کے رسالہ مین جو جیمس برون کی طرف بہیجا تہا لکہتا ہے۔ مین پہلے بہی لکہہ چکا ہون کہ کاتلک کی ایمان کا مبنی صرف مکتوب ہی نہین بلکہ عام ہی مکتوب ہو یا غیر مکتوب یعنے کتب مقدسہ اور روایات لسانیہ انتہی پہر اسی رسالہ مین کہتا ہی۔ ترتولین اپنی کتاب مین جو اہل بدعت کے رد مین بنائی اور شہر دہنان مین چہپی تہی صفحہ ۳۶ و ۳۷ کے اندر لکہتا ہے۔ کہ اہل بدعت کی عادت ہی کہ استدلال اور تمسک کتب مقدسہ ہی سی پکڑتے ہین اور یہہ بہی کہتے ہین کہ کتب مقدسہ مکتوبہ کی سوا اور کوئی چیز مبنی ایمان کے بنانیکے قابل نہین اور اوسی کے موافق کہا جائی اس حیلہ سی اقویا کو اور ضعیفونکو اپنے دام مین اور متوسطین کو شک مین ڈالدیتی ہین اسواسطی ہم کہتے ہین کہ تم مستدلین کتب مقدسہ کے ساتہہ کبہی مناظرہ جایز نہ رکہو کیونکہ کتب مقدسہ کی ترتیب ایسی نہین جسکی

دماغ اور بطن خالی کرنیکے سوا اور بہی کوئی فایدہ نکلے اسواسطی رجوع طرف کتب مقدسہ کے غلط
ہی کیونکہ ان کتابون سی ایک امر کا فیصلہ نہین ہوتا اگر کچھہ حاصل ہی ہوا تو وہ بہی ناقص
ہے - اور اگر یہہ امر بہی نہو تو اسصورت مین بحث کرنی پڑیگی کہ پہلے ثابت کیا جای کہ کتب
مقدسہ کا علاقہ کس آدمی سی ہے اور کس شخص نے کس وقت مین کس شخص کی طرف روایت
پہونچای جسکے باعث ہم مسیحی ہے کسواسطی کہ وہ مکان جنمین احکام دین مسیحی اور عقاید اوسکی ہین
وہان صدق انجیل اور معانی انجیل کا پایا جاتا ہی اور سب روایات دین مسیحی کے لسانی ہین
انتہی - پہر اسی رسالہ مین کہا ہی - کہ ارجن نے کہا ہی کہ ہمکو اون آدمیون پر اعتبار نہین کرنا
چاہیے کہ کتب مقدسہ سی نقل کرکے کہدیتے ہین کہ کلام تمہارے پاس ہی اوسمین دیکہو کیونکہ
ہمکو لایق نہین کہ ہم کنیسہ والی روایت کو چہوڑ دین یا غیر کتاب اللہ پر جو روایت مسلسل
سے ہمکو پہونچا اعتقاد کر بیٹہین انتہی - پہر اسی رسالہ مین کہا ہے - اِبی فانیس نے اپنی
کتاب مین جو بدعتیونکی مقابلہ مین لکہی تہی کہا ہے - اور روایت لسانیہ کو استعمال مین لاوین
کیونکہ کتب مقدسہ مین سب چیزین نہین پائی جاتین انتہی - پہر اسی رسالہ مین کہا ہی
کریز استم نے دوسری رسالہ کے دوسری باب کی چودہوین آیت کی شرح مین جو اہل تسالونیقی
کی طرف ہی اسبات کی تصریح کی ہی - کہ اسسی صاف ظاہر ہوگیا کہ حواریون سی ہمکو کل چیزین
بواسطہ تحریر نہین پہونچین بلکہ اکثر بدون تحریر کے بہی پہنچین ہین سو اعتبار مین دونون
مساوی ہین اسواسطی ہم دیکہتے ہین کہ روایت کنیسہ کی منشاء ایمان کا ہی اور جب کوئی چیز
روایت لسانی سی ثابت ہوجای تو اسسی زیادہ ہم نہین چاہتے انتہی - اگرچہ اس باب مین اور
بہی سندین بہت ہین مگر طوالت انکے لکہنے کی مانع ہے - اب اسانید مذکورہ سی صاف ثابت
ہوگیا کہ سوا روایت لسانی کے کسی امر کا فیصلہ ہی نہین ہوتا - جب اثبات تسلیم روایت لسانی
کا بوجب اعتقاد یہودیون اور عیسائیون کے آپ سن چکے ہین تو قدری احادیث کا حال بہی
سن لیجے - اہل اسلام پہلے ہی قرن مین درپے اہتمام احادیث نبویہ ہوگئی تہے اور یہہ اہتمام

اونکا بہ نسبت مسیحیین کے کئی درجہ اچہا تہا جیساکہ قران کے حفظ کرنیمین اہتمام اونکا آج
تک بہ نسبت کتب مقدسہ کی بنظر انصاف کتنا بہاری ہے مگر اصحاب نے بسبب احتیاط اختلاط
کلام الہی اور کلام رسول کے حدیثون کو جمع نہین کیا تہا پہر تابعین نے مثل زہری وغیرہ
جمع کرنا احادیث کا شروع کیا تہا مگر اونکو ابواب فقہ کی ترتیب کے مطابق لکہا نہین تہا
جسصورت مین یہہ ترتیب احسن تہی تبع تابعین نے ایسا ہی اونکو ضبط کیا چنانچہ امام مالک
نے جو ۹۵ ہجری مین تولد ہوئی کتاب موطا مدینہ مین لکہی اور سفیان ثوری نے کوفہ مین
وغیر ذالک پہر بخاری و مسلم نی اپنی صحیحین کو احادیث صحیحہ کے لانی اور ضعیفہ کی چہوڑنے کی
شرط پر لکہا - اور محدثین نے حدیث کی بابت بہت بڑی کوشش کی چنانچہ اسماء الرجال ایک فن
خاص حدیث کے واسطے تصنیف ہوا کہ جسمین راویان احادیث کا حال کہ حفظ اور دیانت مین وہ
کیسے تہی معلوم ہوتا ہی اور صحاح ستہ کی حدیثون کا اسناد آنحضرت صلعم تک برابر پہونچتا ہی اور
بعض حدیثین بخاری کی ثلاثی ہین جو تین وسیلہ سی حضرت تک پہونچتی ہین اور صحیح حدیث
تین قسم پر ہے - متواتر اور مشہور اور خبر واحد - متواتر وہ ہی جسکو ہر زمانہ مین اتنا
بکثرت لوگون نے روایت کیا ہو کہ عقل اونکے جہوٹ بولنے کو محال جانے جیساکہ نماز کی
رکعتون کی تعداد اور زکوۃ کا مقدار اور اکثر معجزات آنحضرت م وغیرہ - اور مشہور وہ ہے
جو اصحاب کے زمانہ مین مثل تواتر کی مشہور نہ تہی مگر تابعین کے زمانہ یا تبع تابعین کے زمانہ
مین اوسکا اشتہار ہو گیا اور اخیر کے دونون زمانون سی کسی مین امت نے قبول کرلیا ہے
پس یہ بہی متواتر ہی کی طرح ہوتی ہے جیساکہ حکم رجم در بابت زنا وغیرہ - اور خبر واحد وہ ہوتی
ہے جسکو ایک نی ایک سی یا ایک نے جماعت سی یا جماعت نے ایک سی نقل کیا ہو - متواتر
مین علم قطعی واجب و انکار اوسکا کفر ہے اور مشہور مین علم طمانیت واجب اور انکار اوسکا
بدعت اور فسق ہی اور خبر واحد مین دونون علم مذکورہ سی کوئی بہی واجب نہین اثبات
عقائد اور اصول دین مین اوسکو کچہہ دخل نہین مگر عملیات مین اعتبار اوسکا باقی ہے

پادریصاحب نے تو یہان انصاف کی آنکھین بالکل بند کردین اور کہدیا کہ کچھہ اعتبار
نہین - مین کہتا ہون کہ آپ جیسے بے اعتبارون کا کیا ڈہکانا ہے اس میدان مین
آپ کے اور بہائی بندون نے بہی بہت سی خاک چہانکر اخیر کو آپ کیطرح ندامت کے
سوا اور کچھہ حاصل نہ کیا - اب بہی شبہہ بادنیٰ تغیر آپ کی اناجیل پر آسکتا ہے - محررین
اناجیل نے مسیح کی احوالات اور معجزات کو بچشم خود نہین دیکہا اور نیز جو کچھہ انہون نے
لکہا ہی اوسکو بلاواسطہ سنکر نہین لکہا اور واسطہ بہی ایسا کہ جسکا صرف نام ہی نام ہے
دراصل کچھہ بہی ٹہیک نہین - اسیواسطے اناجیل کا کچھہ بہی اعتبار نہین تیسری دلیل
ہر دانا آدمی جب تعصب کو ترک کرکے اکثر احادیث کے معانی کی طرف خیال کرے تو جان لے
کہ اونکے معانی نفس الامر کی مطابق نہین - **جواب** یہہ دعوی پادریصاحب کا بلادلیل
اور بے سند ہے اور ہر دانا آدمی کے نزدیک غیر مسلم - احادیث صحیحہ مین سی کوئی ایسی حدیث
نہین جسکے معنے عندالعقل ممنوع ہون - البتہ بعض معجزات جو خلاف عادت ہین اور جنت اور
دوزخ کا احوال اور فرشتون کی کیفیت جنکی نظیر دنیا مین نہین پائی جاتی یہہ باتین اگر
پادریصاحب کسی دلیل سی ممنوع ٹہراتے ہین تو بیان دلیل کا پادریصاحب پر لازم اور
ہم پر جواب دینا ضروریات سی ہے اور اگر اسلئے کہ دنیا مین اونکی نظائر نہین پائی جاتی
تو یہہ ہماری واسطے کچھہ بہی مضر نہین کیونکہ اگر معجزہ حسب عادت ہو تو اوسکو معجزہ ہی
نہین کہا جاتا - پادریصاحب شاید عارضہ نسیان سی بہت لاچار ہین نہین دیکہتی کہ معجزات
موسوی و عیسوی سب خلاف عادت تہی - مثلاً عصا کا سانپ بننا اور ساحرون کے
سانپونکو نگل لینا پہر بلا کم و کاست ویسا ہی ہوجانا - اور اس عالم کا اس عالم پر
قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے - پادریصاحب اختلاف احوال ملکونکو نہین دیکہتے کہ
بعض جگہہ ایک چیز پائی جاتی ہے اور دوسری جگہہ نہین ایک ولایت کے آدمی مثلاً
دوسری ولایت کے بعض عجائبات سنین جو خاص اوسی مین پائی جاتی ہین تو وہ لوگ

اوسکو بیشک بعید جانینگے بلکہ اکثر انکار ہی کرینگے مگر سماعت متواتر کو پہونچ جائے -
اور بعض وقتون مین دوسری وقت کی نسبت بعض امور بعید از عقل ظہور مین آتے ہین
مثلاً اسوقت مین ریل کے ذریعہ سی صدہا کوس کا رستہ کاٹنا اور سمندر کا رستہ دخانی
جہازون کی وسیلہ سی اور خشکی کا رستہ بگہی ڈاک شکرم وغیرہ مراکب کی ذریعہ سی نکلجانا
جب یہہ چیزین نہین بنی تہین کیسا دشوار اور محال معلوم ہوتا تہا اور ایسا ہی تار برقی
کے ذریعہ سی چند منٹو نمین خبر کا آجانا وغیرہ - علاوہ اسکے پادری صاحب اناجیل کو نہین دیکھتے
کہ اونکی مضامین بالکل خلاف واقع ہین مگر عادت کے باعث مجبور ہین چنانچہ نمونہ کے
طور کچھہ ہم بہی لکہتے ہین - پہلے تو دیکھئے کہ خدا کا یعقوب کے ساتہہ کشتی مین مغلوب ہونا اور
مریم کے رحم مین جنین بنکر نو مہینے تک رہنا اور پیدا ہونیکے بعد یحییٰ کا مرید بننا اور اپنے
بندون کی نجات کے لئے ازروئے عدالت کوئی صورت نہ دیکہنا بجز اسکے کہ خود ملعون ہوکر
تین دن تک دوزخ مین رہے - اور ایک شخص کا خدا بہی اور انسان بہی اور اللہ بہی ہونا
عند العقل سراسر ممتنع ہے - اور حزقیال کے چوتہے باب مین لکہا ہے - ۱ - اور اے آدم زاد
تو ایک کہپرا اوٹہالی اور اپنے آگے رکہہ دے اور اوسپر یروشلم شہر کی تصویر کہینچ - ۲ - اور
اوسکا محاصرہ کر اور اوسکے مقابل برج بنا اور اوسکی سامنے ایک دمدمہ باندہ اور اوسکے گرد
خیمہ کہڑا کر اور اوسکے گہیرے مین منجنیق لگا - ۳ - پہر اپنے لئے لوہے کا ایک توا لے اور اپنے
اور شہر کے درمیان اوسے نصب کر کہ وہ لوہے کی دیوار ٹہرے اور تو اپنا مُنہہ اوسکے مقابل کر
اور وہ گہیرے جانیکی حالت مین ہو اور تو اوسکا گہیر نیوالا ہوگا یہہ اہل اسرائیل کے لئے نشان
ہو - ۴ - پہر تو بائین کروٹ لیٹ رہ اور اہل اسرائیل کی بدکاری اوسپر رکہدے جتنے دنون
تک تو لیٹا رہیگا تو اونکی بدکاری کا حامل رہیگا - ۵ - پر مینے اونکی بدکاری کے برسونکو اون
دنون کی شمار کی مطابق جو تین سو نوے دن ہین تجہہ پر رکہا سو تو اہل اسرائیل کا گناہ اوٹہالیگا
۶ - اور جب تو انہین پورا کرچکے پہر دہنی کروٹ لیٹ رہ اور چالیس دن تک اہل یہودا کی

بدکاری کا حامل ہو مینے تیری لئے ایک ایک سال کے بدلی ایک ایکدن مقرر کیا - ۷ پہر
یروشلم کی طرف جکا محاصرہ ہو رہا اپنا منہہ کر اور اپنا بازو ننگا کر اور اوسکی بربادی کے
بابت نبوت کر - ۸ - اور دیکہہ مین تجہپر بندہن ڈالونگا کہ تو کروٹ سی کروٹ پر نہ پہرے
جبتک اپنی محاصرہ کی دنون کو پورا نہ کرے - ۹ - اور تو اپنے لئے گیہون اور جو اور باقلا
او مسور اور چینا اور باجرہ لی اور اونہین ایک برتن مین رکہہ اور اونکی اتنی روٹیان پکا
کہ جتنی دنون تک تو کروٹ لیتا رہی تو تین سو نوے دن تک اونہین کہایا کر - ۱۰ - اور
تیرا کہانا کہ تو کہائیگا سو ایک ایک دن کے لئے بیس بیس مثقال کو وزن کر کی کہا تو وقت بوقت
اوسی کہایا کر - ۱۱ - تو پانی بہی اندازہ سی ایک ہین کا چہٹوان حصہ پیئیگا. تو وقت بوقت
اوسی پیا کر - ۱۲ - اور تو جو کے پہلکے کہایا کریگا اور تو اونکی آنکہون کے سامنے انسان کے
گوہ سی اونہین پکائیگا انتہی - اور ترجمہ عربیہ مطبوعہ ۱۸۴۴ع مین یہہ فقرہ ایسا لکہا ہی
کہ جو کی روٹی کو انسان کے گوہ سی ملا کر کہیگا - عبارت عربی وتلطخہ بزبل یخرج من الانسان
انتہی - یہان پہلے تو خداوند تعالی کی احکام کو دیکہنا چاہیے خصوصا تین احکام جو حزقیال
کی نسبت صادر ہوئی ہین - پہلے یہہ کہ بائین کروٹ پر تین سو نوے دن تک لیٹے اور آل
اسرائیل کے گناہ اوٹہائے پہر داہنین کروٹ پر چالیس دن تک لیٹے اور آل یہودا کے گناہ
اوٹہائے - دوسرا یہہ کہ اپنی موہنہ کو محاصرہ اورشلیم کی طرف متوجہ کرے ایسی حالت مین کہ
بازو بندہی ہوئی ہون اور کروٹ سی کروٹ پر نہ پہر سکے جبتک محاصرہ کی دن پوری نہو لین
تیسرا یہہ کہ تین سو نوے دن تک فی یوم ایک روٹی انسان کی گوہ سی ملی ہوئی کہائے
معاذ اللہ ایسی حکم خدا کی نہین ہوا کرتے کہ خدا اپنے بنیونکو گوہ کہانیکا حکم دی ہان البتہ
پادریصاحبان کا خدا ایسی نعمتین اہل تثلیث کو عنایت فرماتا ہے

چوتہی دلیل

بہت سی حدیثین قران سی مخالف مین کسواسطے کہ قران مین ہے کہ آنحضرت سے کوئی معجزہ
نہین صادر ہوا اور احادیث مین ہے کہ بہت سی معجزی ظہور مین آئی اور قران مین ہے

کہ آنحضرت معاذ اللہ گنہگار تھے - اور احادیث سے ثابت ہی کہ معصوم تھے اور قران مین ہے
کہ آنحضرت ابتدا مین العیاذ باللہ جہالت اور ضلالت مین تھے جیسا کہ قران کی سورہ والضحے
مین ہی وَ وَجَدَکَ ضَالًّا فَهَدَىٰ - اور سورہ شوری مین ہے - مَا کُنْتَ تَدْرِی مَا الْکِتَابُ وَ
لَا الْاِیْمَانُ وَلٰکِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَهْدِی بِهٖ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا - اور حدیثون سی ظاہر ہوتا
ہے کہ وہ ایمان مین تولد ہوئی اسیواسطے اون سی معجزی ظہور مین آئے - **جواب**
پہلی بات کہ قران سی معجزہ ثابت نہین برخلاف احادیث سو کتاب تصدیق المسیح کو جواب
اردو مین ترجمہ ہو کر چھپی ہے دیکھنا چاہیے - علاوہ اوسکی اس کتاب مین بھی آگے
چل کے دیکھہ لینا - دوسری بات کہ معاذ اللہ آنحضرت گنہگار تھے پادریصاحبان نے اس باب
مین ایک شکل بدشکل بناکر ایک نتیجہ جو سراسر غلط ہے نکالا ہوا ہے شکل یہ ہے کہ
محمد گنہگار تھے اور جو گنہگار ہوتا ہی وہ دوسرونکا شفیع نہین ہوسکتا اسکے بطلان کے واسطے پہلے
ایک تمہید سن لینی چاہیے - پروردگار رب اور خالق ہے اور تمام خلقت مربوب اور مخلوق
پس جو کچھہ بندہ مخلوق کے حق مین خالق کی طرف سی خطاب عتاب استعلا صادر ہو
بجا اور درست اور مقتضی مالکیت اور خالقیت ہی - اور ایسا ہی جو کچھہ بندون سے تضرع
اور نیاز ظہور مین آئی مقتضی عبودیت اور مخلوقیت ہی اور انبیا خدا کے خالص بندی اور
بہ نسبت غیر کی احق ہین اور ایسی مکانو نپر حقیقی معنونکا استعمال کرنا خطا اور ضلالت میں
داخل ہوتا ہے - سوا اسکے کتب الہامیہ (یعنے اناجیل) خود ایسی باتون سی مالامال ہین
چنانچہ انجیل مرقس کے دسوین باب اور انجیل لوکا کے گیارہوین باب مین ہے کہ مسیح سی ایک
شخص نے کہا کہ ای نیک استاد مین کونسا عمل کرون جستی نجات ابدی مجھے حاصل ہو مسیح
نے اوسکے جواب مین کہا کہ مجھے نیک کیون کہتا ہی کوئی نیک نہین مگر وہی ایک یعنے خدا اتنتہے
اور زبور بائیسوین مین ہے - ای خدا ای خدا دیکھہ کیون ترک کردیا مجھے - ای خدا دنکو
مینے دعا کی تونے نہ قبول کی - اور انجیل متی باب ۲ کے درس ۴۶ مین ہی یسوع نے

کہا ایلی ایلی لما سبقتانی یعنے ای میرے خدا تونے مجہے اکیلا کیون چہوڑ دیا انہتی - اور متی
کے چہبیسویں باب مین ہے نماز جو اونہون نی شاگردونکو سکہلائی تہی اور خود ہبی پڑہا کرتے تہے
یون منقول ہے - ہماری گناہون کو بخش جیساکہ ہم گناہگارونکو بخشتے ہین اور تجربہ مین
ہمکو مت ڈال لیکن شر سے نجات بخش انہتی - اور یہہ ظاہر ہے کہ یہہ نماز مسیح خود ہبی پڑہا
کرتے تہے پس تکرار اس قول سے ہماری گناہونکو بخش تعداد گناہون کی کئی لاکہہ تک
ثابت ہوجاتی ہے اگرچہ اہل تثلیث کی نزدیک عصمت شرط نبوت نہین مگر مسیح کو بباعث
علاقۂ الوہیت معصوم سمجہتے ہین - لیکن ہم پوچہتے ہین کہ اقوال مذکورہ کے معنے مثلاً - مجہے
صالح کیون کہتا ہے - اور ای خدا تونے مجہے کیون چہوڑ دیا اور ہمارے گناہون کو بخش
پادری صاحب حقیقی کرینگے یا نہین اگر حقیقی کرین تو مسیح کا گنہگار ہونا ثابت ہوتا ہے اور اگر
نہین تو ہمارا دعوی کہ ایسی مقامونپر حقیقی معنے نہین لئے جاتے ثابت ہے جب حقیقی معنے
نہ لئے گئے تو قران مین جہان لفظ ذنب کا آیا ہے اسکے معنے ترک اولی کے لئے جائین جیساکہ
تفسیرون مین لکہا ہے - پس جب عصمت ثابت ہوگئی تو صغری باطل ٹہیرا - اور کبری کو ہم
نہین مانتے کیونکہ معترض اوسکو اپنے عندیہ کی بموجب ثابت کرتا ہے یا برہان عقلی یا نقلی کے
ذریعہ سے پہلی بات خصم کے سامنے تمام نہین ہوسکتی جیسے اونکی اور عندیہ ہم کو ماننے ضروری
نہین - اور اگر کوئی برہان عقلی ہو تو پیش کرین - اور اگر کوئی برہان نقلی سے ہی تو سراسر
مغالطہ ہی کیا دیکہتے نہین کہ جب بنی اسرائیل نے بچہڑی کی پرستش شروع کی تو خدا نے
اون سب کو ہلاک کرنا چاہا تہا مگر موسیٰؑ کی شفاعت سے بچگئے جیساکہ کتاب خروج باب ۳۲
مین مصرح ہے - علاوہ اسکے یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ خداوند تعالی پہلے گناہ ساری بخشدے
پہر شفاعت کو قبول کری - جب صغری اور کبری دونو باطل ہوچکی تو نتیجہ بہی غلط ہوگیا
اور قران اور حدیث باہم مطابق ہوگئی - تیسرا پادری صاحب نے جو آیات اپنے دعوی کی تائید
کے واسطے بیان کی ہین اونسے اونکو مدد نہین ملتی کسواسطے کہ پہلے آیت مین لفظ ضال کے معنے

ضال عن الایمان نہین مفسرین نے اسکے معنے چند وجہ پر بیان کئے ہین - ازانجملہ بروایت
مرفوع - انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قال ضللت عن جدی عبد المطلب وانا صبی ضایع وکاد
الجوع یقتلنی فہدانی اللہ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گم ہوا مین رستہ مین اپنے دادا عبد المطلب
سے اور مین لڑکا تہا ضایع ہونیوالا اور نزدیک تہا کہ بہوکہہ مجہکو ہلاک کری پس راہ دکہلایا
مجہکو اللہ نے - ازانجملہ ان معناہ وجدک ضالاً عن شریعتک ای لا تعرفہا الا بالالہام او
وحی فہداک الیہا تارۃ بالوحی الجلی واخری بالخفی یعنے معنے اوسکے یہ ہین کہ شریعت سے
تجہے ضال پایا یعنے تو وحی اور الہام کی سوا اوسکو نہین پہچانتا تہا پس یکدفعہ وحی جلی سے
ہدایت کی اور دوسری دفعہ وحی خفی سے - یہی معنے مختار ہین بیضاوی اور کشاف اور جلالین
اور بیضاوی مین ہے - ووجدک ضالاً عن علم الحکم والاحکام فہدی فعلمک بالوحی
والالہام والتوفیق للنظر یعنے پایا تجہے ضال حکم اور احکام سے پس ہدایت کی اور سکہلایا تجہے
وحی اور الہام اور توفیق نظر سے - اور ان معنون سے موسیٰ کے حق مین بہے قرآن مین آیا ہے
فعلتہا اذا وانا من الضالین - ازانجملہ ان العرب تسمی الشجرۃ فی الفلاۃ ضالۃ کانہ تعالیٰ
یقول کانت تلک البلاد کالمفازۃ لیس فیہا شجرۃ تحمل ثمر الایمان الا انت فانت شجرۃ فریدۃ
فی مفازۃ الجہل فوجدتک ضالاً فہدیت بک الخلق ونظیرہ قولہ علیہ السلام الحکمۃ ضالۃ المومن
یعنے تحقیق عرب کے لوگ درخت جنگلی کو ضالہ کہتے ہین گویا کہ خدا فرماتا ہے کہ یہ شہر مانند بیابان کی ہے
جنمین بالکل کوئی درخت نہتا سوا تیری ایمحمد جو ایمان سے پہلدار ہو پس تو ایکدرخت میوہ دار ہے جہل کے
بیابان مین سو پایا مینے تجہکو ضال یعنے جنگلی درخت بار آور اسلئے تجہکو خلقت کا رہنما کیا -
ازانجملہ ان معناہ وجدک ضالاً ای ضایعاً فی قومک کانوا یوذونک ولا یرضون بک رعیۃ
فقوی امرک وہداک الی ان صرت والیاً علیہم یعنے معنے اوسکے یہ ہین کہ پایا تجہے ضال یعنے ضایع
تیری قوم مین تجہے آزار دیتے ہین اور تیری رعیت بننے مین ناراض ہین پس امر تیرا قوی ہوا
اور اس بات کی تجہے ہدایت کی کہ تو اوسکا والی بنگیا - ازانجملہ جنید بغدادی قدس سرہ نے کہا ہے

وجدک متحیراً فی بیان ما نزل علیک فہداک البیانہ لقولہ تعالی وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم۔ یعنے پایا تجھے متحیر بیان کرنے اوس چیز مین جو تجھپر اتارا گیا پس ہم ایت کے تجھے اوسکے بیان کرنیکی جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے اور اوتارا ہمنے طرف تیری قران تا کہ بیان کرے تو آدمیون سے وہ جو اوتارا گیا ہے طرف اونکی۔ بہر تقدیر اس آیت کی ساتھ پادریصاحب کا متمسک ہونا بالکل مغالطہ ہے۔ اور دوسری آیت کے یہہ معنے ہین۔ ماکنت تدری قبل الوحی ان تقرء القران ولا الفرائض ولا الاحکام یعنے نہین جانتا تہا تو پہلے وحی سی یہہ کہ پڑہے قران اور نہ فرائض اور احکام کو۔ اور یہہ سچ ہے کہ آنحضرت قبل وحی اجمالاً مومن بتوحید رب تہے اور شرایع اسلام کی تفصیل نہین جانتے تہے۔ اور ایمان سے نماز بہی مراد ہوسکتی ہے جیسا قران مین ہے ماکان اللہ لیضیع ایمانکم ای صلوتکم یعنے نہین ہی اللہ کہ ضایع کری نمازین تمہاری۔ **پانچوین دلیل** احادیث باہم مختلف ہین جواب پادریصاحب نے انصاف کو تو بالکل جواب دیدیا ہی افسوس اپنی کتب الہامیہ کے طرف نہین خیال کرتے اب ناظر منصف سمجہہ لے کہ یہہ دلیل اونکی کیسی بے بنیاد ہے کیونکہ یہی اعتراض بعینہ اناجیل پر وارد ہے اسلئے قابل سند نہین۔ اب ہم چند اختلاف اناجیل سے بطور انموذج یہان لکہتے ہین جسکو زیادہ دیکہنے کی حاجت ہو ازالۃ الاوہام اور استفسار کو مطالعہ کرکے دیکہہ لے۔ انجیل یوحنا باب اول مین لکہا ہے کہ یحیی نے عیسیٰ کو اپنے پاس آتے دیکہا اور کہا دیکہو خدا کا برہ جو جہان کے گناہ اوٹہاتا ہے یہہ ہی وہ جسکے حق مین مینے کہا کہ ایکمرد میری پیچہے آتا ہے اور وہ مجہسے بہتر ہے اور یحیی نے گواہی دی کہ مینے روح کو جیسے کبوتر آسمان سی اوترتے دیکہا اور وہ اوسپر ٹہری اور مین اوسی نجانتا تہا پر جسنے مجہے بہیجا کہ پانی سی اصطباغ دون اوسنی مجہے کہا جسپر تو دیکہے کہ روح اوتری اور ٹہری وہ ہے وہ جو روح قدس سی اصطباغ دیتا ہی سو مینے دیکہا اور گواہی دی کہ یہہ خدا کا بیٹا ہے اور متی کے ۳ باب مین ہی کہ عیسیٰ یردن کے کنارے پر یحیی کے پاس آیا تاکہ اوسنی اصطباغ

بادی اور یحیی نے اوسی منع کیا اور کہا کہ مین تجھسے اصطباغ پانیکا محتاج ہون او تو میرے
پاس آیا ہی تب عیسی نی جواب مین اوسی کہا کہ اب اجازت دی کیونکہ ہمین یون مناسب تھی
کہ ثواب کی سب کامونکو پورا کرین تب اوسنی اونی اجازت دی اور عیسیٰ جب اصطباغ پا چکا
فی الفور پانی سے نکل کر اوپر آیا کہ ناگاہ اوسپر آسمان کے دروازی کہل گئے اور اوسنی خدا کی
روح کو کبوتر کی مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکہا اور یکایک آسمان سی ایک آواز آئی
کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے اور اسی انجیل کے یارہوین باب مین ہے کہ یحیی نے قید خانہ مین سے
اپنے دو شاگرد مسیح کے پاس بہیجکر اوسی پُچھوایا کہ آیا وہ جو آنیوالا تہا تو ہے یا ہم دوسرے
کی راہ تکین اور مرقس نے نہ برہ کا ذکر کیا ہی نہ یحیی کی دونو شہادتون کا اور نہ اصطباغ
سے منع کرنیکا نہ شاگردون کی وساطت سی خبر منگانیکا سو یہان ہی تینون انجیلون کا
اختلاف ظاہر ہوا کیونکہ یوحنا نے ثابت کیا کہ یحییٰ نے مسیح کو بیشک پہچان لیا اور متی
کے قولون مین تناقض ہے کیونکہ اوسکے پہلے قول سی معلوم ہوتا ہی کہ یحیی نے عیسے کو
پہچانا اسواسطی کہ اگر نہ پہچانتا تو یہہ کیون کہتا کہ مین تیرے اصطباغ کا محتاج ہون
اور دوسری قول سے صاف ظاہر ہی کہ نہ پہچانا تہا اسواسطی کہ اگر پہچانا ہوتا تو شاگردون
کو نہ بہیجتا اور سوا اسکے یوحنا نی آسمان کی دروازی کہل جانیکا ذکر اور آسمان سی آواز
آنیکا حال کچہہ نہین لکہا اور متی لکہتا ہے کہ عیسی اصطباغ کی بعد فی الفور پانی سے
نکل آیا اور یکایک آسمان سی آواز آئی کہ یہہ میرا بیٹا ہے بہلا صاحب اگر یہہ آواز آئی
ہوتی تو یحیی جو وہان موجود تہی ضرور اوس آواز کو سنتی اور سنکر پہچانتے کہ مسیح ابن اللہ
یہی ہے اور اگر پہچانتے تو پہر کاہیکو شاگرد بہیجتے اور جب بہیجے تو معلوم ہوا کہ آواز نہ
آئی تہی اور یہان سے یہہ بہی نکلتا ہی کہ بیشتر سی عیسے کو کچہہ معلوم نتہا بعد اصطباغ کے
جب آسمان کی دروازے کہلے سب کچہہ اونہون نے دیکہہ لیا اور یہہ شان عبودیت و رسالت
کی ہی نہ الوہیت کی اور یہہ بہی نکلتا ہے کہ مسیح بیشتر سی روح اللہ نہ تہی بعد اصطباغ کے

ہوئے - پہر انجیل یوحنا کے آٹھوین باب مین ہے کہ مسیح نے فریسیون سے فرمایا کہ میرے
بیٹے ہونے پر دو گواہ ہین مین اور میرا باپ جسنے مجھے بہیجا ہے اور دو مردون کی گواہی تمہارے
شرع مین صحیح ہے یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر یحیی نے عیسے کی بیٹے ہونے پر گواہی دی
ہوتی تو وہ ضرور کہتے کہ میری دو گواہ ہین ایک خدا ایک یحیی اور آپکو گواہ نہ بناتے اسلئے
واسطے کہ وہ مدعی تہے اور مدعی کی بات دعوی کہلاتی ہی باتفاق اور اپنی گواہی اپنے
اوپر درست نہین چنانچہ فریسیون نے بہی یہی کہا تہا اور علاوہ اسکے اس قول مین خدا کو
مرد ٹہرایا ہے اور یہان سے یہہ بہی نکلتا ہے کہ عیسی و خدا دونو ایک چیز نہ تہے - پہر انجیل
مرقس کے سولہوین باب کے شروع مین بعد دفن ہونے مسیح مصلوب کے مریم مجدلیہ وغیرہ کا
اوس قبر پر دوسرے دن آنا سورج نکلتے پر لکہا ہی اور انجیل یوحنا کے بیسوین باب مین وہی
قصہ کو یون لکہا ہی کہ ہنوز اندہیرا باقی تہا اوس وقت مریم وغیرہ قبر پر گئین افسوس ہے کہ ریفنا نے ان اختلافون کو نہ دیکہا
ان پانچ دلایل پادری فنڈر صاحب کے سوا مین دلیلین اور بہی ہین جنکو اب آپنے چند مدت کے
تحقیق مین ہاتہ پاؤن مارکر تاریخ محمدی کے صفحہ ۲ مین لکہا ہی لیکن آپنے یہہ نہ سمجہا کہ ان سے
معجزات محمدی مین تو کچہہ نقصان واقع نہین ہوگا مگر بمضمون مثل مشہور چاہ کن را
چاہ درپیش معجزات عیسویہ مندرجہ اناجیل بالکل پایہ اعتبار سے ساقط ہو جائینگے - اور وہ
دلیلین یہہ ہین **چہٹی دلیل** - معجزات محمدیہ مندرجہ احادیث کے انکار پر یہہ ہے کہ -
موسی کی کتاب استثنا کی تیرہوین باب کی آیت ا سے ہ تک اور مرقس کے سولہوین
باب کی آیت ۲ سے معلوم ہوتا ہی کہ معجزات بیشک دلیل نبوت کی ہین مگر بدون صحیح تعلیم کے
معجزات کو فریب اور دہوکہ سمجہنا چاہئے سو محمد صاحب کی تعلیم اچہی نہین کیونکہ وہ دوسرے
معبودون کی طرف بلاتا ہی ابراہیم و اسحاق اور یعقوب کے خدا کی طرف وہ ہمین ہر گز نہین
بلاتا اس صورت مین اگر اونہون نے کوئی معجزہ دکہلایا بہی ہو تو اوسکو فریب سمجہنا چاہیے
انتہی ملخصاً - **اقول** - یہہ کہنا آپکا کہ محمد صاحب دوسرے معبودون کی طرف بلاتے ہین

اور ابراہیم وغیرہ کے خدا کی طرف نہین بلاتے محض دروغ اور صاف افترا ہی کیونکہ قران
شریف مین توجا بجا مذکور ہوا ہی کہ خدا تمہارا وہی خدا واحد ہی جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب
وغیرہ انبیاء بنی اسرائیل کا ہی البتہ اوس خدا کی طرف نہین بلاتے جو یعقوب سے کشتی مین مغلوب
ہوا ہی بلکہ خدا قادر مطلق کی طرف بلاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دلیل آپنے محض پیش بندے
کے طور پر تراشی ہے کیونکہ آپ جانتے ہین کہ تثلیث کی بابت اہل اسلام کا اعتراض مدت سے
عیسائیونپر ہے اور وہ بدلائل قطعیہ ثابت کرچکے ہین کہ یہہ عقیدہ بالکل مخالف توراۃ کے ہے
جسمے آپکو بہی سوائے آمنا و صدقنا کے کچھہ چارہ نہین سواب آپ بموجب مثل مشہور اولٹے چور
کوتوال کو ڈانٹے اولٹے مسلمانونپر ثابت کرنا چاہتے ہین مگر خدا کے فضل سے ہر ایک واقف توریت
بخوبی جانتا ہے کہ یہہ دلیل آپ ہی پر صادق آتی ہے نہ ہم پر اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ جناب
مسیح آپکے نزدیک بہی واجب القتل ہی تہے کیونکہ استثنا کے ۱۳ باب کی آیت مذکور کا صرف
یہی مطلب ہی کہ جو پیغمبر خدا واحد کے سوا کسی اور کو معبود قرار دے تو وہ جہوٹا ہی اور اوسکے معجزے
بالکل باطل ہین وہ قتل کیا جاویگا انتہی - اب ہم کہتے ہین کہ یہی اعتراض بعینہ مسیح مصلوب
پر صادق آتا ہے کیونکہ اونہون نے تثلیث کا عقیدہ جسمین تین خدا یعنے باپ بیٹا روح القدس
ملکر ایک خدا ٹہرا ہے برخلاف ابراہیم وغیرہ انبیاء کی خدا واحد کی اختراع کیا ہے اسلئے حسب
پیشگوئی توراۃ کے مصلوب بہی ہو گئے ہین پس اس صورت مین اونکے معجزات کو جو انجیل مین درج ہین
بالکل فریب سمجہنا چاہئے چنانچہ یہود کا یہی عقیدہ ہی الحمد للہ یہود کے دعوی کی سند آپنے
ہی مہربانی کرکے تبلادی ہے - طرفہ یہہ ہی کہ انجیل مرقس کا جو آپنے حوالہ دیا ہی وہ تو
آپکے دعوی کی تردید اور مسیحی معجزات کا اعتبار ساقط کر رہا ہے کیونکہ حوالہ مذکور مین لکہا ہے
کہ جو کوئی مجہپر ایمان لاویگا اوسکے ساتہہ معجزات ہونگی حالانکہ صریحًا اسکا خلاف ظہور مین
آیا ہے اسلئے کہ مسیح نے بطور موجبہ کلیہ فرمایا تہا کہ جو کوئی مجہپر ایمان لاویگا وہ صاحب معجزات ہوگا
سو ظاہر ہی کہ سب مسیحی اس صفت سے خالی ہین پس جس صورت مین مسیح کی پیشگوئیین ہی نہ ہوئیں

اناجیل خلاف واقع برآمد ہوئین تو معجزات اونکی بطریق اولی غیر معتبر ہوگئے فافہم۔
ساتوین دلیل۔ قرآن اور حدیث پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہی کہ محمد صاحب اور اوس
عہد کی لوگ علم اور کلام وصفات الہی سے بالکل ناواقف تہے چنانچہ تاریخ محمدی کے حصہ
دوم مین ان سب کا غلطی مین ہونا ثابت ہوگیا ہی پس ضرور ہے کہ اونہون نے معجزات کے
بیان مین بہی دہوکہا کہایا ہی انتہی ملخصاً۔ **اقول**۔ جب آپ حصہ دوم پیش کرینگے تب
دیکہا جاویگا مگر ابتک تو یہہ دلیل آپکی تمہاری حواریون اور اناجیل کے ہی حصہ مین آئی ہوئی
ہے کیونکہ وہی صرف چڑیمار اور مچہوی تہے اور لالچ منصب دنیاوی سے مسیح کے پیچہے ہولئے
تہے اور ذہن تو ایسی تہے کہ بیچارے مسیح کی بات کو بہی اچہیطرح نہین سمجہہ سکتے تہے یہانتک
کہ جب حضرت مسیح کہین منادی کرتے اور اوسمین کوئی تمثیل بیان فرماتے تو حواری مکان
پر آکر مسیح سی اوس تمثیل کے معنے اور مطلب پوچہہ لیتے تہے دیکہو مرقس باب ۴ آیت ۱۰ اور لوکا
باب ۹ ورس ۴۰۔ اور باب ۱۸ ورس ۳۴۔ اور ایمانداری مین تو ایسے بچتہ تہے کہ جناب مسیح
اونکو عروج آسمان تک بے ایمان ارشاد فرماتے گئے ہین جیساکہ انجیل مرقس باب ۱۶ مین ہے
اور بعد نزول روح القدس دوبارہ کے بہی (جسکو عیسائی اونکے ایمان کی پختگی کا سبب بیان
کرتے ہین) اونکی وہی غلطی اور جہالت رہی چنانچہ کتاب اغلاطنامہ وارد صاحب مین لکہا
ہے کہ ڈاکٹر گوڈ اپنی کتاب مباحثہ مین جو فادر کیم سی ہوا تہا لکہتا ہے کہ پطرس اعظم الحوارین
نے بعد نزول روح القدس کے غلطی ایمان مین کی ہے۔ اور برنٹس صاحب فرماتے ہین کہ
پطرس سردار حواریون نے اور برناہ نے بہی بعد نزول روح القدس کے معہ کلیسیہ یروشالم کے
غلطی کہائی ہی چنانچہ ان سب اقوال کو آپنے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۲ مین تسلیم کرکے
حواریون سی غلطی کے وقوع مین انکا صاف اقرار کرلیا ہی۔ پس جب ثابت ہوگیا کہ حواری
نہ سمجہدار تہی اور نہ انکا ایمان درست تہا اور بعد نزول روح القدس کے بہی اونکی وہی حالت
رہی ہے اور غلطیونکا اون سی صادر ہونا ظہور مین آیا ہے پس ضرور ہی کہ انہون نے بیان

معجزات مسیحی مین بہی ضرور غلطی اور دہوکہہ کہایا ہے- **آٹہوین دلیل**- الہام اور انبیاء کا سلسلہ جو موسی سے حواریون تک ہے اوسکی عمدیت اور فضایل ذاتی و صفاتی پر ملاحظہ کرنیسے ہم رسالت اور الہام کے قایل ہوئے ہین اور جہوٹے معجزون اور پیغمبرون کا حال بہی اس سلسلہ مین پڑہا ہے اگر کوئی شخص اوسکا مخالف ہوکر معجزات بہی دکہلاوے ضرور وہ جہوٹا ہے پس محمد صاحب عقاید و عبادات اور معاملات وغیرہ مین اس سلسلہ انبیا کی مخالف ہین اسلئے ہم اونکی معجزات کو فریب سمجہتے ہین انتہی ملخصاً- **اقول**- جیسا مونہ دینا تہیرا اسکا بہی جواب سن لیجئے کہ یہود کا بہی تو حضرت مسیح اور حواریون کی نسبت یہے گمان ہے اور وہ یہہ کہتے ہین کہ الہام اور انبیاء کا سلسلہ جو موسی سے داؤد تک ہے اوسمین ہم نے جہوٹے معجزون اور جعلی پیغمبرون کا حال بخوبی پڑہا ہے سو حضرت مسیح نے عقاید اور عبادات و معاملات مین انبیائے سابق کے بالکل مخالف ہوکر معجزات دکہلائے ہین اسلئے اونکی معجزات فریب سمجہنے چاہئین- عقاید کا تو یہہ حال ہے کہ بعض باتین جناب مسیح ایسی فرماتے تہے کہ جو یہود کے نزدیک کفر مین داخل تہین جیسا کہ انجیل یوحنا کے باب ۱۰ ورس ۳۲ مین ہے- یسوع نے اونہین جواب دیا کہ مینے اپنے باپ کے بہت سے اچہے کام تمہین دکہائے اونمین سے کس کام کے لئے تم مجہے پتہراؤ کرتے ہو یہودیون نے اوسے جواب دیا (الی قولہ) اسلئے تجہے پتہراؤ کرتے ہین کہ تو کفر کہتا ہے اور انسان ہوکے اپنے تئین خدا بناتا ہے- پہر انجیل مرقس کے باب ۲ ورس ۶ مین ہے- بعضے فقیہ جو وہان موجود تہے اپنے دلون مین خیال کرنے لگے کہ یہہ کیون ایسا کفر بکتا ہے خدا کے سوا کون گناہ معاف کرسکتا ہے انتہی- پہر انجیل متی کے باب ۲۶ ورس ۶۵ مین ہے- تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پہاڑ کر کہا کہ یہہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمین اور گواہ کیا ضرور تم نے آپ اوسکا کفر سنا انتہی- عبادات اور معاملات کا تو اس سے بہی بدتر حال ہے کیونکہ سوا چار احکام حرمت مندرجہ توریت کے یعنے زنا و خون و مردار و بت پرستی کے انجیل مین کوئی حکم توریت کا بحال نہین رہا اور جتنی رسومات اور احکام شریعت توریت مین درج ہے

اناجیل مین سب ساقط العمل ہو گئی حتی کہ جناب پولوس مقدس نے فتوی اباحت عامہ کا دیکر
ارشاد فرمایا کہ پاک لوگون کے واسطے سب کچہہ پاک ہی مگر ناپاک لوگون کے واسطے کچہہ پاک
نہین جیسا کہ نامہ تتیس کے باب ا درس ۱۵ مین ہے چنانچہ اب تورات ناقص اور ناکارہ تصور
ہو کر ایک تودہ خاک ٹہرائی گئی ہے +

قولہ - سوا اسکے صدہا حدیث بخاری و مسلم مین ایسی ہین کہ لفظ او کے ساتھہ راوی اپنا شک
بیان کرتا ہی تو چاہئے کہ وہ حدیث من اولہ الی آخرہ معتبر نہ ہے - **اقول** جب فندر صاحب
کے پانچ دلیلون کا جواب بخوبی دیا گیا تو پہر آپکا یہہ محض وسوسہ ہی کیونکہ ہماری ہان محدثین
کا دستور ہی کہ ایسی مقام پر احتمال راجح کو پہلے بیان مین لاتے ہین اور مرجوح کو پیچہے - علاوہ
اسکے صدہا احادیث ایکدوسری کی باہم موید ہین جسمین کچہہ شک واقع ہوا تو دوسری سے
نکل گیا - سبحان اللہ یہہ کیسی دینداری کی بات ہے کہ راوی نے جس طرح اپنے شیخ سے سنا ویسا
ہی بلا کم و کاست کہدیا برخلاف خیانت آپکے دیندارون کے جنہون نے دیدہ و دانستہ اپنے
مسئلہ کی تائید کے لئے گہٹا بڑہا دیا - **قولہ** اور ہزارہا جگہہ کتب احادیث وغیرہ کی عبارات
مین مختلف نسخے حاشیہ پر یا شرح مین پائی جاتے ہین - **اقول** بہلا صاحب کبہی پانی سے بہی
چراغ روشن ہوتا ہی تیل سے جلانا چاہئے تہا یہہ کیسا بہتان عظیم ہی کیونکہ ہماری ہان کسی
کتاب حدیث کی حاشیہ یا شرح پر ایسا نسخہ نہین جس سے معنے حدیث کے بگڑ جائین چہ جائیکہ اصول
و احکام مین فرق آوی برخلاف کتب الہامی یعنے تورات و انجیل کے کہ کہین کچہہ پتہ نہین لگتا -
قولہ ہان اگر مؤلف اعجاز عیسوی یہہ ثابت کرتا کہ عیسائیون نے فلانے وقت عمداً فلان
عبارت یا فلان لفظ کتاب سے خارج کیا یا اوسمین داخل کیا تو البتہ یہہ بات قابل التفات ہوتی -
اقول - یہان ایک حکایت مشہور یاد آئی ہی کہ ایک جولاہے کے نازک مکان پر ایسا تیر لگا
کہ خون نکل پڑا ادہر سے خون نکلتا جاتا اور وہ تیر کہینچتا اور کہتا جاتا تہا کہ خدا کرے جہوٹ ہی
ہو مجہے نہ لگا ہو - اب آپکا بہی یہی حال ہے کیونکہ مؤلف اعجاز عیسوی نے تو صفحہ ۳۹۲ میں

وقت تحریف اور عبارت تحریف شدہ کی بابت اتنے حوالون کے تیر برسائی ہین کہ پادریغیا
سوا اسبات کے کہنے کے کہ خدا جہوٹ کری اور کچہہ نہ کہہ سکے - علاوہ اسکے ہم پہلے مکرر سہ کرر
ہ رضاحب کے قول سی قصدی تحریف دینداروں کی ثابت کر چکے ہین - **قولہ** تیرے
فصل مین انجیل کے بعض آیتونکا ظاہری تخالف بیان کیا ہی اور اکیس مقام ایسے تبلائی ہین
کہ ظاہراً ان مین مخالفت پائی جاتی ہے حالانکہ معترض اوسکے معنی نہین سمجہا اگر یہی ظاہری
تخالف دلیل تحریف ہو تو قران مین بہی بہت جگہہ تخالف ہی بلکہ وہان حقیقی (الی قولہ)
چنانچہ اعجاز عیسوی کے جواب مفصل مین ناظر پر سب کچہہ ظاہر ہوجاویگا انتہی ملخصاً **اقول**
الحمد للہ کہ ظاہری تخالف کے تو یہان آپ مقر ہوگئی ہین اور حقیقی تخالف کو ہدایت المسلمین
مین مان لیا ہی یہان شاید شرم آگئی ہوگی چنانچہ ہم بہی خوف طوالت سی صرف ایک شاہد
بعینہ اعجاز عیسوی سی معہ آپکی جواب کے جو ہدایت المسلمین کے صفحہ ۲۳۶ مین دیا ہے ناظرین کے
پیش کرتے ہین اور باقی کتاب رجم الشیاطین فی جواب ہدایت المسلمین مین جو عنقریب تیار
ہونیوالی ہے دیکہہ لینگے - باب ۱۴ مرقس مین ہے - دو دن کے بعد فسح اور فطیری روٹی کے
عید تہی الخ ۳ - اور جب وہ بیت عینا مین کوڑہے شمعون کے گہر کہانے بیٹہا ایک عورت بیش
قیمت اچہا عطر مرمر کے شیشہ مین ہن لائی اور اوس شیشہ کو توڑ اوسکے سر پر ڈالدیا ۴ تب بعضے
اپنی دلمین آزردہ ہوکر کہنے لگے عطر کی یہہ خرابی کس لئے ہوئی کیونکہ یہہ عطر تین سو دینار کو
بک سکتا - ۵ - اور غریبونکو دیا جاتا اور وی اوسی ملامت کرنے لگے - ۶ تب یسوع نی کہا اوسے
چہوڑ دو اور کیون اوسی ستاتے ہو اوسنے میری ساتہہ اچہا سلوک کیا ہی - ۷ - اسواسطے کہ غریب
لوگ ہمیشہ تمہاری ساتہہ ہین اور جب تم چاہو اونسے نیکی کرسکتے ہو پر مین ہمیشہ تمہارے ساتہہ نہ
ہونگا الخ اور متی کے ۲۶ باب مین سارا حال مطابق مرقس کے ہی مگر یہہ فقرہ تب بعضے انجیل
متی مین یون ہی - ۸ - اوسکی شاگرد یہہ دیکہکر خفا ہوکے کہنے لگے اوسکی بربادی کیون ہوئے
۹ - کیونکہ یہہ عطر بڑے دامونکو بکتا اور وہ محتاجونکو دیا جاتا - اور باب لوقا مین ہے - ۳۶ پہر

ایک فریسی نے اوسے عرض کی کہ میرے ساتھہ کہا اور وہ فریسی کے گہر جا کے کہانے بیٹھا۔ ۳۷
اور دیکھو اوس شہر مین ایک عورت نے جو گنہگار تہی جب جانا کہ وہ فریسی کے گہر کہانے بیٹھا
سنگ مرمر کے عطردان مین عطر لائی۔ ۳۸۔ اور اوسکے پانؤ کے پیچھے کہڑے ہوکے رو رو کے آنسوؤن
سے اوسکے پانؤ دہونے لگی اور اپنے سر کے بالون سے پونچھہ کے اوسکے پانؤ کو چوما اور عطر ملا۔ ۳۹
اور اوس فریسی نے جسنے اوسکی ضیافت کی تہی یہہ دیکہکر دلمین کہا کہ یہہ اگر نبی ہوتا تو
جانتا کہ یہہ رنڈی جو اوسے چہوتی ہے کون اور کیسی ہے کیونکہ گنہگار ہے الخ اور باب ۱۲
یوحنا مین ہے۔ ۱ پہر یسوع بیت عینا مین جہان لعازر تہا جسے اسنے مردون مین سے اوٹہایا تہا
فسح سے چہہ روز آگے آیا۔ ۲ وہان انہون نے اسکے لئے کہانا تیار کیا اور مرتا خدمت کرتی تہی
اور ایک انمین سے جو اوسکے ساتھہ کہانے بیٹہے تہے لعازر تہا۔ ۳ تب مریم نے جٹاماسی کا آدہ سیر
خالص اور قیمتی عطر لیکے یسوع کے پانون پر ملا اور اپنے بالون سے اسکے پانون پونچھے اور گہر
عطر کی بو سے بہر گیا تہا۔ ۴۔ تب یہودا اسکریوطی نے جو شمعون کا بیٹا اور اوسکے شاگردون
مین سے ایک تہا جو اوسے پکڑوانا چاہتا تہا کہا۔ ۵ کہ یہہ عطر تین سو دینار کو کیون نہ بیچا گیا
اور محتاجون کو نہ دیا گیا۔ ۷ تب یسوع نے کہا کہ اوسے چہوڑ دے کہ اوسنے یہہ میرے روز دفن کے
لئے رکہا تہا۔ ۸۔ کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے ساتہہ ہونگے پر مین ہمیشہ تمہارے ساتہہ نہین رہتا
یہان مولوی رحمت اللہ صاحب نے لوقا اور متی و مرقس و یوحنا کی تحریر مین چار وجہ سے اختلاف
پیش کیا تہا اور یہہ بہی فرمایا کہ علماء مسیحی نے جب دیکہا کہ یہہ اختلاف فاحش مین تو اسکی
تطبیق کے لئے یہہ تاویل کی کہ یہہ امر دو بار ظہور مین آیا ہے اس تطبیق مین بہی مولوی صاحب نے
پانچ وجہ سے اختلاف نکالا جیسے پانی پتی صاحب ہدایت المسلمین مین لکہتے ہین **قولہ**
معترض سے یہہ کسنے کہا کہ لوقا اور اون تین کا بیان ایک ہی واقعہ پر ہے یہہ بات ہرگز نہین
(الی قولہ) البتہ پانچ وجوہات جو اوسنے قول جمہور پر بابت مخالفت پیش کی ہین وے قابل
جواب دینے کے ہین سو اونکا جواب یہہ ہے کہ پہلے وجہ یعنے متی اور مرقس اوس واقعہ کو عید سے

دو روز بعد اور یوحنا چھہ روز پہلے بیان کرتا ہے - اسکی جواب مین پانی پتی صاحب نے بہت سی ہذیانات
کے بعد لکھا ہے کہ متی اور مرقس کی موافق دو روز پیشتر عید فصح سے یہہ واقعہ ظہور
مین آیا اور یوحنا مین بھی یہہ نہین نکلتا کہ چھہ روز پیشتر مسیح کی ضیافت ہوئی بلکہ چھہ
روز پیشتر آنیکا حال لکھا ہے روز ضیافت مقرر نہین - اقول - یہان آپکی اوستاد نے
دیکھنی چاہئیے بہلا صاحب جب چھہ روز پیشتر مسیح بیت عنیا مین آیا اور پہر یوحنا سے یہہ
بہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیت عنیا مین لعاذر کے پاس آیا تو یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ
ضیافت اوسکی عید سے دو روز پہلے کی گئی ہو اور چار روز فاقہ دیا گیا ہو حالانکہ پہلے ہانسون
مین تو یہی قاعدہ ہے کہ جس روز مہمان آوے اوسی روز اوسکی ضیافت کرنی چاہئیے قطع نظر
اسکے متی اور مرقس مین تو دو روز علی التعین لکھے ہین برخلاف یوحنا کے کہ اوسمین دو روز کسیطرح
سے نہین نکلتے البتہ چھہ روز پہلے ہانسون کی عادت کی بموجب بیشک نکلتے ہین آپکو چاہئیے
کہ تطبیق کے واسطے یوحنا کی انجیل سے بتعین دو روز کی نکالین اور پہر ہم سے جواب سنین -
تعجب یہہ ہے کہ اہل اسلام سے تو ہمیشہ ذرا ذرا سی بات کا حوالہ قران سے مانگا جائے اور آپ
کہڑت باتون سے ثالدین انصاف سے بعید ہے غرضیکہ مولویصاحب کا مطلب وجہ مذکور سے
بخوبی حاصل ہے اور آپکی تاویل بالکل بیجا اور غلط ہے - دوسری وجہ یہہ تہی کہ بقول
یوحنا العاذر کا گہر تہا اور بقول متی و مرقس شمعون کا گہر - اسکے جواب مین پانی پتی صاحب
کہتے ہین کہ ممکن ہے کہ دونو کا گہر ایک ہو - اقول - ممکن ہے کہ دونو کا گہر ایک نہ ہو
اسکی دلیل یہہ ہے کہ اگر دونو کا گہر ایک ہوتا تو ضرور دونو انجیلیون مین سے کوئی اسکے
تفصیل لکہتا - تیسری وجہ یہہ کہ بقول یوحنا عطر پیرون پر ڈالا اور بقول ہر دو
سر پر - اسکے جواب مین پانی پتی صاحب فرماتے ہین کہ جب مسیح بیٹھے ہوئے تہے اوسوقت
اوس عورت نے سر پر شیشہ عطر کا ڈالدیا تہا اور عطر بہی بہت سا تہا کیونکہ بہت قیمت کا تہا
پس ممکن ہے کہ پیرون پر خود بخود آپڑا ہو - اقول - یہہ امکان اوسوقت صحیح ہوتا کہ

جب مسیح کا پاخانے مین بیٹہنا ثابت ہوتا جب یہہ نہین تو وہ بہی نہین اور قول اونکا عطر
بہت سا تہا کیونکہ بہت قیمت کا تہا غلط ہی کیونکہ قیمتی شے تین سو روپیہ کی اتنی نہین آسکتے
کہ اوسکو سر پر ڈالین اور پاؤن تک بہ جائی اور یہ بہی ایسی کہ پوچہنی پڑی سوا اسکے آپ مانتے
ہین کہ پیرون پر خود بخود آپڑا ہوا اسی سے بہی یوحنا کی بیعلمی پائی جاتی ہے کسواسطے کہ
وہ لکہتا ہی کہ عورت نے پیرون پر ڈالا یعنے نسبت فعل پیرون پر ڈالنے کی عورت کی طرف
ہے اسمین عورت فاعل بنتی ہے آپ اوسی عطر ہی کو فاعل بناتے ہین غرضیکہ سوائے
نشست مذکورہ بالا کی کوئی ایسی نشست نہین جسمین سر پر عطر ڈالنے سی پاؤن تک پہونچ
جائی البتہ مکان مخصوص پر ضرور ہی پہنچتا ہے ما لحاصل مولویصاحب کی وجہ وجیہ ہے
اور آپکا تطابق غیر مطابق ہے - **چوتہی وجہ** یہہ ہی کہ معترض کے نام مین اختلاف
ہے - اسکے جواب مین پانی پتی صاحب فرماتے ہین کہ اگر یوحنا یہودا کو بتلاتا ہے اور متی صرف
ایک شاگرد کہتا ہے تو یہودا بہی شاگرد ہی تہا اور مرقس عام الفاظ بولتا ہی یعنے لفظ بعضے
کہتا ہی اسی کیونکر معلوم ہوا کہ بعض شاگرد کے سوا ہوا کرتے ہین - **اقول** - متی سی معلوم
ہوتا ہی کہ ایک شاگرد تہا کوئی نام خاص نہین لکہا ایک شاگرد کے لفظ سی یہودا کا نام نکالنا
محض تحکم ہے اور مرقس مین لفظ بعضے آیا ہے جسمی ایک مراد نہین بلکہ ایک سی زیادہ ہین
اور قول اونکا کیونکر معلوم ہوا الخ - بہلا صاحب بعض سے شاگرد ہی کیونکر مراد لئی جائین بلکہ
جایز ہی کہ مرقس کے نزدیک اور ہون کیونکہ اگر اور نہوتے تو ضرور تہا کہ بعض کی جگہہ شاگرد
لکہتا غرضیکہ مولویصاحب کا مطلب حاصل ہے اور آپکے ہاتہ پاؤن مارنے لاحاصل ہین -
پانچوین وجہ یہہ ہی کہ مرقس عطر کی قیمت تین سو سی زائد اور یوحنا تین سو بتلاتا ہے
اسکے جواب مین پانی پتی صاحب عجیب طرحسی بہٹکے مگر راہ نہ ملی اخیر کو لاچار ہوکر فرماتے
ہین کہ یہہ دونو تخمیناً کہتے ہین ایک نی کسر کو چہوڑ کر عدد صحیح لکہدیا - **اقول** اونکی دفعہ
ضرور تخمیناً کا لفظ طبع کے وقت ملا دینا - یہہ آپ نہین سوچتی کہ اگر اوسکو تعداد معلوم ہوتے

ایک تخمینا کے قایل
ہوتے ہو سو صاف ثابت
ہوگیا کہ اناجیل بذریعہ
الہام کی نہین لکہی
گئی ہین ورنہ الہام کے
کلام مین تخمینہ کو کیا
دخل ہے
فقیر محمد علی عفی عنہ

تو وہ بیچارہ مبہم کیون لکہتا شاید بانی توریت و انجیل ناواقفی کے باعث تخمینہ ہی سے لکہتا ہوگا - اور آنحضرت کی نسبت لکہنا آپکو اوسوقت شایان تہا کہ جب چالیس برس سے کوئی دن کم ثابت کرتے یون ہی خرافات لکہدینا عقلاء کے نزدیک اچہا نہین غرضیکہ موکو صاحب کا مدعا حاصل ہے اور آپکا تاویلات رکیکہ میش کرنا ہٹ دہرمی مین داخل ہے - اب ناظرین اس ساری تقریر کو دیکہکر انصاف کرلین کہ اناجیل مین کیسا اختلاف حقیقی ہے

قولہ - چوتہی فصل مین عیسائیون کے تین عقیدے اولٹے طور پر بیان کئے ہین یہہ بحث ہی اور ہے اسکو ثبوت تحریف سے کچہہ علاقہ نہین - **اقول** - وینداری کے علاوہ راست گفتاری بہی آپ ہی پر ختم ہے - پہر وہی دہوکہ دینا شروع کیا ہے کیونکہ یہان تو آپ فرماتے ہین کہ اولٹے طور پر بیان کئے ہین اور ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۲۶ مین چوتہی فصل اعجاز عیسوی کے جواب مین یون لکہتے ہین کہ - پہلا امر عیسائیونکا یہہ عقیدہ کہ سب تحریر نبیون کی الہامی نہین - اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ ہمارا سچا اور بہت درست عقیدہ ہے - صفحہ ۱۲۷ دوسرا امر عیسائی لوگ نبیون اور رسولون اور حواریون کی معصومیت کے قائل نہین - اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ بات بہت درست اور قابل تسلیم ہے - صفحہ ۱۳۰ تیسرا امر عیسائی لوگ اون لوگون کی نسبت جو روح القدس سے مستفیض ہین اور کرامات اور معجزات بہی کرتے ہین یون کہتے ہین کہ وہ بہی بے ایمان ہوسکتے ہین - اسکا جواب یہہ ہے کہ بعضے فریبی لوگ آپکو بزرگ بنانیکے واسطے کرامتین اور جہوٹے معجزے دکہلایا کرتے ہین وہ حقیقت مین روح القدس کیطرف سے نہین ہوتے انتہی - مین کہتا ہون کہ آپکا یا تو یہہ اولٹا کہنا دہوکہ ہے یا وہ درستی اور تسلیم غلط ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا ہے کہ بعض فریبی الخ محض سفسطہ ہے کیونکہ حواریونکا روح القدس سے مستفیض ہونا اور تا عروج مسیح کے بے ایمان رہنا دونو باتین انجیل سے ثابت ہین اب یا تو اونکو فریبی کہئے یا اس عبارت کو ہدایت المسلمین سے کاٹ دیجئے - اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ اسکو تحریف سے کچہہ علاقہ نہین مین کہتا ہون

کہ آپکو عقل سے کچھ بھی علاقہ نہین کیونکہ جس حالتمین تم عقاید ثلاثہ مذکورہ کو مان چلی ہو تو اب ہم
کہتے ہین کہ جب کل لکھا ہوا حواریونکا الہامی نہین تو اناجیل مین اول لالی آخرہ کس دلیل سے الہامی
ہین بلکہ کچھہ الہامی اور کچھہ الحاقی ہین پس جب ثابت ہوا تو جائز ہے کہ جتنی کلام مسیح سے سنی ہو
سب نہ لکھی ہو یا اوسنے زیادہ درج کر دی ہو اور جب کہ سری سے ہی مصنفین کی بی ایمانی کے
آپ بھی قائل ہو چکی ہین تو ویسی صفت والی ہر زمانہ مین ہوتی آئی ہین وہ کیون فرق کرتے
بلکہ ہم تو بارہا ثابت کر چکی ہین کہ آپکی دینداروبہ غیر سے بچنی کے واسطے کلام کو بگاڑ دیا کرتی تھے
چنانچہ ہم کم زیادہ کرنیکے مثالین بھی بیان کر آئے ہین - دوسرا یہہ کہ جب حواری معصوم نہو
تو غیر معصوم ہونگے اور غیر معصوم سے صدور حرکات ناشایستہ کا لوازمات سے ہے پس ضرور ہے
کہ حواریون نے اپنے مطلب براری کی واسطے حرکات ناپسندیدہ کی ہون چنانچہ اونسے مثل ظلم کرنا
وبیہودہ کے) اکثر حرکات نالایقہ ظہور مین آئین اونکو عبارت گہٹانی یا بڑہانی مین کون مانع
سمجہا جائے ؎ اگر بہ کہ پر کنند از گلاب سگی در وی افتد کند منجلاب - اور جب دو کے
وفاداری ثابت ہو گئی تو باقی حضرات کی نسبت کیا شک رہا جو از قومی یکی بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را - اب مولویصاحب کا چوتہی فصل کو بحث تحریف مین بیان کرنا
بہت صحیح اور درست ہے اور آپکا انکار کرنا دال بر شکست ہے قولہ آجتک کسی نی کامل
دلیلون سے تحریف کو ثابت نہین کیا (الی قولہ) بی اصل بات تو نسے اسکا ثبوت نہین ہو سکتا
اقول ہر نصاحب کی قول کو تو ہمنی پیچھے لکھدیا اوسکو ناقص سمجھین خواہ کامل آپکی اختیار
ہے قولہ کوئی بھی جاہنین ایسا مذہب نہین کہ اوس مذہب والی اپنی نجات کی کتابون کو
بدل ڈالین اقول یہہ بات سچ ہے مگر آپکی یہان قطع نظر بدینونسے یہہ کام کرتی رہے
قولہ بہلا اب قران کو تو کوئی بدل سکے اقول حاشا وکلا خداوند تعالی اوسکی واسطے خود حافظ
ہین یہہ آپکی ہی دینداروں نسے حوصلہ ظہور مین آیا ہے - خلاصہ ہر چہار فصل اعجاز عیسوی سے
بگڑنا اناجیل مروجہ کا دینداروں اور بدینونسے مثل سورج کی ظاہر کر دیا گیا ہی آپ تو بجائے

خود پیشوا آپ کے اسکے جواب مین ایسے دریا حیرانگی مین غریق ہین کہ ہرچند انکار کے ہاتھ پانو مارتے رہے مگر کنارہ نجات تک نہین پہونچ سکے - اب فیصلہ مختصر یون ہوسکتا ہے کہ یا تو مفسرین اناجیل مثل ہنری صاحب وغیرہ کو مثل مصنفین اناجیل کے بے اعتقاد اور بے ایمان سمجھین یا بموجب اپنی عادت قدیمہ کے اونکے لکھنے سے انکار کرین یا بموجب سعادت ازلی کے اقرار کرین کہ البتہ تحریف ہوتی رہی ہرچند یہہ امر آپکی ذات شریف سے بعید معلوم ہوتا ہے مگر نظر بعموم عنایت الٰہی رکھکر یہہ التماس کی گئی ہے ÷

فصل سیوم تحقیق الایمان کے باب اول کے تمہید کے جواب مین

قولہ اس امر کے تحقیقات مین کہ آیا محمد صاحب نبی برحق ہین یا نہین - **اقول** اس تحقیقات کے واسطے انصاف شرط ہے آپکو چاہیے کہ عزت چندروزہ کو خیال مین نہ لاکر بیشک تحقیقات ہم سے سنین - **قولہ** واضح ہو کہ اگر اہل اسلام کا یہہ دعوی ہوتا کہ آنحضرت مثل چھوٹے چھوٹے نبیون کے جو شریعت موسوی کے معاونون کے طور پر ہوا کرتے تھے ہین تو ہمکو اونکی ثبوت نبوت کیواسطے زیادہ کوشش کرنی نہ پڑتی کیونکہ ایسے نبی سے خدا کے قدیمی عہد مین انقلاب نہین آتا - **اقول** - اہل اسلام کا دعوی کہ آنحضرت شفیع اور سید المرسلین ہین اور مثل اون نبیون کی جو معاونون کے طور پر ہوا کرتے تھے نہین دلایل قطعی سے ثابت ہے چنانچہ ابھی بیان ہوتا ہے اور موسیٰ خود آنحضرت کے مبشر اور معاون تھے چنانچہ موقع پر ذکر آئیگا - اور آپکا یہہ قول کہ ہمکو اونکے ثبوت الخ غلط ہے کیونکہ ثبوت نبوت ہر نبی مین کوشش یکسان کرنی پڑتی ہے جب نبوت ثبوت کو پہونچ جائے تو پہر جو کچھہ اوسکی زبان سے صادر ہوگا وہ حق ہوگا اگر وہ اپنے تئین شفیع کہیگا یا ختم المرسلین کہیگا سب کچھہ قابل تسلیم ہوگا علی الخصوص جسکی تعریف موسیٰ و عیسیٰ جیسے اولوالعزم نبی کرین - اور یہہ کہ خدا کے قدیمی عہد مین الخ جن معنون سے آنحضرت ناسخ کتب سابقہ ہین اوسطرح کوئی انقلاب نہین آتا البتہ پولوس کی کلام سے

کرنے عہد سے پرانے شریعت کی حاجت نہین ہی ضرور تبدل لازم آتا ہے۔ **قوله المصنف**
برخلاف اسکے مسلمانون کا تو یہہ دعوی ہے کہ آنحضرت سید المرسلین و خاتم النبیین و شفیع
المذنبین اور ناسخ کتب الہامیہ (جو قدیم الایام سے دیگر انبیاء کی معرفت بنی اسرائیل کو دیگئین)
ہین۔ **اقول** یہہ سب باتین راست اور درست ہین اور انکے ثبوت کی دلائل ابھی بیان
کئے جاتے ہین۔ **قوله** یہہ بہت بڑا بھاری دعوی اسلام کا ہی اور اسی ایک سخت انقلاب
خدا تعالے کے احکام مین آتا ہے۔ **اقول** عیسائیون کے دعوی سے جو انہون نے
مسیح کی حق مین کیا ہی بڑا نہین حالانکہ تسلیم دعوی مذکور عیسائیان سے کئی انقلاب اتم
عقلاً و نقلاً آتے ہین۔ **قوله** واضح ہو کہ عیسیٰ نے بہی اسی قسم کا دعوی کیا ہے یعنے اپنے
تئین سید الانبیا اور خاتم النبیین اور شفیع المذنبین بلکہ قادر مطلق بیان فرمایا ہے مگر کتب
سابقہ کی نسبت ایسا دعوی نہین کیا اگرچہ بعض احکام کی تکمیل کردی مگر اونکو محرف و
منسوخ نہین ٹہرایا۔ **اقول** یہہ آپنے سراسر جہوٹ لکہا ہے مسیح بیچارے نے اپنے تئین ہرگز
سید الانبیاء و خاتم النبیین نہین کہا ہان البتہ اور پیغمبرون کو چور اور ڈاکو بیشک کہا ہے
اسی شاید آپ ختم اور سرداری اونکی ثابت کرتی ہونگی۔ اور انجیل متی کے پندرہوین باب
مین لکہا ہی کہ ایک کنعانی عورت نے مسیح سے اپنی لڑکی کے اچہا کرنیکے لئے درخواست کی ہی
جسکے جواب مین مسیح نے کہا کہ مین سوا بنی اسرائیل کے کہوئی ہوئی بہیڑونکے اور کسی کے پاس نہین آیا
اسی صاف ثابت ہوتا ہی کہ مصلوب صاحب پورے نبی بہی نہ تہے۔ اور پانچوین باب انجیل متی
سے مسیح کی کلام سے صاف ثابت ہی کہ وہ صرف توریت کو پورا کرنے آئے تہے یعنے بطریق تابعداری
رہا باقی یہہ کہنا آپکا کہ وہ قادر مطلق تہے۔ ہر دانا منصف خوب سوچتا ہی کہ مسیحیون
کی تو مسیح سے دشمنی ہوتی ہی ہے مگر آپکی بہی عداوت حضرت صدق سے ایسی ہوئی ہے
کہ جیسا کسی نے کہی کہ باپ مارا ہوتا ہے بہلا صاحب کس انجیل مین اگرچہ کتنی ہی محرف ہے
یہہ کہان لکہا ہی کہ مسیح نے کہا ہو کہ مین قادر مطلق ہون رہ قول مریدونکا کہ اوسکو

زمین وآسمان کا اختیار دیا گیا تہا غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ انجیل مرقس کے باب ۱۱ مین ہے
کہ مسیح درخت انجیر کے پاس پہل کہانے گئے تہے لیکن وہ نہ ملا - اب اختیار زمین وآسمان کا
کہان گیا وہ تو ایک دانہ انجیر پر جو دو چار کوڑی سی ملتا ہے اختیار نہ رکہتے تہے اگر اس
قدر بہی اختیار ہوتا تو رات بہر کاہیکو دعا مانگتے کہ عذاب صلیب ٹلجائے جیسا کہ انجیل مرقس
کے چودہوین باب مین ہے - پہر انجیل متی کے بیسوین باب مین لکہا ہی کہ زبدی کے بیٹون
کی والدہ نے حضرت مسیح سے سوال کیا تہا کہ مین چاہتی ہون کہ جب تیری بادشاہت ہو
تو میری دونو لڑکے تیرے داہنے بائین بیٹہین مسیح نے جواب دیا کہ اونکو داہنے بائین بٹہانا
میرے اختیار مین نہین - دیکہو یہان جناب مسیح اپنے اختیار کا صاف انکار کرتے ہین -
چونکہ آپ قائل ہو گئے ہین کہ مسیح نے بعض احکام توراۃ کی تکمیل کی اور منسوخ نہین بتایا
آپ کو معنے نسخ کے نہین آتے اسی لئے تکمیل اور تنسیخ مین آپ فرق کرتے ہین کیونکہ جن معنون
سے آپ تکمیل سمجہتے ہین انہین معنون سے ہم تنسیخ ثابت کرتے ہین چنانچہ مباحثہ اکبرآباد
کے پہلے جلسہ مین مولوی رحمت اللہ صاحب نے پادری فنڈر صاحب کو نسخ کے معنے بخوبی سمجہا
دیئے تہے جسے پادری مذکور کو سوا تسلیم نسخ کے اور کوئی جواب نہ آیا اور یہہ جو آپ کہتے ہین
کہ منسوخ نہین بتلایا الخ آپ پولوس مقدس کے نامونکو نہین ملاحظہ کرتے کہ پرانی شریعت
یعنے (توراۃ) کے حق مین کیا کیا تحفہ بہیجتے ہین چنانچہ گلاتیون کے پہلے خط کی تیسری باب
کے ورس ۲۳ مین یون تحریر فرماتے ہین - لیکن ایمان کی آنے سے پیشتر ہم شریعت کی بند
مین قید تہے اور اوس ایمان تک جو ظاہر ہونیوالا تہا گہیرے مین رہے - ۲۴ پس شریعت
مسیح تک پہنچانیکو ہماری استاد ٹہیری تا کہ ہم ایمان سے راستباز گنے جاوین - ۲۵ پر جب
ایمان آچکا تو ہم پہر استاد کی بند مین نہین ہین انتہی - اور یہہ جو ایک نبی کے آنے سے
پہلے نبی کے احکام منسوخ ہو جاتے ہین اسپر بہی عیسائیونکا ملعون کہنا تعجب ہے کیونکہ تبدیل نبوت
مقتضی تبدیل شریعت کا ہی چنانچہ وہی پولوس باب ۷ ورس ۱۲ نامہ عبرانیون مین لکہتے ہین

پس اگر امامت بدل جائے تو شریعت کا بہی بدل ڈالنا ضرور ہوگا انتہی - پہر توریت کی
باب ۳ ورس ۱۰ نامہ گلاتیان مین یون ارشاد فرماتے ہین - کیونکہ وی سب جو شریعت کے
عمل پر بہروسا رکہتے ہین لعنتی ہین - ۱۱ پر یہہ بات کہ کوئی شریعت سی راستباز نہین ٹہرتا
سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سی راستباز ہوا سو ہی جئیگا انتہی - اب ذرا انصاف تو کرنا
چاہئے کہ نسخ تو بجائے خود اوسپر عمل کرنا باعث لعنت لکہا ہے اور بانی مبانی اسکے بیشک
مسیح ہی ہین کیونکہ پولوس خاص مریدون مسیح سے تہا - اب آپکو مناسب ہے کہ یا تو ان
ورسونکے اولٹے معنے لکہین یا نسخ کے قایل ہون - اہل اسلام نے آجتک کئی کتابون مین
نسخ کے معنے پادری صاحبان کے آگے پیش کردئے جسپر کچہہ بہی انقلاب نہین آتا مگر پادریون
نے اسبات کی تفصیل ہرگز نہ کی کہ ہماری پولوس اسطرح توریت کی نسخ بیان فرماتے ہین
اور تمہارا قرآن توریت و انجیل کا یون ناسخ ہے کچہہ تو فرق نکالتے صرف دعوی ہی سے
کام نہین نکلتا اسصورت مین یہہ کہنا کہ قران ناسخ کتب سابقہ ہے اور انجیل نہین
محض دعوی بلا دلیل کرنا ہے - **قولہ** - اس حالت مین حضرت عیسیٰ کے دعوی مین ہی
تین امر کا بیان ہوا ہے یعنے اوسکا خاتم النبیین ہونا اسکے یہہ معنی کہ شریعت کا تکمیل کرنے
والا اور نجات کا دینے والا وہی ہے اگرچہ اوسکے بعد پولوس وغیرہ اور بہی نبی ہون
یہہ امر ختم نبوت مین مخل نہین ہے اور ثبوت اس امر کا کتب سابقہ سی کماحقہ ہوگیا ہے -
اقول - مسیح نے تو امور ثلاثہ کا دعوی کیا ہی نہین آپ خواہ مخواہ اون کے ذمہ
لگاتے ہین - انجیل مین تو انہون نے اپنے تئین خاتم النبیین ہرگز نہین کہا اگر آپ کو
خواب مین کہا ہو تو خبر نہین اور خاتم النبیین کے جو معنی آپنے بیان کئے ہین نہ تو حقیقی
ہین نہ مجازی - اور یہہ جو کہا کہ پولوس وغیرہ کا ہونا مخل ختم نبوت نہین بالکل غلط ہے
کیونکہ ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ مین خاتم النبیین ہون اوسکی بعد ایک اور نبی جو مسلم
بہی ہے آگیا تو ختم مین یہہ امر کیون مخل نہوگا اور کتب سابقہ مین اسکا کہین ثبوت

نہین کہ وہ خاتم النبئین ہے یا پولوس کا ہونا مخل ختم نبوت نہین اگر ہو تو مہربانی کرکے
پیش کرین- **قولہ**- دوسرا امر یہہ کہ وہ شفیع المذنبین اور قادر مطلق بہی ہے کیونکہ ہر
نبی شفیع المذنبین نہین ہو سکتا مگر حضرت عیسی نے دعوی کیا کہ مین ہون بغیر میری نجات
نہین مل سکتی اور ثبوت اسکا کتب سابقہ سے بدرجہ کمال ہوگیا ہے اور اوسکا چال و چلن
اور عصمت اور تعلیم اور مختارانہ معجزات کا ظاہر کرنا وغیرہ امور بہی اس دعوی کی ثبوت کے
تائید کرتی ہین جنکا بیان باب دوم مین آویگا- **اقول**- جس انجیل مین مسیح نے اپنے
تئین شفیع المذنبین اور قادر مطلق کہا ہے کیا وہ مشن امرتسر مین خاص آپکی بچ کے
کتب خانہ مین ہے اور ہماری پاس عربی فارسی اُردو اناجیل موجود ہین اونمین تو اس
بات کا ذکر بہی نہین ذرا ہمکو بہی تو اس انجیل کا ملاحظہ کرائیے مگر شرط یہہ ہے کہ یہہ بہی
ثبوت کو پہونچ جائے کہ یہہ قول خود مسیح کا ہے- انجیل کی تعلیم کی بابت کچہہ ابحاث ضروری
چہٹے باب مین ذکر کیا گیا ہے باقی حال معہ چال و چلن و عصمت باب دوم کی تردید مین دیکہہ لینا-
قولہ- تیسرا امر یہہ کہ حضرت عیسیٰ نے جو بعض احکام شریعت کی تکمیل کی اور کتاب کو
محرف و منسوخ نہین بتلایا اسکا ثبوت بہی اگلی کتابون سے ہو گیا یعنے یہہ کہ وہ آویگا اور
شریعت کی بعض احکام اور قربانی و ختنہ بہی موقوف کریگا چنانچہ ان سب باتونکا ذکر معہ
سندات باب دوم مین آویگا- **اقول**- اس وعدہ کا جہوٹ دوسری باب مین کہلیگا تحریف
عمدہ طور پر ثابت ہو چکی اور نسخ پولوس مقدس کے اقوال سے ثابت کیا گیا بلکہ آپ ہی کی
اس عبارت سے (اور بعض احکام اور قربانی و ختنہ بہی موقوف کریگا) خوب طرح سے
واضح ہے- اور یہہ آپنے بالکل جہوٹ لکہا ہے کہ اگلی کتابون مین ہے کہ وہ آنکر بعض احکام
توریت اور ختنہ موقوف کریگا کیونکہ توریت مین تو اسطرح کا کہین ذکر ہی نہین-
قولہ- پس اب دیکہو کہ جو دعوی سوا الوہیت کے مسیح نے اپنے حق مین کیا تہا اور اوسکا
ثبوت بہی اچہیطرح ہو گیا وہی دعوی مسلمان آنحضرتؐ کی نسبت بہی کرتے ہین اگرچہ قرآن

سے یہہ سارا دعوی ثابت نہین توبہی صدہا مردم اطمینان رکہے بیٹہے ہین **اقول**
یہہ تو ہم نے سب کچہہ دیکہا ہے مگر مسیح کا دعوی سوا عجز اور الحاح کے انجیل
سے کوئی بہی ثابت نہین ہوا اگر آپ نے کہین دیکہا ہے تو پیش کرین مگر شرط یہہ ہی کہ وہ
الفاظ صرف اسی کے حق مین ہون اور کسی کی نسبت بہی نہ نکلین اور اگر اور نبیونکی
نسبت بہی ویسے الفاظ ہون تو پہر مسیح کی کیا فضیلت ہے۔ **قولہ** مسلمانون پر دو
باتین واجب اور فرض ہین اول یہہ کہ اپنے دعوی کو جو بیان ہو چکا نہایت قوی اور
کامل قطعی دلیل سے ثابت کرین کیونکہ ایک شخص پہلے سے یہی دعوی بدلائل قطعیہ ثابت
کر چکا ہے۔ **اقول**۔ اس دعوی کا ثبوت تردید پہلی فصل آپکی اس کتاب سے خود بخود ظاہر ہو جاویگا
اور جس شخص کا آپنے ذکر کیا ہے اوسنے تو وہ دعوی ہی نہین کیا پہر دلایل قطعیہ کی کیا
ضرورت ہی اور کہان ہین ہان آپنے البتہ دعوی کیا ہے کہ اوس شخص نے یہی دعوی کیا
تہا سو آپکا یہہ دعوی ہی محض بیدلیل ہے قابل تسلیم تو کیا بلکہ لایق سماعت ہی نہین
قولہ۔ دوسری یہہ کہ مسیح نے جو یہی دعوی اپنے حق مین ثابت کر لیا ہے اور تم اوسکی تکذیب
کرتے ہو تو ایسے دلایل پیش کرو کہ ہم مسیح کی دعوی کی تصدیق نکرین (الی قولہ) اور
انجیل کے مضامین جو اسبات پر شواہد ہین اونکو ہم جہوٹ سمجہین **اقول**۔ یہہ دعوے
بیشک آپ ہی نے کیا ہی انہون نے ہرگز اسمین دخل نہین دیا اور ہم اپنے دعوی کے
ثبوت مین ابہی ایسے دلایل بیان کرتے ہین جس سے یہہ بات صاف ظاہر ہو جاوی کہ ایسے
دعوون کا سوائے آنحضرت صلعم کے اور کوئی مدعی نہین ہو سکتا اور انجیل مین کہین
یہہ نہین لکہا کہ مسیح خاتم النبیین یا قادر مطلق ہین اگر کوئی شواہد اس دعوی کا کتب
الہامیہ سے آپکے پاس ہو تو پیش کرین اور شفیع امت ہونمین ہمین بحث نہین اگر شفیع
جہان ہونے کے آپکے پاس کوئی سند ہو تو ضرور عنایت فرمائی اور بندہ نے اپنی کتاب
ابحاث ضروری کے دوسری فصل مین چند دلایل درباره تردید کفاره لکہی ہین اونکا

جواب بہی مرحمت فرمادین - **قولہ** - اگر کہو کہ وہ سب کتابین محرف ہوگئی ہین تو تحریف
عمدی پر بموجب دعوی قران کے دلایل قطعیہ لاؤ اور جو کہو (الی ان قال) وہ کتابین نہین
جو کہ اون انبیاء پر نازل ہوئی تہین تو اس دعوی کی ثبوت مین کوئی قوی دلیل لاؤ یا دوسرے
انجیل و توریت نکالکر دکہلاؤ کہ اصل یہہ ہے جبتک یہہ سب کچہہ نکر سکو تو تمہارا دعوی باطل
ٹہریگا - **اقول** تحریف عمدی پر دلایل قطعیہ بیان کئے گئے اور نزول انجیل کے تو آپ
بالکل قایل ہی نہین بلکہ ساٹہہ ستر برس کے بعد لکہے جانے کو مانتے ہین اور اس انجیل
مروجہ کی بابت ہمارا تو یہہ اعتقاد ہے کہ اسمین سے کچہہ تو کم کردیا گیا ہے اور کچہہ زیادہ چنانچہ
تفصیل اسکی اعجاز عیسوی مین خوب لکہی ہے جسکے جواب سے آپنے بالکل چشم پوشی کی اور
انجیل کے دکہلانے کی بابت جو آپنے ارشاد فرمایا ہے مین کہتا ہون کہ آپ نے ایسا تجاہل
کیون اختیار کیا ہے جس حالت مین زیادتی و نقصان اوسکی ثابت ہوچکی تو پہر اوسکا
باقی رہا علاوہ اسکے پیش کرنا صحیح سند کا آپکے ذمہ ہے یا ہمارے ذرا سوچو تو سہی مثلاً
مدعی ایک مقدمہ مین ایسا تمسک پیش کرتا ہے جسمین مدعا علیہ نے کئی وجہہ سے اوسکے
غیر صحیح ہونیکا مدعی سے اقرار ثابت کرا یا ہے بہلا اب مدعی مدعا علیہ کو کہے کہ تو صحیح تمسک
میرا لاکے پیش کر تو یہہ بات کیسی خلاف عقل و نقل ہے - **قولہ** دوسری امر کی بابت
تو مسلمان بات ہی نہین کرسکتے - **اقول** - یہہ محض آپکی دہوکہ دہی ہے کیونکہ بہت
سی آیات قران شریف کی اسبات پر نص قطعی ہین کہ آنحضرت صلعم کو دنیا اور آخرت مین
گناہگارون کی شفاعت کے واسطے حکم ہوا ہے چنانچہ دنیا مین کئی ایک خاص معاملون
مین بلکہ عموماً بہی حکم ہوا ہے کہ تم گناہگارون کے واسطے سفارش کرو تو خدا بخشدیگا جیسا
کہ سورہ محمد مین ہے - وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنے بخشش مانگ اے
محمد واسطے ترک اولی اپنے کے اور بخشش مانگ واسطے گناہ مومنون اور مومن عورتون کے -
معالم التنزیل وغیرہ مین تحت اس آیت کی لکہا ہے - ہذا اکرام من اللہ تعالی لہذہ الامۃ حیث

امر نبیہم ان یستغفر لذنوبہم وہو الشفیع المجاب بینہم یعنے یہہ بخشش ہے خدا کی طرف سی
واسطے اس امت کے یہہ کہ حکم کیا ہی اللہ نے اونکی پیغمبر کو یہہ کہ بخشش مانگے واسطے گناہ امت
کے اور وہ شفیع قبول کیا گیا ہے درمیان اونکے - پہر سورہ نسار مین ہے وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَہُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا
رَّحِیْمًا یعنے اگر یہہ لوگ جسوقت کہ ظلم کرتی ہین جانون اپنی پر آوین تیری پاس ای محمد پہر
بخشش مانگین اللہ سی اور بخشش مانگے واسطے اونکی رسول یعنے تم البتہ پاوینگے اللہ کو پہر آنیوالا
مہربان - پہر سورہ ممتحنہ مین ہی - وَاسْتَغْفِرْ لَہُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور بخشش
مانگ ای محمدؐ واسطے اون عورتون کے اللہ سی تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے - پس جب
کہ آنحضرتؐ کا دنیا مین ہی شفیع المذنبین ہونا ثابت ہوگیا اب آخرت چونکہ بڑا بہاری مقام
عطائی نعمت اور ثواب کا ہے اسلئے خدا تعالی نے اپنی رحمت کاملہ سی وعدہ جمیلہ شفاعت عظمی
کا آنحضرتؐ کی حق مین عطا فرمایا ہے جو کہ آیات ذیل مین درج ہے - سورہ بنی اسرائیل
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنے شتاب ہی یہہ کہ اوٹہاوی تجکو ای محمد پروردگار
تیرا مقام شفاعت مین - معالم التنزیل مین بہت سی احادیث صحیحہ متصلہ متواترہ سی
ثابت کیا گیا ہی کہ مقام محمودہ سی مراد مقام شفاعت کی ہی - علاوہ اسکے اور بہت سی احادیث
صحیحہ متصلہ سی مثل حدیث حضرت ابوہریرہ و حضرت انس رض جو تواتر مین ناجیل مرجوع
کی روایات سی کئی درجہ اعلی ہین صاف ثابت ہوتا ہی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہی کہ مقام
محمودہ سی مراد مقام شفاعت ہی ہے و بس - اور تفسیر حضرت عبد اللہ بن عباس مین ذیل
آیت مذکور مین لکہا ہی - عسی وعسی من اللہ واجب اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ان
یقیمک ربک مقاما محمودا مقام الشفاعۃ محمودا یحمدک الاولون والآخرون انتہی -
اسیطرح اور سب جمہور مفسرین کا مقام شفاعت پر اتفاق ہے - اور وہ جو آپنے اپنے نغمہ
طنبوری کے صفحہ ۱ مین بحوالہ بیضاوی لکہا ہی کہ مقام محمود عام ہی ہر مقام کو جسمین

عزت ہو پس اوپر نیچے کی آیت دیکھنے سے ظاہر ہے کہ مکہ سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملنے کا ذکر ہے انتہی - مین کہتا ہون کہ آپنے بیضاوی کا مطلب بالکل نہین سمجھا ورنہ اوسکی عبارت کو ہرگز اپنے دعوی کا موید نہ گردانتے کیونکہ مفسر مذکور نے مقام محمودہ کے دو معنے نہین کئے بلکہ اوسنے صرف اوسکے لغوی معنے کرکے ثابت کر دیا ہے کہ بموجب فرمودہ جناب رسالت مآب کے اسجگہ وہ لفظ معنے مقام شفاعت مین مستعمل ہے - پس اس سے تمہارا مطلب کچھہ بہی حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہہ لفظ ایسا ہے کہ جیسے اور صدہا لفظ ہین جو لغتاً اونکے معنے اور ہین مگر بسبب تناسب معنوی کے اصطلاحاً اونسے اور مراد ہوا کرتی ہے مثلاً صلوۃ کے معنے لغتاً دعا کے ہین مگر اصطلاح مین اس لفظ کا نماز پر استعمال کرتے ہین اسیطرح زکوۃ کے لغتاً معنے پاکیزہ کی ہین مگر اصطلاح مین مال سے چالیسوان حصہ دینے کو زکوۃ کہتے ہین - اور وہ جو آپنے قرینہ قرانی نکالا ہی کہ اوپر نیچے کی آیت دیکہنے سے ظاہر ہے کہ مکہ سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملنے کا ذکر ہے - وہ بالکل غلط اور سراسر دہوکہا ہے قرینہ قرانی سے تو صرف مقام شفاعت ہی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ اسکی پہلی آیت وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ مین نماز تہجد کا حکم ہوا ہی جسکے وعدہ مین آیت مذکور نازل ہوئی پس ظاہر ہی کہ امور دینی کی جزا ہی اخروی ہوا کرتی ہے نہ عزت دنیاوی - علاوہ اسکے یہہ آیت مکی ہے حالانکہ جب آنحضرتؐ مدینہ مین ہجرت کر گئے تب تیسری سال اذان کا حکم ہوا اوسوقت رسول اللہؐ نی یہہ حدیث فرمائی جو صحیح بخاری مین مرقوم ہے - عن جابر قال قال رسول اللہ من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القایمۃ وآت محمد الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ یعنے فرمایا رسول خدا نے جو شخص اللہم رب ہذہ الدعوۃ الخ بعد سننے اذان کے پڑہا کرے اوسکے لئے حلال ہوگئی ہے میری شفاعت قیامت کو - پس بموجب اس حدیث صحیحہ کے بہی ثابت ہوا کہ مقام

محمود اسی مقام شفاعت ہی مراد ہے نہ عزت مدنی جسکو آپنی دہوکہ عوام کے لئے لکہدیا
ہے کیونکہ اسکو حاصل ہوئی تو تین سال ہو چکے تہے پہر اوسکا استدعا محض لا حاصل تہا
اسلئے آپکا اعتراض محض واہیات ہے +

پہر سورہ والضحی مین ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور البتہ شتاب دیگا تجکو ای
محمد پروردگار تیرا درجہ شفاعت کا پس تو راضی ہوگا۔ اسجگہہ بہی باتفاق محدثین اور
مفسرین کے ثابت ہی کہ وہ وعدہ شفاعت کا ہے چنانچہ تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رض
مین لکہاہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ فی الآخرۃ من الشفاعۃ حتی ترضی۔
مدارک مین لکہاہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تب حضرت نے فرمایا کہ جبتک ہر ایک شخص
میری امت مین ہی بہشت مین نہ جالیگا تب تک مین ہرگز راضی نہین ہونگا۔ معالم التنزیل
مین ہے کہ حضرت امام محمد باقر رض نے فرمایا ہی کہ ای عراق والو تم کہتے ہو کہ امیدوار تر آیت
قران شریف کی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہے لیکن ہم اہلبیت اسبات پر ہین کہ امید بابت
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کے زیادہ ہی کیونکہ حضرت رسالت پناہ راضی ہونگی جبکہ ایک
شخص بہی اونکی امت مین سے دوزخ مین ہو۔ پہر سورہ طہ مین ہے۔ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا
يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ
وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ یعنے پس صبر کر ای محمد اوپر اوس چیز کے کہ کہتے ہین کفار
اور تسبیح کر ساتہہ تعریف پروردگار اپنے کے پہلے نکلنے سورج کی اور پہلے ڈوبنے اوسکے سے
اور کہڑیون رات کی مین پس تسبیح کر اور کنارون دن کے سے تاکہ تو راضی ہو۔ تفسیر
عباسی مین زیر لعلک ترضی کے لکہاہے لکی تعطی الشفاعۃ حتی ترضی۔ اسیطرح اور سب
تفسیرون مین بہی اسجگہہ شفاعت پر اتفاق ہے اور قرینہ قرانی بہی شفاعت ہی کا مقتضی
ہے کیونکہ امور دینی نماز وغیرہ کی جزا بہی اخروی ہوا کرتی ہے فتامل۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حضرت انس رض سے روایت ہی۔ قال رسول اللہ ص اذا کان یوم

القيامة ماج الناس بعضهم في بعض فياتون آدم فيقولون اشفع الى ربك فيقول
لست لها ولكن عليكم بابراهيم فانه خليل الرحمان فياتون ابراهيم فيقول لست لها
ولكن عليكم بموسى فانه كليم الله فياتون موسى فيقول لست لها ولكن عليكم بعيسى فانه
روح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول لست لها ولكن عليكم بمحمد ﷺ فياتوني فاقول انا لها
فاستاذن على ربي فيوذن لي ويلهمني محامد احمده بها لا تحضرني الآن فاحمده بتلك المحامد
واخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يارب
امتي امتي فيقال انطلق فاخرج من كان في قلبه مثقال شعيرة من ايمان فانطلق فافعل
ثم اعود فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل
تعطه واشفع تشفع فاقول يارب امتي امتي فيقال انطلق فاخرج من كان في قلبه مثقال ذرة
او خردلة من ايمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال
يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يارب امتي امتي فيقال
انطلق فاخرج من كان في قلبه ادنى ادنى ادنى مثقال حبة خردلة من ايمان فاخرجه
من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعة فاحمده بتلك المحامد ثم اخر له ساجدا فيقال يا
محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يارب ايذن لي فيمن قال
لا اله الا الله قال ليس ذلك لك ولكن عزتي وجلالي وكبريائي وعظمتي لاخرجن منها من
قال لا اله الا الله انتهى ۔ یعنے فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ قیامت کے دن آدمی اکٹھے ہو کر آوینگے
پاس آدم ؑ کی اور کہینگے شفاعت کرو ہماری پروردگار اپنے سے کہیگا آدم ؑ مین لایق شفاعت
کی نہین لیکن جاؤ تم ابراہیم ؑ کے پاس کہ وہ دوست خدا کا ہے پہر آوینگے پاس ابراہیم ؑ کے
پس کہیگا ابراہیم ؑ مین لایق شفاعت کی نہین لیکن جاؤ تم موسیٰ ؑ کے پاس کہ وہ کلیم اللہ ہے
پہر آوینگے موسیٰ ؑ کے پاس پس کہیگا موسیٰ مین لایق شفاعت کی نہین لیکن جاؤ تم عیسیٰ ؑ کے
پاس کہ وہ روح اللہ مین پہر آوینگے عیسیٰ ؑ کے پاس پس کہیگا عیسیٰ ؑ مین لایق شفاعت کی نہین

لیکن جاؤ تم پاس محمدؐ کے پہر آوینگے میری پاس پس مین کہونگا کہ لایق شفاعت کی مین
ہی ہون پہر خدا کے پاس حاضر ہونیکی اجازت مانگونگا پس اجازت دیجاویگی اور الہام
کریگا مجکو خدا تعالے اوسوقت ایسی حمد اور ثنائین جو تعریف کرون مین اوسکی ساتہہ
اونکی جو نہین حاضر ہوتین وہ تعریفین مجکو اسوقت پس تعریف کرونگا مین خدا کی ساتہہ
اون تعریفون کی اور گر پڑونگا سجدہ مین پس کہا جایگا ای محمدؐ اوٹہالے سر اپنا اور کہہ
جو کچہہ کہیگا سنا جاویگا اور مانگ جو کچہہ مانگیگا دیا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت
قبول کیجاویگی پس کہونگا مین ای رب میری بخش میری امت کو پہر کہا جاویگا جا اور
نکال اوس شخص کو کہ جسکے دل مین جو بہر ایمان ہی پس جاؤنگا مین اور نکالونگا - پہر
خدا کے پاس آونگا پس تعریف کرونگا مین خدا کو ساتہہ اون تعریفون کے اور گر پڑونگا سجدہ
مین پس کہا جائیگا ای محمدؐ اوٹہالے سر اپنا اور کہہ جو کہیگا سنا جائیگا اور مانگ جو مانگیگا
دیا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی پس کہونگا مین ای رب میرے
بخش میری امت کو پہر کہا جائیگا جا اور نکال اوس شخص کو کہ جسکے دل مین ذرہ یا رائی
بہر بہی ایمان ہی پس جاؤنگا مین اور نکالونگا - پہر خدا کی پاس آونگا اور تعریف
کرونگا خدا کی ساتہہ اون تعریفون کے اور گر پڑونگا سجدہ مین پس کہا جائیگا ای
محمدؐ اوٹہالے سر اپنا اور کہہ جو کہیگا سنا جاویگا اور مانگ جو مانگیگا دیا جاویگا اور شفاعت
کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی پس کہونگا ای رب میری بخش میری امت کو پہر کہا جائیگا
جا اور نکال اوس شخص کو کہ جسکے دل مین رائی بہر سے نیچے کی درجہ کم ایمان ہی پس نکال
اونکو آگ سی پہر جاؤنگا اور نکالونگا - پہر چوتہی دفعہ خدا کے پاس جاؤنگا اور تعریف
کرونگا خدا کی ساتہہ اون تعریفون کے اور گر پڑونگا سجدہ مین پس کہا جائیگا ای محمدؐ اوٹہا
لے سر اپنا اور کہہ جو کہیگا سنا جاویگا اور مانگ جو مانگیگا دیا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت
قبول کیجاویگی پس کہونگا ای رب میری اجازت دی مجکو شفاعت اوس شخص مین کہ جسنے

کہا ہی لا الہ الا اللہ کہیگا خدا یتعالی نہین ہے واسطے تیرے یہہ لیکن قسم مجکو اپنی عزت اور
جلال اور بزرگی وعظمت کی البتہ نکالتا ہون آگ مین سی اوس شخص کو کہ جسنے کہا ہے
لا الہ الا اللہ + باوجود ایسی دلائل کے کہدینا کہ مسلمان اس امر مین بات نہین کہہ سکتے کمال بیشرمی ہی۔
اسکے آگے پادری صاحب جسکا خلاصہ یہہ ہی لکھتے ہین- **قولہ** پہلی بات کی بابت مسلمانون نے
گفتگو کی لیکن ثابت نہ کرسکے- **اقول**- پادری صاحب کے نزدیک دعوی مذکورہ کا
ثبوت موقوف ہے ثبوت چار علامات پر- پہلے معجزات- دوسری پیشگوی جو اونکے کہنے کے
مطابق وقوع مین آئی ہو- تیسری انبیاء سابق کی اونکے حق مین پیش خبریان چوتھی
عمدہ تعلیم جو انہون نے لوگونکو دی ہو- چونکہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب اور مولوی آل حسن
صاحب نے امور اربعہ کو حضرتؐ کے حق مین اچھیطرح سی ثابت کردیا ہے اب آپ بسبب شقاوت
ازلی اور حب عزت دنیاوی کے اونکی تحقیقات پر اعتراض اور شبہات کرتے ہین سو ہم
انشاء اللہ اچھیطرح سے آپکی شبہات کو بیخ وبن سی برکندہ کرتے ہین پس جب آپکے وساوس
دور ہوگئے تو علامات مذکورہ بالا ثابت ہوگئین اور جب علامات ثابت ہوگئین تو آنحضرتؐ
کا دعوی نبوت بطریق اولی ثابت ہوجائیگا فہو المطلوب وباللہ التوفیق +

فصل چہارم تحقیق الایمان کے باب اول کی فصل اول کے جواب مین

قولہ- چونکہ احادیث جو سو دو برس بعد آنحضرتؐ کے لکھی گئی ہین اور راوی اونکے
اقربا واصحاب ہین اور باہم مختلف ہین اور سب فرقون کے متفق علیہ بھی نہین اور
اکثر قران سی بھی مخالف ہین پس اسلیے بحث کی مقام مین مخالف کے سامنے وہ سب غیر
معتبر ہین- **اقول**- ان دلیلونکا جواب ہم اوپر لکھہ چکے ہین اور اعتبار احادیث کا ہمنے بخوبی
ثابت کرائی ہین اب آپکا غیر معتبر کہنا بالکل غیر معتبر ہے- علاوہ اسکے تھوڑی سی تغیر
عبارت سی بعینہ یہی اعتراض اناجیل پر بھی آسکتا ہے- چونکہ اناجیل ساٹھہ ستر برس بعد
مسیح کے لکھی گئین اور لکھنے والے مسیح کے مرید تھے اور وہ اناجیل باہم مخالف ہین اور سب

فرقون کے متفق علیہ بہی نہین اور اکثر مطالب اونکی توریت کے بہی بالکل مخالف ہین
اسلئے بحث کی مقام مین مخالف کے سامنے وہ سب غیر معتبر ہین - علاوہ اسکے اس مختار کو
لازم تہا کہ پہلے کوئی کتاب تصنیف مسیحؑ جسمین اونکی معجزات اور تعلیم اور پیشگوئین درج ہوتین
پیش کر لیتا تو اوسوقت قران سے مقابلہ اور ترجیح اناجیل کی احادیث پر ثابت کرتا
کیونکہ ہم یقیناً اعتقاد رکہتے ہین کہ قران خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اور عیسائی سمجہتے
ہین کہ خود محمد صاحب نے تصنیف کیا ہے بطریق تسلیم کہا جاتا ہے کہ اچہا آپ بہی ایک ویسی
تصنیف حضرت مسیحؑ پیش کرین نہ یہہ اناجیل جو ساٹہہ ستر برس بعد مصلوب ہونے مسیح
کے بعض خیر خواہون نے جنمین سے بعض نے تو مسیح کو اپنی آنکہہ سے دیکہا بہی نہین سن
سنا کر لکہی ہین بلکہ اونکا سنہ تصنیف بہی نہین معلوم ہوتا جیسا کہ ہر صاحب کی تفسیر سے
بخوبی مصرح ہے اور آپ بہی حقیقی عرفان مطبوعہ ماہ ستمبر ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۵ مین لکہہ چکے ہین
کہ حضرت عیسیٰؑ کے عہد مین انجیل نہ تہی - **قولہ** - اسی طرح عیسائیون کی حدیثین بہی بحث
کے مقام پر ہم معتبر نہین جانتے پس اب ہماری حجت کتب الہامیہ سے ہے یعنے قران و انجیل
وغیرہ سے انتہی ملخصاً - **اقول** - ہمنے آجتک عیسائیون کی احادیث کی کوئی کتاب نہین
دیکہی اگر آپکے پاس ہو تو مہربانی کرکے پیش کرین حالانکہ انجیل جسے کلام الہی سمجہے بیٹہے
ہو وہ تو تمہاری پیغمبر یعنے مسیحؑ کے وقت مین نہ نازل ہوئی نہ لکہی گئی چہ جاکہ اور کوئی
احادیث کچہہ تو خدا کا خوف کرو کیون دہوکہا اور فریب بازی پر کمر باندہی ہے آخر ایک
روز خدا کے سامنے ہونا ہے - اور اناجیل کو کتب الہامیہ مین خواہ نخواہ داخل کرتے ہو
کیونکہ آجتک کسی سے اناجیل کا من اولہ الی آخرہ الہامی ہونا ثابت نہین ہوا چنانچہ
ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۲۶ مین آپنے لکہا ہے کہ پیغمبرون اور حواریون کا سب لکہا ہوا الہام
نہین ہوتا اور پادری فنڈر صاحب حل الاشکال کے صفحہ ۱۴۰ مین لکہتے ہین کہ توریت و انجیل
مین سب بات قال اللہ یا قال نبی یا قال حواری مین داخل نہین - پس مین کہتا ہون کہ جب

کل الہامی ہنین تو جتنی الہامی ہی اوسکو الگ چہپوا دی بہر الہامی کہئے اور جب ان صورتون
مین سی کوئی بہی صورت اناجیل مین ہنین تو پہر کس دلیل سے ان اناجیل کو حدیث پر مرجح
اور مقابل قران کرتے ہو۔ ثقاہت رواۃ احادیث کتاب اسماء الرجال مین سلسلہ وار ثابت
ہے بخلاف مؤلفان اناجیل ثقاہت تو بجائی خود ایمان تک بہی ثابت ہنین۔ علاوہ اسکے
اختلافات اناجیل اصل مطلب مین اس مرتبہ کو پہونچے ہین کہ تطبیق ممکن ہنین دیکہنا
فایدہ دویم مقدمہ کتاب ازالۃ الاوہام کا اختلافات کی بابت کفایت کرتا ہے جسکو شوق
ہو اوسکی طرف رجوع کرے۔ الغرض عیسائی قدیم الایام سی ہماری زیر بار ہین کیونکہ وہ
آجتک کوئی کتاب مسیح کی پیش نہ کر سکے بلکہ صرف یہہ کتابین مجہول المصنفون کی دکہلا کر
کہتے ہین کہ انجیل متی وغیرہ مین اسطرح لکہا ہے اور نیز اس امر کو بہی ثابت نہ کر سکے کہ انجیل
جسکی طرف منسوب ہی وہ کس دلیل سے اوسکا مصنف سمجہا جاتا ہے۔ اصل تو یون ہی کہ انجیل کا
مقابلہ حدیث سی بہی ہنین ہو سکتا قران کی شان تو بلند ہے۔ **قولہ** جب یہہ بات ٹہر گئی
تو عیسائی دعوی کرتے ہین کہ محمد صاحب مین معجزات کی نشانی نہ تہی اگر تہی تو قران سے
اونکی معجزات ثابت کرو مولوی رحمت اللہ صاحب نے ازالۃ الاوہام مین ۱۳ معجزی پیش
کئے مگر معجزی جو قران سی نقل کئے ہماری بحث مین داخل ہین۔ **اقول** یہہ بات ہرگز
ہنین ٹہیری کیونکہ احادیث [illegible] کو ہمنی بخوبی ثابت کر دیا ہی۔ اور عیسائیونکا یہہ دعوی
بالکل غلط ہی بنا بچہ ابہی کلی کہل جاتی ہے اور اب صرف قران کے معجزات کو بحث مین داخل
کرنا محض تعصب اور ہٹ دہرمی ہی ورنہ حدیث کی بابت جتنے آپکے وسواس تہے سب دفع
کئے گئے۔ **قولہ** باقی آٹہہ معجزی جو لکہے ہین اونکو وہ شخص پسند کریگا جو احادیث پر اعتبار
رکہتا ہوگا وہ ہماری بحث سی خارج ہین۔ **اقول**۔ ایسی ہی بات یہود بہی کہہ سکتے ہین کہ مسیح مصلوب نے
کوئی بہی معجزہ ہنین کیا اگر کیا ہی تو عیسائیو نپر بیان کرنا اوسکا مسیح کی انجیل سی لازم ہی
اور اناجیل مروجہ مین جو پندرہ معجزی لکہے ہین اونکو وہ مانیگا جو ان اناجیل پر اعتبار

رکہتا ہوگا وہ ہماری بحث سی خارج ہین +

اب بعد اثبات تحریف و رفع شبہات بابت احادیث و جواب تمہید باب اول کے جو جو وسواس معجزات آنحضرت صلعم کی نسبت پانی پتی صاحب نے بیان کئے ہین اونکی جواب تحقیقی معہ الزامی دئے جاتے ہین ناظرین انصاف فرماوین کہ اسنے کیسے دہوکے دئے ہین +

پہلا معجزہ فصاحت کا - واضح ہو کہ جب مشرکان عرب نے انکار نبوت محمدؐ کا کیا اور کہنے لگے کہ یہہ شخص اپنی طرف سی عبارت بناکر کہدیتا ہی کہ خدانے کہا ہے تب سورہ بقر مین خداوند تعالی نے واسطے الزام کے فرمایا - اِن کُنتُم فِی رَیبٍ مِّمَّا نَزَّلنَا عَلٰی عَبدِنَا فَأتُوا بِسُورَۃٍ مِّن مِّثلِہٖ وَادعُوا شُہَدَاءَکُم مِّن دُونِ اللّٰہِ اِن کُنتُم صٰدِقِینَ - یعنے اگر تم شک مین ہو اوس چیز سی جو اتارا ہمنے بندی پر بس اوسکی مثل لے آو ایک ہی سورت اگر تم راستی پر ہو - پہر سورہ بنی اسرائیل مین ہے - قُل لَّئِنِ اجتَمَعَتِ الجِنُّ وَالاِنسُ عَلٰی اَن یَّأتُوا بِمِثلِ ہٰذَا القُراٰنِ لَا یَأتُونَ بِمِثلِہٖ وَلَو کَانَ بَعضُہُم لِبَعضٍ ظَہِیرًا - یعنے کہدے یا رسول اللہ اگر جن اور آدمی جمع ہوجائین اسبات پر کہ اس قران کی مثل بناوین نہ بناسکینگے مثل اوسکی اگرچہ ایکدوسری کے مددگار ہوجائین چنانچہ آجتک کسی کی حوصلہ نہوسکا کہ ایک آیت بہی بناکر دکہلا دیتا حالانکہ قران شریف عربی زبان مین تہا اور اوسوقت عرب مین ایسے ایسے شاعر موجود تہی جو فصاحت و بلاغت مین اپنا نظیر نہین رکہتی تہے اور آنحضرت کے ایسے جانی دشمن ہوگئی تہے کہ ہر وقت بمال و جان اطفاء دین محمدی مین مصروف رہتے تہے سب کے سب قران شریف کی مقابلہ مین ایسے عاجز ہوگئی کہ اپنے خانمان کی ویرانی گوارا کی لیکن مقابلہ مین ایک آیت بہی مثل قران نہ بناسکے - اسپر پانی پتی صاحب لکہتے ہین

قولہ - صفحہ ۲۶ عیسائی کہتے ہین کہ طاقت بشری سی ہرگز خارج نہین ہے - **اقول** اس دعوی کا اثبات تو کجا سینکڑون آپ جیسے اس وادی مین حیران رہے اور آمنا و صدقنا کے سوا کچہہ بہی بن نہ پڑی حالانکہ تہوڑی بات پر فیصلہ تہا کہ بناکر پیش کردیتے **قولہ** اور

دلیل انکی یہہ ہے کہ اول تو تمہاری ساری فرقا سبات پر متفق نہین ہین کہ ایسی عبارت کا
بنانا طاقت بشری سے خارج ہے چنانچہ پادری فندر صاحب نے میزان الحق مین اچھی طرح
اسکا بیان کیا ہے- **اقول**- معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی قاعدہ نمبر پانچ کو یہان بہول
گئے قران تو کہے کہ تم نہ بنا سکوگے اور ایک فرقہ اوسکے مخالف بیان کرے بہلا یہہ بات
کب قابل اعتبار ہوسکتی ہے علاوہ اسکے مخالف جمہور کے قول کو آپ ہی سند نہین جانتے
چنانچہ ہدایت المسلمین کے صفحہ ۷۵ مین آپ صاف لکہتے ہین کہ یہہ مخالف جمہور ہے اسکا کچہہ
اعتبار نہین- الزامی جواب یہہ ہے- کہ آپکے ہان ہی تو سب فرقے متفق الاعتقاد نہین نہ
اناجیل کے باب مین اور نہ مسیح کی نسبت چنانچہ اسکی تفصیل پہلے گذر چکی ہے پادری فندر صاحب
کو بہی یہی جواب سنا دینا- **قولہ** علاوہ ازین فرقہ نظامیہ کا پیشوا ابراہیم بن سیار متکلم اور
رئیس معتزلونکا جسکا حال علامہ شہرستانی نے لکہا ہے کہتا ہے کہ قران مین کچہہ عجوبہ بات
نہین صرف اوسمین یہی عجوبہ پن ہے کہ امور ماضیہ اور آیندہ کی اوسمین خبرین ہین اور کوئی
معارض اور اوسکے برابر سورت بنا نیوالا جو نہوا تو باعث اوسکا یہہ تہا کہ عرب کی لوگون کو
جبراً یا تعجیزاً ممانعت ہتی کہ اسبات کا ارادہ نکرین اگر انکو فرصت ملتی تو اوسکی برابر کوئی
سورت بلاغت وفصاحت اور نظم مین ویسی ہی بنا دیتے- **اقول** علاوہ ازین سے یہان
کیا یہہ مراد ہے کہ آپنے پادری فندر صاحب کے علاوہ اور نئے حوالے نکالے ہین تو یہہ بالکل مغالطہ
اور دہوکہ ہے کیونکہ میزان الحق کے صفحہ ۲۰۷ و ۲۰۸ مین پادری مذکور نے یہہ سب قول نقل
کئے ہین سبحان اللہ جاہل پادری تو خوش ہوگئے ہونگے چاہے فریب ہی ہو- دوسرا یہہ کہ
صرف فندر کی تقلید کر کی عبارت نقل کردی کتاب منقول عنہ کا نام تک نہین لکہا کہ کس کتاب
مین اوسنے ایسا کہا ہے حالانکہ فندر صاحب کا کیا اعتبار ہے وہ تو یون ہی جہوٹے حوالے دیدیا
کرتے ہین چنانچہ اونہون نے اوسی میزان مین کئی باتین خلاف واقع لکہدی ہین از انجملہ
لکہا ہے کہ قران مین ہے کہ زبور کے آنے سے توریت منسوخ ہوگئی ہے حالانکہ قران یا تفاسیر وغیرہ

مین کہین اسبات کا ذکر بہی نہین - اب اوسکی اسبات کو ہم کیونکر مان لین کہ وہ ضرور صحت سی لکہتا ہے - البتہ اگر آپ نی ابراہیم کی کسی کتاب مین یہہ حوالہ لکہا دیکہا ہو تو اوسکو پیش کرین - تیسرا یہہ کہ آپنے صرف دہوکہہ دہی کی نیت سی عبارت نظام کا ترجمہ بالکل غلط کیا ہے کیا اسکو بہی آپنے توریت یا انجیل سمجہہ لیا تہا چنانچہ ہم وہی عبارت جو آپنے نقل کی ہے لکہکر ناظرین بالیاقت وانصاف پسند کی سامنے پیش کرتے ہین تاکہ آپکی راستی کو ملاحظہ کرین اور وہ یہہ ہے - والعجب فیہ من حیث الاخبار عن امور الماضیۃ والآتیۃ ومن جہۃ صرف الدواعی عن المعارض ومنع العرب عن الاہتمام بہ جبراً او تعجیزاً اذ لو خلاہم لکانوا قادرین علی ان یاتوا بسورۃ من مثلہ بلاغۃً وفصاحۃً ونظماً انتہی - ترجمہ - اور عجب قران مین حیثیت اخبار ماضیہ اور مستقبل سے ہے اور ہٹا رکہنے اسباب معارضہ سی اور منع کرنے سی عرب کو اہتمام اوس معارضہ سی جبراً یا تعجیزاً اسواسطے اگر انکو فرصت ملتی تو البتہ قادر تہی اسبات پر کہ اوسکی مثل ایک سورہ بلاغت اور فصاحت مین بنا دیتے - یعنے قران مین کئی عجوبہ پن ہین - اول یہہ کہ اوسمین اخبار ماضیہ اور آیندہ کا حال درج ہے اور یہہ بدون اعلام علام الغیوب کے حاصل نہین ہو سکتا - دوم عرب جو افصح الفصحا تہی ابتدا ہی مین معارضہ سی روکی گئے یعنے اونسی مقابلہ کا مادہ ہی چہینا گیا تہا - تیسرا یہہ کہ عرب کو اسکے مقابلہ سے خدا تعالی نے جبراً یا تعجیزاً منع کر دیا تہا - اب اس ترجمہ اور آپکے ترجمہ مین دو وجہ سی اختلاف ہے پہلے یہہ کہ آپنے ترجمہ مین لکہا ہی کہ قران مین کوئی عجوبہ پن نہین - بہلا صاحب یہہ معنی کونسے عبارت کے ہین - دوسرے یہہ کہ آپ ترجمہ مین عجوبہ پن صرف اخبار ماضیہ اور آیندہ کو بتاتے ہین حالانکہ عبارت مذکورہ سی یہہ نہین نکلتا بلکہ علاوہ ان دو باتو نکی معارضین کو روکنا اور عرب کو تعجیزاً منع کر دینا یہہ بہی عجوبہ پن ہی مین داخل ہے اور یہہ بعینہ مطابق ہمارے قران کے ہے کیونکہ یہہ تو ظاہر ہی ہے کہ اہل عرب آنحضرت سی نہایت درجہ کی عداوت رکہتے تہے اور جو کچہہ آنحضرت کہتے اوسکے ابطال مین حتی الامکان کوشش کرتے تہے پس جبوقت

اونکی سامنے یہہ آیت فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا پڑہی گئی تو اونکو ابطال اس دعوی
مین سخت کوشش کرنی پڑی مگر وہ کوشش بالکل رایگان گئی اور دعوی مذکور کو
ہرگز باطل نہ کرسکے جب اونسی اس دعوی کا ابطال نہو سکا تو صاف عجز ثابت ہوگیا -
اور اسبات کو تو ہم مانتے ہین کہ خداوند تعالی نے اونسی معارضہ کا مادہ ہی چہین لیا اور یہہ
عین ہمارا مطلب ہی - علاوہ اسکے ہم آپ سی پوچہتے ہین کہ مانع معارضہ کا کون تہا اگر خدا تہا
تو یہی ہمارا مطلب ہی ہی کہ خدانے اونکو مقابلہ سی منع کردیا - اور اگر آنحضرت صلعم تہے تو
اوسکی بابت کوئی سند پیش کرنی چاہئی حالانکہ یہہ بات صریحًا مخالف قران کی آیت فَأْتُوْا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ کے ہے خدا تو اونکو اذن عام دی کہ اگر تم سی ہو سکتا ہی تو مثل اسکی بنالاؤ
اور آنحضرت بنانے سی منع کرین بہلا یہہ بات کون عاقل مانیگا قطع نظر اسکے یہہ تو بالکل خلاف
عقل و نقل ہے کہ عرب اور سب امور کی نسبت جہٹ پٹ مقابلہ و مقاتلہ شروع کردین اور اس کام
کی نسبت خاموش ہین اسکے صاف ثابت ہوتا ہی کہ یہہ روک اور ممانعت سب من جانب اللہ تہی
سو یہہ عین معجزہ ہے - غرضکہ اگر آپنے بسبب تقلید فنڈر صاحب کے اس عبارت کو ضرور لکہنا
ہی تہا تو اس عبارت کے معنے بہی تو کسی عالم یا فنڈر ہی سی پوچہہ رکہنے تہے خلاصہ یہہ کہ
اس عبارت سی انکار معجزہ قران کا من حیث النظم وغیرہ کسیطرح نہین نکل سکتا بلکہ اوسکی
کلام تو عین ہمارا مطلب ہی آپنے ناحق تکلیف اوٹہائی - **قولہ** اور شہنشاہ اسمعیل نے
فرقہ مزداریہ کی عقاید مین لکہا ہے کہ یہہ اہل اسلام کا فرقہ اسبات کا قایل ہے کہ ایسا قران
بنانے پر انسان قادر ہی بلاغت اور فصاحت اور نظم مین - **اقول** - یہان بہی آپنے کتاب
کا نام مثل فنڈر صاحب کے نہین لکہا ہم بہی تو دیکہین کہ شہنشاہ اسمعیل کی کونسی کتاب مین
لکہا ہوا ہی ورنہ جہوٹ کبہی سچ نہین ہو سکتا - تعجب تو یہہ ہی کہ مولوی رحمت اللہ صاحب
کے سند لانے کے وقت تو آپ کہہ دیا کرین کہ مولوی صاحب نے صفحہ و سطر نہین بتلایا اسلیے اسکا
جواب نہین چنانچہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی مین لکہا تہا کہ بموجب تشریح

وارڈ صاحب کی بعض متقدمین کو ۲۲ باب لوقا کی کسی کسی آیت پر شبہ تہا - اسکے جواب میں
آپ ہدایت المسلمین کے صفحہ ٥ه مین یون لکہتے ہین - جب تک وارڈ صاحب کی کتاب کا صفحہ
وسطر نہ تبلاوگی ہرگز آپکی بات قابل اعتبار نہین - اب یہان صفحہ وسطر تو بجای خود آپنی
کتاب کا نام ہی نہین لکہا سبحان اللہ یہہ کیا انصاف ہے - بالفرض ہم مان بہی لین کہ
ضرور شہنشاہ اسمعیل نے لکہا ہی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ عقیدہ ابو موسی ملقب بہ مزدار یہ کا
مردود ہی کیونکہ یہہ شخص دیوانہ تہا اسکے دماغ پر بباعث کثرت ریاضت کی یبوست غلبہ کرگئی
تہی ایسی واہیات باتین اوسنی بہت کہین ہین چنانچہ کہتا تہا کہ خدا تعالی جہوٹ بولنے اور
ظلم کرنی پر قادر ہے پس اگر خدا نے یہہ کیا تو جہوٹا اور ظالم ٹہرا اور جب ابراہیم نے اوسے پوچہا
کہ تیری نزدیک کوئی ایمان والا ہی ہے اوسنے کہا نہین ابراہیم نے کہا کہ اب بموجب تیرے
اعتقاد کے کوئی جنت مین داخل نہو سوا تیری اور تین معتقدین تیری کے انتہی - دوسرا
یہہ کہ ہم تو کہتے ہین کہ مثل اوسکی بناکر پیش کرو صرف زبان سے کہدینا کہ انسان بنانی پر
قادر ہے بری الذمہ نہین کرسکتا اور معجزہ منحصر فصاحت وبلاغت نظم پر ہی نہین بلکہ اور
بہی بہت سی وجوہات سے ہے جو اوسمین ہی بطور نمونہ چہہ وجہ تو اعجاث ضروری مین بیان ہو چکیں
اور اسمین بہی مذری لکہے جائینگے - **قولہ** - غنیۃ الطالبین مین فرقہ نظامیہ کے عقاید مین
یون لکہا ہے کہ نظام کا یہہ قول ہے کہ قرآن باعتبار نظم عبارت کے معجزہ نہین ہی اور اوسی
کتاب مین ہی کہ فرقہ معمریہ کا یہہ اعتقاد ہی کہ قرآن فعل اجسام کا ہی خدا کا فعل نہین (الی قولہ)
اب غور کرنا چاہئے کہ یہہ لوگ قرآن پر ایمان رکہتے تہے اور اپنی وقت کے مجتہد اور اپنی فرقون
کے عالم تہے کیا یہہ لوگ بہی قرآن کو نہ سمجہتے تہے اور اوسکی فصاحت وبلاغت سے واقف نہ
تہے یہہ غلط ہی بلکہ وہی لوگ خوب طرح اوسکی نظم وفصاحت اور بلاغت سے واقف تہی مگر قرآن کے
نظم عبارت کو انصاف سے معجزہ نہین مانتے تہے - **اقول** - یہہ جو نظام کا قول آپنے بیان کیا
ہے وہ ہماری واسطے کچہہ بہی مضر نہین کیونکہ قرآن مین آیا ہی فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ

یعنے لے آؤ تم مثل اسکی ایک سورت - شاہ عبد العزیز صاحب اپنی تفسیر کے پہلے جلد مین زیر
آیت مذکورہ جسکا ترجمہ یہہ ہی فرماتے ہین - اس کلام کی مانند ایک سورت لاؤ اقل جسکا
تین آیت ہی اور اسکی مثل بنہایت فصاحت اور بلاغت مین ہو اور ہر ترکیب اوسکی موقع
پر ہو اور ہر تشبیہ اور مجاز اور کنایہ حسن لطافت سی ہو اور تنافر اور وحشت کلمات سی پاک ہو
اسکے سوا اور بہت سی چیزین ہین کہ اگر انکا تتبع کیا جائی تو کلام مشکل پڑے - پہلا یہہ کہ
اسلوب اس کلام کا مخالف اسالیب کلام بشری کے ہی خصوصاً مطالع اور مقاطع مین
دوسرا - اسمین تناقض اور اختلاف نہین ہے - تیسرا یہہ کہ اسمین اخبار غیب اور قصص
ماضیہ سوا مطالعہ کتاب اور مراجعت تواریخ کے تفصیلاً درج ہین اور آئندہ حال بہی اوسمین کئی
جگہہ صراحتاً درج ہے اور پہر وہ مطابق اوسکے جیسا اوسمین درج ہے وقوع مین آیا اور آتا ہی
آپنے ناحق نقل قول مذکورہ سی مغز خراشی کی کیونکہ قران مین تو مثل کی قید لگی ہوئی
ہے ہان اگر کسیکا یہہ دعوی ہو کہ قران بی مثل ہونیسی معجزہ نہین ہو سکتا تو بیان کریز
اور پہر جواب سنین - دوسرا جواب - ہر دانا آدمی اتنا تو جانتا ہی کہ صرف دعوی قابل
سماعت نہین ہوتا بلکہ کوئی دلیل بہی چاہیئے آپ پر فرض تہا کہ اس دعوی کے دلایل ہیے
بیان کرتے بلکہ صرف مختصر فیصلہ اسبات پر ہو جاتا تہا کہ اوسکی نظم کی مانند نظام کی کوئی
عبارت پیش کر دیتے اب اگرچہ وہ تو دار البوار مین پہونچ گیا ہی مگر آپ تو ماشاء اللہ قید
حیات مین ہین اور آپکو علم ادب کے بڑی بڑے مصنفات کے پڑہنے کا بہی دعوی ہے
آپ ہی کچہہ حیلہ کرین - تیسرا جواب - یہہ شخص مخالف کلام الٰہی اور جمہور کے ہی اسکے قول
کا کچہہ اعتبار نہین چنانچہ آپ بہی ہدایت المسلمین کے صفحہ ۵۴ مین اسبات کی قایل ہین کہ
خلاف جمہور اور بلا دلیل کلام قابل اعتبار نہین - اور یہہ جو فرقہ معمریہ کی قول کو آپنے اپنے
دعوی کی سند گردانا ہی آپکے واسطے کچہہ بہی مفید نہین کیونکہ ہماری کلام مخلوق ہونے قران مین
تو ہی ہی نہین بلکہ فصاحت و بلاغت قران کا ذکر ہے - جب آپ دوبارہ خلق قران مین

گفتگو کرینگے اور اوسکی دلائل بیان کرینگے تب جواب باصواب سن لینا - آپکی اس لیاقت پر بہایت افسوس آتا ہی اور ان باتون سی آپکی علمیت اور دینداری خوب ہی ثابت ہوتی ہے کجا ذکر فصاحت وبلاغت قران کجا ذکر خلق قران - الزامی جواب یہہ ہی کہ آپنے اختلاف فرق اہل اسلام کا تو جھٹ پٹ ذکر کر دیا مگر اپنے کتب الہامیہ کی نسبت اپنی فرقونکی تحفے بسخن مخالف فرق تو بجائی خود جو مصلح دین عیسوی تہے اونکا ارشاد توریت کی نسبت ایسا ہے کہ کلام الہی کی نسبت ایسا کہنا مصلحین کا کام نہین بلکہ مفسدین کا اور طرفہ یہہ ہے کہ آپنے ہدایت المسلمین مین جواب سی بالکل پہلو تہی کر کے اونکی ارشاد کو واجب التسلیم مانا - وارد صاحب اپنی کتاب غلطنامہ مطبوعہ سنہ ۱۸۴۲ء کی صفحہ ۲۳ مین قول جناب لوتہر صاحب کی جو مصلح دین عیسوی اور پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کی ہین اونکی کتابون سی یون نقل کرتا ہی کہ جناب ممدوح اپنی ایک کتاب کے تیسرے جلد کی صفحہ چالیسوین اور اکتالیسوین مین لکہتے ہین کہ ہم نہ سنینگے اور نہ دیکھینگے موسی کو اسلئے کہ وہ صرف یہودیون کی لئے تہا اور اسکو ہم سی کسی چیز مین علاقہ نہین اور ایک دوسری اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگی موسی کو اور نہ اونکی توریت کو اسلئے کہ وہ تو دشمن عیسی ہے - پہر لکہتے ہین کہ موسی تو جلادون کا اوستاد ہے - پہر لکہتے ہین کہ دس حکمونکو عیسائیون سی کچہہ علاقہ نہین پہر لکہتے ہین کہ دس حکمونکو خارج کرنا چاہئے کہ تمام بدعت ابہی موقوف ہو جاویگی کیونکہ یے احکام چشمے سب بدعتون کے ہین انتہی -

سبحان اللہ مصلح دین کسقدر حد سی بڑہا کہ موسی علیہ السلام کو دشمن عیسی علیہ السلام اور اوستاد جلادون کا بتلاتا ہے اور مین حیران ہون کہ جب دس حکمونکو عیسائیون سی کچہہ علاقہ نہین اور وہی چشمے سب بدعتون کے اور واجب الاخراج ٹہری تو انکے نزدیک مذہب عیسوی مین اون سرچشمے بدعتون کی مخالف اعتقاد اور عمل چاہئے اسصورت مین شرک اور بت پرستی اور ما باپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو آزار دینا اور خون کرنا اور زنا کرنا اور جہوٹی گواہی دینا رکن ملت مسیحی کے بنتے ہین کیونکہ اون چشمے بدعتون مین تاکید سی حکم توحید اور

تعظیم ابوین اور تعظیم یوم السبت اور امتناع بت پرستی اور قتل اور زنا اور چوری اور آزار ہمسایہ کا ہی اور عیاذاً باللہ اگر یہی دین عیسوی ہی کہ جیسا ارشاد لوتہر صاحب سے نکلتا ہی تو اس دین کو ہم دور سے دونو ہاتہون سے سلام کرتے ہین اور اسکی بیدینی کی درجہ افضل ہے یہہ مصلح صاحب پوری تقلید پولوس مقدس کی کرتے ہین پس جب مصلحین کا یہہ حال ہے تو مفسدین بیچارو نکو کیون تہمت لگائی جائی اور مستحق عذاب ٹہرایا جائی۔

اور اسی جنس شاگرد رشید جناب لوتہر کا پوری پیروی اپنی اوستاد کی کر کے کہتا تہا جیسا کہ موسی کتاب کے صفحہ مذکور مین ہے کہ۔ یے دس حکم کلیسہ مین نہ سکہائی جاوین اور اسی شخص سے فرقہ اینٹی نومنیس کا نکلا ہے اور انکا یہہ عقیدہ تہا کہ توریت اس قابل نہین کہ اوسکو کلام خدا سمجہا جاوی اور قول اونکا یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا حرام کار یا اور کسی طرحکا گنہگار تو یقیناً رستہ نجات مین ہی اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ اوسکے قعر مین پڑا ہوا اور یقین کرتا ہی تو خوشی مین ہے اور جو اپنے تئین دس احکام مین مصروف رکہتے ہین وی علاقہ شیطان سے رکہتے ہین وی سولی پاوینگے موسی کے ساتہہ انتہی (سبحان اللہ دس حکم ایسے ہوئے کہ جو اونسے علاقہ رکہی وہ علاقہ شیطان سے رکہتا ہے اور اوسکی حق مین کیا ہی اچہی دعا معہ موسی علیہ السلام کی ہوئی اور معتقد اس فرقہ کی فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکہکر چاہیے زنا اور چوری اور قتل اور بت پرستی اور اور جہان کی برائیان سب کرتے رہین کہ ہر صورت مین رستہ نجات اور خوشی انہین مین ہوگا۔) اور فاسٹس جو اخیر چوتہی صدی مین تہا لکہتا ہی کہ انجیل جو متی کیطرف منسوب ہی اوسکی تصنیف ہی نہین۔ اور پروفیسر بائر جرمنی کہتا ہی کہ یہہ تمام انجیل جہوٹی ہے۔ اور شیوز اور شلتش انجیل ہی سے بہت ہی تہوڑا اعتقاد رکہتے تہے انتہی۔ انکے جواب مین آپنے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱ مین لکہا ہی کہ فاسٹس چوتہی صدی کا آدمی ہی اور غیر مشہور بے اعتبار و بیدین آدمی تہا۔ اور پروفیسر بائر جرمنی ۱۹ صدی کا آدمی ہی علے ہذا القیاس وی دونو بہی بہت ہی

بیچھلے ہین اور یہہ تینون شخص بیدین اور دنیا دار آدمی تہے انتہی - اور ڈاکٹر ولیمس اور چہاپ والون انجیل فرقہ یونی ٹیرین نے باب اول اور دوم متی کو الحاقی تبلایا ہی اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین کہ مسیحیون کے نزدیک بہت بڑا معتبر ہی بالخصوص رومن کاتلک کے نزدیک نسبتاً مہ کو انجیل سے علیحدہ کردیا ہے - اسکے جواب مین آپنے اوسی صفحہ مذکور مین لکہا ہی کہ مولویصاحب کتاب کی سند نہین لائے - مین کہتا ہون کہ ایسا دروغ بیفروغ آپنے کہنا کیون شروع کیا ہے اور ظاہری آنکہونکو بہی قطع نظر باطنی سی کیون بند کرر کہا ہے مولویصاحب تو حوالہ کتاب بمعہ باب صفحہ دے رہے ہین چنانچہ حاشیہ پر لکہتے ہین کہ یہہ سب کچہہ کاتلک ہرلڈ کی ساتوین جلد اور صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہی یہہ صاف انکار آپکا کچہہ فایدہ نہین دیتا - اب آپکو چاہئے کہ یا تو حسب فرمودہ عالمان مذکور کے انجیل متی کو نہ مانین یا قران کے معجزہ فصاحت وبلاغت پر ایمان لاوین اور کوئی چون وچرا مت کرین علاوہ اسکے بیان مذکورہ سی تو صاف ظاہر ہی کہ قران کے بیمثل ہونے سے کسی نی انکار نہین کیا اور یہان آپکے محققین تو صاف اناجیل ہی سی منکر ہین خصوصاً مصلح دین عیسوی لوتہر صاحب معہ شاگرد رشید کہ مسیح کو دشمن عیسی مانتے ہین +

اب آگی بانی ہتی صاحب اپنی رائے بیان کرتے ہین اور یہہ رای انکی ملخصاً نقل کیجاتی ہے **قولہ** اب فرقونکا تو بیان ہوچکا اب ہم بہی تو دیکہین کہ یہہ دعوی درست ہے یا نہین ہماری رائے مین قران جیسی عبارت کا بنانا طاقت بشری سی خارج نہین - **اقول** - بیان مذکورہ سے صاف ثابت ہی کہ نقل اقوال فرق مذکورہ سی بجز دہوکہہ اور فریب کی آپکا کچہہ مطلب نہین حاصل ہوا اور ہماری الزام کو دفع کی کچہہ بہی مدد نہین ملی - اور یہہ آپکی رائ اوسوقت درست ہوتی جب اس رائے کے ساتہہ ہی ایک سورۃ مثل قران کے آپ بناکر یا کسی سی بنواکر ٹانک دیتے نہین تو ایسی واہیات دعوی کو کون سنتاہی اور اگر صرف آپکی رائے سے معجزات ٹلجائین تو مسیح کا باکرہ سی پیدا ہونا شریر آدمی کب معجزہ مانتے ہین بلکہ وہ تو ہزار ہا باکرہ دکہلا دینگے

جو بچہ جنتی ہین ہم ہی ایک پنجابی مثال دیا کرتے ہین - کہ اونٹ کی مونہہ سی لاڑی کی بو آتی ہی -
پہر پانی پتی صاحب جواب سوال مقدر کرکے فخریہ فرماتی ہیں ملخصاً **قولہ** اگر کوئی کہی کہ تمکو
اتنی طاقت کہان کہ تم قران کی فصاحت کو سمجہہ سکو تو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہمنی قران اور کتب
صرف نحو منطق معانی حکمت ادب اور بڑی بڑی علماء کی مصنفات پڑہی ہین جب اس پر بہی ہمکو
سمجہہ نہ آوی تو وہ نظم ہماری حق مین معجزہ نہین ہو سکتی اور اوسپر ہم ایمان نہین لا سکتی **اقول**
قائل کا کہنا تو بجا اور درست ہی چنانچہ آپ کی اسی کتاب مین ابراہیم بن سیار کی عبارت عربی
کے ترجمہ اردو سی معلوم ہوتا ہی کہ آپنی علوم مذکورہ کا صرف نام ہی سنا ہی - علاوہ اسکی ایسا دعوی
پادری کلارک کی خوش کرنیکو چاہیئی تہا سو وہ تو آپکو عالم جانتی ہی ہین لطف اس دعوی کا رد بروز
اسماہی اور ایک طالب علم مسمی کمال الدین کو تو شرح تہذیب کی موجبات پڑہانی کے وقت فرمایا تہا
کہ اس کتاب کو پڑہے ہوی مجکو مدت ہو گئی ہی اب یہان کس شیخی پر دعوی پیش کرتی ہین اور
یہہ جو کہا کہ ہماری واسطی معجزہ نہین ہم بفرض محال مانتی ہین کہ آپنی علم عربی بہی پڑہا اور فصاحت
بلاغت بہی جانتی ہین اور ایسی جاننی کے باعث فصاحت قران کو معجزہ نہین مانتی تو فیصلہ جلد ہوسکتا
ہے کہ آپ ایک سورۃ مثل قران کی بنا کر پیش کر دین اور اس کام سی ہماری سب مخالفین
آپکی ممنون بہی ہونگی - اور قران کا بہت دفعہ پڑہنا آپکا تو مباحثہ امرتسر مین خوب دانانون
کو معہ آپکی مددگارونکی مثل کلارک وغیرہ کی جب آپ سورۃ یٰس کو چہٹی ساتوین سیپارہ قران مین
ڈہونڈہتی تہے معلوم ہو گیا تہا - مین کہتا ہون کہ آپکو اس دعوی واہیات بی بنیاد سی کچہہ شرم
نہ آئی اپنی تعریف اپنی مونہہ سی آپ کرنا ئی سہ ستایش خود بخود کردن کجا زیبد ترا حافظ
چو زن پٹہان خود مالد حظوظ نفس کے پابد **قولہ** اگر دعوی یہی ہی کہ قران باعتبار مضامین عالیہ
کے معجزہ ہے تو یہہ بہی قابل تسلیم نہین **اقول** ایسی دہو کہون سی جاہل پادریونکو خوش کیا
کرو - مضامین عالیہ منجملہ اسبابون معجزہ سی ہے **قولہ** کیونکہ جو مضامین عالیہ ادمین درج
ہین سب باتین انجیل اور توریت سی اوسمین درج کی گئین **اقول** ایسا ہی یہودی انجیل

کی نسبت بہی کہتی ہین کہ جو کچہ انجیل مین تعلیمات حسنہ ہین ہے وہ توریت اور تعلیمات حسنہ یہود
سے (جو مسیح نے رات دن کی وعظ اونکے سے چرا لیا) اور تعلیمات یونانیون سے (جو اوس زمانہ مین
علم اخلاق اور علوم عقلیہ مین ممتاز تہی) ہے اور وہ جو پادری فنڈر صاحب نے حل الاشکال مین
لکہا ہی کہ یہودی چونکہ بباعث عناد اور بے ایمانی کی یہہ بات کہتی ہین اسلئے اونکا کہنا قابل
اعتبار نہین - مین کہتا ہون کہ قران کی باب مین عیسائیونکا کہنا بہی اسیواسطے قابل نہین قطع
نظر اسکے بیبل مین مضامین عالیہ کہان البتہ خدا کو ریچہ اور شیر اور چیونٹی تو بیشک صاحب
توریت نے لکہا ہی اور اوسکی احمقانہ باتونکا پولوس مقدس نے ذکر کیا ہی اور انبیاء کی نسبت
صدور کبائر مثل زنا و فریب و جہوٹہ بہی لکہا ہی اور انجیل مین اونکو چور ڈاکو کہا گیا ہی - آپ
اگر اونکو مضامین عالیہ کہتی ہین تو صاحب ہماری قران مین ایسی باتونکا ذکر نہین - ہم اپنے خدا
کو واہیات مذکورہ سے بری جانتی ہین اور انبیا کو بہی معصوم سمجہتی ہین **قولہ** ہان وے مضامین
جو کتب مقدسہ سے اخذ نہین کئے گئے اور صریحاً برخلاف کتب الہامیہ کے ہین اونکی عمدیت کی اگر آپکے
پاس کوئی دلیل ہو تو پیش کرو **اقول** یہہ کیا دہوکہ ہے قران مین کوئی مضمون توریت وانجیل سے
اخذ کیا ہوا نہین ہان البتہ بعض مضمون قران کے توریت وانجیل کے مطابق ہین سو مطابق ہونے
سے ماخوذ ہونا لازم نہین آتا اور اکثر مخالف ہین ہان جو مخالف ہین اونکی عمدگی کان دہر کے
سنیئے خوف طوالت سے ایک حوالہ پر کفایت کیجاتی ہے قران مین ہے لیس کمثلہ شیئی یعنے اوسکی مانند
کوئی چیز نہین اس مضمون کی عمدگی اظہر من الشمس ہے اور یہہ مضمون کتب مروجہ عیسائیان کے
خلاف ہے کیونکہ اسکے مقابلہ مین نبی حزقیل یا یرمیا باب ۳ ورس ۱۰ مین لکہا ہی کہ خدا ریچہ کے مانند ہی جسکے جواب مین آپنے ہدایت المسلمین کے
صفحہ ۱۲ مین لکہا ہی کہ کیا اچہا استعارہ ہے حقیقت مین عام مضمون بغیر اس استعارہ کے کسی عالم کی سمجہ مین نہ آتا - **قولہ** یہی حال
انجیل کا ہی جو مضمون توریت کی انجیل مین ہین اونکو ہم تعلیم مسیح مین داخل نہین کرتے بلکہ یون
کہتے ہین کہ مسیح نے اونکی تصدیق کی عیسی کی وہی تعلیم ہے جو توریت سے جدا ہی اور اوس کتاب
سے نہین لی گئی **اقول** الحمد للہ کہ آپنے اتنا تو مانا کہ جتنے مضمون توریت کی انجیل مین ہین وہ

تعلیم مسیح نہین اور عیسیٰؑ کی تعلیم توریت سی جدا ہی ہان صاحب توریت کی مضامین تعلیم انجیل مین کیونکر
داخل ہوتی کیونکہ توریت سی کسی پیغمبر کا ابن احد حقیقی اور خدا ہونا ثابت نہین برخلاف انجیل کے کہ
اوسی عیسائی مصلوب صاحب کو خدا کا حقیقی بیٹا اور خدا ہونا ثابت کرتے ہین اور توریت سی عقیدہ
تثلیث کا بالکل نہین نکلتا اور انجیل مین لکھا ہی کہ خدا تین ہین اور توریت مین حلت حرمت جانورون
کی تفصیل سے لکھی ہے جسکے مقابل مین پولوس مقدس فرماتی ہین - پاکونکی لئے سب کچھ پاک
ہے ناپاکون کے واسطے کچھ بھی پاک نہین علاوہ اسکی بموجب آپکی قول کی کہ عیسیٰؑ کی تعلیم توریت سی
جدا ہے عیسائی زنا اور چوری اور جھوٹھ اور ماباپ کی بیفرمانی اور فریب اور دغابازی او مکاری
وغیرہ سب چیزونکو درست اور واجب العمل جانین کیونکہ ان امور کی نسبت ممانعت توریت مین
آچکی ہے اور مسیح کی تعلیم توریت سی جدا ہی پس امور مذکورہ کی واسطے علما مسیح مین ممانعت نہین چاہیے
بلکہ ان پر عمل کرنا موجب نجات سمجھنا چاہیئے **قولہ** اب رہی سلاست اور خوبی جملونکی اور بدایع
لفظی اور معنوی رعایت سو اسکی نسبت ہم یہ نہین کہہ سکتی کہ ایسی عبارت انسان نہین بنا سکتا
کیونکہ جو لطافت ذاتی اور رعایت عبارت اور سلاست الفاظ کی قران مین ہی ویسی ہی لطافت
اور کتابون مین پائی جاتی ہے چنانچہ قصاید امرؤ القیس کی جنکی نسبت مولوی عبدالرحیم فاضل
کلکتی نے یہہ لکھا ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ جمیع ادبا اور عامہ بلغا ان قصائد کی فضل اور براعت
اور حسن اور نباہت پر متفق ہین **اقول** آپکی ذات سی اتنا ہی غنیمت ہی کہ قران مین لطافت
ذاتی اور رعایت عبارت اور سلاست الفاظ کی ہی مگر اتنا فرق ہی کہ ایسی رعایت اور کتابون مین
بھی پائی جاتی ہے سو یہہ آپکا محض وہم ہی کیونکہ امراؤ القیس کے اکثر شعرون پر اوستادون
نے عیب پکڑا ہے چنانچہ مطلع پر سے (قِفَا نَبْکِ مِنْ ذِکْرَیٰ حَبِیبٍ وَّ مَنْزِلِ بِسِقْطِ اللِّوَیٰ
بَیْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ) بان صدر البیت جمع بین عذوبۃ اللفظ وسہولۃ السبک وکثرۃ المعانی
فانہ وقف واستوقف وبکی واستبکی وذکر الحبیب والمنزل وان الشطر الثانی لا یوجد فیہ
شئی من ذلک - اور مولوی عبدالرحیم کا حوالہ جو آپنے اپنے دعوی کی تائید مین بیان کیا ہے

اوسکو آپکے دعوی سے کچھہ بہی علاقہ نہین کیونکہ مولوی صاحب مذکور یہہ نہین کہتے کہ اوسکی
قصایدِ فصاحت وغیرہ مین قران جیسے ہین ہان اگر کسی عالم کی اسباب مین سند لاتے کہ
امرء القیس کے قصیدی فصاحت و بلاغت مین قران جیسے ہین تو ایسی سند ضرور قابل لحاظ
بہی ہتی حالانکہ کوئی عالم اور فاضل ایسا دعوی نہین کرسکا بلکہ جب قران شریف نازل ہوا
تب سبعہ معلقہ کے قصایدِ جو خانہ کعبہ کی دروازی پر بامید جواب لٹکائی ہوئی تہے اوتارے
گئے اور امرءُ القیس وغیرہ کی فصاحت فصحاء عرب کے نزدیک ختم ہوگئی - علاوہ اسکے سبعہ معلقات
کے شاعرون مین سے ایک لبید ابو ربیعہ شاعر تہا اوسنے چند آیات اول سورہ بقر کی کہین سے
دیکھہ لین اور بجز دیڑہنے کی ایسا شرمندہ ہوگیا کہ اوسنے صاف اقرار کرلیا کہ یہہ آیتین ضرور
خدا کی الہام سے ہین اور پہر اوسیوقت وہ مسلمان ہوگیا اور بعد اسلام کی اوسنے کفار کی تمام
اون ہجوؤن کا جو آنحضرت اور قران شریف اور آپکے مذہب کی طرف راجع تہین جواب لکہا
چنانچہہ یہہ سب حال جان ڈیونپورٹ صاحب کی کتاب کے ترجمہ مسمی بہ مویدُ الاسلام کے صفحہ ۶۹ و ۷۰
مین مفصل لکہا ہے - اب آگے پادری صاحب مسیلمہ کذاب کے قران کا حوالہ دیکر لکہتے ہین
جسکا خلاصہ یہہ ہے - **قولہ** قطع نظر اسکے عین ایام زندگی آنحضرت مسیلمہ نی ملک یمامہ مین
نبوت کا دعوی کیا اور ایک قران بہی اپنا عرب کے لوگونکو سنایا اور یہہ بہی کہا کہ مجہپر وحی
آتی ہے چنانچہ چند آیات اوسکی قران کی یہان لکہی جاتی ہین جو شخص علم ادب سے بہرہ
رکہتا ہوگا عبارت قران کو کبہی معجزہ نہ مانیگا - **اقول** گر نہ بیند بروز شپر چشم چشمۂ آفتاب
را چہ گناہ سچ ہے کیون نہو کہ آپ جیسے ادیب پیدا ہون اور مسیلمہ کی عبارت کو کلام
الہی سے مقابلہ کرین لطف تو جب تہا کہ آپ اوسکے معنی بہی ساتہہ ہی لکہدیتے تا کہ قطع نظر
عبارت کی فصاحت سے اوسکے مضمون کی لطافت بہی ناظرین پر کہلجاتی شاید آپکو شرم مانع
اسبات کی ہوئی ہوگی لہذا ہم وہ عبارت بمعہ ترجمہ یہان لکہدیتے ہین - اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ
کَیْفَ فَعَلَ بِالْحُبْلٰی آیا نہین دیکہا تو نے اپنے خدا کی طرف کہ کسطرح کیا ساتہہ حاملہ کی نکالی اوسنے

اَخرَجَ مِنہَا نَسَمَۃً تَسعیٰ نکالے اوسسے چھوٹے بچے دوڑنیوالے مِن بَین صِفَاقٍ وَحَشیٰ
صفاق اور پردی کے درمیان سے اَلَم تَرَ اَنَّ اللہَ خَلَقَ النِّسَاءَ اَفرَاجًا آیا نہین دیکہا
تونے تحقیق پیدا کیا ہے اللہ نے عورات کو فراج۔ وَجَعَلَ الرِّجَالَ
لَہُنَّ اَزوَاجًا اور کیا مردونکو خاوند اونکا فَتُولِجُ فِیہِنَّ اِیلَاجًا پس دخول کرتے ہین
ہم بیچ اونکے دخول کرنا ثُمَّ نُخرِجُ مَا تَشتَہِینَا اِخرَاجًا پہر نکالتے ہین ہم وہ چیز جو
خواہش کرتے ہین ہم نکالنے کی فَیُنتِجنَ لَنَا اِنتَاجًا پس بچے نکالتے ہین واسطے ہمارے
بچے نکالنے۔ پس جای غور ہے کہ ایسی مضمون کو جو عقلار کی نزدیک ایک مضحکہ ہے قرآن
شریف کے مقابلہ مین پیش کرنا داناؤن کا کام نہین۔ سچ ہے متعصب آدمی کو دور اندیشے
نہین ہوا کرتی افسوس آپنے اتنا بہی نہ سوچا کہ ہم کس مونہہ سی ایسے مضمون کو اوس کلام
الہی کے مقابلہ مین کہ جسمین سراسر محبت الٰہی اور تزکیہ نفس اور تہذیب اخلاق اور ہدایت
بنی آدم وغیرہ اچہی اچہی باتین درج مین پیش کرتے ہین شاید آپنے مضمون عبارت
مسلیمہ کو بعینہ مثل مضمون کتب الہامیہ اپنی کے پاکر سمجھہ لیا ہے کہ کلام الہی مین ایسے ہی
مضمون ہوا کرتے ہین جیسا کہ کتاب یسعیاہ کے باب ۳ ورس ۱۷ مین لکہا ہے۔ اسلیے
خداوند صیہون کی بیٹیون کے چاندی کی کہنی کو ڈالیگا اور خداوند انکے اندام نہانی کو
اُکہاڑیگا انتہے۔ پہر کتاب مذکور کے باب ۴۷ ورس ۱ مین لکہا ہے۔ اُتر آ اور خاک پر بیٹھہ اے
بابل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر تخت کے بیٹھہ اے کسدیون کی دختر تو اب آگی کو نرم اندام
اور نازنین نہ کہلائیگی۔ ۲۔ چکی لے اور آٹا پیس اپنی کہولدی ٹانگ عریان اور ران ننگی کر
اور ندیون مین سے پیدل جا۔ ۳ تیری برہنگی کہلیگی بلکہ تیری چہاتی دیکہی جائیگی انتہی۔
پہر اسی کتاب کے باب ۲۳ ورس ۱۶ مین لکہا ہے۔ آ او چہنال بربط اوٹہا لے شہر مین گذری
پہر کہ تو فراموش ہوگئی ہے ساز کو خوب بجا بہت سی غزلین گا تا کہ تجھے یاد کرین ۱۷۔ اور
ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور پر نگاہ کریگا اور وہ پہر خرچی کے لئے جائیگی اور

روئے زمین پر ساری مملکتون سے زناکاری کریگی - ۱۸ لیکن اوسکا حاصل اور خرچی خداوند کے
لئے مقدس ہوگی اور اوسکا مال ذخیرہ نہ کیا جائیگا اور باز رکہا نہ جائیگا بلکہ انکے لئے حاصل ہوگا
جو خداوند کے حضور رہتے ہین کہ کہاکے آسودہ ہووین اور شایستہ پوشاک پہنین انتہی -
چونکہ آپ نے دعوی کیا ہے کہ مسیلمہ کی عبارت فصاحت مین قران کے برابر ہے سو قطع نظر
فصاحت کے وہ تو بالکل قواعد نحویہ اور محاورات عرب اور حسب واقعہ وغیرہ کے بہی خلاف ہے
چنانچہ فی البدیہہ سات خلاف اوسمین معلوم ہوئے ہین اگر کوئی صاحب لیاقت اور کوشش
کرے تو زیادہ نکال سکتا ہے اور وہ یہہ ہین - اول کیف فعل بکذا تخریب و استیصال مین
آتا ہے بخلاف اسکے کہ حبلی مقام ثمرداری و برخورداری کا ہے - دوم اخراج نسمہ کا بحالت
سعی ناممکن ہے اسواسطے کہ محاورات عرب مین حال وصفت بروقت تعلق فعل کے اپنے ذوالحال
و موصوف مین بالفعل موجود ہوتی ہین بخلاف اسکے کہ وقت اخراج کی نسمہ مین سعی غیر موجود
ہوتی ہے بلکہ وہ حالت سعی کی بعد انقضائے میعاد رضاعت وصبی کے ظہور پاتی ہے جیسا
کہ فلما بلغ معہ السعی سے ظاہر ہے - سوم - اخراج نسمہ کا مابین صفاق و غشا سے مہمل ہے
کیونکہ صفاق جلد تمام بدن کو جو زیر جلد رقیق منبت شعر ہے یا جلد تمام بطن کو جو حاوی
ہے جمیع اعضاء و امعاء و معدہ وغیرہ کو بولتے ہین اور غشا جلد رقیق کو جو مراد یہان غشاء
مشیمہ سے ہے کہتے ہین اب مابین صفاق و غشا سے نکالنا کوئی معنے نہین رکہتا نہ حقیقی
نہ مجازی حقیقی ظاہر ہے کہ جسم نسمہ کا ملفوف بغشاء مشیمہ کے ہوتا ہے فقط اور صفاق حاوی
بطن کو اوس سے کچھہ تعلق نہین چہ جائیکہ کہا جاوے مابین صفاق و غشاء سے اگر غشاء سے
ہی مراد غشاء محیط رحم و معدہ وغیرہ لیوین تو بالکل غلط ہے کیونکہ اخراج اوسکا مابین
رحم سے ہے نہ کہ غشا و صفاق سے اور نہ مجازی ہو سکتی ہین کیونکہ مجاز اگر نسمہ مین لیا جاوے
تو بمعنے نطفہ لیا جاویگا یعنے اخراج نطفہ کا وہان سے ہوا تو اسسے بہی بدتر ہے کہ اخراج نطفہ کا
من بین الصلب والترائب ہی سب حکماء کہتے ہین یا تو نطفہ جمیع اعضاء بدن مین سے آتا ہے

یا دماغ وصلب مین سے یا بین صفاق وغشا مین سے نہین آتا اور اگر مجاز من بین الصفاق
والغشا مین لیا جاوی تو ازان بدتر ہے کہ مجاز درصورت تعذر حقیقت کے ہوتا ہی اگر
تعذر نہو تو اختیار کرنا اوسکا برائی مبالغہ یا تاکید یا دیگر نکات کے ہوتا ہی اب من بین
الصِفَاق والغشاء مین کوئی نکتہ ولطیفہ وتاکید نہین - چہارم - خلق الفناء افراجًا
بے معنے ہی کہ فرج ایک مجری ومنفذ مخصوص کا نام ہے فناء پر اوسکا حمل ناجایز اور مابین
مفعولین خلق وجعل کے حمل شرط ہی جیسا کہ جعل الارض مہادًا مقتضی ہے کہ الارض مہاد
صادق ہے - پنجم - نسبت ایلاج کی طرف جناب باری کے بڑی سوء ادبی ہے کہ نسبت کرنے
ایسے امر کی جسکو سب عقلاء واہل ملل حرام جانتے ہین طرف باری کے اپنی کلام مین مخالف
غرض رسالت کے رسول واسطے برأت وتنزیہ باری کے ہوتا ہی نہ کہ خدا کو فاعل ان افعال
قبیحہ کا بناوی واہ کیسا خدا مسیلمہ کا ہی کہ آپ مولج قبل النساء بنی کا شایق ہوا - ششم
ایلاج متعدی بنفسہ ہے نہ کہ متعدی بغیر - ہفتم - تخصیص نسمہ بیوجہ ہی حالانکہ اخراج عورت
کا بہی ہوتا ہے - پس جس حالت مین عبارت مذکور فصاحت ہی سی عاری ہی تو بلاغت لوا ستے
اعلیٰ تر ہے کیونکہ بلاغت عبارت ہی مطابقۃ الکلام لمقتضی الحال بعد کونہ فصیحًا سے ای بعد
کونہ موافقًا لقواعد العلوم الادبیۃ ومحاورات العرب یکون مطابقًا وموافقًا لمقتضی الحال
وفی الکلام المخدوش فیہ کلہا منتفٍ فمن این یکون بلیغًا وفصیحًا فتامل - **قولہ** - پس اگر
نظم قران ہی معجزہ ثبوت نبوت کے لئے کافی ہی تو مسیلمہ بیچارہ نے کیا قصور کیا تہا کہ ابوبکر
نے لشکر روانہ کر کے اوسسے لڑائی کی انتہی ملخصًا - **اقول** - مسیلمہ کا یہ قصور تہا کہ وہ جہوٹا
نبوت کا دعوی کرتا تہا اور جہوٹے نبیون کے قتل کے واسطے توراۃ مین قطعی حکم آچکا ہے
جیسا کہ استثناء کی باب ۱۳ ورس ۵ - اور باب ۱۸ کے ورس ۲۰ سے ظاہر ہی اور جہوٹے نبی
موسیٰ کی زمانہ سی برابر دنیا مین ہوتی رہے ہین چنانچہ حواریون کے وقت مین بہی کئی ایک
تہے مگر بقا پذیر نہین ہوئے - پس اسواسطے حضرت ابوبکر نے اوسکو قتل کرایا - **قولہ** ابو الفداء

لکہتا ہی ولما رای ابو بکر کثیر من قتل اَمر بجمع القران من افواہ الرجال و جرید النخل والجلود و ترک ذالک المکتوب عند حفصۃ بنت عمر زوجۃ النبی صلعم اسی معلوم ہوتا ہی کہ نظم قران ابو بکر کے نزدیک بہی معجزہ نہ تہا انتہی۔ **اقول** سبحان اللہ نتایج نکالنے آپ ہی پر منحصر ہین ذرا خدا کا خوف کر کے یہہ تو فرماؤ کہ آپنے یہہ نتیجہ کہان سی نکالا ہے حالانکہ جمع کرانے قران سی قران کا غیر معجزہ ہونا ہرگز کسی طرح نہین نکل سکتا اگر یہی بات ہی تو چاہیے کہ معجزات عیسویہ مندرجہ اناجیل مروجہ بہی اونکی مؤلفان کے نزدیک غیر معجزہ ہون حالانکہ آپ اسبات کے قایل نہین۔ پس ایسی چالاکیان پادریونکو خوش کرنیکے لیئے شانا علمائے اہل اسلام کے نزدیک نہین چل سکتین۔ **قولہ** اور سوا اسکے بہت کتابین ایسی ہین کہ آجتک اونکی عبارت کے برابر کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی جیسے مقامات حریری کہ جسکی عبارت کو علماء مسیحیہ جو عربی دان ہین قران کی عبارت سی بہتر بتلا سکتے ہین۔ **اقول** فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ معلوم ہوتا ہی کہ آپنے ابتک معجزہ کے معنے بہی نہین سمجہے کیونکہ معجزہ عبارت ہی امر خارق عادت سی کہ وقت مقابلہ منکران ظہور اوسکا اوپر ہاتہہ مدعی نبوت کے ہو اور منکر اوسکے لانی سے عاجز ہون پس اب سوچنا چاہیئے کہ مصنفان ان کتب نے کب یہہ دعوی کیا تہا کہ ہم یہہ کتابین قران کی فصاحت و بلاغت کی مثل بناتی ہین یا ہماری جیسی اور کوئی کتاب نہین بناسکیگا بخلاف جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ روبروئے تمامی فصحاء عرب در کفار مکہ کے دعوی کیا کہ تم مثل اسکی ایک چہوٹی سی سورت بہی کبہی نہ بنا سکو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ نہ لاسکے تو نوبت تیر تلوار تک پہونچائی۔ اور کسی کی صرف زبان سی سن لینا کہ اس کتاب کی برابر کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی محض دعوی بلا دلیل ہے آپکو چاہیے تہا کہ پہلے برابر کرنیکی لیاقت حاصل کر لیتے پہر یہہ لفظ زبان مبارک سی نکالتے۔ اور یہہ جو کہا کہ مقامات حریری کی عبارت کو علمائے مسیحیہ قران کی عبارت سی بہتر بتلاتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ اگر علماء مسیحیہ عربی دان ہے

ایسی عیسائی مراد ہین جو پادری کلارک کی کوٹھی کو آسمان سی بہتر سمجھتی ہین تو تو تسلیم ہے ورنہ کو
صاحب علم ایسے بات نہین کہہ سکتا اور کیون ہو کسواسطی علمای مسیحی بیچاری تو اردو زبان سے
ہی معذور ہین عربی زبان کی لیاقت اونکو اس درجہ کی کہ جسمین ایک کو دوسری کتاب پر باعتبار
فصاحت کی ترجیح دی سکین کہان حاصل ہے چونکہ آپ صرف نیت دہوکہ دہی کی رکھتی ہین
اسیواسطی ایسے بیفایدہ باتین جڑ دیتے ہین ورنہ اگر علمای مسیحی فصاحت وغیرہ سے کچھ
ہی خبر رکھتی تو ہمارا اونکا دو صورت سی جلد فیصلہ ہوجاتا پہلی یہہ کہ اگر انہین دین داری
منظور ہوتی تو بعد انصاف تام اور تتبع کتب فصاحت وبلاغت وغیرہ کے مان لیتی کہ ضرور
قران کی مثل ممکن نہین کہ بن سکی اور آیت ولن تفعلوا سی جان لیتی کہ کس زور کا معجزہ باعتبار
خبر غیب کے ہے جسکا عشر عشیر بہی توریت وانجیل مین نہین پایا جاتا دوسری یہہ کہ اگر تعصب
پر بہی اصرار کرتے تو صرف تین آیت کا معارضہ کر کے کہدیتے کہ دیکہو ہمنے قران کی مثل بنا کر
دکہلا دیا۔ رہا یہہ کہ آپنی مقامات حریری کو بہت فصیح سمجہا ہی باعث اوسکا ناواقفی کتب
فصاحت وتواریخ سے ہے ورنہ نقاد علم فصاحت وبلاغت کے ہرگز اوسکو بلاغت کی کمال پر
نہین دیکہو علامہ تفتازانی صاحب مطول مصنف مقامات حریری کو بلاغت سی بالکل عاجز جانتے
ہین چنانچہ کتاب مختصر معانی صفحہ ۴۳۱ مین بعد ذکر کرنی محسنات کی جو بلاغت مین چاہئین فرماتی ہین کہ اصل
حسن کا یہہ ہے کہ الفاظ معنونکی تابع ہون نہ برعکس اسکی اور پہر اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ
کہ جب حریری نے باوجود کمال فضل کے دیوان انشا مین لکہا تو اس حسن سی عاجز ہو گیا چنانچہ
عبارت عربی مین یون ہے۔ وحین رتب الحریری مع کمال فضلہ فی دیوان انشاءہ
عجز فقال ابن الخشاب ہو رجل مقامات اسے رجعلیتہ وجراتہ مقصور علی ذلک لایتجاوز
غیرہ۔ اور تاریخ یافعی مین لکہا ہے کہ بعد شایع ہونے مقامات کی فضلاء نے وزیر کے
روبرو بیان کیا کہ یہہ شخص فن انشاء سے ماہر ہی نہین چنانچہ وزیر نے روبرو بلاکر اسے
کہا کہ اور بہی کوئی مقام لکہو وہ اوسوقت بالکل ساکت ہو گیا بعد مدت کی چند مقام لکہی اور

روبرو نہ کہہ سکنی کا یہہ عذر کیا کہ مین بباعث خوف کی اوس وقت نہ کہہ سکا تہا کیا خوب فصحاء
تو اوسکو فصیح نہ سمجہین اور علماء مسیحیہ کلام اللہ کے برابر کہین اسیواسطی تو ہم کہتی ہین کہ آپ
پہلی ترجیح عدم ترجیح کی لیاقت پیدا کرلین پہر ایسے بات سونہہ سی نکالین علاوہ اسکی وہ بیچارہ
تو خود ایسا دعوی ہی نہین کرتا اور آپ ناحق اوسکی کتاب کو قران کے برابر تبلاتی ہین سچ
ہے مدعی سست اور آپ جیسی گواہ چست غرضیکہ بموجب قول آپکے فاضل حریری فصیح تہا اور وہ منجملہ اہل
اسلام سے ہی خود قران کے کل معجزات پر ایمان رکہتا تہا جمین سے ایک فصاحت ہے
آپ کیون جلد وساوس شیطانی سی اثر پذیر ہو جاتی ہین آئیندہ اگر تحقیق حق منظور ہو تو
واسطی رفع وساوس دشمن انسان کی تریاق اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کا استعمال
کر لیا کرین تاکہ ایسے زہر مہلک سی بچے رہین اور وہ جو آپنے صفحہ ۳۲ مین لکہا ہی کہ حضرت
علی کا دیوان دیکہنا چاہیئے کہ اوسکی فصاحت و بلاغت قران سی ہرگز کم نہین اوسکا جواب
یہہ ہے کہ بیشک دیوان کی عبارت فصیح تو ہی مگر قران کی برابری ہرگز نہین کر سکتے نہ تو
حضرت علی رض نے دعوی کیا ہے اور نہ فرقہ عالیہ نی بلکہ وہ تو قران شریف کو ایک بڑا کامل معجزہ
جانتے تہے چنانچہ مواہب مین حضرت علی سی روایت ہی کہ آپنی حضرت سرور کائنات سی
پوچہا کہ آپنی اسطرحکی فصاحت کہان سی حاصل کی ہے حالانکہ ہم ہی عربی ہین حضرت نی
فرمایا کہ فصاحت حضرت اسمعیل ع مفقود ہو گئی تہے سو جبرئیل نے مجہی سکہادی انتہی۔ اور
ایسا ہی حضرت عمر رض سی بہی منقول ہی۔ پس جبکہ وہ خود قران شریف کو ایک بڑا معجزہ
سمجہکر اوسکی فصاحت و بلاغت سی حیران تہی تو پہر اوسکی دیوان کو قران کے مقابل کرنا بالکل داناؤن
کا کام نہین بلکہ اپنے تئین بے اعتبار ٹہرانا ہے۔ **قولہ** اور موارد الکلم فیضی کی تصنیف
جسکو جاہل قران فیضی مشہور کرتے ہین کمال اوسکا یہہ کہ تمام نصایح اور عقاید اہل اسلام
کے عربی مین بے نقط حروف مین لکہی ہین فصاحت و بلاغت جیسی چاہیئے اوسمین بہری ہے
تہوڑی سی کلام اوسکی اسجگہ لکہی جاتی ہے۔ انتہی ملخصاً **اقول** آپنی اتنی لمبی چوڑی تقریر

لیکن ناحق کی سر دردی کی اتنا مغز کسی اور جگہہ خرچ کرتے تو کام ہی آتا بہلا صاحب وہ یہہ کب کہتا ہی کہ مین قرانکی فصاحت کا معارضہ کرتا ہون یا اور کوی شخص اوسکی نسبت ایسا اعتقاد رکہتا ہی ہرگز نہین بلکہ وہ تو خود اپنی کتاب سواطع الالہام مین جو بے نقط حروف مین اوسنی تفسیر قران شریف کی لکہی ہے لکہتا ہی کہ اگر جن وانسان قیامت تک قران کی ایک سورہ کا مقابلہ کرنا چاہین تو امکان سے باہر ہے - انتہی دوسرا یہہ کہ جو عبارت آپنے اوسکی لکہی ہی اوسکو ہی ملاحظہ فرمائین کہ تمام کلام اللہ کی تعریف سی پر ہے چنانچہ دیکہئے - کلام اللہ حاوٍ للاعلام والامر والردع وما وعد واوعد ومحامد دار السلام ومکارہ الدرک ورد اہل الالحاد والردع عما ہو السوء ومدح اہل العلم والحکم ولوم اہل الطلاح - اور صرف بی نقط حروف مین کتاب لکہی ہوئی کو دیکہکر آپکا تعجب کرنا محض ناواقفی علم ادب پر دلالت کرتا ہی کیونکہ بہت سی ایسی کتابین پائی جاتی ہین حالانکہ فصحا اونکو فصیح ہی نہین سمجہتے مثلاً دیکہئے کتاب سلک الدرر تصنیف مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد وزیر خان کے کہ اونہون نی ہی اوسکو بے نقط حروف مین لکہا ہی اور فیضی کی کتاب موارد الکلم پر کئی وجہ سے اپنی کتاب کو ترجیح دی ہی آپ تو صرف گہر مین ہی بیٹھ کے کہدیتے ہین کہ مقامات حریری جیسی یا فیضی کی کتاب جیسی کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی مگر کیا کرین کہ آپ اپنی لیاقت کی باعث معذور ہین اسجگہ بطور نمونہ اوسکی کچھ عبارت نقل کیجاتی ہے اور وہ یہہ ہی درہ لما دار عسکر الاسلام حول الرسول والرسول وسطہم وحدہ وراہ امام الاعداء لا احد معہ ادرک الرسول سالاً اصارہم وارسل الروح لمددہ ولما سلطہ رسول اللہ وعلمہ رسول اللہ اسلم رسول اللہ اسلم وکلم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعاد الدار سالماً درہ رحل مع العسکر وما صار الہو وسلم دارہم ادرد وا الرسول لمدعوہ معلہم للاطعام وہموا مع الصلد وسلہ واعلم اللہ الرہط عملکا لہ وسلک الصراط وعاد سالماً اماً واہ اور یہہ جو آپنے فرمایا ہی کہ وہ ایک سو چہتر صفحہ کی کتاب ہی اسے کیا ہوا خداوند تعالی تو صرف تین آیت کا مقابلہ چاہتا ہی - غرض یہہ ہی فریب آپکا کئی وجہ سے نہ چل سکا ایک تو یہہ کہ وہ خود معجزہ فصاحت قرانکا مقر ہے اور معارضہ سی منکر اور محال سمجہتا ہی اور اوسی عبارت منقولہ سے

قران کی تعریف ثابت ہی ان سب باتون کی علاوہ بارہا لکہا گیا کہ صرف نظم فصاحت و بلاغت قران
معجزہ نہین بلکہ اور کئی ایک باتین ہین جنکو ہم اوپر لکہہ چکی ہین **قولہ** اگر کوئی یہہ کہی کہ سبعہ معلقہ
قران کی برابری نکر سکی اور کفار عرب اوسکی فصاحت سی حیران ہو گئی - اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ
بات غیر معتبر ہی اسکی سند مخالف کی کتاب سی چاہیئی اور جو شعراء آنحضرت پر ایمان نہین لائی تہی
اور ہمعصر آنحضرت تہی اونکی تصانیف مین یہہ ماجرا لکہا ہوا دکہاؤ **اقول** اگر نبی کی معجزہ کا ثبوت
مخالف کی تحریر پر موقوف ہی تو پہلی آپ مہربانی کرکے حاملہ ہونا جورو یوسف نجار کا کتب یہود سی
جو ہمعصر یوسف نجار تہی اور مسیح پر ایمان ہی نہ لائی تہی پیش کرین - علاوہ اسکی آنجناب تو تسلیم کر لیا
ہے کہ کتب اسلام مین ضرور اسبات کا ذکر ہی کہ سبعہ معلقہ قران کی آنیسے کعبہ کی دروازہ سی اوتارا گیا
تہا اور کفار عرب بہی قران کی فصاحت سی حیران ہو گئی تہی اور مقابلہ معارضہ ایک سورہ سی
عاجز رہ گئی تہی آپ براہ مہربانی کسی کتاب مخالف سی اسکا خلاف پیش کر دین ؛ ور اس بات کو تم بہی
جانتی ہو کہ سبعہ معلقہ اب کعبہ کی دروازہ پر نہین تو ہم پوچہتی ہین کہ وہ کیونکر اتارا گیا آیا جس
مطلب کے واسطی لٹکایا گیا تہا وہ پورا ہو چکا تہا یا نہین اگر پورا ہو چکا تو کسنی کی اور اگر نہین تو کیون
اوتارا گیا حالانکہ اونہون نی امتحاناً یہہ کام کیا تہا **قولہ** جیسا یتمن نظام معمر مزدار وغیرہ امام
فرقہ کی اسبات کو تسلیم نہین کرتے (الی قولہ) تو اون مخالف لوگون نی کب تسلیم کیا ہوگا **اقول**
سب فرقون کا حال مفصل سابق درج ہو چکا - اور اون مخالفون کی عدم تسلیم کا حال آپ
بیان کرین **قولہ** ہان یہہ بات ہم مانتی ہین کہ سبعہ معلقہ مین فسق و فجور کی باتین عمدہ عبارت مین لکہی
ہوئی ہین ورنہ نظم مین قران کی برابر ہے اگرچہ قران مین بہی بعض مقام پر اسی قسم کے
مضامین ہون **اقول** امرؤالقیس کی نظم کا حال گذر چکا ہی اور یہہ جو کہا قران مین بہی
ایسی مضامین ہون صاحب قران مین کہین نہین ہی کہ داؤد نی اوریا کی جورو سی زنا کیا اور
اوسکی بیٹی نے اپنی ہمشیرہ سی بدفعلی کی اور یہودا نی اپنی بہو سی رسوائی کی اور یہوشیع کو حکم
ہوا کہ عورت محبوبہ خاوند کو دام مین لا برخلاف توریت و اناجیل کے کہ اونمین یہہ باتین ہین

قولہ بعضی کہتے ہین کہ قران کی تہوڑی عبارت سے بہت نکات نکلتی ہین - جواب یہہ کہ یہہ قران
کی خصوصیت نہین بلکہ مفسر کی عقل کی تیزی ہے کوئی عبارت اردو فارسی لیکر ہم بہی نکات
بیان کرسکتے ہین انتہی - **اقول** اس باتکا جواب روبرو ہونیکی سوا ہم کیا دین آپکو مناسب
تہا کہ کسی فقرہ انجیل سے بہت سی نکات نکالکر دکہلا دیتے - مثلاً یوسف نجار کی جورو قبل ہمبستری کے
روح القدس سے حاملہ تہی یا مسیح مصلوب ملعون ہوا یا ایکی خدا کی احمقانہ باتین اور کمزوری کے
اور آدمیون سے اچہی ہین - ان فقرونکی معنے اور نکات اصلی معنونکی سوا دیتے ہی تو اور
کو دکہلائیے قطع نظر اس سے کہ اور کسی کتاب کی عبارت جسکے بہت معنے اور نکات ہون پیش
کرین خلاصہ یہہ کہ معجزہ فصاحت و بلاغت قرانکا ایسا ہی کہ آجتک مخالفین مین سے
کیا عیسائی کیا یہودی کیا مشرک حالانکہ ہر زمانہ مین بڑے بڑے فصیح اور بلیغ ہوتے رہے
کسیکو بہی اتنی جرأت نہ پڑی کہ مقدار تین آیت کی معارضہ کر دکہلاتے بلکہ ہر ایک فصیح
و بلیغ قران کی فصاحت سے عاجز اور حیران رہا چنانچہ ولید بن مغیرہ جو ایک بڑا شاعر نامی
عرب مین تہا بعد سننے اس آیت شریف کی - ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء
ذی القربی وینہی عن المنکر والفحشاء والبغی یعظکم لعلکم تذکرون - کہنے لگا کہ قسم ہے
خدا کی یہہ کلام بشر کی نہین - اور روایت ہے کہ جب عتبہ واسطے مقابلہ کے قوم کیطرف سے
حضرت کیخدمت مین گیا تو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیتہ حم کتاب فصلت (الی قولہ)
فانذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود - پڑہی تو عتبہ تکیہ لگائے ہوئے بیٹہا سنتا تہا کچہ
بہی نہ کہہ سکا باہر آکر کہا کہ خدا کی قسم ہے کہ مین ایسی کلام سنکے آیا ہون کہ پہلے اسسے میری کانون
نے کبہی نہین سنی اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسی کلام بندہ کی نہین ہوسکتی - مدارج النبوت
وغیرہ مین لکہا ہے کہ ابن مقنع نے جو اپنے زمانہ مین ایک بڑا بے نظیر فصیح شاعر تہا کچہ کلام قران
کی طرز پر لکہی ایکدن مکتب کی پاس سے چلا جاتا تہا کہ ایک لڑکے کو یہہ آیت یا ارض ابلعی ماءک
پڑہتے سنا بمجرد سننے کے اوسنے گہر مین آکر اپنی لکہی ہوئی کو محو کر دیا اور قران کی حق مین قسم کہا

گواہی دی کہ کوئی اس کلام الہی کے ساتھہ ہرگز معارضہ نہین کرسکتا انتہی - پس دانا مصنف
پراس ساری تقریر سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ فرقہ نظامیہ اور معمریہ قران کے بمثل ہونے پر جس
حیثیت سے کہ وہ معجزہ ہے متفق ہین اور شہنشاہ اسمعیل اور ابراہیم بن سیار کا ذکر صرف دہوکے
دہی کے واسطے پانی پتی صاحب نے ذکر کیا ہے - اور مقامات حریری اور موارد الکلم کی عبارت کو
قران شریف کے مقابلہ مین ذکر کرنا محض عام لوگون کے سینہ مین وسواس ڈالنا ہے کیونکہ
مصنف ان کتابون کے کل معجزات آنحضرت پر ایمان رکہتے تہے اور نہ انکی عبارت پر فصاحت
کی تعریف کہ جس حیثیت سے وہ قران کا معجزہ ہے صادق آتی ہے - اور عبارت مسیلمہ کا بہی
حال واضح ہوگیا ہے کہ عبارت اوسکی قواعد فصاحت و بلاغت کے ہرگز موافق نہین چہ
جاکہ معجزہ قران سے مقابلہ کرسکے - اب پانی پتی صاحب ما نحن فیہ سے نکلنا چاہتے ہین چنانچہ
لکہتے ہین **قولہ** توریت و انجیل کی طرز تحریر ایک ہے بخلاف قران کے انتہی ملخصًا -
اقول - یہہ بہی لکہنا اونکا کئی وجہ سے باطل ہے - اول یہہ کہ مصلح دین عیسوی جناب لوتہر صاحب
تو توریت کو چشمہ بدعت جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمکو موسی سے کیا غرض ہے چہ جاکہ اوسکو
کلام الہی مانتے ہون - اور فرقہ مارسیونی اعتقاد رکہتا ہے کہ انجیل و توریت ایک خدا کی بہیجی ہوئے
نہین کیونکہ بہت سی چیزین اول کی دوسری کے مخالف ہین - دوم - کتاب احبار و خروج و
استثناء کی طرز تحریر قران شریف کی طرز احکامانہ کے موافق ہے البتہ کتاب پیدایش جسمین
باریتعالی کی سراسر اہانت اور انبیاء کی ہتک ہے کسی مجہول الاسم کی تصنیف ہے قران کی مطابق
نہین - زبور درباره حمد و ثناء خداتعالی و صفات نبی موعود مین قران کے مطابق ہے بخلاف
اناجیل مروجہ کے کہ وہ ہرگز کسی صحیفہ عہد عتیق کے مطابق نہین - سوم - اگر موافق ہونا طرز
تحریر مین دلیل حقیت اناجیل کی ہے تو اناجیل متروکہ حال کیون جعلی ٹہرائی گئین اور روضۃ الصفا
وغیرہ کتب تواریخ کو کیون حیثیت اتحاد طرز تحریر سے کلام خدا نہین سمجہا جاتا - اور یہہ جو
کہا کہ جس جگہہ قران کا ترجمہ اردو وغیرہ سمجہا جاتا ہے وہان معجزہ فصاحت ساتھہ نہین جاتا

جواب یہہ ہی کہ قران مین حکم ہی کہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ تخصیص عرب کی نہین کسی ملک سی کوئی معارضہ کری اور کتب تواریخ سی ثابت ہے کہ فرانس و جرمن و ہندوستان وغیرہ مین مدت سی زبان عربی کی تعلیم جاری ہے اور اس زبان مین بہت لوگ عالم فاضل ہوئی مین پس جب ماہر فصاحت و بلاغت کے قران کے مقابلہ سی عاجز آگئے تو فان لم تفعلوا ولن تفعلوا کی پیشگوئی جیسی کہ چاہئی ثابت رہی اور معجزہ فصاحت و بلاغت کا ساتہہ ہی رہا - اگر آپ یہہ کہین کہ البتہ فصحا و بلغا بیشک اس معجزہ کو مان لینگے مگر ہم لوگ اس فن سی عاری ہین کیونکر سمجہین کہ یہہ معجزہ ہے - جواب یہہ ہی کہ جبصورت مین استاد اس فن کے کافۃً اس معجزہ کو مان چکے ہین تو ناواقف کو سوائی اونکی تابعداری کے کچہہ چارہ نہین مثلاً ایک شخص بلا تشبیہ روبرو چند حکما کے کہے کہ جیسا مین ایک بیمار کو اچہا کر سکتا ہون تم بہی ویسا ہی کرو یا ایک درزی چند اشخاص استاد اس کام کو کہے کہ جیسا مین کپڑے کو حیثیت نقش و نگار و عمدہ سلائی کے تیار کرتا ہون تم سب ملکر آج سی قیامت تک ویسا ہی تیار کرو وہ اوستاد روبرو اوسکے اور بعد اوسکے آجتک اقرار کرین کہ ہم سی ایسا نہین ہو سکتا اور نہوگا مگر ایک جولاہہ اقوال حکما اور اساتذہ کو معتبر نہین سمجہتا پس اسصورت مین اوس جولاہہ کو چاہئی کہ ویسا کام کر دکہلاوی نہین تو اوسکی جہوٹہا ہونے مین کیا شک ہی - غرضیکہ معجزہ فصاحت من کل الوجوہ ثابت ہی اور وسواس شیطانی مردود - پس جبکہ معجزہ ثابت ہی تو نبوت جو ثبوت معجزہ پر موقوف ہی بسبب ثبوت شرط کے اچہیطرح متحقق ہی چنانچہ باقی معجزات کا ذکر آتا ہے +

دوسرا معجزہ شق القمر - سورہ قمر - اقتربت الساعۃ وانشق القمر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر - یعنے قریب ہوئی قیامت اور ٹکڑے ہوا چاند اور اگر دیکہتے ہین کافر لوگ کوئی معجزہ تو موںہہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین یہہ جادو ہی ہمیشہ کا - یہان خدا تعالے وقوع انشقاق قمر کی خبر بصیغہ ماضی دیتی ہین پس تحقق اوسکا ضرور چاہئی چنانچہ شق القمر کو آٹہہ اصحابی بچشم خود دیدہ روایت کرتے ہین جنکے نام یہہ ہین - حضرت علیؓ - عبداللہ بن مسعودؓ

عبد اللہ بن عمرؓ عبد اللہ بن عباسؓ حذیفہؓ انسؓ جبیر بن مطعمؓ معمر رضی اللہ عنہم جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم مین باسناد صحیحہ متصلہ کے مذکور ہی برخلاف معجزات موسویہ و عیسویہ جنکا اسناد ہرگز ثابت نہین - **فائدہ** - آیت مذکور شب و روز مسلمان کفار کے سامنے پڑھتے تھے اگر معجزہ مذکورہ وقوع مین نہ آیا ہوتا تو وہ کافر اہل اسلام سے کیون نہ سوال کرتے کہ یہہ معجزہ کب وقوع مین آیا - اور نیز صحابہ کو کسو طرح شک لاحق ہوتا - اس معجزہ پر پادری صاحب چند وسواس پیش کرتے ہین - **قولہ** مفسرون نے لکھا ہے کہ اکثرونکے نزدیک شق القمر ہوگیا مگر بعض کے نزدیک نہین چنانچہ علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف مین لکھا ہے وعن بعض الناس ان معناہ ینشق یوم القیامۃ یعنے بعضے علماء نے یون کہا ہے کہ معنے اوسکے یہہ ہین کہ شق القمر قیامت کو ہوگا - **اقول** - انشق القمر کے معنے سینشق القمر لینے تین وجہ سے باطل ہین - ایک یہہ کہ آیت مذکور مین پروردگار نے اعراض مشرکین کا ثابت کیا ہے حالانکہ اعراض حقیقی قبل وجود شے کے محالات سے ہے - دوسرے یہہ کہ جملہ مفسرین وقوع انشقاق پر متفق ہین اور جسنے انشقاق کے معنے سینشق سمجھے ہین اوسکو مردود لکھتے ہین - سوم یہہ کہ صحیح حدیثین اسکے وقوع پر دال ہین - اور آپنے فنڈر صاحب کی ایسی کی تفسیر کشاف کا جو حوالہ دیا ہے - آپکے دعوی کا موید نہین اول اونکی دینداری کو تو دیکھیے کہ کل عبارت کشاف کی نقل نہین کی طرفہ یہہ کہ آپنے اوتنی بھی نہین لکھی چنانچہ ہم یہان عبارت کشاف کی بعینہ درج کرتے ہین اور وہ جو آپنے بعض الناس کے معنے بعضے علماء کئے ہین یہہ کس استاد سے پڑھے ہین - عبارت کشاف کی یہہ ہے - وعن بعض الناس ان معناہ ینشق یوم القیامۃ (وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر) یردہ وکفی بہ رادا قراءۃ حذیفۃ وقد انشق القمر ای اقتربت الساعۃ وقد حصل من آیات اقترابہا ان القمر قد انشق کما تقول اقبل الامیر وقد جاء البشیر بقدومہ و عن حذیفۃ انہ خطب بالمدائن ثم قال الا ان الساعۃ قد اقتربت وان القمر قد انشق علی عہد نبیکم انتہی - یعنے بعض آدمی کہتے ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ شق القمر قیامت کو ہوگا لیکن آیت (وان یروا آیۃ آہ) رد کرتی ہے ان معنونکو اور کافی ہے رد کرنیوالی ان معنونکو قراءت حذیفہ کی

جو قد انشق القمر ہے یعنے نزدیک ہوئی قیامت اور تحقیق حاصل ہوئی علامات نزدیک ہونے
اوسکی ہے یہہ کہ چاند تحقیق پھٹ گیا ہی جیسا کہ کہے تو آیا امیر اور تحقیق آئی خوشخبری ساتھہ
آنے اوسکے کے اور روایت ہی حذیفہ رض سے کہ تحقیق اوسنے خطبہ پڑھا مداین مین پھر کہا خبردار
ہو تحقیق قیامت نزدیک آئی ہے اور تحقیق چاند پھٹ گیا ہے تمہارے پیغمبر کے عہد مین
پس اسی صاف ثابت ہی کہ صاحب کشاف بعض لوگونکا قول نقل کرکے اوسکو رد کرتا ہے
قولہ اور بیضاوی نے کہا ہے وقیل معناہ سینشق یوم القیامۃ اور تفسیر مدارک التنزیل مین
ہے وقیل معناہ ینشق یوم القیامۃ والجمہور علی الاول وہو فی الصحیحین ولا یقال لو انشق
لما خفی علی اہل الاقطار ولو ظہر عندہم لنقلوا متواترا لان الطباع جبلت علی نشر العجائب
لانہ یجوز ان یحجبہ اللہ عنہم بغیم - **اقول** - صاحب بیضاوی کا حوالہ آپ کے واسطے جب مفید
ہوتا کہ وہ خود اوسکے معنے سینشق کرتا حالانکہ اوسنے اوسکی تفسیر بمعنے ماضی کرکے بصیغہ تمریض
قول بعض کو لکھا ہی اور اوسکی نسبت یہہ بھی ساتھہ ہی لکھدیا ہی کہ یہہ قول مردود ہے
اور مدارک کا حوالہ بھی کچھہ فائدہ مند نہین کیونکہ اوسمین بھی صاف لکھا ہی کہ جمہور کے
نزدیک وقوع انشقاق قمر ہوچکا جس بعض کا ذکر صاحب بیضاوی نے کیا اوسی کا صاحب
مدارک نے بھی لکھدیا اور یہہ تو آپ بھی صفحہ ۴۵ سطر ۱۴ ہدایت المسلمین مین مان چکے
ہین کہ شخص واحد اور مجہول الاسم کا لکھنا جمہور کی تحقیقات کو رد نہین کرسکتا پھر آپنے
یہان کس تحقیقات کیواسطے بعض کے قول کو سند گردانا ہی اور اگر بعض کی تحقیقات کو مستند
سمجھا جائے تو اناجیل مروجہ کا کچھہ بھی ٹھکانا نہین بلکہ اسصورتمین تو کوئی بھی معجزہ مسیح کا
ثبوت کو نہین پہونچ سکیگا چنانچہ لوکا کے ۸ باب مین اور متی کے ۹ باب مین ہی کہ ایک
شخص مسیح کے پاس آیا کہ میری لڑکی مرنے پر ہی دعا کیجئے کہ اچھی ہوجاوی اور مسیح کے
مریدون کے اعتقاد ہو جبکہ وہ مرگئی تھی مسیح نے اوسکو زندہ کیا - پالس اور شلی میشر
اور اولشاشن اور نینڈر چار عالم منصف حقگو کہ جنکے پاس ایک قوی دلیل مسیح کا قول ہے

یقیناً اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ مری نہین تہی لیکن آپ نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۳۲ سطر ۵ مین
اونکی طرف بیدینی کی نسبت کر کے اونکے عقیدہ یقینی کو ٹالدیا سو حضرت سلامت ہم بہی اوس
بعض کے قول کو مردود سمجھتے ہین اور ایسے اعتقاد والے کو فاسق جانتے ہین اور مولوی رحمۃ اللہ
صاحب نے اعجاز عیسوی مین ۲ رضاحب کی سند لاکر فلیپ کا لفظ غلط قرار دیا ہے جسکے جواب مین
آپ ہدایت المسلمین کے صفحہ ۲۲۲ مین یہہ فرماتے ہین کہ ۲ رضاحب کسی قوی دلیل سے نہین کہتے
حالانکہ آپ اسی ہرن کو صفحہ ۹۵ کتاب مذکور مین بڑا معتبر ثابت کر آئی ہین - غرضیکہ بعض
کا قول جمہور کی مقابل کچہہ بہی طاقت نہین رکہتا - آپنے مدارک کی عبارت کا ترجمہ عجب ڈہنگ
سی کیا ہے یہان بہی شاید دیندار ونکی عادت کا خیال آیا چنانچہ صفحہ ۳۰ سطر ۴ مین اتنی
عبارت (حالانکہ متواتر خبر اوسکی نہین دیگیئ) اپنی طرف سی ملائی ہے - اور وہ جو آپنے اپنے
نغمہ طنبوری کی صفحہ ۵ مین فقدرسی کچہہ بڑہ کر اس خیال سے کہ کلارک وغیرہ مجکو بہی جانے کہ
یہہ حقیقت مین مولوی ہے یہہ تار بجائی ہے کہ دو فعل ماضی کے اجتماع سی بہ تزیف اذا استقبال
کے معنے ہوگئی ہین اسکے سوا لفظ الساعۃ قرآن مین الف ولام کی ساتہہ عین ن قیامت کے
معنے دیتا ہے اسلئے مفسرین کی درمیان وقوع وعدم وقوع مین خلاف پڑگیا ہے اور وقوع کے
قایلون کی دلیل ضعیف اور عدم وقوع کی قایلون کی دلیل قوی ہے انتہی - یہہ قاعدہ آپکا
کہ اجتماع دو فعل ماضی سی اذا حذف ہوتا ہے ہرگز دنیا کے نحو کی کتابون مین نہین آپنے بالکل
دہوکہہ اور جہوٹ سے لکہہ دیا - قطع نظر اسکے یہہ بہی کلیہ نہین ہے کہ جب لفظ اذا
لفظاً دو فعل ماضی پر آوی تو معنے مستقبل کے ہوجاتے ہین مگر چونکہ آپ برائے نام مولوی جابر
یادریونکے روبرو بنے بیٹہے ہین معذور ہین چنانچہ قرآن کے پہلے سیپارہ مین آیا ہے واذا اظلم
علیہم قاموا - اور بفرض محال ہم مان بہی لین کہ اذا یہان حذف ہے تو آیت کی تقدیر یون
ہوگی اذا اقتربت الساعۃ وانشق القمر - اذا شرطیہ ہے اسکی جزا کہان ہے - دوم یہہ کہ دونون
جملے عطف معطوف ہین اور عطف معطوف شرط جزا نہین ہوسکتا - افسوس اگر آپنے شرح مایۃ عامل

یا نحو میر جسکو چھوٹے بچے بہی پڑہ جاتے ہین بلکہ قطع نظر شرح مایۃ عامل سے وہ تو عربی کتابیں ہے
مصدر فیوض جو بہت آسان اردو مین ہے نظر مین لائی ہوتی تو کیون ایسا فحش دہوکہ
کہاتے اور دیتے اور یہہ جو کہا کہ لفظ ساعت الف لام داخل ہونیسے عین قیامت کے معنے
دیتا ہی اسمین ہمارا کیا نقصان اور آپنے کونسا الزام سوچا ہی بیشک قیامت کی معنے ہونی دو
اور لفظ اسلئے مفسرین بالکل دروغ اور دہوکہ ہے کیونکہ یہہ علت تو کسی مفسر کے خواب میں
بہی نہین آئی اور عدم وقوع کے قائلون کی دلیل کو جو آپ قوی تبلاتے ہین تو پہر آپنے
کیون اوسکے لکہنے سی دریغ فرمایا ہم بہی تو سنین کہ عدم وقوع کے قائلون کے پاس کونسی
دلیل اس دعوی کی ہی اور یہہ دعوی کس شخص نے کیا ہی - واضح رہے کہ یہہ جتنی باتین آپنے
یہان لکہی ہین صرف فنڈر کی کتاب میزان الحق کی دیکہنے سی دہوکہ کہایا ہی مگر آپنے اتنا نہ
سوچا کہ پادری صاحبنے تو خیر دہوکہہ اور فریب سی اپنی عاقبت سنوارلی ہی مین اپنی کتاب کو
نقل اقوال مذکورہ سی کیون گندہ کرون اور اپنی بےعلمی کو عام لوگون کے سامنے کیلئے ظاہر
کرون - چنانچہ اب پہلے ہم فنڈر کی عبارت خلاصتاً جو اوسنے میزان اردو کی صفحہ ۲۹۹ مین دربات
معجزہ شق القمر معہ غلطیون اور دہوکہون کی جو پادری صاحبنے دی ہین لکہتے ہین بعد ازان
آپکی چالاکی ظاہر کیجاویگی اور وہ یہہ ہی کہ لفظ الساعۃ قیامت کے معنے دیتا ہی اور جملہ انشق القمر
واو عاطفہ کی سبب جملہ اقتربت الساعۃ سی ملحق ہوکر دونو ایک جملہ کے حکم مین ہین اور دو فعل
ماضی آئی مین جیسا پہلا فعل اقتربت مستقبل کے معنے دیتا ہی ویسا ہی انشق بہی ینشق کے
معنے دیتا ہی یعنے جسوقت کہ قیامت کا دن آویگا چاند پہٹ جاویگا چنانچہ بعض علماء اور بعض
مفسرین نے بہی اسی مضمون کو بیان کیا ہے انتہی - پادری صاحبنے جیسے تقریر تکلف کرکے
لکہی ہی وہ بالکل اونکی موافق مطلب نہین کیونکہ اس ساری تحریر سی پادری صاحب کی غرض یہہ
ہی کہ جب الساعۃ کی معنے قیامت کی ہوگئی اور دونو جملہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر ایک جملہ کے
حکم مین ہوگئی تو لازم آویگا کہ چاند متصل قیامت کی پہٹے کیونکہ پہٹنا چاند کا علامات قیامت سے

ہے سو یہان پادریصاحب بباعث عدم تامل غلطی مین پڑ گئے - چنانچہ خداتعالی سورہ محمد مین فرماتا ہی - فہل ینظرون الا الساعۃ ان تاتیہم بغتۃ فقد جاء اشراطہا - پس قول فقد جاء اشراطہا سی صاف ثابت ہی کہ اشراط اوسکی متحقق ہو چکین کیونکہ لفظ قد ماضی پر داخل ہونے سی ضرور وجود فعل زمانہ ماضی قریب مین ثابت ہوتا ہے اسیواسطی مفسرون نی زیر آیہ مذکورہ یون لکہا ہے - عباسی مین ہے معالمہا انشقاق القمر وخروج النبی بالقران من اعلامہا ای معالمہا - بیضاوی مین ہی - لانہ قد ظہر اماراتہا کمبعث النبی و انشقاق القمر - اور تفسیر کبیر مین ہے - الاشراط العلامات قال المفسرون ہی مثل انشقاق القمر و رسالۃ محمد - اور جلالین مین ہے ای علاماتہا منہا مبعث النبی و انشقاق القمر و الدخان - اور حسینی مین بیضاوی کی مثل ہے اور یہہ جو پادریصاحب نے فرمایا ہی کہ جیسا اقتربت مستقبل کے معنے مین ہے ویسا ہی الخ بالکل غلط ہی اوسکے معنی مستقبل کے نہین مین پادریصاحب نے اتنی تکلیف اوٹہائی اور غلط ملط باتین بہی لکہین مگر افسوس کہ مطلب کو نہ پہنچے - پہلی غلطی پادریصاحب کی یہہ کہ جو انہون نے بہت تقریر لکہہ کے معنے کئے ہین بالکل غلط ہین کیونکہ اس آیت مین واو بہی ہے اور پادریصاحب معنے کرنیکے وقت (یعنے جسوقت قیامت کا دن آویگا چاند پہٹ جاویگا) واو کو ہضم کر گئے کچہہ بہی خدا کا خوف نکیا - اب آپکی چالاکی کو دیکہنا چاہیے کہ جب آپنے دیکہا کہ پادریصاحب واو کے ہضم کر جانیسے معنی مین غلطی کر گئے ہین تو آپنے دوسرا پہلو بدل ڈالا کہ دو فعل ماضی کے اجتماع سی اذا حذف نکلتا ہی حالانکہ یہہ اوس سی بدتر ہے کیونکہ ایک تو یہہ قاعدہ ہی سرے سے غلط ہے دوم اگر بالفرض مانا بہی جاوے تو معنے بالکل غلط ہو جاتے ہین کیونکہ معطوف معطوف علیہ شرط جزا نہین ہوسکتا - دوسری غلطی یہہ کہ بعض علماء اور مفسرین نی بہی یہی معنے بیان کئے ہین - یہہ بالکل غلط اور سراسر بہتان ہے اسیواسطی پادریصاحب کو نام لکہتے ہوئے شرم آئی - قولہ مولوی رحمت اللہ ازالۃ الاوہام مین لکہتے ہین کہ یہہ معجزہ تواتر سی ثابت ہی مگر تواتر کے یہہ معنی ہین کہ اوسکا کسی نی انکار نہ کیا ہو لیکن تین معتبر تفسیرون سی ثابت ہوا

۴۷ پس نہین انکار [illegible] کرنیکا [illegible] بیضاوی [illegible] پس [illegible] [illegible] *

کہ بہت سی قدما مین سی وقوع اس معجزہ پر ایمان نہین کہتے ہے انتہی۔ **اقول** یہہ معجزہ مشاہیر
تواتر سی ثابت ہی چنانچہ شارح مواقف نے کہا ہے۔ وہذا متواتر قد رواہ جمع کثیر من الصحابۃ
کابن مسعود وغیرہ۔ اور علامہ ابو نصر عبد الوہاب بن الامام علی بن عبد الکافی بن تمام الانصاری
السبکی نے اپنی شرح مین جو مختصر ابن الحاجب کے ایک کتاب پر جو اصول مین لکہی ہے کہا ہے والصحیح
عندی ان انشقاق القمر متواتر منصوص علیہ فی القران مروی فی الصحیحین وغیرہما۔ اور
یہہ جو آپنے تواتر کی تعریف لکہی ہی نہین معلوم کہ کسکی اصطلاح مین یہہ معنے تواتر کے ہین
حالانکہ تواتر کی تو یہی تعریف ہی کہ کثیر جماعت ایک فعل کی روایت کرے اب اسے یہ لازم
نہین آتا کہ ایک دو آپ جیسون کے انکار سی اوس فعل کا تحقق نہ ثابت کیا جاوی چنانچہ
امام فخر الدین رازی رحمہ نے لکہا ہی۔ انما ذہب المنکر الی ما ذہب لان الانشقاق امر ہائل ولو
وقع لعم وجہ الارض وبلغ مبلغ التواتر والجواب ان الموافق نقلہ وبلغ مبلغ التواتر واما المخالف
فربما ذہل وحسب نحو الخسوف والقران اولی دلیل واقوی شاہد وامکانہ لایشک فیہ وقد
اخبر عنہ الصادق فیجب اعتقاد وقوعہ انتہی۔ اور یہہ جو کہا کہ تین تفسیرون سی الخ کیسا
بہتان ہی بہلا صاحب وہ بہت سی قدما کون کون ہین اون تینون تفاسیر مین تو بعض کا
قول بصیغہ تمریض ذکر کر کے رد کیا گیا ہے اور اون بعض کا نام تک نہین لکہا۔ **قولہ**
مارک کی بیان سی یہہ بہی ثابت ہوا کہ وقوع معجزہ کا تواتر بہی نہین ہی کیونکہ گرد نواح کے
لوگون نے اوسکی خبر نہین دی۔ **اقول** صاحب مارک اوسکی تواتر سی بالکل منکر نہین
یہہ تو تمہارا صاف دہوکہ ہی اوسنے صرف معترض کے قول کو نقل کر کے جواب دیا جس سے
تواتر ثابت ہی کیونکہ تواتر کی راویون گرد نواح کی لوگون کا ہونا شرط نہین اگر یہی تو آپ
ثبوت اوس ستارہ کا جو بوقت تولد مسیح ظاہر ہوا تہا کسی ملک کے لوگون سی پیش کرین بخلاف
معجزہ شق القمر کہ اوسکا ثبوت غیر باشندگان عرب کی زبان سی ہوا چنانچہ تفسیر حسینی مین
مین لکہا ہی کہ جب ابو جہل نے شق القمر کی خبر مسافران اطراف سی پوچہی تو سبنے جواب دیا کہ

ضرور فلانی رات چاند پھٹا ہے - اور تاریخ فرشتہ کی بارہوین مقالہ مین لکھا ہی کہ سامری راے ملک ملیبار نی اپنے ملک مین شق القمر دیکھکر واسطے دریافت اس واقعہ عجیبہ کے معتبر آدمیون کو ملکون مین بھیجا - جب معلوم ہوا کہ محمدؐ سی شق القمر ہوا ہی تو سامری کشتی پر سوار ہو کر عرب مین گیا اور ملاقات جناب رسولخداؐ کی حاصل کر کے مسلمان ہوا اور جب رخصت ہو کر شہر ظفار مین پہنچا تو مرض مہلک مین گرفتار ہو کر جان بحق ہوا چنانچہ قبر اوسکی اوس شہر مین ابتک زیارتگاہ عام ہے - اور سوانح الحرمین مین لکھا ہی کہ راجہ دہار جو متصل دریائے منبل کے صوبہ مالوہ مین واقع ہے اپنی محل پر رات کو بیٹھا ہوا تہا دفعتًا کیا دیکھتا ہی کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر پہر آپسمین ملگیا ہے اس بات کو اوسنے اپنے پنڈتون سی دریافت کیا اونہون نے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہوگا اور اوسکے ہاتھ سی شق القمر ظاہر ہوگا بعد ازان وہ راجہ اپنا ایلچی آنحضرتؐ کے حضور مین بھیجکر آپ پر ایمان لایا حضرتؐ نے اوسکا عبد اللہ نام رکہا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر مین زیارتگاہ ہی - اور تاریخ فضلی مین بھی یہہ قصہ بسطر حیر مذکور ہے - علاوہ اسکے عدم گواہی عام لوگون سی کچہہ بھی اس معجزہ مین ضرر نہین پہنچ سکتا کیونکہ اکثر لوگونکی عادت ہی کہ رات کو اپنے اپنے مکانون مین سو رہتی ہین اور ہر وقت ہر ایک کی نظر بھی چاند کیطرف نہین ہوا کرتی جو اوسکی کل معاملات سی خبردار ہون اور فن ہیئت کی روسی اکثر جگہہ اوسوقت چاند آسمان کی کنارون مین ہوگا اور کئی جگہہ نیچے ابر اور برف کے -

قولہ - پس جبکہ آیت شق القمر کے دو معنی رکہتی ہی اور وہ باہم متناقض مین تو ایک بات کے واسطے دلیل قطعی نہین ہو سکتی بموجب ہماری دوسری قاعدہ کے - **اقول** - آیت شق القمر کے دو معنی ہرگز نہین ہین بلکہ جو معنی اوسکے مفسرون نے کئے ہین وہی ہین چنانچہ سب مفسرونکا حال بیان ہو چکا کہ وقوع معجزہ پر سبکا اتفاق ہے چنانچہ صاحب کشاف نی اپنے تفسیر کی ابتدا مین کہا ہے انشقاق القمر من آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن معجزاتہ النبوۃ انتہی - جب مفسرونکا اتفاق ثابت ہو چکا اور معنی اس آیت کی انشقاق کے واسطی

دلیل قطعی معلوم ہو چلے تو آپکا یہہ نتیجہ بالکل لغو ہو گیا - الغرض قران و تفاسیر اور احادیث نبویہ سی جیسا کہ یہہ معجزہ ثابت ہی ایسا کوئی معجزہ موسیٰ و عیسیٰ کا بہی توریت و انجیل سے ثابت نہین وساوس سی جو بانی ہی صاحب نے تفسیرونکا نام لگایا تہا عبارات مذکورہ تفاسیر سی دروغ بیفروغ موسوس صاحب کا ظاہر ہوا بلکہ اونہون نے تو اپنے ہی قاعدہ نمبر ۳ کو توڑ کر تاویلات رکیکہ سی چند سطرین سیاہ کر دین مگر خدا کے فضل سے معجزہ مذکور بہر صورت ثابت اور برقرار رہا +

تئیسوان معجزہ - سورہ بنی اسرائیل مین ہے - سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الخ یعنے پاک ہی وہ اللہ جو اپنے بندہ کو مکہ سی مسجد اقصی تک ایک ٹکڑی رات مین لیگیا - واضح رہی کہ مکہ سی بیت المقدس تک جو چالیس دن کا راستہ ہی آنحضرتؐ کا رات کو جانا صریحاً اس آیت سی ظاہر ہی اور وہان سی آسمانون تک احادیث صحیحہ مشہورہ سی جنکا مستند اور قابل اعتبار ہونا ہم بخوبی ثابت کر آئی ہین بلکہ خود قران کی ہی سورہ نجم سی آسمانون تک جانا ثابت ہوتا ہی جیسا کہ تفسیر احمدی مین مفصل مذکور ہے اور کچھہ ابہی بیان ہوتا ہے -

قولہ حدیث مین معراج کا قصہ طوالت سی لکہا ہی مگر قران سی بیت المقدس تک ہی جانا ثابت ہی بعضون کی نزدیک جسم سمیت گئی اور بعض کے نزدیک صرف روح گئی بہر حال یہہ خواب و خیال ہے کسی کے سامنے نہین ہوا ایسا ہر کوئی دعوی کر سکتا ہے کہ مین رات کو عرش پر گیا تہا -

اقول - جب ثبوت صحت احادیث نبویہ ہو چکا تو اب نئی پہلو بہتی کرنا صرف مکابرہ ہی اور یہہ جو آپ نی کہا کہ قران سی الخ محض وسوسہ ہی کیونکہ باقی قصہ معراج کا سورہ نجم مین ہے

قولہ تعالی دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اَفَتُمٰرُوْنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی یعنے نزدیک ہوا پہر اوترا پس ہوا قدر دو کمان کی بلکہ زیادہ نزدیک پس وحی پہنچادی ہمنے طرف بندہ اپنے کے جو پہنچایا نہین جہوٹ بولا دل مین جو کچھہ دیکھا کیا پس جہگڑتے ہو تم اوس سے اوپر اوس

چیز کہ دیکھا ہی اور البتہ تحقیق دیکھا ہی اوسنی اوسکو ایکبار اور نزدیک سدرۃ المنتہی کے
پس ان آیات سی آنحضرتؐ کا سیر آسمانی اور سدرۃ المنتہی اظہر من الشمس ہے۔ اور لفظ اسریٰ
بعبدہ صاف اسراء جسمیت آنحضرتؐ پر دلالت کرتا ہی کیونکہ لفظ عبد قران مین ہر جگہہ مجموعہ جسد
وروح پر بولا جاتا ہی چنانچہ سورہ علق مین ہی کہ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ اور سورہ
جن مین ہی۔ وانہ لما قام عبداللہ کادوا یکونون علیہ لبدا۔ جس صورت مین کہ آپنے قران کو
کتاب الہامی سمجھکر بحث شروع کی ہی تو آپ پر لازم تہا کہ وساوس شیطانی سی باز رہتے کیونکہ
جب آپ اوس بات کو جو روبرو کسی کے وقوع مین نہ آئی ہو نہین مانتے تو سمین آپ ہی کو
لاچار ہونا پڑیگا اسوا سطی کہ متی کے باب اول مین لکھا ہی کہ مریم کی شادی یوسف نجار سے
ہوئی خلوت مین یوسف کو معلوم ہوا کہ وہ پہلے سی حاملہ تہی فرشتہ نے اوسی کہا یہہ خدا سے
حمل ہے آیا یہہ حمل روبرو کسی کے ہوا تہا یا کسی نے فرشتہ کا آواز سنا تہا۔ پہر باب ۳ ورس ۱۶
مین ہی کہ خدایتعالی کبوتر کی طرح مسیح ؑ پر اوترا ۔ آیا یہہ بہی روبرو خلایق کے
ہوا تہا۔ پہر دوسری باب اعمال مین ہی کہ خدا آگ کی طرح حواریین پر ظاہر ہوا۔ اسکی گواہی
سوا ان لوگا کے کس جماعت نے دی ہے۔ حضرت سلامت مشرک عرب بہی آپکی طرح اس معجزہ سے
منکر ہو کر آنحضرتؐ سے کہنے لگے کہ چونکہ آپ کہتے ہین کہ مین رات کو بیت المقدس وغیرہ مین گیا
ہون اور ہم یقین رکہتے ہین کہ اسکی پہلے آپ وہان کبہی نہین گئے تو چند علامات وہانکی جو ہم
آپ سی پوچہتے ہین بیان کر دیجئے چنانچہ جو کچھ اونہون نے دریافت کیا آنحضرتؐ نے بعینہ فرما
دیا جیسا کہ بیضاوی اور مدارج النبوۃ وغیرہ مین مفصل مذکور ہے۔ علاوہ اسکے حضرتؐ کو جاتے
ہوئی قافلے کے بہت سی لوگون نے دیکہا ہی ہے برخلاف اوس فرشتہ کے (جسنے یوسف کو
ہم بستری مریم سی روکدیا تہا) کہ اوسکو مطلقاً کسی نے بہی نہ دیکہا اور جو کہا کہ ایسا ہر کوئی
کہہ سکتا ہی ہان صاحب آپ ون یہود ملحدون کی قول کو بہی جو مریم معصومہ کی نسبت کہتے
ہین بیشک صحیح مان لیتے ہونگی۔ حقیقت مین ایسی باتین ملحد بیدین جہوٹے کہا کرتے ہین

ایماندار آدمی کوئی ایسی بات زبان پر نہین لا سکتا - **قولہ** البتہ اگر انحضرتؐ لوگون کے
سامنے آسمان پر جاتے تو معقول بات تہی جیسے مسیح اون بارہ شاگردونکو بیت عنیا اور زیتون
تک لیگئے اور وہان سب کے سامنے آسمان پر چڑہ کر بادلونمین غائب ہو گئے - **اقول**
لاف زن از خطا خطا نکند - سبحان اللہ قران وغیرہ کی طرف تو جہوٹی باتین کہدینا آپکے
نزدیک کچہہ گناہ مین داخل نہ تہا مگر الحمد للہ کہ آپ نے انجیل پر افترا باندہنے کو بہی برا
نہ سمجہا اسواسطے انجیل کا نام معہ باب ورس نہ لکہا - بہلا صاحب یہہ ذکر کس انجیلی نے لکہا
ہے متی اور یوحنا جو اوسوقت حسب زعم عیسائیان پاس تہے وہ تو اس معاملہ کو مطلقاً نہین
لکہتے البتہ لوقا و مرقس اتنا ضرور لکہتے ہین چنانچہ لوقا کا باب ۲۴ ورس ۵۰ مین ہے - تب وے انہین
وہان سے باہر بیت عنیا تک لیگیا اور اپنے ہاتہہ اوٹہا کے انہین برکت دی (۵۱) اور ایسا
ہوا کہ جب وہ انہین برکت دے رہا تہا اون سے جدا ہوا اور آسمان پر اوٹہایا گیا انتہی - اور
مرقس باب ۱۶ ورس ۱۹ مین ہے - خداوند انہین یہہ فرما کے آسمان پر جا تارہا انتہی - پس دیکہو
کہان یہہ عبارت کہ اونکے سامنے آسمان پر گیا اور کہان یہہ کہ اونسے جدا ہو کر آسمان پر گیا
اور بادلونکا ذکر تک نہین - اسکے سوا لوقا و مرقس کے لکہنے کا اعتبار ہی کیا ہے کیونکہ یہہ تو
اوسوقت موجود ہی نہ تہے - اور ایک جہوٹ یہہ ہے کہ لوقا مین گیارہ شاگرد لکہے ہین اور
خدا جانے آپ بارہ کہان سے نکالتے ہین ع چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد *

چوتہا معجزہ - سورہ احزاب مین ہے کہ کفار مکہ نے شہر مدینہ مین مسلمانونکا محاصرہ
کیا خاتم النبیینؐ اونکے دفع کے لئے دعا کی فوراً ایسی ہوا تیز شروع ہو گئی کہ کفار کے خیمے
جڑہ سے اوکہاڑ دئے اور جسقدر اسباب تہا زیر و زبر ہوا اور اوس ہوا سے مسلمانون کا
کسیطرحکا نقصان نہوا اور کفار ایسی حالت دیکہکر بحالت خستہ بہاگ گئے - منکر صاحب اس
معجزہ مین تین احتمال بیان کرتے ہین اول یہہ کہ جنگونمین ایسے حادثہ ہوا کرتے ہین دوم
یہہ کہ قبول ہونا دعا کا کچہہ معجزہ ہی نہین ہماری بہی دعائین اکثر قبول ہوجاتی ہین سوم

یہہ کہ ضرور تا حضرت ہی کی دعا سے آندہی نہ آئی ہو بلکہ کئی بچے معصوم بہی اس حالت مین تنگ
تھے شاید اونکی دعا سے یہہ دفعیہ ہوا - **اقول** - فوراً اثر دعا کا مخالفین پر ظاہر ہو جانا
اور موافقین کو بالکل اوس سے تکلیف نہ پہنچنا اس سے بڑہ کر اور کیا کامل معجزہ ہوگا - بہلا صاحب
اگر احتمالات سے معجزات انبیا بے اعتبار ہو جاتے ہین تو پہلے توریت کو نہر مین دہو ڈالو
کیونکہ جتنے معجزات موسویہ اوسمین درج ہین ایک بہی احتمالات ملحدانہ سے خالی نہین -
کیا آپکو معلوم نہین کہ فرعون نے کیا کیا سختی اور ظلم بنی اسرائیل پر مدت تک پہنچائے تہے
یعنے اونکے لڑکے سب قتل کر دیتا تہا اور اونکی عورتون سے سخت کام کیچڑ اور اینٹ اوٹہانے
کا لیا کرتا تہا کیا فرعون اور اوسکی قوم بسبب بد دعا ان عورات اور قتل بیگناہ لڑکون کے
مستحق عذاب نہ تہے - اور لاٹہی کو سانپ بنا دینا بہی کچہہ تعجب نہین کیونکہ ایسا تو جادوگرون
نے بہی بنا کر دکہلا دیا تہا بلکہ مداری لوگ تو اکثر ایسے شعبدہ دکہلا کر اپنی روزی کما لیا کرتے
ہین - اور یہہ جو اناجیل مین لکہا ہے کہ مسیح نے بیمارونکو شفا دی صرف بناوٹ مصنفان
اناجیل کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بیمار کو بسبب گریہ وزاری کی آخر خدا کی طرف سے رحم ہوا کرتا
ہے - اور مسیح کا معجزہ مندرجہ باب انجیل ہتی جو ہوا پر ہوا تہا اوسکو کیون آپنے تحقیق الایمان
مین درج کر دیا ہے حالانکہ اوسمین بہی ایسا ہی احتمال ہو سکتا ہے کیونکہ اوقات عین ڈوبنے کشتیون کی آندہی آجاتی ہے اور ظاہر ہے کہ کشتیو نپر اکثر نیک اور بد جوان بوڑہے بچہ وعورت
ہوتی ہین اور سب بحالت اضطراب دعا اور واویلا کرتے ہین تو آندہی تہم جاتی ہے حالانکہ وہ
معجزہ نہین گنا جاتا - غرضیکہ اسیطرح اور معجزات مسیح پر بہی احتمال وارد ہو سکتے ہین اگر خوف
بڑہنے کتاب کا نہوتا تو ایک ایک معجزہ اناجیل پر گفتگو کیجاتی +

پانچوان معجزہ - سورہ انفال مین ہے - وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور نہین پہینکا
تو نے جبکہ پہینکا لیکن خدا نے پہینکا - جنگ بدر اور حنین مین جب بت پرستون نے غلبہ کیا تو
سرور کائنات نے ایک مٹہی کنکر ونکی اوٹہا کر اونکی طرف پہینکدی اور فرمایا شاہت الوجوہ

یعنے بُری ہوں تمہاری موںہہ - پس سے وہ سب خوف زدہ ہوکر بہاگ گئی اور فتح نصیب اہل
اسلام کی ہوئی - اور نیز جنگ احد مین آنحضرت صلعم نے ابی بن خلف کو نیزہ مارا اگرچہ زخم کم تہا
اور خون بہی نہ نکلا تہا مگر بسبب تاثیر ضرب نبوی کے اوسی سے ہلاک ہوا - اور نیز خاتم النبیین
نے خیبر مین قلعہ کی طرف تیر پہینکا اگرچہ رئیس قلعہ تختہ مین پلنگ پر بیٹہا ہوا تہا وہین اوس تیر
سے ہلاک ہوگیا - چونکہ عبارت قران فصاحت نشان ان سب معجزون کی طرف اشارہ کرتی
تہی اسلئے مفسرین نے تفصیل سے بیان کردیا ہی - واضح رہی کہ رمی زبان عرب مین پہینکنے کو
کہتے ہین تیر ہو یا نیزہ وغیرہ پس لفظ رمی سے تین معجزون کی طرف اشارہ ہی اور مفسرین
نے معجزہ ہونے اس آیت مین اختلاف نہین کیا بلکہ سب کی طرف اشارہ بتادیا ہے -

معترض صاحب اس معجزہ کی نسبت لکہتے ہین کہ مفسرین ایک معنے پر متفق نہین اسواسطے ہمارے دوسرے
قاعدہ کی مطابق یہہ آیت کسی معجزہ کی دلیل قطعی نہین ہوسکتی - مین کہتا ہون کہ یہہ آپکا لکہنا
سراسر غلط اور دہوکہہ ہی کیونکہ لفظ رمی کی معنے مین کسی کا بہی اختلاف نہین سب پہینکنا لکہتے ہین
اگرچہ آپکا قاعدہ بہی سراسر لغو ہی چنانچہ اسکی تردید مفصلاً سابق ہوچکی ہی - بفرض محال
اگر اختلاف مفسرین سے معجزہ باطل ہوسکتا ہی تو کیا کہوگی بابت معجزات مسیح ع کی چنانچہ باب ۴
مرقس مین جماعتونکا شام کی وقت رخصت کرنا اور دریا مین طوفان کا آنا اور حضرت مسیح کا
اوسکو موقوف کرنا بعد وعظ تمثیلون کی لکہا ہی اور متی اوسی ماجرےکو بعد وعظ پہاڑ کے
باب آٹہوین مین نقل کرتا ہی اور وعظ تمثیلونکو اوسکے بعد باب ۱۳ مین حالانکہ دونون وعظون
مین ایک زمانہ کا فرق ہی - جسکے جواب مین آپ نے ہدایت معکوسی کے صفحہ (۲۸) سطر ۱۲ مین
ارشاد فرماتے ہین کہ فرق اتنا ہی کہ متی ترتیب وار نہین لکہتا اور مقدم موخر کردیتا ہی انتہی -
اس کیک تاویل سے کیا اختلاف ہٹ گیا ہرگز نہین اور اگر مانا بہی جائے تب بہی متی کا قصور ثابت
ہی کہ کیون اوسنے مقدم موخر کرکے قصہ کو بگاڑ کر بے اعتبار کردیا پہر مرقس باب مین لکہا ہی کہ جناب
مسیح کو بریحون سے نکلتے ایک اندہا ملا اور اوسکو جناب مسیح نے شفا بخشی - اور انجیل متی باب ۲۰

مین دوا اندہونکا ملنا اور شفا پانا لکھا ہے۔ جسکے جواب مین آپ اپنی ہدایت معکوسی کی صفحہ ۲۲۹ سطر ۱ مین لکھتے ہین کہ اسکاٹ اپنی تفسیر مین لکھتا ہی کہ ایک اندہا ملا تہا اوسکی بعد دوسرا اندہا پس متی نے دونوکو لکھدیا اور مرقس نی صرف ایک ہی کا ذکر کیا انتہی۔ اسمین مرقس کا قصور ثابت ہی کہ کیون اوسنے دو کو نہ لکھا۔ غرضیکہ ایسی اختلافات سی مسیح کی معجزات کو بہی باطل سمجہو

قولہ اور وہ جو کہتی ہین کہ قران مین لکھا ہی فلما جاءہم بالآیات یعنے جبکہ آیا اونکی پاس ساتہہ آیات کی تو اسی ہی معجزات ثابت نہین ہوسکتی کیونکہ لفظ آیات بہی مشترک ہی قران کے فقرونکو بہی آیات کہتے ہین اور نشانیونکو بہی اور معجزات کو بہی پس یہہ مشترک لفظ بہی معجزات کے حق مین نص نہین ہوسکتا۔ **اقول**۔ فلما جاءہم بالآیات قران کی آیت نہین ہے محض دہوکہ دہی کے واسطے آیات کا ذکر کرلیا کسی عالم سی دریافت توکر لیتے ہ ن لفظ بینات کے معنے بیشک معجزات کی ہین چنانچہ قران مین لکھا ہی۔ فَلَمَّا جَاءَہُم بِالْبَیِّنَاتِ قَالُوا ہٰذَا سِحْرٌ مُّبِین پس جب آیا اونکی پاس ساتہہ معجزات کی کہا اونہون نے یہہ صریح جادو ہے۔ پس بینات کی معنے فقرات کی ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ قران مین ہرجگہہ بینات کا لفظ بمعنے معجزات کی آیا ہے چنانچہ سورہ عمران مین ہی۔ وَشَہِدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَہُمُ الْبَیِّنَاتُ یعنے گواہی دی ان لوگون نی کہ تحقیق پیغمبر برحق ہے اور آئی اونکو معجزات۔ پس اگر آپ سچے ہین تو قران سے بینات کو بمعنے فقرات ثابت کردین مگر لفظ آیات کا وہان نہو۔ تفسیر کشاف مین لفظ بینات کی اسطرحپر تفسیر لکہی ہے۔ الشواہد من القران وسائر المعجزات التی تثبت بمثلہا النبوۃ انتہی۔ اور تفسیر مدارک مین یون لکھا ہے۔ ای الشواہد کالقران وسائر المعجزات انتہی۔ اور وہ جو آپنے لکھا ہے کہ ساحر کے بہی تین معنی ہین دانا۔ فریبی۔ جادوگر۔ اور جہان کہین قران مین یہہ لفظ آیا ہی یہہ تینون معنے وہان چسپان ہوسکتے ہین۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ تین معنے بیان کرنے آپکی ہمارے لئے کچہہ بہی حرج نہین کیونکہ قران مین تو موسیٰ وعیسیٰ کو بہی ساحر کہا گیا ہی پس اسی لازم آیا کہ آپ اونکو بہی صرف دانا ہی سمجہو حالانکہ آپکی نزدیک یہہ

غیر مسلم ہے - اور ہماری پیغمبر صاحب کو بت پرستون نی فریبی نہین کہا تہا البتہ اہل کتاب نے
خصوصاً کاہن و فریسیون نی حضرت عیسیٰ کو فریبی کہا ہے دیکہو باب ورس ۱۲ یوحنا حالانکہ آپ
ہدایت معکوسی کے صفحہ ۹ سطر ۸ مین لکہہ چکے ہین کہ کاہن کا مرتبہ نبی سی زیادہ ہی پس جسکو
کہ ایسی شخصون نی فریبی کہا ہو پہر آپ اوسکو کیون فریبی نہین کہتے اگر بت پرست ایسا کہہ
بہی دیتی تو چندان تعجب نہ تہا کیونکہ وی شان پیغمبر سے ناواقف تہے - پادری فنڈر صاحب
میزان مین لکہتے ہین کہ مفسر کو تفسیر کے وقت کئی باتین لازم ہین اول یہہ کہ ماقبل و مابعد کا لحاظ
رکہی - پس آپنی کس قاعدہ سی اولٹے معنے نکالے ہین اگر ہم مان بہی لین کہ بینات کی معنے فقرات
کے ہین تاہم کفار کا کہنا کہ یہہ جادو ہی دلالت کرتا ہی کہ ان فقرات کو امور فریبیہ سمجہتے تہے جیسے
فرعون معجزہ موسیٰ کو جادو سمجہتا تہا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ وہان تو مقابلہ کر سکتے تہے
اور یہان معارضہ قران سی عاجز تہے +
اسکے آگے پانی پتی صاحب نے صفحہ ۴۲ سی ۴۵ تک بعض آیات قرانیہ ہمضمون کی درج کی ہین
جنسے یہہ ثابت تہا کہ بت پرست عرب شرارت سی بخدمت آنحضرتؐ عرض کرتی تہے کہ آپ جو قیامت
کے عذاب سی ہمین ڈراتے ہین تو چاہئے کہ ابہی وہ عذاب جہنمی ہمپر نازل کر دین کمال انصاف سے
حضرتؐ نی فرمایا کہ وعدہائے ایزدی اوسیوقت پوری ہوتی ہین جبکہ اونکی میعاد جو علم الٰہی
مین مقرر ہی پوری ہو جاوی پس قبل اسکے امکان سی باہر ہی کیونکہ خدا خلاف وعدہ نہین کرتا
اگر وہ عذاب میری اختیار مین ہو تو ابہی میرا اور تمہارا فیصلہ ہو جاوے - حالانکہ یہہ بات درست ہے
کیونکہ عذاب کا اوترنا خدا کی اختیار مین ہی بلکہ علم قیامت پر بہی کسیکو خبر نہین دی گئی جیسا کہ
انجیل مرقس باب ۱۳ ورس ۳۲ مین ہی - اور کئی جگہہ حضرتؐ نے یہہ بہی فرمایا کہ معجزات
اختیار خدا مین ہین اور انبیا بدون مرضی خدا کی کوئی کام نہین کر سکتے - معترض صاحب ان
آیات سی سلب کلی معجزات آنحضرتؐ کا اپنے زعم مین سمجہتے ہین سو اولاً ہم اونسے پوچہتے ہین کہ
آیا نبی صادق کی لئی یہہ ضرور ہی کہ کبہی عند الطلب معجزہ دکہانے مین توقف یا عذر نکرے -

یہہ کہ احیاناً اوس سی خوارق عادات سرزد ہون - پہلی شق بوجوہ مندرجہ ذیل باطل ہے -
اول یہہ کہ اس تقدیر پر لازم آتا ہی کہ عیاذاً باللہ عیسی مسیح بہی معجزات سی خالی تہے جیسا کہ انجیل
مرقس کے باب ۸ مین ہی ۱۱ - تب فریسی نکلے اور اوس سی حجت کرکے اوسکی امتحان کی لئی آسمان سے
کوئی معجزہ چاہا ۱۲ - اوسنی اپنی دل سے آہ کہینچکے کہا اس زمانہ کی لوگ کیون نشان چاہتی ہین
مین تم سی سچ کہتا ہون کہ اس زمانہ کی لوگونکو کوئی معجزہ دیا نہ جائیگا انتہی - پہر انجیل متی باب ۱۲
مین ہی ۳۸ - ای استاد ہم تجہسی ایک نشان دیکہا چاہتی ہین ۳۹ - اوسنی اونہین جواب دیا کہ
اس زمانہ کی بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتی ہین پر یونس نبی کی نشان کی سوا کوئی نشان
اونہین دکہایا نہ جاویگا انتہی - ایساہی متی باب ۱۶ مین بہی ہے - پہر لوقا کا باب ۲۳ مین ہے
۸ - اور ہیرودوس یسوع کو دیکہکے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سی چاہتا تہا کہ اوسی دیکہے اسلیئے کہ
اوسکی بابت اوسنی بہت کچہہ سنا تہا اور اوسکی کوئی کرامات دیکہنے کی امید تہی ۹ - اور اوسنی
اوسسی بہتیری باتین پوچہین پر اوسنی اوسی کچہہ جواب نہ دیا - پہر متی باب ۲۷ مین ہی ۴۱
یونہین سردار کاہنون نی بہی فقیہون اور بزرگون کی ساتہہ ٹہٹہا مارکی کہا کہ ۴۲ اسنی اورونکو بچایا
آپکو نہین بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہی تو اب صلیب پر سی اوتر آوی تو ہم اوسپر ایمان
لاوینگے انتہی - پہر اسی انجیل کے باب ۲۶ درس ۶۷ مین ہی - تب اونہون نی اوسکی منہہ پر تہوکا اور
اوسی گہونسا مارا اور دوسرون نے اوسی طمانچے مارکے کہا کہ ای مسیح ہمین نبوت سی بتا کہ کس نی
تجہے مارا انتہی - اور صاحب رسالہ رد نصارا جو زبان اردو مین بطور سوال و جواب کے ہے لکہتا ہی کہ
ترایل میل مین مرقوم ہی - روزی یہودیان طفل مردہ را بر کوہ نزد یسوع بردند و گفتند اگر معجزہ
می نمائی و مردگان را زندہ میسازی این را ہم زندہ کنی کہ تا معجزہ تو ببینیم و ایمان بر تو آریم و مطیع
تو شویم بعدہ روز چنین یہود بر آن کوہ رفتند دیدند کہ آن طفل را سباع دریدہ اعضایش متفرق
افتادہ اند پس ہمہ یہود جمع شدہ یسوع را دست بردست بستہ تازیانہ میزدند و میگفتند کہ
معجزہ نمائی و دعوی نبوت تو کجا رفت بلاشبہ ساحر و مکار ہستی و مکر مینمائی انتہی - پس دیکہنا چاہیئے

مین کئی جگہہ مسیح نی معجزہ دکہلانے سی صاف انکار کیا ہی اور کئی جگہہ صاف چپکے بیٹھے رہی کچہہ جواب دیا اور نہ معجزہ دکہایا - پس ہماری آنحضرت صلعم کی کلام اور حضرت عیسیٰؑ کی کلام مین صرف اتنا فرق ہی کہ آنحضرت صلعم نی بخوف اسکی کہ مبادا مجکو بہی لوگ حضرت عیسیٰؑ کی طرح خدا نہ کہنے لگین اپنی عبودیت اور عاجزی بیان کر کی حوالہ بخدا کیا اور مسیحؑ نے اون یہودیون کو جہڑکدیا اور تہدید بوعید الہی کی یا سکوت مین رہے اور اونکی ہاتہہ سی مصیبتین اوٹہا یا کئے پس آپہی انصاف کرین کہ اعتدال کس طرف ہی اور افراط و تفریط کسطرف - دوم یہہ کہ معجزہ نام ہی امر خارق عادت کا کیونکہ وہ قایمقام تصدیق الہی کی ہوتا ہی اور امر معتاد جیسی ہر روز مشرق سے سورج نکلنا اور ہر موسم ربیع مین شگوفہ کا کہلنا معجزہ نہین کہلاتا کیونکہ ظہور عادیات مین صادق اور کاذب دونو برابر ہین پس لا محالہ معجزہ بشر کے قدرت و اختیار سی باہر ٹہرا بلکہ فاعل مختار اوسکا اللہ جلشانہ کی سوا اور کوئی نہین جسکے ہاتہہ پر جسوقت چاہی ظاہر فرماوے اور جبکہ مدعی نبوت کی صداقت اور راستی بکرات و مرات معجزے ظاہر ہونیسی بعضونکو بچشم دیکہنے اور بعضونکو تواتر سننے سی جزماً و یقیناً معلوم ہو گئی یا معلوم ہو سکتی ہی اب ہر فرد بشر کو فوراً عند الطلب معجزہ دکہانا کچہہ ضرور نہ رہا کیونکہ اعجاز سی جو غرض تہی وہ پوری ہوئی - ہان بکثرت ظاہر ہونا آیات بینات کا بغیر ضرورت مذکورہ نبی کی جلالت شان اور رفعت مکان پر دلالت کرتا ہے - سوم - یہہ کہ جب کفار کو معجزہ مانگنے سی غرض تحقیق حق نہو بلکہ وہ بار بار چہیڑ اور دل لگی کی راہ سی عجائب و غرائب دیکہنے کی خواہش کرین تو اوسوقت ضرور ہے کہ اونکا سوال مقرون اجابت نہو کیونکہ اونہون نے حجت الہی یعنے معجزہ کو مثل شعبدہ و بازیچہ طفلان و ضحوکہ صبیان سمجہا - پس وہ لوگ قابل خطاب رہی اور اونکے آگی آیات و معجزات کی ساتہہ احتجاج کرنا عبث ٹہرا جنکے حق مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے

وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَۃٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِھَا وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْہُ سَبِیْلًا - چہارم - یہہ کہ جب اللہ جلشانہ اپنی نبی سی وعدہ فرماوے

کہ تیری قوم کو ہم عذاب دنیوی سی محفوظ رکہینگے جیسے ہمارے پیغمبر سے وعدہ کیا کہ وما کان
اللہ لیعذبہم وانت فیہم اور نیز عادت الہی یون جاری ہو کہ جب حسب اقتراح کفار معجزات
مخصوصہ ظاہر ہون اور اوسپر بہی وہ ایمان نہ لاوین تو اونپر دنیا ہی مین عذاب سخت آسمان
سی نازل ہو جیسی قوم لوط اور قوم صالح اور قوم ہود ع پر نازل ہوا تو اوس سے صاف ظاہر ہے
کہ اگر اوس نبی کی قوم کو علم الہی مین دولت ایمان سی بہرہ حاصل ہونیوالا نہین ہی تو ہرگز
اوس قوم کی طلب کے موافق معجزے ظاہر نہین ہو سکتے ورنہ خلاف وعدہ لازم آویگا یا ترک
عادت مستمرہ حالانکہ خدا ان باتون سی منزہ ہے۔ رہی دوسری شق سو اوسکو ہم تسلیم
کرتے ہین لیکن ہم نہین مانتے کہ قران سی سلب کلی معجزات مصطفویہ کا مستفاد ہوتا ہی بہت
سی آیات ہین جنسے اظہر من الشمس ہے کہ آنحضرت سے معجزات پی درپے صادر ہوتی رہے لیکن
معاندین شقاوت ازلی کی راہ سے ایمان نہ لائے جیسا کہ اوپر مفصل مذکور ہوا +

اور یہہ جو لکہا ہی کہ اگر قران مین ذکر معجزہ کا ہوتا تو ہم مان لیتے کہ نفی خاص معجزات سی نفی عام
لازم نہین ہوتی۔ مین کہتا ہون کہ آپ کس ایمانداری سی دروغ گویم بر روی تو پر عمل کرتے
ہین حالانکہ جابجا قران مین آنحضرت کی معجزات کا ذکر مجمل و مفصل مذکور ہی چنانچہ بعضے
گذرا کچہہ اور بہی سن لین۔ سورہ صافات مین ہے۔ وَاِذَا رَاَوْا آیَۃً یَّسْتَسْخِرُوْنَ یعنے
جو وقت کافر کہ دیکہتے ہین معجزہ تو ٹہٹہا کرتے ہین۔ پہر سورہ قمر مین ہے۔ وَاِنْ یَّرَوْا آیَۃً
یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنے کفار ہیدین معجزہ دیکہکر موہنہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین
یہہ جادو ہی ہمیشہ کا۔ پہر سورہ انعام مین ہی۔ وَاِذَا جَاءَتْہُمْ آیَۃٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی
نُؤْتٰی مِثْلَ مَا اُوْتِیَ رُسُلُ اللہِ یعنے جو وقت آتا ہے اونکی پاس کوی معجزہ تو کہتے ہین ہرگز
نہ ایمان لاوینگے ہم یہانتک کہ دئے جاوین ہم مانند اوسکی جو دئے گئے ہین پیغمبر خدا کے۔
اور یہہ جو لکہا ہے کہ آجتک محمدیون نی ہماری اعتراض کا جواب نہین دیا۔ مین کہتا ہون کہ کیا
اونکی عقل قایم ہی یا جیسا کہ آپنے واقعات عمادیہ مین لکہا ہی پہر جنون نی زور پکڑا کیونکہ کتاب

تحفہ مسیحان و استفسار و ازالۃ الاوہام وغیرہ مین ایسی تفصیل تام سی سوالات کے جواب دئیے گئے
ہین کہ جنکے جواب الجواب مین پادری فنڈر صاحب کو لاچار ملک ہندوستان چھوڑنا پڑا بلکہ
خوف مباحثہ مولوی رحمت اللہ صاحب سی اسی جان عزیز کو بطریق ہدیہ نثار اقدام
مولویصاحب پر کر گئے ✦

فصل پنجم تحقیق الایمان کے باب اول کے دوسرے فصل کے جواب مین

اہل اسلام کی نزدیک معجزہ دو قسم ہے - ایک فعلی دوسرا قولی - فعلی اوسکو کہتے ہین جو نبی سے خدا
خوارق عادت ظاہر کرائے - قولی وہ ہے کہ نبی آیندہ کا حال بیان کری کہ اسطرح ہوگا پہر
ویسا ہی ہو جائے بشرطیکہ قیافہ شناسی و موقع بینی نہو اور وہ خبر کسی اگلے نبی سے منقول
نہو اناجیل مین حضرت عیسیٰ کی پیشین گوئین لکہی ہین مگر ہمین اونکو پیشین گوئی کہنے مین
تردد ہے کیونکہ بعضی اونمین سی ایسی ہین کہ جو بعد وقوع کے مریدون نے لکہدین کہ یہہ مسیح
کہہ گئے تہے حالانکہ مخالف کی نزدیک قابل اعتبار پیشین گوئی تو جب ہی ہو سکتی ہی کہ وقوع کے
پہلے درج کتاب ہو چکے اور پہر بموجب اوسکے وقوع مین آئے - اور بعض پیشین گوئین اسطرح
کی ہین کہ وہ خاصہ نبی کا نہین بلکہ قیافہ شناسی اور تجربہ کاری کی قسم سی ویسی باتین اور آدمی
بہی کہہ سکتے ہین اور کئی اونمین سی بالکل غلط اور خلاف واقع برآمد ہوئین - چنانچہ اب ہم پہلے
قطع نظر اون پیشگوئیون سی مسیح کی وہ پیشگوئیان کہ جنکو بانی ہیتی صاحب نے قسم معجزات سے
شمار کر کی بڑی فخر سے تحقیق الایمان مین لکہی ہین ثابت کرتے ہین کہ وہ بیشک اسی قسم سے
ہین - بعد اوسکے ہم قران کی پیشگوئیون پر جو منکر صاحب نے وساوس نکالے ہین جواب دینگے

حضرت مسیح ع کی پیشگوئیون کا بیان

پہلی پیشگوئی - انجیل لوکا کا ۱۹ باب آیت ۴۳ - کیونکہ وی دن تجہپر آوینگے کہ تیرے دشمن
تیری گرد مورچہ باندہینگے اور تجہے گہیر لینگے اور سب طرف سی تنگ کرینگے اور تجکو اور تیرے
لوگونکو جو تجہہ مین ہین ملا دینگے انتہی - بانی ہیتی صاحب کہتے ہین کہ یہہ مسیح نے یروشلم کی بابت

فرمایا تہا کہ وہ تباہ ہوگی پس ایسا ہی ہوا - **اقول** - بیشک بعد جناب مسیح کی یروشلم تباہ ہوئے ہی لیکن اس تباہی کی خبر کچہہ خاص مسیح نے ہی نہین دی بلکہ صدہا برس بیشتر اس سے اسکی خبر اگلے انبیاء بنی اسرائیل دی گئے ہین اور اس بیان سے اونکی کتابین مملو ہین چنانچہ خود جناب مسیح مقر ہین کہ اس تباہی کی خبر دانیال نبی نے دی ہے جیسا کہ انجیل متی کی باب ۲۴ مین ہے کہ جب حضرت مسیح نے یروشلم کی تباہی کی خبر دی تو حواریون نے پوچہا کہ کب برباد ہوگی تب مسیح نے جواب مین کہا (الی قولہ) ۱۵ پس جب تم اوس ویران کرنیوالی مکروہ چیز کو جسکی خبر دانیال نبی نے دی پاک جگہہ مین کہڑی دیکہوگے - ۱۶ تب جو یہودیہ مین ہو پہاڑون پر بہاگ جائے ۲۱ کیونکہ اوسوقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کی شروع سے ابتک نہ کبہی ہوئی نہ ہوگی - پہر پادری فنڈر صاحب میزان الحق ۱۸۴۳ کی صفحہ ۱۱۵ مین لکہتے ہین ج اور عیسی کے ۴۰ برس بعد جیسا کہ دانیال پیغمبر نے پانچسو برس پہلے خبر دی تہی روم کی بادشاہ کی فوج نے اورشلیم پر چڑہائی کرکے اونکے شہر اور عبادتگاہ اور قربانگاہ ویران کئے اور ڈہادئے انتہی - دیکہو جناب مسیح کی قول اور پادری فنڈر صاحب کی تصدیق سے ثابت ہوگیا کہ اس تباہی کی خبر دانیال نبی نے دی تہی - پس اس خبر کو مسیح کی پیشگوئی قرار دینا عجب دانائی ہی - اسمین مسیح کی کیا خصوصیت ہے ایسی خبرین تو ہم بہی دیکہتے ہین

دوسری پیشگوئی - یوحنا کا باب ۱۳ آیت ۲۱ یسوع یہہ کہکے روح مین مضطرب ہوا اور گواہی دیکے بولا مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ ایک تم مین سے مجہے حوالہ کریگا - اور اوسکا نام بہی تبلا دیا کہ وہ یہودا اسکریوطی ہے - **اقول** - اول تو یہہ پیشگوئی بعد وقوع کے لکہی گئی ہے اسلئے قابل اعتبار نہین - دوم یہہ بالکل پیشگوئی ہی نہین ہوسکتی محض قیافہ اور موقع بینی ہے کیونکہ ہوسکتا ہی کہ جناب مسیح نے لوگون سے سن لیا ہو کہ یہہ مجکو پکڑوا دیگا یا آپنے اوسکی وضع اور طور سے معلوم کرلیا ہو کہ یہہ مجہسے دغا کریگا کیونکہ دانا لوگ تو اکثر اسطرح کی باتین قرینون سے معلوم کرلیا کرتے ہین چنانچہ تہوڑا ہی زمانہ گذرا ہی کہ بابر بادشاہ نے شیر شاہ کو لڑکپن مین ہی دیکہکر کہدیا تہا کہ یہہ فتنہ ہی اور اس سے فساد اوٹہینگے اسلئے ہوسکے اوسکی قید

کرنیکا حکم دیا تہا حالانکہ اوسوقت شیرشاہ لڑکا تہا اور کوئی ثروت ظاہری ایسی نہین رکہتا تہا کہ جس سے زوال سلطنت تیموری کا خیال کیا جاوی - علاوہ اسکے اگر جناب مسیح کو پہلے معلوم ہوتا کہ یہہ مجکو پکڑوائیگا تو ہرگز اسکے واسطے قیامت کو تخت پر بیٹہکر حکومت کرنیکا وعدہ نہ فرماتے جیسا اور شاگردونکی لئی ہوا تہا کیونکہ یہہ شخص بسبب گرفتار کرانے آپکے قطعاً جہنمی ہوچکا ہی ✝

تیسری پیشگوئی - متی کا ۸ باب آیت ۱۱ - مین تمہین کہتا ہون کہ بہتیری پورب پچہم سی آوینگے اور ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے ساتہہ آسمان کی بادشاہت مین بیٹہینگے پر بادشاہت کے فرزند باہر اندہیری مین ڈالے جاوینگے - پادری صاحب کہتے ہین کہ دیکہو یہہ کیسی پیشگوئی صادق آئی کہ کروڑہا آدمی پورب پچہم کی باشندے مسیح پر ایمان لائی مگر یہودی بے ایمان رہے

اقول - اول تو آپنے ان آیات کا مطلب ہی نہین سمجہا کیونکہ یہہ خبر قیامت کی متعلق ہے جیسا کہ خود اسکی عبارت سی ظاہر ہی کہ وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا - بالفرض اگر مان بہی لیا جاوی تو یہی پیشگوئی کا نام اسپر صادق نہین آسکتا کیونکہ دو حال سی خالی نہین یا تو اسکا مطلب یہہ ہی کہ کوئی یہودی مجہپر ایمان نہ لاویگا یا لاوینگے مگر سب نہین سو پہلی شق تو صریحاً باطل ہے کیونکہ اکثر یہودی مسیح پر ایمان لائے ہین - رہی دوسری شق سو وہ محض فراست اور موقع بینی ہے کیونکہ مسیح نے اپنے ہی وقت مین دیکہہ لیا تہا کہ بہت سی اجنبی لوگ مجہپر ایمان لاتے ہین مگر اکثر یہود بباعث اپنی قساوت قلبی کے مجکو نہین مانتے بلکہ میری قتل پر طیار ہین آئندہ مجہپر کیا ایمان لاوینگے اسلئے آپنے ایسا فرمادیا - پس ایسی باتین تو اکثر لوگ کہدیا کرتے ہین ✝

چوتہی و چہٹی پیشگوئی - متی کا ۱۶ باب آیت ۲۱ - اوسوقت سی یسوع اپنی شاگردون کو جتانے لگا کہ ضرور ہے کہ مین یروشلم کو جاؤن اور بزرگون و سردار کاہنون سی بہت دکہہ اوٹہاؤن اور مارا جاؤن اور تیسری دن جی اوٹہون - پہر یوحنا کا ۳ باب آیت ۱۴ اور جسطرح موسیٰ نے سانپ کو جنگل مین اونچا کیا ضرور ہی کہ انسان کا بیٹا اوٹہایا جاوی - پادری صاحب کہتے ہین کہ پہلی پیشگوئی مین مسیح نے تیسری دن جی اوٹہنے کی خبر دی ہی اور دوسری

مین صلیب پر لٹکائے جانیکی۔ **اقول** - اول تو یہہ دونو خبرین بعد وقوع کی مریدون نے لکہی ہین دوم جسب دعوی انجیل یہہ خاص جناب مسیح کی پیشگوئین ہی نہین ہین بلکہ وہ تو خود اقراری ہین کہ میری قتل ہونی اور تیسرے دن جی اوٹہنے کی خبر اگلے نبیون نے دی ہے - چنانچہ انجیل لوکا باب ۱۸ مین ہے - ۳۱ - اور اوسنے بارہونکو ساتہہ لیکے اونسے کہا کہ دیکہو ہم یروشلم کو جاتے ہین اور سب جو نبیون کی معرفت ابن آدم کی حق مین لکہا ہے پورا ہوگا - ۳۲ کہ وہ غیر قومون کے حوالہ کیا جائیگا اور وی اوسکو ٹہٹہے مین اڑاوینگی اور بیعزت کرینگے اور اوسکی منہہ پر تہوکینگے اور اوسکو کوڑی مارکے قتل کرینگے اور وہ تیسری دن جی اوٹہیگا انتہی - پہر قرنتیون کے نامہ اول کے باب ۱۵ آیت ۳ مین ہے - مسیح ہماری گناہون کی واسطے موا اور گاڑا گیا اور تیسری دن کتابون کے موافق جی اوٹہا -
سوم یہہ محض فراستہ موقع بینی ہے کیونکہ مدت سی یہود واسطے گرفتاری اور قتل جناب مسیح کے مشورہ کر رہی تہے اور آپکو اپنا بیکس اور تنہا ہونا بہی ظاہر ہی تہا سو ایسا موقع دیکہکر ہر دانا ایسی بات کہہ سکتا ہے - اور مسیح کو قبر سی جی اوٹہتے کسی عیسائی نے بہی نہین دیکہا چہ جائیکہ اون لوگون نے دیکہا ہو جو معجزہ مانگتے تہے اور قبر سی لاش کا مفقود ہو جانا مستلزم جی اوٹہنے کو نہین ہے کیونکہ اسمین احتمال ہے کہ شاید اونکو کوئی نکال لیگیا ہو - اور حواریونکو پہر نظر آنا بہی مستلزم اثبات کی نہین کہ جناب مسیح جی اوٹہے کیونکہ نفوس مفارقہ مین ایسی طاقت ہوا کرتی ہے کہ دوسرونکو بشکل انسانی نظر آوین یا یہہ کہ حواریون کو کوئی جہوٹا مسیح ملا ہوگا جیسا کہ آپنے اول ہی خبر دیدی تہی - اور تیسری دن جی اوٹہنا تو بالکل غلط ہی ہے چنانچہ آپنے بہی لاچار ہوکر ہدایت المسلمین کے صفحہ ۲۴۲ مین لکہدیا ہے کہ تین دن کا ذکر یہان بطور محاورہ ہے - اگر آپ کہین کہ فرض کیا کہ اگلے نبیون نی مسیح کی قتل ہونی اور تیسرے دن جی اوٹہنے کی خبر تو دی ہے مگر صلیب پر لٹکائی جانیکی خبر نہین دی تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اون دنون یہود مین یہی دستور تہا کہ جو کوئی گنہگار واجب القتل ٹہرتا تہا تو اوسکو پہانسی دیا کرتے تہے چونکہ جناب مسیح کو قرائن سی یقیناً معلوم تہا کہ مجکو ضرور یہہ لوگ قتل کرینگے اسلیے

اپنا صلیب پر لٹکایا جانا بیان کردیا یہہ کچہہ بڑی بات نہین +

پانچوین پیشگوئی - متی کا ۲۶ باب آیت ۳۱ و ۳۳ و ۳۴ تب یسوع نی اونسی کہا تم سب اسی رات میری سبب ٹہوکر کہاؤگے کیونکہ لکہا ہی کہ مین گڈریئے کو مارونگا اور گلہ کی بہیڑین تتر بتر ہوجائینگی - پطرس نے جواب مین اوسکو کہا اگرچہ سب تیری بابت ٹہوکر کہائین پر مین کبہی نہ ٹہوکر کہاؤنگا - یسوع نی اوسکو کہا مین تجہہ سی سچ کہتا ہون کہ تو اسی رات مرغ کی بانگ دینی سے پہلے تین بار میرا انکار کریگا - پادری صاحب کہتی ہین جیسا مسیح نی کہا تہا ویسا ہی ہوا -

اقول - اول تو یہہ خبر بعد وقوع کے مریدون نے لکہدی ہی اسلئے بحث سی خارج ہی - دوم یہہ خاص جناب مسیح کی پیشگوئی ہی نہین بلکہ مسیح تو خود اگلی کتابون مین اس خبر کا بیان ہونا ثابت فرماتے ہین جیسا کہ اونکی اس قول سے (کیونکہ لکہا ہے کہ مین گڈریئے کو مارونگا اور گلہ کی بہیڑین تتر بتر ہوجائینگی) اظہر من الشمس ہے - سوم - اگر غور کیا جاوی تو پیشگوئی کا نام بہی اسپر صادق نہین آسکتا صاف فراست اور موقع بینی کی بات ہی کیونکہ ہمنشین کا حال ہر کوئی معلوم کرسکتا ہی کہ قوی دل ہے یا بزدل سو جناب مسیح بسبب صحبت دیرینہ کی اونکی حال سے بخوبی واقف تہے کہ یہہ نہایت دل کے بودی ہین اسلئے آپ نی اونکی حق مین ایسا فرمادیا اور چونکہ جناب پطرس اعظم الحواریین بہ نسبت اوروں کی اور بہی زیادہ تر ٹہوکر کہانے اور کہلانے کے عادی ہو رہے تہے جیسا کہ متی باب ۱۶ ورس ۲۲ و ۲۳ مین ہے اسلئے انکی نسبت آپنے اور بہی زیادہ تر سخت انکار کرنیکی خبر دیدی - اور مرغ کی بانگ دینے سے پہلے انکار کی خبر دینی بہی کچہہ بڑی بات نہین کیونکہ مسیح نے پہلے ہی معلوم کرلیا تہا کہ جو شروع ہی رات کو یہود میری گرفتاری مین لگ رہے ہین تو غالبا بہر صورت مجکو صبح سی اول ہی گرفتار کرلینگے +

ساتوین پیشگوئی - متی کا ۲۴ باب آیت ۳۵ - آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتین نہ ٹلینگی - پادری صاحب کہتے ہین کہ یہہ خبر بہی کیسی بعجوبی ظہور مین آئی ہے کہ غیر مذہب والون نے اگرچہ عیسائیونکو ابتدا مین بہت سخت تکلیف دی اور چاہا کہ انکو نیست و نابود کردین مگر تو بہی

بموجب اس خبر کے عیسائی دین معدوم نہوا - اقول - آپنے اس عبارت کی بالکل معنی ہی نہین
سمجھے کیونکہ جناب مسیح کی اس مقولہ سے یہہ مراد نہین ہی جو آپنے سمجھہ لی ہے بلکہ اونکی مراد تو
یہہ ہی کہ جو مینے قیامت اور اپنے آنے کی بابت خبرین بیان کی ہین وہ ضرور واقع ہونگی
اور اونکا ٹلنا ہرگز ممکن نہین ناظرین اس آیت کی ماقبل اور مابعد کی آیتین خود انجیل کے ۲۱
مقام سے دیکھہ لین کہ یہہ آیت قیامت کے اخبارات کی متعلق ہے اور بڑی بڑی مفسر انجیل
بہی اسی بات پر متفق ہین کہ یہہ آیت قیامت کی پیشگوییون سے متعلق ہے چنانچہ تفسیر دوالی
ور رچرڈمنٹ مین زیر اس آیت کے لکھا ہی کہ بشپ پیرس کہتا ہی کہ اس آیت کی مراد یہہ ہی کہ
میری یہہ پیشگوئیان یقیناً پوری ہونگی - اور ڈین اسٹان ہوپ یہہ کہتا ہی کہ اگرچہ آسمان
اور زمین اور سب چیزونکی نسبت تبدیل کے قابل نہین ہین تو بہی ایسے استوار نہین ہین جیسے
میری پیشگوئیان ان چیزونکی بابت استوار ہین وہ سب ٹل جاوینگی پر میری باتین ان پیشگوئیون
کی بابت ہرگز نہ بدلینگی اور جو بات کہ ابمینے بیان کی ہی اوسکا ایک شوشہ مطلب سی متجاوز نہ
ہوگا انتہی - دیکہو اس آیت کا مطلب کیا ہے اور محقق صاحب نے اسکے کیا معنے سمجھہ لئے ہین سچ ہے
کہ آپنے ایسی ہی ہزلیات سے اپنی تحقیق الایمان کو رونق دی ہے +

آٹھوین پیشگوئی - متی کا ۲۴ باب آیت ۱۴ - بادشاہت کی خوشخبری کی منادی تمام دنیا
مین ہوگی تاکہ سب قومون پر گواہی ہو تب آخر ہوگا - پادری صاحب کہتے ہین کہ یہہ کیسی عجیب پیشگوئی
ہے کیونکہ مسیح کیوقت دین عیسائی بہت ضعیف تہا مگر بموجب اس پیشگوئی کی تمام دنیا مین پہیل
چلا تہوڑی سے ممالک رہ گئی ہین - اقول - اگر اس پیشگوئی کا یہہ مطلب ہی کہ سب دنیا عیسائی
ہو جاویگی تو ثابت ابہی ہرگز وقوع مین آئی ہی نہین - اور اگر یہہ مراد ہی کہ دین عیسوی کی
مشہوری سب دنیا مین پہیل جائیگی تو یہہ کچھہ پیشگوئی ہی نہین محض فراست ہی کیونکہ ہر کوئی
جانتا ہی کہ جو دین دنیا مین نکلا ہی خواہ سچا خواہ جہوٹا وہ ضرور دنیا مین مشہور ہوا ہی اگر
مسیح نے ایسا کہدیا تو کونسی بڑی بات ہوگئی لیکن تو بہی بقول تمہاری ابہی تک سب دنیا مین مشہور

نہین ہوا بہت سی ملک باقی ہین - علاوہ اسکے مولوی آل حسن صاحب نی بتیدہوین استفسار
مین اچھیطرح سی یہہ ثابت کردیا ہے کہ حضرت محمد مصطفی ؐ کی جہت سی یہہ پیشگوئی ظہور مین آئی ہی
اور عیسائی جو اپنی تئین مصداق اس پیشگوئی کا سمجھتے ہین بالکل غلط ہی کیونکہ مسئلہ تثلیث
کا جو اصل الاصول عیسائی مذہب کا ہے بموجب استفسار سوم بالکل انجیل کے خلاف ہے *

نوین پیشگوئی - متی کا ۲۴ باب آیت ۱۱ - بہت سی جہوٹہے نبی اوٹھینگے اور بہتونکو گمراہ کرینگے
اور بیدینی پہیل جانیکے سبب بہتونکی محبت ٹہنڈی ہو جاویگی - پانی پتی صاحب کہتے ہین کہ
یہہ پیشگوئی بہی پوری ہوئی کہ بہت سی لوگ ناحق دعوی نبوت کا کرچکے - اقول یہہ بہی
کچہہ پیشگوئی نہین محض فراست اور موقع بینی ہے کیونکہ جو شخص کوئی عجب بات نکالتا ہے
کہدیتا ہی کہ ایسی بات والے میری بعد اور بہی ہونگی اونکو تمنی نہ ماننا وہ جہوٹے ہونگے اور یہہ
تو قدیمی رسم ہی کہ جب اگلا نبی کسی اپنے شخص کی آنیکی خبر دیتا ہے تو بعضے فریبی لوگ دعوی
کرنے لگتے ہین کہ مین اوس خبر کا مصداق ہون چنانچہ جناب مسیح سے پہلے بہی کئی لوگ مسیحیت
کا دعوی کرچکے تہے اسیطرح بعد جناب مسیح کے بہی کئی شخص مدعی فارقلیط ہوئی چنانچہ منتنس نام
مسیحی نے ۱۷۲ء مین دعوی کیا کہ مین وہی ہون جسکی مسیح خبر دیگئی ہین اور ہماری حضرت کے
بعد بہی بہت سی لوگ مدعی مہدویت ہوئی چنانچہ تہوڑی روز ہوئی ہین کہ ہندوستان مین
بہی ایک شخص نے جونپور مین دعوی کیا تہا کہ امام مہدی مین ہی ہون اور بہت سی لوگ اوسکے
پیرو ہوگئی - غرضیکہ یہہ عادیات زمانہ سی ہے کچہہ نئی بات نہین جو پیشگوئی کا نام اسپر صادق آوے

دسوین پیشگوئی - متی کا ۲۴ باب آیت ۹ تب وی تمہین اذیت مین ڈالدینگے اور مار ڈالینگے
اور میری نام کے سبب قومین تم سی کینہ رکہینگے - پانی پتی صاحب کہتے ہین کہ یہہ حواریون کے
لئی جناب مسیح نی فرمایا تہا چنانچہ اسیطرح اوسکا ظہور ہوا - اقول یہہ بہی کچہہ پیشگوئی نہین
صرف فراست اور موقع بینی ہی کیونکہ جب مسیح نے جان لیا تہا کہ جو لوگ کہ مجکو ہی نہین مانتے
اور ہر وقت مجہسے بے ادبی اور اذیت سی پیش آتے اور ہمیشہ میری قتل کے درپے مین تو میرے

شاگردون اور تابعدار اونکو کب مانینگے اور جیتا چھوڑینگے بلکہ مجھے دو چند اونکو اذیت دین تو ہو سکتا ہے اسلئے آپ نے ایسا کہدیا۔ علاوہ اسکے نیا دین نکالنے والونکا مخالفین کے ہاتھ سے یہی حال ہوا کرتا ہی اور ہر ایک مذہب والا اپنے مخالف کو ضرور برا سمجھا ہی کرتا ہی یہہ بات قدیمی ہے پیشگوئی نہین پس ایسی باتین تو ہر ایک تجربہ کار کہکر سچا ہو سکتا ہے

قران شریف کی پیشگوئیونکا بیان

قولہ پہلی پیشگوئی۔ سورہ بنی اسرائیل مین ہی۔ لَا یَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ یعنے قران کی برابر کبھی کوئی عبارت نہ بنا سکینگے۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ دعوی ہی غلط ہی چنانچہ پہلے معجزہ کی بیان مین اسکا ذکر ہو چکا اور قران کی برابر بنا ہوا بھی دکھلادیا۔ **اقول** اس غلط کہنے کی غلطی اثبات معجزہ اول سے بخوبی ظاہر ہے اور قران کے برابر بنا ہوا دکھلادینا بالکل دروغ بیفروغ ہے اسکی کیا فایدہ ناظر منصف کو چاہیئے کہ پہلے معجزہ کے بیان کو دیکھ لے پھر اوسپر سب حال واضح ہو جائیگا۔ **قولہ** دوسری پیشگوئی سورہ روم مین ہے۔ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ یعنے رومی لوگ بعد مغلوب ہونیکی تھوڑی دنونمین پھر غالب ہو جاوینگے۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ معنی پیشگوئی کے اسپر صادق نہین آتے یہہ تو فراست اور قیافہ اور موقع بینی کے طور پر بیان ہوا ہی آنحضرتؐ نے تفرقہ اور بدانتظامی فارسیونکی دیکھکر کہدیا کہ تھوڑے دنون مین روم ہی غالب ہو جاویگی۔ **اقول** پہلے صورت واقعہ سن لینی چاہیئے پھر منکر صاحب کی دہوکہ دہی خود بخود ظاہر ہو جاویگی اور وہ اسطرح پر ہے کہ ہجرت کے زمانہ سے پہلے فارسیون اور عیسائیون مین متصل عرب کے لڑائی ہوئی مسلمان چاہتے تھے کہ نصارے کی قوم مغلوب نہو اس جہت سے کہ یہہ قوم مسلمانون کی ساتھ بعض انبیاء کی تصدیق مین شامل تھے اور کفار مکہ چاہتے تھے کہ فارسیونکو غلبہ ہو کیونکہ وہ اونکے ساتھ عدم تصدیق انبیاء مین متفق تھے دفعتہً یہہ خبر پہونچی کہ نصارا کو شکست ہوئی مسلمان اس خبر کے سنتے ہی نہایت غمناک ہوئے اور کفار خوش ہوکر کہنے لگے کہ اسیطرح ہم بھی مسلمانونپر غالب آوینگے۔ خدا تعالے نے

نے خبر دی کہ بالفعل تو فارسی نصاری پر غالب آگئے ہین مگر پھر نصاری نو برس تک فارسیون
پر غالب آجاوینگے۔ بعد نزول آیت مذکورہ جب ابو بکر صدیق رضہ نے یہہ آیت کفار مکہ کے سامنے
پڑھی تو ابی بن خلف حضرت ابو بکر سے جھگڑنے لگا کہ روم کا پھر غالب ہونا محض جھوٹ ہے
مین اسپر شرط لگاتا ہون کہ اگر رومی تین برس تک پھر غالب ہو گئے تو مین دس اونٹ تمکو دیدونگا
ورنہ دس اونٹ تم سے لیلونگا بعد اس شرط کے حضرت ابو بکر نے جناب رسول خدا کی خدمت مین
یہہ حال بیان کیا آپنے فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو سال کے ہے تم پھر جا کر مال اور مدت
دونو مین زیادہ شرط لگاؤ چنانچہ حضرت ابو بکر رضہ نے سو اونٹ کی نو سال تک شرط لگائی اور
ضمانت ایکدوسرے سے لیگئی آخر کو مطابق خبر الہی کے ساتوین برس رومی پھر غالب ہوئے
اور حضرت ابو بکر رضہ نے سو اونٹ ضامن ابی سے لیکر حسب ارشاد جناب رسول خدا اسکو خدا کی راہ مین
صدقہ کر دیا۔ اب یارو جائے انصاف ہے کہ حسب فرمودہ پروردگار آنحضرت صلعم نے شرط لگانیکی
اجازت ابو بکر رضہ کو دیدی بلکہ تاکید افرمایا کہ اور زیادہ شرط باندھو چنانچہ حضرت ابو بکر نے
ایسا ہی کیا اور پیشگوئی پورا ہونیکی بعد شرط لیکر صدقہ کر دیگئی ایسی بات کو قیاس اور ضابطہ
پر حمل کرنا فراست نہین محض تعصب ہے ہم بہی تو کوئی ایسا قیافہ شناس دیکہین جو وقوع
فعل کی مدت معینہ سے باشرط خبر دیدے ویسے حاسد تو اپنی کہی ہی جائینگے۔ **قولہ** اور
کتب الہامیہ کی پیشگویون کی مانند بہی نہین اور مولوی رحمت اللہ صاحب جو لفظ بضع
بے تکلف بیان کرتے ہین وہ سب بناوٹ ہے کیونکہ اصل معنے بضع کی چند ہین مدت قلیل کے
معنے دیتا ہے۔ **اقول** خدا نکرے کہ کتب الہامیہ کی پیشگویونکی مانند یہہ پیشگوئی ہو کیونکہ
وہ تو بلاتشبیہ ایسی ہین جیسے سال بسال اب بہی کاشی کے پنڈت اور جوگی اور رمال آیندہ
کا حال کہدیا کرتے ہین نعوذ باللہ من ہذا الخرافات۔ اور مولوی صاحب کیطرف بضع کے معنے
بے تکلف بیان کرنیکی نسبت کرنے سے آپکی کمال دینداری ثابت ہوتی ہے اگر آپنے قطع نظر اور
لغت کی کتابون سے صرف غیاث اللغات ہی دیکھی ہوتی تو کبھی ایسا دہوکہ نہ دیتے کیونکہ

اوسمین صاف لکہا ہے - بِضع بالکسر وفتح بارہ عدد از سہ تا نو - پس نہین معلوم کہ اپنے یہہ اصل معنے کسنے اس کتاب لغت سے نکالے ہین - ایسی کتابونکو کبہی ہاتہہ بہی لگایا کرو پردہ ہی مین نہ دیکہہ لیا کرو - **قولہٗ** ہان اگر دانیال نبی کی مانند جیسی اونسے ستر ہفتہ کی تعیین کردی ہے ایسی تعیین ہوتی تو پیشگوئی ہوسکتی ہتی - **اقول** - یہہ لکہتے آپکو شرم نہ آئی سچ ہے شرم چہ کتی ہست کہ پیش مردان بیاید کیونکہ لفظ بضع کو تو آپ جسکے معنے اوس تہوڑی میعاد کے ہین کہ جو درمیان تین اور نو کے ہے تکلف سمجہتے ہین اور ستر ہفتہ کو جو سات سات روز کا ہوتا ہے آپ سات سات سالہ مراد رکہنے کو بناوٹ نہین سمجہتے اور پہر بہی طرفہ یہہ ہے کہ باوجود اس تاویل بعیدہ و تکالیف رکیکہ کے اوس میعاد مین حضرت عیسیٰؑ کا خروج ہرگز نہین ہوا کیونکہ دانیال باب ۹ ورس ۲۴ مین انکے آنیکی میعاد ۶۹ ہفتہ کہ جسکے ۴۸۳ دن ہوتے ہین مقرر ہوئی ہتی پس اگر ان دنونکو برس ہی قرار دین تب بہی پہلے فرمان سے کہ بادشاہ فارس نے عزرا کو دیا تہا حضرت مسیح تک اتنے برس نہین ہوتی بلکہ بخلاف اسکے ۴۳۶ برس ہوتے ہین اور یوسیفس مورخ کی نزدیک تو اوس فرمان سے حضرت عیسیٰ تک چہہ سو برس کے قریب گذری ہین - علاوہ برین اسمین جو کہ ختم نبوت کا ہے تو اسصورت مین حواریون اور پولوس مقدس کی نبوت پہر کہان سے ثابت ہوگی لہذا عیسائیونکو چاہیے کہ اس دعوی سے فارغ خطی دین - **قولہٗ** - تیسری پیشگوئی سورہ فتح مین ہے - ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ - یعنے وہ خدا ہے جسنے بہیجا اپنا رسول ساتہہ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اوس دین کو تمام جہان کے دینونپر - چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وقت نزول اس آیت کے سب پر غالب تر باعتبار سلطنت مجوس فارس کے تہے اور اون سے اوتر کر عیسائی لیکن تہوڑی مدت مین مسلمان ان دونو گروہ پر غالب آگئے - فارسیونکی سلطنت تو بالکل معدوم ہوگئی اور فرنگیونکی سلطنت سے اکثر ملک قبضہ اہل اسلام مین آگیا اور تہوڑے مدت بعد وہ بہی مغلوب ہوگئے چنانچہ ساری دنیا مین اکثر جگہہ اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا -

پادری صاحب وقوع اس پیشگوئی پر چند وسواس پیش کرتی ہین قولہ - یہہ پیشگوئی
ہی غلط ہی کیونکہ ظہور مین نہین آئی اور دین اسلام کو تمام جہان کے دینون پر ہی آج
تک غلبہ نہین ہوا - غلبہ کی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ تمام جہان سے اس دین کی امت
زیادہ ہو سو یہہ بات وقوع مین نہین آئی کیونکہ بودہ کی قوم دنیا مین ۳۰ - ارب ہنود
۳۰ کروڑ یہودی چالیس ہزار عیسائی ۱۳ کروڑ مسلمان دس کروڑ ساری جہان مین شمار
کئے گئے ہین سو غلبہ بودہ کو ہی اور اہل کتاب مین سے عیسائیونکو - دوسری یہہ کہ تقویت
ذاتی مین غلبہ ہو یعنے اس دین کے ثبوت کی ایسے دلائل ہون کہ معارضہ اونکا محال ہو سو
یہہ بہی ظاہر ہی کہ اوسکی ثبوت کی دلایل ایسی نہین بلکہ یہانتک ضعیف ہی کہ ہنود بہی اوسپر
اعتراض سخت کرتی ہین اقول - اس پیشگوئی کو غلط کہنا گویا اپنی غلط فہمی ظاہر کرنے
ہے کیونکہ پہلی صورت غلبہ کی تو اسلام مین بہ نسبت شروع کے دیکہنی چاہئی کیونکہ اوسوقت
آنحضرتؐ کے ساتہہ چند ہی آدمی ایمان لائے تہے بعدہ رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہونچی
کہ مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک یہہ دین اسلام پہیل گیا اور اسکی تقویت بہ نسبت
دیگر ادیان کے روز بروز ترقی پر آتی گئی - اور تقویت ذاتی مین تو غلبہ شروع سے
آجتک ایسا ہی کہ کوئی اور دین والہ کسی امر مین مقابلہ نہین کرسکتا اور سے تو قطع نظر
اندنون مین دین عیسائی کی کیسی گرم بازاری ہی اور کیسی زور شور سے پادری لوگ علم
عربی حاصل کرکے بحث کرنیکو آتے ہین مگر جب سامنا ہوا جہٹ پیٹہہ دکہلایا - پادری فنڈر
صاحب کا مولوی رحمت اللہ صاحب نے جیسا منہہ بند کیا وہ بہی حضور کی گوش گذار ہوا
ہوگا اور پہر اونکا روم مین بادشاہ کی سامنے جاکر مدعی بحث ہونا اور مولویصاحب کا
منہہ دکہلانا اور پادریصاحب کا بباعث خجالت دنیا کو ہی ترک کرنا بہی آپپر روشن ہوگا
اور خود اپنی ہی کیفیت جو امرتسر مین مباحثہ کیوقت ظہور مین آئی تہی تہ دل سے آپکو یاد
ہوگی - قولہ اور اکثر علماء و فضلا بعد تحقیق کی اس مذہب کو چہوڑ چہوڑ عیسائی ہولئے

جاتے ہین - **اقول** - ضرور آپ جیسے امی عالم فاضل دنیا کے مرید اور دولت وزر کے
طامع عیسائی ہوئی ہین مگر اسقدر دین حقہ اسلام مین کچہہ ضعف نہین آسکتا - اور بہت سے
تمہاری جیسون کے دہوکہہ مین آکر عیسائی بہی ہوگئی تہے مگر تہوڑے ہی دنون مین بعد
تحقیقات اور امتیاز درمیان حق و باطل کے فوراً دین عیسوی سی بیزار ہوکر اسلام مین آگئے
ہین جنکی فہرست موجب طوالت ہے - آپکا خدا کے لئی عیسائی ہونا تو ہم اوسوقت جانتے کہ
آپ مشن کی نوکری نہ کرتے بلکہ سابق کی طرح اپنی اوسی قلیل تنخواہ پر قناعت کرکے مسیح کی
منادی اور ترقی دین مین کوشش کرتے - **چوتہی پیشگوئی** سورہ فتح مین ہے - لتدخلنّ
المسجد الحرام انشاء اللہ آمنین محلقین روسکم ومقصرین لاتخافون یعنے البتہ داخل ہوگے
تم مسجد حرام مین اگر چاہا اللہ نی امن سی مونڈتے ہوئی اپنے سر ونکو اور کترتے ہوئی نہ ڈرتے
ہوگے - چنانچہ مطابق اسکے بعینہ وقوع مین آیا یعنے مسلمان مکہ مین بے کہٹکے داخل ہوئی -
پادری صاحب نے اس پیشگوئی کے ٹالنے کے واسطے تو پہلے ہی یہہ بڑا کمال کیا ہی کہ حسب عادت
اپنے اسلاف کے تحریف لفظی اور معنوی کرڈالی سہ آفرین باد برین ہمت مردانہ او - یعنے
لفظ لتدخلنّ کو ستدخلون لکہدیا - **قولہ** اول تو یہہ فراست کی بات - دوسرا آمنین انشاء اللہ
کی قید ہی اور تمسک وغیرہ اس قید سی باطل ہوجاتا ہے - **اقول** - واضح رہی کہ یہہ پیشگوئی
لام تاکید اور نون ثقیلہ کے ساتہہ جو دو نو تاکید کیواسطی آتے ہین قران مین آئی ہے جسکا
وقوع نہایت ضروری ہی اور وقوع ہوا پس کلام الہی کی تاکیدی کلام کو فراست سمجہنا فراست
سے ہاتہہ دہونا ہے اور انشاء اللہ کی قید اس پیشگوئی مین ہرگز مخل نہین بیضاوی مین ہے
انشاء اللہ تعلیق للعدة بالمشیة تعلیما للعباد واشعارا بان بعضہم لایدخل بموت اوغیبة الخ
آگے پادری صاحب پانچوین پیشگوئی سی دسوین تک ایک جگہہ جمع کرکے کہتے ہین کہ یہہ
لشکر کشون کی باتین ہین چنانچہ پانچوین پیشگوئی سورہ انفال مین ہی - واذ یعدکم اللہ
احدی الطائفتین انہا لکم - یعنے وعدہ دیتا ہی تمکو اللہ تعالی دو جماعت مین سی کہ ایک تمکو ہاتہ

لگے - چہٹی پیشگوئی سورہ نور مین ہے لیستخلفنہم فی الارض یعنے خلیفہ بناونگا مین
اونکو زمین مین - ساتوین پیشگوئی سورہ احزاب مین ہے - قالوا ہذا ما وعدنا اللہ و
رسولہ - یعنے جبکہ مسلمانون نے احزاب کو دیکہا تو کہا یہہ وہی ہے جسکا وعدہ اللہ اور رسول
نے ہم سے کیا تہا - آٹہوین پیشگوئی سورہ فتح مین ہے - ستدعون الی قوم اولی باس شدید
تقاتلونہم او یسلمون یعنے بلائی جاوٴگے تم سخت لوگون کی طرف تم اونسے لڑوگے یا وہ مسلمان
ہو جاوینگے - نوین پیشگوئی سورہ فتح مین ہے وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ تاخذونہا یعنے
خدا نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ بہت مال لوٹ کا تمکو دیگا تم اوسکو لوگے - دسوین پیشگوئی
سورہ قمر مین ہے - سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے بہاگ جاویگی جماعت پیٹہہ پہیر کر -
منکر صاحب کو ان چہہ پیشگوئیون اور تو کوئی وسواس اور تقریر یاد نہ آئی یہی کہدیا کہ یہہ
لشکر کشونکی باتین ہین چنانچہ لکہتے ہین قولہ یہہ لشکر کشونکی باتین ہین لشکر کش
ایسی تقریرین کہدیا کرتے ہین اور بموجب بیان اونکی وقوع مین بہی آجائے تو کیا وہ پیشگوئی
ہو جاویگی ہرگز نہین یہہ سب قیافہ اور فراست اور موقع بینی اور حکمت عملی ہے - اقول
سبحان اللہ کیون نہو ایسی باتین ضرور لشکر کش ہی کہا کرتی ہین اور پہر وہ بموجب کہنے
اونکی وقوع مین بہی آجاوے - منصف دیندار راستباز تو ایسی صریح پیشگوئیونکو ڈہرس کے
باتین نہین بتا سکتا متعصب بے دین جہوٹا بیشک اپنی ہزلیات ہی کہیگا کیونکہ وہ تو معذور
ہے - قولہ توریت و انجیل کے اندر جو پیشگوئیان ہین اونکی اندر فراست اور قیافہ کو دخل
نہین اور جو مقام وہ ہیز اس قسم کے ہین اونکو ہم پیشگوئی ہی قرار نہین دیتے - اقول مسیح کی
پیشگوئیونکا حال معلوم ہو چکا کہ ایسی باتین اس زمانہ کی جوگی کیا بلکہ چہوٹے بچے بہی کہکر
نبوت کے مدعی بن سکتے ہین اور قولہ جو مقام وہ ہیز اس قسم کی ہین الخ مناسب تہا کہ ان
مقامونکا بہی ذکر کرتے - اور وہ جو آپنے دوسری باب کا حوالہ دیا ہے وہان بہی تو جوگیون ہی کی
باتین لکہی ہین پیشگوئی کے معنے تو اونپر بالکل صادق ہی نہین آتے چنانچہ اسی فصل مین مفصل

بیان ہو چکا- خلاصہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے دس پیشگوئیان قران سے لکہی ہین جسپر پانی پتی صاحب نے بسبب عداوت دشمن انسان کے یہہ لکہدیا کہ ایسی باتین صاحب فراست کہہ سکتے ہین الحمدللہ کہ وہ پیشگوئیان ایسی ثبوت کو پہونچین کہ جسکے برابر کوئی پیشگوئی کسی نبی سے آجتک ظہور مین نہین آئی وہ پیشگوئی جو فراست سمجہی جاتی ہین ابتدا اس فصل مین نمونہ کے طور پر اونکا ذکر کیا گیا- چونکہ ہم ابتدا کتاب مین لکہہ آئے ہین کہ انجیل کا مقابلہ قران سے کچہہ نسبت نہین رکہتا پانی پتی صاحب ناحق اوسکو مقابل لاتے ہین بلکہ وہ تو احادیث سے بہی کئی درجے کم ہین اسواسطے ہم تین پیشگوئی کتب احادیث سے لکہتے ہین اور دو ایسی ہین کتاب ابحاث ضروری مین لکہی گئی ہین منصف خداپرست غور کرلے کہ کسقدر نبی آخر الزمان کو علم لدنی عطا کیا گیا ہے کہ اپنے زمانہ سے لیکر قیامت تک ضروری واقعات ایسی تشریح و تفصیل سے کہے ہین کہ عقل سلیم صاف اقرار کرلیتی ہے کہ یہہ کام ایسی ہی نبی کا ہے +

پہلی پیشگوئی - امام بخاری نے سلیمان بن صُرَد سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ خندق مین لشکر کفار کا بہاگ گیا اور محاصرہ مدینہ سے اوٹہکر چلا گیا تب جناب رسولخداؐ نے فرمایا کہ اب ہم اونپر چڑہ جائینگے وہ ہم پر چڑہ نہ سکینگے ہم ہی اونپر لشکر کشی کرینگے انتہی- سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی نکر سکے اور جناب رسول اللہؐ نے غزوہ فتح مین اونپر لشکر لیگئے اور مکہ کو فتح کیا-

دوسری پیشگوئی ابن سعد نے طبقات مین حضرت عثمان بن طلحہؓ سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا کہ ہم ایام جاہلیت مین کعبہ کو دوشنبہ اور جمعرات کے دن کہولا کرتے تہے ایکدن آنحضرتؐ لوگون کے ساتہہ کعبہ مین داخل ہونیکو آئے مینے آپکے ساتہہ درشت کلامی کی اور آپکو برا کہا آپنے حلم کیا اور فرمایا اے عثمان ایکدن تو اس کنجی کو میرے ہاتہہ مین دیکہیگا کہ مین جسے چاہون اوسے دیدون مینے کہا کہ تب قریش مر جائینگے اور ذلیل ہو جائینگے آپنے کہا کہ نہین اوسدن قریش کو زیادہ عزت ہوگی اور یہہ آپ کعبہ مین داخل ہوئے اور میرے دل مین آپکی اوس بات نے ایسا اثر

کیا کہ مین سمجہا کہ یہہ بات ضرور ہونیوالی ہے پہر جب بروز فتح مکہ آئے مجہہ سی کنجی منگوائی مینے
لادی سو آپ نے لی پہر جب آپ نے مجہے دی فرمایا کہ لو یہہ تمہارے پاس ہمیشہ رہیگی پہر جب
مینے پیٹہہ پہیری آپ نی مجہے پکارا مین پہر حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ بات جو ہمنے کہی تہی کہ
ایکدن یہہ کنجی ہمارے ہاتہہ ہوگی سو ہوئی یا نہین مینے کہا کہ بیشک ہوئی اور مین گواہی
دیتا ہون کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی - اس حدیث مین دو پیشگوئیونکا ذکر ہے - ایک یہہ
کہ قبل ہجرت آپنے عثمان سی یہہ بات کہی تہی کہ یہہ کنجی ایکدن ہمارے ہاتہہ ہوگی سو مطابق
اوسکی بروز فتح مکہ واقع ہوا - اور دوسری یہہ کہ آپنے جب کنجی عثمان کو بروز فتح مکہ پہیر دے
آپنے فرمایا کہ یہہ کنجی ہمیشہ تمہارے خاندان مین رہیگی سو آجتک اونہی کے خاندان مین کنجی
خانہ کعبہ کی ہے - **تیسری پیشگوئی** - عن جابرؓ اِنَّ الشَّیطانَ قَدْ یَئِسَ اَنْ یَّعبُدَہُ المُصَلُّونَ
فِی جَزِیرَۃِ العَرَبِ لٰکِنْ فِی التَّحرِیشِ بَینَہُم - صحیح مسلم مین جابرؓ سی روایت ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اسسے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو مین اوسکو پوجین
لیکن اونمین فتنہ فساد ڈالنے کا قابو ہے یعنے عرب مین اسلام قایم رہیگا اور بت پرستی
جو شیطان پرستی سی مراد ہی وہان نہوگی سو سچ ہی کہ عرب مین ابتک خدا کے فضل سی بت
پرستی کوئی نہین جانتا +

فصل ششم تحقیق الایمان کے باب اول کے تیسری فصل کے جواب مین

قبل شروع مطلب پانی پتی صاحب چند امور کا ذکر کرتے مین کہ عیسائی کہتے ہین کہ محمد صاحب
کی خبر اگلی کتابونمین ہونی چاہیے - اہل اسلام نے بطور معارضہ کہا کہ موسی و ابراہیم وغیرہ کی
خبر کسنے دی ہی اگر ثبوت نبوت خبر سابق پر موقوف رکہا جائے تو انبیاء مذکورہ کی نبوت
کہان ثابت ہوگی اسپر عیسائیونمین سی پانی پتی کہتے ہین - **قولہ** - عیسائیون کا یہہ جواب
کہ نبی کیواسطے خبر کی ضرورت نہین مگر شفیع کیواسطے خبر سابق کی سخت ضرور ہی انتہی ملخصاً -
اقول - اولاً تو یہہ دعوی ہی بلا دلیل ہے ہرگز قابل سماعت نہین اگر تسلیم ہی کیا جائے

تو ہماری نزدیک ہر ایک نبی اپنی امت کا شفیع ہے چنانچہ موسیٰ ع کی قوم کو جب خدا نے عذاب
کرنا چاہا تو انہین کی شفاعت سے دور ہو گیا جیسا کہ کتاب خروج کے باب ۳۲ ورس مین اسی سے آیت
تک مصرح ہے - اور مسیح نے بھی حواریونکو کہدیا تہا کہ جسکو تم بخشوگے بخشا جاویگا جیسا کہ
انجیل یوحنا کے باب ۲۰ ورس ۲۳ مین ہے - پہر پادری صاحب اپنے دعوی کی تائید کیواسطے بموجب
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست - قران مجید سے ایک آیت لکہتے ہین - واذ قال عیسے
ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الخ یعنے جبکہ عیسیٰ مریم کے بیٹے نے کہا ای بنی اسرائیل
مین بہیجا ہوا آیا ہون اللہ کا تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوا اوس کتاب کی جو مجہہ سے پہلے
آئی ہے اور خوشخبری سناتا ہوا ایک رسول کی جو مجہہ سے پیچہے آویگا نام اوسکا احمد ہوگا پس
جبکہ اونکو معجزے دکہلائے تو وے لوگ بولے یہہ صریح جادو ہے - **قولہ** اب محمدیونکو غور کرنا
چاہیے کہ محمد کو یہہ کہنا نہایت ضرور تہا کہ میری خبر توریت مین پہلے آئی (الی قولہ) پہر مولوی
رحمت اللہ یا اور کوئی محمدی کسطرح کہہ سکتا ہے کہ ثبوت نبوت محمد کیواسطے پیشخبری کا ہونا
ضرور نہین ہے جسکے مدعی محمد خود مین - **اقول** - صاحب من اس آیت کا تو صرف مطلب اتنا
ہی ہے کہ پروردگار آنحضرت کو یاد دلاتے ہین کہ جسوقت مسیح ابن مریم نے کہا الخ پس اسسے
یہہ کہان ثابت ہوا کہ آنحضرت ص فرماتے ہین کہ شفیع کیواسطے خبر سابق ضرور ہے آپ نے
بیفائدہ لنبی چوڑی تقریر کرکے کاغذ کو سیاہ کر دیا ایسی ہی باتون سے آپکی لیاقت ظاہر
ہوتی ہے - جب ثابت ہوا کہ خبر سابق کا ہونا ضروری تو نہین مگر بعض انبیاء کے لئے
واسطے ظاہر کرنے شان کے کتب سابق مین خبر دیگئی ہے اور پہر اوسمین یہہ ضرور ہی
نہین کہ وہ خبر ایسی ہو کہ ہر ذکی و غبی سمجہہ لے بلکہ قرائن و علامات سے سمجہی جاتی ہے
چنانچہ بہ نسبت حضرت عیسیٰ ع کوئی خبر صراحتاً درج نہین جیسا کہ ابہی ظاہر ہو جائیگا -
قولہ - مولوی آل حسن وغیرہ نے چند مقام انجیل و توریت کے تبلائے چنانچہ لفظ فارقلیط
مگر اوسی انجیل سے ثابت ہو گیا کہ وہ روح القدس ہے - دوسرا مقام یہہ بتلایا کہ یوحنا کے

۱۴ باب آیت ۳۰ مین لکہا ہی کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور مجہہ مین اوسکی کوئی چیز نہین
مگر جب عیسائیون نے سمجہا یا کہ یہان پر مراد سردار سے شیطان ہی تو مسلمان چپ کر گئے
اسیطرح اور بہی چند مقام پیش کیئے تہے مگر پادری فنڈر صاحب نے صاف صاف اون
آیتون کا مطلب کہدیا **اقول** لفظ فارقلیط کا بحق آنحضرت صلعم ہونا مولوی رحمت اللہ
صاحب نے ازالۃ الاوہام اور اظہار الحق مین اور مولوی آل حسن صاحب نے استفسار مین
اسطرح ثابت کیا کہ پادری صاحبان کو سوا سکوت کی کوئی جواب آیا اور پادری
(جو ایک لچر بات کہہ کی دفع الوقتی کر دیا کرتے ہین) یہہ جو کہتے ہین کہ اوسی انجیل سے ثابت
ہو گیا کہ مراد اوسی روح القدس ہی۔ مین کہتا ہون کہ اس باب اور ورس کا پتہ جس سے روح القدس
کا ہونا ثابت تہا کیون نہ آپنے لکہدیا بلکہ اوسمین تو کوئی ہلکا سا بہی قرینہ نہین پایا جاتا جس سے
روح القدس کے حق مین ہم اوسکو سمجہین۔ اور پادری فنڈر کا اگر آپ کچہہ بہروسہ رکہتے
ہین تو اونکی خدشات کو بندہ نے اپنی کتاب ابحاث ضروری مین بخوبی اوٹہا دیا ہے اوسکو
مطالعہ کر کے جواب عنایت کرین بعد دیکہا جاویگا۔ اور یوحنا کی ۱۴ باب آیت ۳۰ کی بابت
جو آپنے فنڈر کی تقلید کر کی لکہا ہی اگرچہ کل تقریر بباعث شرم نہین لکہی اوسکا جواب
یہہ ہی کہ مولوی آل حسن صاحب کی کتاب استفسار کے صفحہ ۲۵۹ سے ۲۶۱ تک ملاحظہ کرکے اوسکا
جواب لکہین۔ طرفہ یہہ کہ جن آیتونسے پادری لوگ بباعث کم علمی لفظ سردار کے معنے شیطان کے نکالتے
تہے انہین ورسونسے مولوی آل حسن نے سمجہا دیا کہ یہہ کہنا تمہارا غلط ہی اور اوسکو ایسا
مدلل کیا کہ اونکی دلائل کی تردید کوئی پادری نہین کر سکا فنڈر صاحب بباعث تعصب مذہبی اپنی
کتاب حل الاشکال کے صفحہ ۱۳ سطر اخیر مین انہین ورسونکو بیان کر کے کہتے ہین کہ سردار
کے معنے شیطان ہین مگر چونکہ دل مین مولوی آل حسن صاحب کا سمجہانا موثر ہو گیا ہی
انہون نے جو کچہہ دلیلین لکہی تہین اونکی بابت پادری صاحب نے نام ہی نہین لیا شایق دونو
کتابون کو دیکہلے۔ پادری صاحب سے اتنا تو ہم ہی پوچہتے ہین دیکہئے کیا جواب دینگے انجیل

یوحنا باب ۱۴ درس ۳۰ کی عبارت یون ہے کہ مین تم سی بہت کلام نہ کرونگا اسلئے کہ اس جہانکا
سردار آتا ہے اور مجہہ مین اوسکی کوئی چیز نہین انتہی - قطع نظر ربط عبارت وغیرہ سی اس فقرہ کے
کیا معنے ہین کہ سردار آتا ہی کیا شیطان مسیح سی پہلے یا مسیح کے وقت نہ تہا سو یہہ دونو شقین
باطل ہین کیونکہ اوسکا ہونا قبل مسیحؑ توریت وغیرہ سی بخوبی ثابت ہی - یا پیچہے بموجب فرمودہ
مسیح آیا - اور جن آیات کو پادری فنڈر صاحب کی سمجہانے سی مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے ترک
کردیا تہا اونکا ذکر کرنا ہی مناسب تہا ایسی جہوٹی باتون سی کیا دینداری آپکی ثابت ہوتی
ہے - اور یہہ جو فرمایا کہ برہان مقدمات یقینیہ سی مرکب ہوا کرتی ہے اور یہہ بالکل توہمات مین
اسکا جواب یہہ ہی کہ مولویصاحب کا مطلب تمہاری سمجہ مین نہین آیا کیونکہ لغوی معنے برہان
کے مطلق دلیل کے ہین اور ان دلائل کو توہمات کہنا وہمی بننا ہے - واضح رہی کہ جن بشارات
کو متقدمین عیسائی مسیح کے حق مین بیان کیا کرتے ہین مولوی رحمت اللہ صاحب نے جب انہیں
سی صاف ثابت کردیا کہ یہہ مسیح کے حق مین کسی صورت سی نہین بن سکتین تو اکثر منصف عیسائی
اپنی ہٹ دہرمی سی باز رہی اور سمجہ گئی کہ مولویصاحب نے بیشک درست لکہا ہی چنانچہ پانی بتی
بہی مولوی صاحب ہی کے سمجہانے سی علاوہ اون اٹہارہ بشارات کی جنکو متقدمین مسیح
کے حق مین بتلاتے تہے لکہتا ہے یعنے کل اٹہارہ مسیح کی بشارتین ہین جنمین سے گیارہ تو وہ
متقدمین والی لکہین باقی سات کو بدلدیا چنانچہ اب ہم اون سات بشارتونکو تفصیلاً لکہتے
ہین منصف کو چاہیئے کہ غور سی دیکہے کہ مسیحؑ پر کسطرح بہی وہ صادق آسکتی ہین یا یون ہی
پانی پتی جوش مین آئے ہوئے ہین - اور مسیح کی بشارات کو یہان ہمنے اسواسطے لکہا کہ مقابلہ سی
حقیت غیر حقیت خوب معلوم ہوجائے اب آنحضرتؐ کی حق مین جو بشارات ہین اونکو بہی دیکہنا
چاہئے اور جو مسیح کے حق مین ہین اونکو بہی - اگرچہ ہم پر حسب التزام لازم تہا کہ کل بشارات مسیح پر
جو پانی پتی صاحب نے اپنی کتاب مین لکہی ہین گفتگو کرتے مگر چونکہ مولوی رحمت اللہ صاحب
کی دعوہات کا جو درباب تردید بشارات مسیحؑ ازالۃ الاوہام مین انہون نے لکہی ہین کسی

پادریصاحب نے جواب عنایت نہین فرمایا اسواسطے طوالت کونا مناسب سمجھکر کل کے لکہنے سے
پہلو تہی کیا - اور اسلیے بہی کہ بانی بتی صاحب نے جو اٹہارہ بشارات لکہی ہین اونمین سے گیارہ
کی تردید تو مولوی رحمت اللہ صاحب مولوی آل حسن صاحب کی ان اٹہارہ کی تردید مین آچکی
ہے اسنے سات اونمین سے بدلکر سات نئی لکہدین لہذا ان سات کو ہم یہان لکہینگے اور بانی
پتی کی کجفہمی کا حال یہان سے بخوبی ظاہر ہو جاویگا +

حضرت مسیحؑ کی بشارات کا بیان

پہلی بشارت - یسعیاہ کا باب ۱۱ و ۱۲ تمام - سو بباعث عدم منظور طوالت تمام ۱۱ و ۱۲ باب کتاب
مذکور کا نہین لکہتے چند آیات لکہکر منصف کی سامنے کردیتے ہین وہ خود سمجھ لیگا کہ مسیح پر آیات
مذکورہ کسی طرح سے صادق نہین آسکتین - تب یسی کی ٹہنی سے ایک سونٹا نکلیگا اور اوسکی
جڑون سے ایک پہلدار شاخ پیدا ہوگی - ۲ - اور خداوند کی روح اوسپر ٹہریگی حکمت اور خرد کی
روح مصلحت اور قدرت کی روح معرفت اور خداوند کے خوف کی روح (الی قولہ) ۶ - اوسوقت
بہیڑیا برہ کی ساتہہ رہیگا اور چیتا حلوان کے ساتہہ بیٹہیگا اور بچہیا اور شیر بچہ اور پلا ہوا
بیل ملے جلے رہینگے اور ننہا بچہ انکی پیشروی کریگا گائ اور ریچہہ ملکے چرینگے انکے بچے ملے جلے
بیٹہینگے اور شیر ببر بیل کیطرح گہاس کہایگا اور دودہ پیتا بچہ سانپ کے سوراخ پاس کہیلیگا
انتہی - ان درسو مین صاف ہماری آنحضرتؐ کی خبر ہے کیونکہ یہہ سب کام اونکی عہد اور خلفاء
اربعہ آنحضرتؐ کی زمانہ مین ظہور مین آئی برخلاف زمانہ مسیح کی کیونکہ وہ بیچارے تو زندگی بہر
یہودیون سے چہپ کر گذران کرتے رہے اور بادشاہی تو دوسرا امر ہے وہ تو اونکو خواب مین
بہی حاصل نہوئی - اور بعضے جاہل عیسائی جو بادشاہت سے مراد روحانی بادشاہت لیتے ہین
خصم کی سامنے ایسی تاویلات رکیکہ سے کام نہین نکل سکتا بلکہ خود بانی پتی صاحب ابتداء
کتاب مین تاویلات رکیکہ بیان کرنیکو برا سمجہتے ہین ۔ اور ۱۲ باب کا جو بانی پتی حوالہ دیکر مسیح
کی بشارات مین سے اوسکو ٹہرائی ہے یہ کجفہمی اپنی عام کی سامنے ظاہر کرتی ہے کیونکہ اوسمین

کوئی ایسا قرینہ خفیف سا بھی نہین جسی اوسکو مسیح ع کی بشارت سمجھا جای منصف تمام
باب کو ملاحظہ کرکے دیکھ لے **دوسری بشارت** یرمیا کا ۳۳ باب ورس ۱۴ سے
۱۶ تک دیکھو وے دن آتی ہین خداوند کہتا ہی کہ مین وہ اچھی بات جو مینے بنی اسرائیل کے گہرانی اور
یہودا کے گہرانی سی کہی ہتی پوری کرونگا - ۱۵ - اند نوئنین اور اسوقت مین بہی داود کی لئی صداقت کی
شاخ بڑہاونگا اور وہ زمین مین عدالت وصداقت سی عمل کریگا - ۱۶ - اند نوئنین یہودا نجات پاویگا
اور یروشلم چین سی سکونت کریگا اور یہی نام ہی جو وی اسی کہینگے خداوند ہماری صداقت اہتی
اس خبر سی آنا کسی بادشاہ باعدالت وصداقت کا بخوبی نکلتا ہی - اور یہہ ظاہر ہی کہ مسیح نے
یوسف نجار کیطرح کبھی سلطنت کا لازمہ نہ رکھی ہتی اور نہ اونکی بدولت بنی اسرائیل کو کچھ آرام اور
چین ملا بلکہ ایسی مصیبتونین پہنسے کہ ویسی مصیبتین کبھی کسی پر نہ پڑین اور یروشلم ہی ایسے
برباد ہوئی کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا - سوا اسکی مریم نی اپنی بیٹے کا نام مسیح رکہا ہتا اور
مسیح کے معنی کسی زبان مین خداوند صداقت نہین - اور آیات مذکورہ سی صاف ظاہر ہوتا ہی
کہ وہ شخص موجود سوجود ساختہ خدا کا ہوگا اور عیسائی کہتی ہین کہ خدا خود مریم کی پیٹ مین
جسم پکڑ کے منفذ معروفہ سی حسب عادت زمانہ باہر نکلا پس یہانسی مجسم ہونا خدا کا مریم کے
پیٹ مین قطعاً باطل ہوگیا - **تیسری بشارت** ذکریا کا باب ۳ ورس ۸ اب ای یہوسوع
سردار کاہن سن تو اور تیری رفیق جو تیری آگی بیٹھے ہین کیونکہ یے اشخاص ایک نشانی ہین
دیکھ مین اپنی بندہ شاخ کو نمودار کرونگا - عبارت مذکورہ مین کوئی ایسا لفظ نہین کہ
جسی مسیح کی طرف اشارہ ہو صرف ایک لفظ (بندہ شاخ ہی) جسنے پانی پتی صاحب کو اس تشویش
مین ڈالا ہی مگر یہہ نہ سمجھے کہ شاخ سی مراد یہان یحیی ع ہین چنانچہ تصدیق اسکی خود حضرت
ذکریا کرتی ہین دیکھو لوکا باب ۱ ورس ۶۷ - اور اوسکا باپ ذکریا روح قدس سے بہر گیا اور نبوت
کی راہ سی کہنے لگا کہ حمد خداوند جو اسرائیل کا خدا ہی کیونکہ اوسنے اپنے لوگوں پر نظر کی اور انہین
چہٹکارا دیا اور ہماری لئے نجات کا سینگ اپنی بندی داود کے گہر مین سی نکالا جیسا اوسنے

اپنے پاک نبیون کی معرفت جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے کہا انتہی - پس جبکہ اس خبر کو خود ذکریا علیہ السلام نے یحییٰ کے حق مین ثابت کر دیا ہے پس آپکا تکلف محض فضول ہے - **چوتھی بشارت** - ذکریا کا باب ۶ ورس ۱۱ سے ۱۵ تک ۱۱ اُسنے چاندی اور سونا لے اور تاج بنا اور انہین یہوسوع بن یہوصدق سردار کاہن کے سر پر رکھہ - ۱۲ - اور اوسنے یون کہہ کہ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ دیکھہ وہ شخص جسکا نام شاخ ہے اور وہ اپنی جگہہ سے اوٹھیگا - ۱۳ - اور وہ خداوند کی ہیکل کو بناکریگا ہان وہی خداوند کی ہیکل کو بنائیگا اور وہ صاحب شوکت ہوگا اور اپنے تخت پر بیٹھہ کے حکومت کریگا اور وہ اپنی تخت پر جلوس کرکے کاہن بھی ہوگا اور صلح کی مشورت دونون کے درمیان ہوگی - ۱۴ - اور وے تاج حلم اور توبیاہ اور یدعیاہ اور حن بن صفنیاہ کے طرف سے ہونگی تاکہ خداوند کی ہیکل مین ایک یادگاری ہووین - ۱۵ - اور وے جو دور دور ہین سو آوینگی اور خداوند کی ہیکل مین تعمیر کرینگے اور تم جانوگے کہ رب الافواج نے مجھے تم پاس بھیجا ہی اور اگر تم خداوند اپنی خدا کی فرمانبرداری کروگی تو یون ہوگا انتہی - بھلا صاحب مسیح کا نام تو مسیح تھا نہ کہ شاخ اور ہیکل کو اونہون کب بنایا ہی اور صاحب شوکت بھی تھے اور نہ انہون نے حکومت کی بلکہ بڑی ذلت سے ۳۳ برس کی ہی عمر مین مصلوب ہوگئے پادری جی کو خدا جانے یہان کیا سوجھی ہی جو آیات مذکورہ کو بشارت مسیح سمجھتا ہی انمین تو کوئی لفظ بھی ایسا نہین جو مسیح پر صادق آوے - **پانچوین بشارت** - حزقیل کا ۲۱ باب آیت ۲۵ ارے تو بیدین شریر اسرائیل کے بادشاہ تیرا دن آیا جو وقت تیری بدکاری انجام کو پہنچی ۲۶ خداوند یون فرماتا ہے کہ کلاہ اوتار اور تاج دور کردے یہہ ایسا نہ رہیگا پھر وہ پست کو بلند کر اور بلند کو پست کر - ۲۷ - مین ہی اوسے الٹ الٹ دونگا یہہ پھر نہوگا اور جبتک وہ جسکا حق ہی آویگا مین وہ اوسے دونگا انتہی - ان آیات مین سے صرف اتنا ہی نکلتا ہی کہ خداوند اسرائیل کے بادشاہ کو ملامت کرکے فرماتا ہی کہ تو اپنا تاج اوتار دے یہہ جبکا حق ہی اوسکو ملیگا

سوا اولاً تو استحقاق مسیح کا کہان سی ثابت ہوتا ہی کہ ضرور تاج اوسی کو دیا جاوی- قطع
نظر اسکی مسیح کو تاج کب ملا- **چھٹی بشارت**- یسعیاہ کا باب ۱۲ ورس اسی ۴ تک-
اور اوسدن تو کہیگا کہ ای خداوند مین تیرا شکر کرونگا کہ اگرچہ تو مجھہ سی ناخوش تھا پر تیرا
غصہ اتر گیا اور تو نی مجھے تسلی دی- ۲ دیکھو خدا میری نجات ہی مین اوسی پر توکل کرونگا
اور نہ ڈرونگا کہ یاہ یہوواہ میرا بوتا اور میرا سرود ہی اور وہ میری نجات ہوا ہی- ۳ سو تم
خوش ہوکی نجات کے چشمون سی پانی بھروگے- ۴- اور اوسدن تم کہوگی کہ خداوند کی ستائش
کرو اسکا نام لوگونکی درمیان اسکی قدرتین بیان کرو اور کہو کہ اوسکا نام عالیشان ہے- انتہی
منصف کو چاہیے غور کری کہ اسمین کوئی بھی ایسا لفظ نہین جسکی مسیح مصداق سمجھا جائے-
ایسی ہی باتون سی آپکی لیاقت مشہور ہوتی ہے چرا نہ باشد- ایک اور دھوکہ بانی ہتی
کا دیکھیے کہ پہلے یسعیاہ کی باب ۱۱ و باب ۱۲ کو ایک بشارت مین داخل کیا ہی- اب یہان پھر
اوسی کتاب کی باب ۱۲ کو بشارت مین شمار کیا اسکی معلوم ہوتا ہی کہ بانی ہتی کی نیت صرف نمبر اٹھارہ
پوری کرنیکی ہی اصل مین چاہی کیسا غلط ملط اور رطب و یابس ہو اور ایک کو مکرر سہ کرر
لکھکے اٹھارہ بشارتین پوری کرکے اپنا پاپ چھڑا لیا- **ساتوین بشارت**- یسعیاہ کا ۴۹
باب آیت ۶ سی آخر تک- اسباب کو خیر تک دیکھا گیا اسمین کوئی ایسی بات نہین جو مسیح پر
صادق آسکے منصف بیشک دیکھ لے نقل کرنیسی طوالت مانع ہوئی جب کوئی عیسائی کوئی
لفظ مصداق مسیح نکالکے دکھلائیگا جواب دیا جائیگا- غرض ان سات بشارات سی کوئی
بھی حضرت عیسی پر نہین جم سکتی- ان سات بشارتونکا حال تو ظاہر ہوگیا اب وہ اور بھی جنکو متقدمین
نص صریح بحق مسیح سمجھتے ہین سنئے- **اول**- اشعیا باب ۷ ورس ۱۴- اسواسطے خداوند آپ ہی تمکو ایک
نشان دیگا دیکھو وہ کنواری پیٹ سی ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عمانوئیل رکھیگی انتہی- اس خبر کو علما
مسیحی حضرت مسیح کی حق مین سمجھتے ہین حالانکہ یہہ کئی وجہ سی مسیح پر صادق نہین آسکتی- پہلے یہہ کہ
انجیل متی کی پہلے باب مین لکھا ہی- یسوع مسیح کی پیدایش اسطرح ہوئی کہ جب اوسکی ماں مریم

یوسف سی منسوب ہو گئی اسکے پہلے کہ وہ ہم بستر ہوویں وہ روح القدس سے حاملہ ہو گئی الخ

اس لفظ منسوب سی کیا یہہ مراد ہی کہ ابہی نکاح نہین ہوا تہا صرف منگنی ہی ہوئی تہی یا

نکاح مراد ہی - بر تقدیر اول حالت منگنی مین دفع دخل ہم بستری کرنا کیا معنی رکہتا ہی کیونکہ

قبل نکاح خواہ منگنی ہو ہی گئی ہو ہم بستری ممنوع ہے بلکہ حالت مذکورہ مین متی کو یون لکہنا

چاہئی تہا - کہ پہلے اسکی کہ اونکا نکاح ہو گیا تہا وہ روح القدس سے الخ - اور اگر منسوب ہو نیسی

نکاح مراد رکہا جای تو بکارت کا ثبوت مشتبہ ہو جائیگا بلکہ یہہ دیونکو تو اسباب مین شقاوت

ازلی کے باعث انکا محض ہے اور اسباب مین سخت الفاظ بی ادبی کے بی بی مریم کے حق مین

نکالتی ہین - دوم یہہ کہ لفظ علماہ کی معنون مین جسکا ترجمہ باکرہ ہی علماء باہم متفق نہین اکثر

اوسکی معنے مطلق زن جوان کی لیتے ہین - او بعض کچہہ اور ہی فرماتے ہین - سوم یہہ کہ مسیح کا

نام عمانوئیل نہین رکہا گیا اور نہ اوسکا ترجمہ اور لفظ مسیح کا باہم مرادف ہین - چہارم یہہ کہ

وہان وعدہ ہی کہ بہت نشان خوشحالی کے ہونگی دنیاوی خوشحالی تو مسیح کی بہت ظاہر ہے

اور مرنیکے بعد بہی اونکو خوشحالی نہوئی بلکہ تین روز تک جہنم مین رہنا پڑا +

دویم - باب ۵۳ ورس ۴ کتاب یسعیاہ اوسنے ہماری آزار اوٹہائی اور دکہونکا حامل ہوا اور

ہمنے خیال کیا کہ بیارا غدا کا کوٹا اور دوکہایا ہوا ہی - ۵ پہر وہ ہماری لئے گہایل کیا گیا اور ہماری

بدکاریون کی لئے کچلا گیا - اور ہماری سلامتی کی لئی اوسپر سیاست ہوئی اور اوسکی مار کہانی

سی ہم چنگے ہوئی - ۶ ہم سب بہیڑون کی مانند بہٹک گئے ہم ہر ایک اپنی اپنی راہ کی متوجہ ہوئے

اور خداوند نی ہم سبہونکی بدکاری اوسپر لادی - ۷ وہ مظلوم تہا اور غمزدہ تو بہی اوسنے منہہ نہ

کہولا وہ برہ کی مانند ذبح ہونے کو لایا گیا اور بہیڑ اپنے بال کترنیوالی کے آگے چپ چاپ ہی

ویسا ہی اپنا منہہ نکہولا - ۸ وہ تعدی اور حکم کیا گیا اور اوسکے دودمان کا تذکرہ کون کریگا

کہ وہ زندون کی زمین سی کاٹ ڈالا گیا میری گروہ کے گناہون کی سبب اوسپر مار پڑی - اور

اوسکی قبر بہی شریرون کے درمیان ٹہرائی گئی تہی پر اوسکی موت مین دولتمندونکے ساتہہ وہ ہوئی کیونکہ

اوسنی کسیطرحکا ظلم نہ کیا اور اوسکی منہہ مین ہرگز چہل نتہا - ۱۰ لیکن خداکو پسند آیا کہ اوسی کچلے
اوسنی اوسی غمگین کیا جب اوسکی جان گناہ کی لئی گذرانی جاوی تو وہ اپنی نسل کو دیکہیگا اور
اوسکی عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اوسکی ہاتہ کی وسیلہ بر آویگی ۱۱ وہ اپنی جان کے دردونکا حاصل
دیکہکے سیر ہوگا میرا بندہ صادق بہتونکی تصدیق کریگا اور اونکی بدکاریان اپنی اوپر اوٹہالیگا
انتہی - اس خبر کو اگرچہ عیسائیون کی بڑی بڑے عالم بشارت مسیح سمجہتے ہین بلکہ اسی سے کفارے
تصدیق مانتی ہین مگر یہہ دعوی اونکا مثل تار عنکبوت کی سست ہے کیونکہ قایل اسکلام کا خدا ہے
یا یسعیا - اگر خدا ہی تو اسکے کیا معنی کہ وہ ہمسی روپوش تہا ہم اوسکی قدر نہین جانتے تہے ہمارے
گناہونکی لئی گہایل کیا گیا اور ہماری بدکاریونکی لئی کچلا گیا - کیونکہ خدا سی کوئی روپوش نہین ہوسکتا
اور نہ علم اوسکا روز بروز بڑہتا ہی بلکہ اول سے ایک سا ہی اور وہ معاذ اللہ گنہگار ہی نہین ہے - اور اگر
متکلم اوسکا یسعیا ہی تو کیونکر وہ کہہ سکتا ہی کہ میرا بندہ صادق ہی کیونکہ مسیح بگفتہ مسیحان وے
عین خدا ہین اور جسم مین سب انبیاء سی اعلی درجہ رکہتی ہین چنانچہ پادری فندر صاحب دیباچہ مفتاح
الاسرار مین اسی بات کی مقر ہین پہر وہ کیونکر غلام یسعیا کا ہوسکتا ہی - اور مسیح بر وقت صلیب چلایا
بہی تہا پہر کیونکر صادق آویگا کہ اوسنی منہہ نہ کہولا اور بہیڑ کیطرح چپ رہا - پہر لکہا ہی کہ بہتونکی تصدیق
کریگا مسیح نی تصدیق تو نہین مگر انبیاء کو ڈاکو اور چور بیشک کہا ہی جیسا کہ یوحنا باب ۱۰ ورس ۸ مین ہے
پہر لکہا ہے کہ اوسکی دودمان کا تذکرہ کون کریگا - یہہ بہی خلاف واقع ہی کیونکہ مسیح کی والدہ اور کتنے
بہائی تہی اور بہت سی عورتین جنکو پیار کرتی تہے مثل مرتہا وغیرہ کی چنانچہ وی اوسکی قبر پر بہی گئین
ہین اور آجتک گرجا مین تعزیہ سجائی خود بازارون مین تذکرہ ہوتا رہتا ہی - اگر آپ کہین کہ قایل اسکلام
کا خدا ہی اسجگہہ گناہ مراد نہین بلکہ اپنے بندونکی جیسا کہ قیامت مین کہیگا کہ مین بہوکہا اور پیاسا تہا تمنے
روٹی اور پانی مجہے نہ دیا یعنی میری بندونکو - مین کہتا ہون کہ اس ضعف سی کیا فایدہ کہ بلا ضرورت سی اور لفظ
روپوش اور بیقدر ہوگیا مین کیا کہوگی تم کوئی تاویل بہی نہین بن سکتی - اور پہر لکہا ہے کہ
زمین سے قطع ہو جائیگا حالانکہ حضرت عیسی دوبارہ زمین پر آوینگے اور کتنی مدت تک رہینگے

علاوہ اسکے یہودی عالم تو اس خبر کو کسی نبی کے حق مین نہین بتلاتے بلکہ اس تمام باب کو بنی اسرائیل کے حال مین بیان کرتے ہین کہ اوسکا مطابق اسباب کے حال ہوا چنانچہ اونکے عبرانی زبان کے رد نصاری مین مفصل مذکور ہے - بالفرض اگر اس باب کو کسی نبی کی ہی خبر مانا جاوی تو یحیی ؑ مصداق اس خبر کے ٹہرتے ہین کیونکہ اونہون نے بیابان مین نہایت مسکینی سی گذران کی ہی اور آخر کو بڑی ظلم سی مقتول ہوکر شہید ہوئی ہین چنانچہ پہر آنا اونکا زمین پر نہین ہوا اور فقرہ (زندون کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا) بخوبی انپر صادق آتا ہی اور اگر اسکو حضرت ذکریا کے حق مین بہی کہا جاوے تو ہوسکتا ہی مگر حضرت مسیح ؑ ہرگز اسکے مصداق نہین ٹہر سکتے +

بشارات مسیحی کا حال تو ظاہر ہوچکا - اب آنحضرت ؐ کی بشارات کا حال سنئے - سبحان اللہ کیسی اچہی دلیل ہماری پیغمبر ؐ کے ثبوت کیواسطے ہے کہ باوجود تغیر و تبدل بیندار ان مسیحی کے پہر بہی اسقدر اور ایسی بشارات بیبل مین پائی جاتی ہین کہ مسیح کی نسبت اونکا عشر عشیر بہی نہین - چنانچہ جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب نے تیئیس [۲۳] بشارتین آنحضرت کے حق مین جو نہایت واضح تہین ازالۃ الاوہام مین لکہی ہین پادری صاحب اونپر چند وسواس بے بنیاد کچہہ تو بباعث کج فہمی کے اور کچہہ تعصب کے راہ سی پیش کرتے ہین سو ہم بفضل الہی تفصیلاً اوسکے وسواسونکو رفع کرتے ہین -

پہلی بشارت - کتاب پیدائش باب ۱۶ ورس ۱۰ - پہر خداوند کے فرشتہ نے اوسنی کہاکہ مین تیری اولاد بہت بڑہاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائیگی اور خداوند کے فرشتہ نے اوسی کہاکہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنیگی اوسکا نام اسمعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہہ سن لیا وہ وحشی آدمی ہوگا اوسکے ہاتہ سبکے اور سبکے ہاتہ اوسکے خلاف ہونگے اور وہ اپنی سب بہائیون کے پاس بود و باش کریگا انتہی - مولویصاحب کہتے ہین چونکہ یہان پروردگار عزّ جرہ کو وعدہ تکثیر اولاد اور اسباب کا کہ اسمعیل اور اوسکی اولاد کا ظہور

حضرت اسحاق اور دوسری فرزندون حضرت ابراہیم سی خلاف ہوگا فرماتے ہین۔
پس چاہیی کہ وہ طریق پسندیدہ خدا ہو۔ جب یہہ بات ٹہر چکی تو اسی صاف نکلتا ہے
کہ حضرت اسمعیل کی اولاد مین سی کوئی شخص ایسے طریق والا (جو پسندیدہ خدا ہو)
نکلے۔ اور یہہ بات ظاہر ہے کہ خدا کا پسندیدہ طریق سوا نبی عظیم الشان کے اور کوئی
نہین دیا جا سکتا۔ اسیواسطی چاہیئے کہ اولاد اسمعیلؑ سی کوئی نبی پسندیدہ خدا مبعوث ہو۔
اور اسمعیلؑ کی اولاد سی آنحضرتؐ کے سوا اور کوئی نبی نہین ہوا سو یہہ صاف بشارت
آنحضرتؐ کے حق مین ہے۔ پادری جی کہتے ہین **قولہ** اولاً مولویصاحب کوئی قاعدہ
کلیہ ہمکو بتادین جسی معلوم ہو کہ جب کسی کے ساتھہ براہ مہربانی خدا تعالی وعدہ فرماوے
تو وہ ضرور نبوت ہی کا وعدہ ہوا کرتا ہی اور جب یہہ بات نہین ہے تو اوپر نیچے کی آیتون
کو دیکھو کہ یہہ کسی نبی کی خبر نہین بلکہ جب ہاجرہ نے سارہ کی نسبت گستاخی کی اور سارہ نی
اوسپر تشدد کیا تو وہ بہاگ گئی لیکن نہایت غمگین پس خدا نے اوسکی تسلی کی اور یہہ
وعدہ مذکورہ فرمایا۔ **اقول**۔ ابہی ہم لکھہ چکے ہین کہ خدا تعالی ہاجرہ سی وعدہ کثرت
اولاد اور اسمعیل اور اوسکی اولاد کے طریق مختلف ہونیکا بہ نسبت دیگر فرزندون ابراہیم
کے یاد کرتے ہین۔ اس طریق مخالف کا وعدہ چونکہ خود پروردگار فرماتے ہین ضرور ہے
کہ وہ پسندیدہ خدا ہو۔ اور یہہ بات ہر ایک جاہل بہی جانتا ہی کہ خدا کا پسندیدہ رستہ
نبی کی معرفت ہی خلقت کو پہونچتا ہے اس کلیہ پوچہنے والے جیسونکی معرفت نہین
آیا کرتا۔ ہان صاحب آپ معذور ہین آپکو تو پولوس مقدس کی معرفت جو ہر دیگی پھیچ
(یعنی یہودیون مین یہودی اور بی ایمانون مین بے ایمان) تہا پہونچا ہی۔ غرض اہل
اسلام کے نزدیک قاعدہ کلیہ کیا بلکہ بدیہی امر ہے کہ خدا کا پسندیدہ رستہ نبی کی
معرفت ہی آیا کرتا ہے عیسائیونکی ہمکو خبر نہین۔ اور توریت مطبوعہ ۱۸۶۷ء کے اسی آیت
کے حاشیہ پر واسطی مطابقت کے دو مضمون تسلی کے لکھے ہین۔ ایک متی باب ۱ ورس ۲

اور دوم لوکا باب اور س ١٣ اسو متی اور لوکا مین جہان وہ تسلی لکہی ہے اوس تسلی سی
دو نو جگہہ پیغمبری ہوئی ہین - پس ثابت ہوا کہ ایسی جگہہ تسلی سے پیغمبر ہی کا مبعوث
ہونا مراد ہے - اور یہہ جو کہا کہ یہہ کسی نبی کی خبر نہین اور پہر خود ہی فرماتے ہین کہ خدا
ہاجرہ کی نسبت وعدہ مذکورہ واسطے تسلی کے یاد کرتے ہین - اسی وعدہ سی تو اسمٰعیل کے
اولاد سی ایسے شخص کا نکلنا جو خدا کا پسندیدہ رستہ لاوی صاف ظاہر ہے - علاوہ اسکے
بشارت مین اگر لفظ نبی صراحتًا ہونا شرط ہے تو آپ ہمکو براہ مہربانی کوئی ایسی بشارت
جسکو آپ بزعم خود مسیح کے حق مین ثابت کرتے ہین دکہلادین کہ جسمین صاف لکہا ہو کہ
مسیح ابن یوسف نجار نبی یا ابن اللہ ہوکی آویگا جب آپ ایسا مسیح کے حق مین دکہلادینگے
اوسوقت ہم بہی آنحضرتؐ کی نسبت ایسا ہی اون آیات سی نبی کا لفظ نکالکر دکہلادینگے
قولہ - اور یہہ جو مولوی صاحب کہتے ہین کہ رہزنی مخصوص عرب سی ہی نہین اور لوگ
بہی دنیا مین ہین یہہ مولوی صاحب کا تعصب ہی اسلئے کہ عرب بیشک بہت بڑی رہزن ہین
چنانچہ تازی بمعنے تاخت آرندہ یعنے لوٹیرا اونکا لقب ہے - **اقول** اصل بات یون ہے
کہ وجہتہ الایمان کے مصنف نی کج فہمی سی طریق موعود سی طریق رہزن بتایا تہا مولوی صاحب
نے اوسپر فرمایا کہ رہزنی چونکہ سبکے نزدیک مذموم ہی اور اوس طریق کا خداوند وعدہ
فرماتا ہی اسواسطے یہہ نہین ہوسکتا علاوہ اسکے یہہ سب طریق کے مخالف نہین کیونکہ
اور ملکون مین اکثر لوٹیری ہوتے ہین مثلًا قلعات و تاتار و ایشیائی روسی دکہن مین
رہزنی ایسی شایع ہی کہ راتدن اونکا یہی پیشہ ہی چنانچہ مفتاح الارض وغیرہ کتب جغرافیہ
مین بتفصیل مذکور ہے - جسپر پادری صاحب اتنے جوش مین آئے مگر خدا کے فضل سی اتنی گرم جوشی
سی بہی خصوصیت عرب کی نہ نکال سکے - اور غیاث اللغات مین ہی کہ تازی بزاء معجمہ بمعنے
زبان عربی و بمعنے اسپ تازی و بمعنے سگ شکاری از برہان - و در سراج اللغات نوشتہ
کہ تازی بمعنے عربی و این منسوب تاز است چون لفظ تاز بمعنے تازندہ نیز آمدہ و در اوائل

اسلام عربان تاختن و تاراج در ایران کردہ اند بدینجہت نسبت بتاراج کردہ انتہی - دیکھو
اسمین عبارت بمعنے تازندہ نیز آمدہ دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ تازندہ تازی کے
معنے ضعیف سی ہین - **قولہ** - علاوہ ازین پیدایش کا ۲۱ باب آیت ۱۰ سی ۱۳ تک مولوی
صاحب کی مطالعہ مین نہین آیا کیونکہ اوسمین ہے - ۱۲ خدا نی ابراہیم سی کہا کہ وہ بات
اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر مین بُری نہ معلوم ہو سب کچہہ جو سارہ نے
تجہی کہا مان کیونکہ تیری نسل اسحاق سی کہلاویگی اور اوس لونڈی کے بیٹے سی بہی مین
ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ وہ تیری نسل ہے - **اقول** - نہین معلوم کہ بانی پتی نے نقل
اس آیت سی کونسی رہ ئی اپنی سوچی ہے کیونکہ اسمین تو صرف پروردگار ابراہیمؑ کو
وعدہ فرماتی ہین کہ تیری نسل اسحاق سی ہوگی اور لونڈی کے بیٹے سی بہی ایک قوم پیدا
کرونگا کیونکہ وہ تیری نسل ہے - **قولہ** - پہر پیدایش کا باب ۱۷ - آیت ۱۹ سی ۲۱ تک خدا
نے کہا کہ اسمعیل سے بارہ سردار نکالونگا لیکن ہمیشہ کا عہد اسحاق سی کرونگا -
یہہ آیت عبرانی مین یون ہے وَلِیشْمَعِل شْمَعْتِیخَا هِنّه بِرَکْتِی اُوثو وهِفْرِیتِی اُوثو
وهِرْبیتِی اُوثو بِمادْ مادْ شْنیم عَشَر نْشِیم یُولِید و نْتَتِیو لْگُوی گَدُول یعنے
اسمعیل کے واسطے تیری بات سنی ہان مین اوسی برکت دونگا بہت اور برومند کرونگا
بہت اور افزایش دونگا بہت بوسیلہ مادماد اور اوستی بارہ رئیس و بادشاہ پیدا ہونگی
اور مین اوسکی بڑی امت بناؤنگا انتہی - پادری لوگ بارہ رئیس سی مراد بارہ بیٹے اسمعیل
کے لیتے ہین مگر یہہ کہنا اونکا غلط ہی کیونکہ وہ بادشاہ نہین ہوئی - غرض اسی سی بہی
بانی پتی کا کچہہ مطلب نہین نکلتا یہہ تو خاص ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق
مین بشارت ہی کیونکہ مادماد محمد کا نام ہے جیسا کہ شفاء قاضی عیاض مین ہے اور
بارہ رئیس دوازدہ امام ہین - ایک شخص عبدالسلام نے جو احبار یہود مین سے تہا اور
سلطان بایزید خان کے عہد مین مشرف اسلام ہوا اپنے ایک رسالہ مسمی بہادیہ مین

لکھتا ہے۔ واعترضوا علی ہذا الدلیل بان البا رفی ماد ماد لیست من نفس الکلمة بل
ہی اداة وحرف جیئی بہ للصلة فلو اخرج منه اسم محمد لاحتاج الی با ثانیة ویقال
بماد ماد قلنا من المشہور عندہم اذا اجتمع البا آن احدہما اداة والآخر من نفس الکلمة
تحذف الاداة وتبقی التی ہی من نفس الکلمة وہذا شایع عندہم فی مواضع غیر معدودة
فلا حاجة الی ایراد ۲ انتہی۔ غرض آیت منقولہ تو ہماری مفید مطلب ہے۔ آگے پادری
عمی نے کتاب پیدایش سے باب ۲۲ - آیت ۱۶ سے ۱۹ تک اور باب ۲۵ کی آیت ۵ و ۶ اور
باب ۲۶ کی آیت ۳ سے ۵ تک نقل کی ہین جن سب کا مطلب یہہ ہے کہ خداوند ابراہیم اور اسحاق
سے وعدہ فرماتے ہین کہ مین تیری اولاد کو برکت دونگا فقط اور کچہہ نہین سو اسمین ہمارا
کیا نقصان ہے۔ **قولہ** خود اسمٰعیل کی نبوت توریت سے ثابت نہین ہوتی ۔

اقول۔ یہہ آپکا محض دہوکہہ اور تعصب ہے شاید آیت ۲۰ مندرجہ کتاب پیدایش باب ۲۱
آپکی مطالعہ مین نہین آئی۔ اور خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا اور وہ بڑہا اور بیابان
کا رہنے والا اور تیر انداز ہوا انتہی۔ دیکہو اسمین صاف خدا کی معیت حضرت اسمٰعیل کے ساتہہ
ثابت ہے پس اس سے بڑہ کر اونکی نبوت کی اور کیا دلیل ہوگی حالانکہ حضرت اسحاق کے ساتہہ
بہی خدا تعالی اپنی معیت کا وعدہ کرتا ہے جسسے تم اونکی نبوت ثابت کرتے ہو جیسا کہ کتاب
پیدایش کے ۲۶ باب مین آیت ۳ سے ۵ تک لکہا ہے۔ بعد موت ابراہیم کی اسحاق سے خدا نے
کہا تیرے باپ نے میرا حکم مانا اسلئے مین تیرے ساتہہ ہونگا انتہی پس موجب نص کا کہنا بجا اور آپکا انکار محض بیجا ہے

دوسری بشارت۔ کتاب استثنا باب ۱۸ ورس ۱۷- اور خداوند نے مجہے کہا کہ انہون نے
جو کچہہ کہا سو اچہا کہا مین اونکے لئے اونکے بہائیون مین تجہہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور
اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوسے فرماؤنگا وہ اونسے کہیگا اور ایسا ہوگا
کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے مطالبہ کرونگا
لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات جو مینے اسے نہین کہی میرے نام سے کہے یا جو

اور معبودون کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے تو جان رکہہ کہ جب نبی خداوند کے
نام سے کچہہ کہے اور وہ جو اسنے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی
بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اسسے مت ڈر انتہی۔ مولوی رحمت اللہ صاحب
اور مولوی آل حسن صاحب فرماتے ہین کہ یہہ بشارت کئی وجہ سے ہماری آنحضرتؐ کی حق مین ہے
پہلے یہہ کہ توریت مین اطلاق لفظ بہائیون نبی کا غیر نبی پر آتا ہے جیساکہ پیدائش کے
باب ۱۶ ورس ۱۲ مین ہے وہ اپنے سب بہائیون کے سامنے بود باش کریگا انتہی۔ پہر اسے
کتاب کے باب ۲۵ ورس ۱۸ مین ہے۔ سو وہ اپنے سب بہائیون کے سامنے مر گیا انتہی۔ یہان
دونو جگہہ بہائیون سے مراد بنی عیص اور بنی اسمعیل ہین۔ غرض توریت مین جبکہ بنی اسرائیل
کے ساتہہ بہائیونکا لفظ آوے تو وہان بنی اسمعیل اور بنی عیص مراد ہونگے اور جب بنی اسمعیل
کے ساتہہ بہائیونکا لفظ آوے تو وہان بنی اسرائیل اور بنی عیص مراد ہونگے جو شخص خلاف
ثابت کریگا جواب دیا جاویگا۔ جب یہہ بات ٹہر چکی تو اب جاننا چاہیے کہ آیات مذکورہ مین
بہائیون کا لفظ بنی اسرائیل کے ساتہہ آیا ہے پس مراد بہائیون سے وہان بنی اسمعیل اور
اور بنی عیص ہین اور اسبات پر مسلمان اور عیسائی متفق ہین کہ بنی عیص مین سے کوئی
صاحب نبوت نہین ہوا۔ رہے بنی اسمعیل اونمین سے سوا آنحضرتؐ کے کوئی نبی نہین ہوا
پس اسوجہ سے مصداق اس خبر کے آنحضرتؐ ہی ہین۔ دوم یہہ کہ اوسوقت بارہ فرقے
بنی اسرائیل کے موسیٰؑ کے پاس موجود تہے اگر کسی اسرائیلی نبی کی خبر خداوند تعالی کو دینے
منظور ہوتی تو یون فرماتے کہ اونمین سے یا اونکی اولاد مین سے ایک نبی ایسا پیدا
کرونگا اور اگر بہائیو بنی اسرائیل سے مبعوث ہونا پیغمبر کا قرار دیا جاوے تو مسیح کی تخصیص
جاتی رہتی ہے کیونکہ موسی کے بعد بہت سے نبی پیدا ہوئے۔ سوم یہہ کہ جو شخص دانا
اور بالیاقت ہوتا ہے اپنی کلام مین لغو اور فضول نہین کہتا چہ جاکہ اوس دانا اونکی دانا
کی کلام ہو سو ذرا غور فرمایئے کہ پروردگار نبی موعود کی صفت مین فرماتے ہین کہ جو اوسکے

بات نہ سنیگا اوسی مواخذہ کیا جایگا - اس مواخذہ سی اگر مواخذہ تکوینی یعنے جہنم مین
جانا یا دنیا ہی مین عذاب غیبی مین مبتلا ہونا مراد لیا جائے تو اسکی تخصیص سے نبی موعود
کی نکلیگی یعنے جو شخص اس نبی کی نہ سنیگا اوسی مواخذہ کیا جائیگا اور کسی نبی کی خواہ
مانو خواہ نہ مانو کچہہ پرواہ نہین حالانکہ یہہ بالاتفاق باطل ہے - ۲ مواخذہ تشریعی
سو یہان وہی مراد ہے یعنے نبی موعود کی وقت مین جو شخص شریعت کی باتون سی تجاوز
کریگا قاضی اونکو سزا دیگا علے ہذا القیاس حدود جاری کریگا سو یہہ موسی کے بعد ہمارے آنحضرت
ہی کے زمانہ مین ہوا مسیح مصلوب پر یہہ بات کسیطرح صادق نہین آسکتی بلکہ وہ خود
ہی اس صفت سی انکار کرتے ہین چنانچہ یوحنا کے باب ۱۲ اورس ۴۷ مین ہے - اور اگر کوئی
شخص میری باتین سنے اور ایمان نہ لاوے تو مین اوسپر حکم نہین کرتا الخ - پس سوجہ سے
بہی مصداق اس خبر کے آنحضرت ہی ہین اور کوئی نبی نہین بن سکتا - چہارم یہہ کہ
تجہسا کے لفظ کو خیال کیجئے کہ صاف گواہی دیتا ہی کہ نبی موعود موسی کی مانند ہوگا
اب دیکہنا چاہئے کہ مانند موسی کی آنحضرت ہین یا مسیح - مسیح کی مشابہت موسے سے
صرف ہم قوم ہونیکی ہی سو اسیات مین اور نبی بہی مسیح کے شریک ہین خاص مسیح ہی نہین
اور جناب رسولخدا کو کئی باتو نمین موسی سی مماثلت و مشابہت ہی - ۱ صاحب الدین
ہونا - ۲ صاحب زن و فرزند ہونا - ۳ صاحب سیاست مدنیہ ہونا - ۴ صاحب جبر و انتقام
ہونا - ۵ عبادت کی وقت وضو کرنیکا حکم دینا - ۶ جنابت اور حیض و نفاس سی غسل کا
حکم دینا - ۷ زناکارونکی سزا تجویز کرنا - ۸ بدن اور کپڑونکو بول براز سی پاک کہنی کا حکم
کرنا - ۹ جان آفرین کے نام پر جو جانور ذبح نہ کیا جائے بلکہ اور طرح سی مارا جائے اوسکے کہا
سی منع کرنا - ۱۰ عبادات اور ریاضات بدنیہ کا مقرر کرنا - ۱۱ قاضیونکا مقرر کرنا - ۱۲ بڑے
کاموںمین مشورہ باہم طلب کرنا - ۱۳ سود کہانیسے منع کرنا - ۱۴ حادثات کو معبود ٹہرانے
پر معجزات دکہلانیوالی کو سچا جانی سے منع کرنا - ۱۵ دشمنونکی ہاتہہ سی اکیلے نہ بچنا بلکہ

یاروںکو بہی بچانا - ۱۶ خدا کی عبادتگاہ مقرر کرنا - ۱۷ بیماری سی مرنا - ۱۸ دار العمل سے
وفات پاکر پہر دار العمل مین نہ آنا - ۱۹ - آدمیونکی نجات کی لئی نہ ملعون مشہور ہونا اور نہ
تین دن دوزخ مین رہنی والا اقرار پانا - ۲۰ - اپنی امت مین عبد اللہ و رسول اللہ کہلانا
نہ کہ اللہ اور ابن اللہ - ۲۱ نہ دشمنونکی ہاتہ سی گرفتار ہوکر عاجزی سی جان دینا وغیرہ
یہہ تو ہماری اصول اور انجیل و توریت کی روسی ہے اور بموجب اصول آپکے تو موسیٰ و عیسیٰ
مین کچہہ بہی مناسبت نہین کیونکہ موسی عیسی کا بندہ اور عیسی موسی کا خدا اور موسی بندہ
مجسم اور عیسی خدا مجسم موسی بندونکی شفاعت کی لئے نہ ملعون ہوا اور نہ کوئی دن دوزخ
مین رہے اور موسیٰؑ امت کی لئی فدیہ نہین ہوا بخلاف عیسیٰؑ کے - اور ہماری آنحضرتؐ کو چونکہ
موسیٰؑ کے ساتہہ مماثلت تامہ ہتی اسواسطی حق تعالی نے قران مین فرمایا - اِنَّآ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا - دیکہیے لفظ کما اور
سمجہیے کیسے متحد المضمون ہین - پنجم یہہ کہ نبی موعود کے حق مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ
وہ نبی اگر مجہپر جہوٹ باندہیگا تو مارڈالا جائیگا یہہ مطلق نبی کے حق مین اگر لیا جائی
تو ذکریا اور یحیی جہوٹی نبی ٹہرتے ہین کیونکہ درجہ شہادت اونکو نصیب ہوا اور اگر مسیح
کو اس خبر کا مصداق بنایا جائی تو اونکا جہوٹا ہونا ثابت ہوتا ہی کیونکہ وہ یہودیوں کے
ہاتہہ سی شہید ہوئے - پس اسوجہ سی بہی ثابت ہوگیا کہ یہہ خبر اوس نبی کے حق مین
ہے جسکے واسطی قران مین آیا ہی - وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ اور پہر فرمایا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ - ششم - آپکے اصول
کے مطابق خدا مجسم ہوکر مریم کی پیٹ سی جو پیدا ہوا تو پہلے سی سب بندونکی نجات کے لئی
پیدا ہوا جب تنا ثابت ہوا تو اعمال کے باب ۳ درس ۱۹ کو ملاحظہ فرمائیے - پس توبہ کرو اور پہرو
کہ تمہاری گناہ مٹائے جائین تاکہ خداوند کی حضور سی تازگی کا دن آوی - ۲۰ - اور یسوع مسیح
کو پہر بہیجے جسکی تمہاری لئے آگے سے منادی ہوئی - ۲۱ ضرور ہی کہ آسمان اسی لئے رہی اسوقت

تحقیق بہیجا ہم نے طرف تمہاری پیغمبر گواہی دینے والا اوپر تمہارے جیسا بہیجا تہا ہم نے طرف فرعون کی پیغمبر

اور اگر باندہ لیوے پیغمبر اوپر ہمارے بعضی باتین البتہ پکڑین ہم اوسکا داہنا ہاتہ پہر البتہ کاٹ ڈالین ہم اوسکی رگ گردن کی

اور اللہ تعالی نگاہ رکہیگا تجکو بہی آدمیون سے

تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیون کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت
پر آوین ۲۲ کیونکہ موسی عم نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے
بہائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند ظاہر کریگا جو کچہہ وہ تمہین کہے اسکی
سب سنیو- ۲۳- اور ایسا ہوگا کہ ہر ایک جو اوس نبی کی نہ سنے وہ قوم مین سے مٹایا جایگا،
پس اب انصاف سے دیکہنا چاہئے کہ اس بشارت کا ہماری آنحضرت صلعم کی حق مین ہونا کیسا ثابت
ہوگیا اسلئے کہ اس کلام سے یہہ نکلتا ہے کہ مسیح کا اوس دم تک آسمان پر ٹہیرا رہنا ضرور ہے
جبتک کہ وہ بات جو خدا نے پیغمبرون کی زبانی فرمائی ثابت ہوجائے اور پہر حواری بیان
کرتا ہے کہ وہ بات پیغمبرون کی معرفت کون سی خدا نے فرمائی تہی پس اوس وجہ سے بہی آنحضرت
ہی کا مصداق خبر مذکورہ ہونا ثابت ہوا- غرض چہہ وجہہ مذکورہ سے مولوی آل حسن صاحب
اور مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے بخوبی ثابت کردیا تہا کہ یہہ بشارت آنحضرت کی حق مین ہے اور
یہہ بہی ساتہہ ہی ثابت کردیا کہ مسیح کی حق مین کسیطرح یہہ خبر صادق نہین آسکتی اور جن
آیات انجیل سے اس خبر کا مسیح کی حق مین ہونا پایا جاتا تہا اب ثابت کرتے ہین اونکا جواب
بہی دندان شکن دیدیا مگر پہر بہی تعصب کے راہ سے پادری نہین مانتے اور انہین آیات
کو سند گذرانتے ہین چنانچہ فرماتے ہین کہ جسحالت مین مسیح خود بہی اور حواری بہی اس
خبر کو بار بار مسیح کی حق مین قرار دین تو ہم مولویصاحب کی بات کو کیونکر مان لین اور
یوحنا کے ۵ باب آیت ۴۶ و ۴۷- اور لوسی کتاب کے پہلے باب آیت ۴۵- اور لوکا کے ۲۴ باب آیت
۲۷- اور اعمال کے ۷ باب آیت ۳۷ کو نقل کرتی ہین جنمین سے پہلے حوالہ کا خلاصہ اتنا ہی کہ
موسی نے میری حق مین لکہا اور دوسری حوالہ کا یہہ خلاصہ کہ موسی نے اور اور نبیون نے
اوسکے حق مین کہا- اور تیسری کا یہہ خلاصہ موسی سے لیکر سب نبیونکی وہ باتین جو اوسکی
حق مین ہین اور چوتہی حوالہ کا یہہ خلاصہ کہ موسی وہی ہی جسنے بنی اسرائیل کو خدا کا یہہ
فرمان سنایا کہ خدا تمہاری بہائیون مین سے میری مانند ایک نبی اوٹہا دیگا- سوان سب کا جواب

یہہ ہی کہ مسیح یہہ نہین فرماتے کہ خدانی فرمایا ہی کہ موسیٰ نے تیری حق مین خبردی ہی بلکہ
یہی فرماتے ہین کہ موسیٰ نے میرے حق مین لکہا اور پہر یہہ بہی نہین فرمایا کہ استثنا مین
میری بشارت موسی نے دی ہے ایساہی حواری بہی یہہ نہین لکہتے کہ موسیٰ نے ضرور استثنا
مین اوسکی خبردی ہے اسکے سوا حواریونکا کہنا ہماری نزدیک معتبر بہی نہین کیونکہ وہ تو خواہ
مخواہ غلط لملط ہی نک دیا کرتے ہین چنانچہ باب ۲ مین متی نی یرمیا کا نام خواہ مخواہ لکہہ کہا ہی حالانکہ
اوسمین ذکر بہی نہین غرض بہر طور تخصیص خبر استثنا کی نہین نکلتی اور کیون یہہ خبر مسیح کی
حق مین ہو کیونکہ اوصاف مذکورہ سی مسیح بالکل عاری ہین اور پہر اعمال باب ۳ - آیت ۲۲
کو جو پانی ہتی اپنی سند بناتے ہین وہ اونکی واسطے کسیطرح مفید نہین ہو سکتی بلکہ وہ تو
ہماری مفید ہی چنانچہ ہمنے اوسکو جہٹی وجہ بنایا ہی اوسی تو ہماری آنحضرت کا مصداق ہونا
نکلتا ہے اور مولوی آل حسن صاحب نے بہی اسکو اپنی توجیہات مین بیان فرمایا ہی پس
پہلے پانی ہتی کو اوسکا جواب دینا چاہئے تہا پہر اور طرف جانا مناسب تہا شاید یہہ توجیہ
ملاحظہ سی نہ گذری ہوگی اب ملاحظہ فرماکر جواب عنایت فرماوین - جب یہہ بشارت مسیح
کے حق مین کسیطرح بہی ثابت نہین ہو سکتی تو ہم پانی ہتی کے جہوٹے دعوی کو کسطرح مان لین
لطیفہ یہہ کہ اس جہوٹ مین آپنے مسیح اور حواریونکو بہی اپنے ساتہہ داخل کرلیا ہی خیر بے
دلیل ہم کسیکی بات نہین سنینگے - **قولہ** اور لفظ برادران جس سے مولویصاحب بنی اسمعیل مراد
لیتے ہین یہہ بہی بڑا تکلف ہی پادری فنڈر صاحب نی میزان مین اسکو خوب واضح کردیا ہے
علاوہ ازین بنی اسرائیل آجتک بنی اسمعیل کو اپنا بہائی قرار نہین دیتی بلکہ غیر قوم جانتے
ہین - **اقول** - مولویصاحب نے لفظ برادران سی جب بنی اسرائیل کے ساتہہ آوی بنی اسمعیل
مراد لینا توریت سی ثابت کیا ہی اگر یہہ تکلف ہے تو بانی توریت بہی اس تکلف مین مولوی
صاحب کی ساتہہ ہی آپکو لازم تہا کہ مولویصاحب کے بیان کا خلاف پیش کرتے بعدہ تکلف ہی
کہدیتے یہہ خوب قاعدہ ہی کہ جس جگہہ اور کوئی جواب بن مین نہ آیا کہدیا کہ یہہ تکلف ہی یا

پادری فندر پر بوجہہ ڈالدیا حضرت سلامت پادری فندر صاحب کی تحقیقات کا جواب تو یقینا مولوی صاحب نے اسی بشارت کی اثبات کی ضمن مین ایسا دندان شکن دیا ہی کہ آپ بہی اوسکی جواب الجواب سے عاجز رہ گئی مگر دل کو ڈہارس دینے کیواسطی یہان پہر پادری فندر صاحب کا ذکر کر دیا اور جو فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل بنی اسمعیل کو بہائی نہین قرار دیتے۔ اولاً تو یہہ دعوی ہی بعد تسلیم یہہ جواب ہے کہ توریت کا بانی تو بنی اسمعیل کو بنی اسرائیل کا بہائی قرار دیتا ہی اور کوئی ناخلف قرار دے یا نہ دے۔ **قولہ** اب رہی تشبیہ سو حضرت عیسیٰ کو حضرت موسیٰ سے کمال درجہ کی تشبیہ ہے مولویصاحب احکام شرعیہ مین جو تشبیہ دیتے ہین وہ بالکل غلط ہی کیونکہ محمدی تعلیم توریت ہی کا انتخاب ہی تشبیہ کمالات مین چاہئی موسیٰ جب پیدا ہوئی تو بچونکو فرعون نی مارا مسیح جب متولد ہوئی ہیرودنی بیت اللحم کی لڑکونکو قتل کیا موسیٰ چالیس دن پہاڑ پر ہو کا رہا مسیح بہی چالیس رات دن پہاڑ پر ہو کا رہا موسیٰ کا منہہ خدا کی جلال سے چمکنے لگا مسیح کا چہرہ بہی خدا کی جلال سے چمکنے لگا پہر موسیٰ ایک جسمانی شریعت لایا مسیح اوس سے بڑہ کر خدا کا فضل اور روحانی شریعت لایا موسیٰ نے عجیب غریب معجزی دکہلائی مسیح نے اوس سے زیادہ عجیب معجزے دکہلائے الغرض مشابہت کمالات ذاتیہ مین چاہئے۔ **اقول** قول اوسکا کیونکہ محمدی تعلیم توریت کا ہی انتخاب ہے۔ اسکا جواب صفحہ ۹۰ مین گذر چکا ہی علاوہ اسکے یہودی لوگ انجیل کی نسبت ایسا ہی کہتے ہین۔ قول اوسکا تشبیہ کمالات مین چاہئے ذرا غور کر نیکی بات ہے کہ کمالات اسی کو کہتے ہین کہ پیدایش کے وقت بیگناہ بچے اور اور لوگ ماری جائین یہہ تو صرف ایک امر اتفاقی تہا۔ اور چالیس روزہ رکہنی مسیح سی آپنے کونسی مشابہت سوچی ہی کیونکہ موسیٰ نے خدا کی حکم کی تابعداری کر کے توریت لینے کی واسطی چالیس روزہ رکہی مسیح نی خود بخود اظہار عبودیت کے واسطی روزہ رکہے اور خدا کا جلال سب نبیون کی ساتھہ تہا موسیٰ و عیسیٰ کی کچہہ خصوصیت نہین اور شریعت مین تو کچہہ عیسیٰ و موسیٰ کی مشابہت ہی نہین چنانچہ آپ خود مقر ہین کہ موسیٰ جسمانی شریعت لایا عیسیٰ اوس سے بڑہ کر خدا کا فضل اور روحانی شریعت

لایا پہر مشابہت کہان رہی اور معجزات مسیحی کچہہ عجیب نہی کیونکہ بیمار کو تو حکیم بہی اچہا
کر سکتے ہین دوسرا معجزات موسوی سی کہان مشابہہ ہوسکتی ہین چنانچہ آپ بہی فرماتے
ہین کہ مسیح نی موسیٰ سی زیادہ عجیب معجزی دکہلائی استی مثلیت تو جاتی رہی - ان سب باتون
سے قطع نظر آپ کے اصول کے مطابق تو کسیطرح عیسیٰ موسیٰ سے کمالات مین مشابہت نہین
رکہتے کیونکہ مسیح ابن اللہ اور خدا ہے اور موسی عبداللہ اور موسی عبداللہ مجسم اور عیسیٰ خدا
مجسم پس مشابہت کمالات ذاتیہ مین کہان ہی غرض موسیٰؑ و عیسیٰؑ کی باہم کسی امر مین
بہی مشابہت نہین چہ جاکہ کمالات ذاتیہ مین ہو اور یہہ جو اوسی باب کی درس ۱۵ سی ۱۹
تک آپنی فرمایا ہی نہین معلوم کہ یہہ کس دعوی کی دلیل ہے اوسمین تو نبی موعود کی اوصاف
ہین سو ہم بہی مانتے ہین کہ نبی موعود مین وہ صفات ہونی چاہئین مگر عیسیٰؑ مین ان اوصاف
کا نام و نشان بہی نہین - **قولہ** (۲) مطالبہ اگر تمہاری قول کے مطابق مطالبہ دنیاوی
مراد ہو تو بہی یہہ صفت مسیح مین ہی کیونکہ جن لوگون نی مسیح کی نہ سنین اون سی خدا نے
مطالبہ کیا چنانچہ قیامت کا نمونہ یروشلم کی تباہی مین دکہلا دیا اور جو لوگ مسیح کی مخالف
ہین وہ بالکل گہٹتے جاتے ہین یہہ خبر ضرور مسیح کے حق مین ہے - **اقول** یروشلم اسواسطے
تباہ نہ ہوئی تہی کہ وہ مسیح کی منکر تہے اور نہ کسی گروہ نی عیسائیون سی اوسپر حملہ کیا بلکہ
عادیات زمانہ سی لڑائیین ہوتی رہتی ہین - اور یہہ جو فرمایا کہ مخالف مسیح کے گہٹتے جاتے
ہین آپ ہی پیچہے لکہہ آئی ہین کہ بدہ تین ارب ہین اور اور اہل مذاہب اتنے ہین کہ عیسائی
اونکی عشر عشیر بہی نہین ہین ہر ایک مذہب اپنی اپنی جگہہ ترقی پر ہے - خلاصہ یہہ
بشارت مسیحؑ پر تو کسیطرح بہی صادق نہین آسکتی پادری کی تاویلات رکیکہ مولوی صاحب
کی توجیہات وجیہ کو رد نہین کر سکتین اور اسی خبر کو دیکہکر واقف توریت مثل عبداللہ بن سلام وغیرہ
مشرف اسلام ہوئی خدا تعالی عیسائیونکو بہی ہدایت کری آمین ؞

تیسری بشارت - استثنا کی باب ۳۲ - آیت ۲۱ مین ہی - انہون نی اوسکے سبب سے جو

خدا انہین مجھے غیرت دلائی اور اپنی باطل باتون سے مجھے غصہ دلایا سو مین بھی انہین غیرت
جو گروہ نہین غیرت مین ڈالونگا اور ایک بے عقل قوم سے انہین غصہ دلاؤنگا - انتہی اور شعیا
فرماتے ہین کہ چونکہ بنی اسرائیل نے عبادت بتون کی مثل پرستش گوسالہ وغیرہ مخلوقات اختیار
کردی تہی اور پروردگار کی بیفرمانی پر کمر باندہ لی تہی اسواسطے خدا غصہ ہوا [illegible]
فرماتے ہین کہ انہون نے مجھے غیرت دی ہے مین بہی غیر قوم سے اونہین [illegible] غیرت دلاؤنگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عرب مین نبی عظیم الشان قوم اسمعیل ع سے جو نہایت جہالت [illegible]
مین پڑی ہوئی تہے اور سوا بت پرستی کے عبادت خالق کی طرف رجوع نہو تہے پیدا کیا اور
اوسکے وسیلہ سے قوم مذکورہ ہدایت کے راستہ پر آئی اور حقیر اس جہت سے تہی کہ [illegible]
مین سے تہے - پادری صاحب فرماتے ہین - **قولہ** پہلی خبر مین جو لفظ برادران تہا [illegible]
مولویصاحب نے بنی اسمعیل کو بنی اسرائیل کا بہائی قرار دیا اب اس خبر کے وقت [illegible]
شاید مولویصاحب کے نزدیک اجتماع ضدین جایز ہے - **اقول** اگر آپکو اجتماع ضدین کے
معنے سمجھہ مین آجاتے تو ہمارا اور آپکا کئی مسایل مین فیصلہ ہوجاتا [illegible]
مہینے خون حیض کہاتا رہے اور مکان مخصوص سے معاودت [illegible] خلایق [illegible]
کے درختون کے حق مین بددعا کرے اور تین دن دوزخ مین رہے اور پہر خدا بہی کہلائے -
طرفہ یہہ کہ اسکو اجتماع ضدین مین داخل نہ کیا جائے اور اس امر کو جو فی الواقع [illegible]
اجتماع ضدین کہا جائے سچ ہے ~ این کار از تو آید و مردان چنین کنند - اصل حقیقت
یون ہے کہ بنی اسمعیل بسبب اولاد ابراہیم کے بہائی بنی اسرائیل کے گنے گئے ہین جیسا کہ احادیث اور
تورات سے ثابت کرآئے ہین اور اس حیثیت سے کہ عرب بود و باش مین یہود سے الگ تہے اور
باعث نہ آنے کسی نبی کے اسرار الہی سے ناواقف تہے اونکو غیر قوم گنا گیا اور نیز بنی اسمعیل کے
قوم الگ اور بنی اسرائیل کی الگ اسمین اجتماع ضدین کہان ہے کیا اچہی آپکی فہم [illegible] ظاہر
ہوتی ہے - **قولہ** واضح ہے کہ یہہ کسی نبی کی خبر نہین - **اقول** - جب آپنا ثابت ہوچکا کہ

یہہ صفت قوم عرب کی ہی اور یہہ صفت بباعث تابعداری احکام الہی کی انہین حاصل ہوئے
بقاعدہ مشہورہ کہ الشئی یعرف بنقیضہ یعنے یہود بیفرمانی کرتے تہے اور یہہ قوم فرمانبردار ہونے
چاہئی تاکہ وہ غیرت اوٹہہ جائی اور تابعداری احکام الہی بدون تزکیہ و تعلیم کتاب کے نہین
حاصل ہو سکتی اس جہت سے خبر نبی کی ہوئی چنانچہ حق جل و علا نبی موعود کی صفت مین فرماتے
ہین ہو الذی بعث فیہم رسولاً من انفسہم یتلوا علیہم آیاتہ و یزکیہم و یعلمہم الکتاب و ان کانوا
من قبل لفی ضلال مبین۔ **قولہ** بلکہ یہہ مطلب ہے کہ غیر قومین ایمان لاوینگی اسلئی بنی
اسرائیل کو غیرت ہوگی چنانچہ یہی ہوا جیسے متی کی آٹہوین باب آیت ۱۰ مین ہی کہ یسوع نے
تعجب کرکے فرمایا کہ مینے بنی اسرائیل مین بہی ایسا ایمان نہ پایا مین تمہین سچ کہتا ہون کہ بہتیرے
پورب پچہم سے آوینگے اور ابراہیم و اسحاق اور یعقوب کے ساتہہ آسمان کی بادشاہت مین بیٹہینگے
اقول نہین معلوم کہ ان آیات سے پادری جی نے کونسا مطلب سوچا ہی پہلے آیت کا مطلب اتنا
ہی ہی کہ صوبہ دار کو مسیح تعریفاً فرماتی ہین کہ تیرا ایمان قوی ہے ایسا ایمان بنی اسرائیل مین بہی
مینے نہین دیکہا۔ اور اگلی آیتو مین جناب مسیح قیامت کا حال تبلاتے ہین کہ وہان بہتیرے
پورب پچہم کی لوگ ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے ساتہہ آسمان کی بادشاہت مین بیٹہینگے مگر
بادشاہت کی فرزند اندہیری مین ڈالے جائینگے جہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اگر ہم
بفرض محال آپکی مفید مطلب ان آیات کو سمجہین تو بہلا آپ ہی انصاف فرمائی کہ مسیح کی وقت
ابراہیم و اسحاق و اسرائیل کہان تہے جو پورب پچہم کی لوگ آکے اونکے ساتہہ آسمان کی بادشاہت
مین داخل ہوئے۔ غرض یہہ آپکی تاویل رکیکہ کسیطرح آپکو مدد نہین دے سکتی۔ **قولہ**
پولوس نے رومیون کی خط مین باب ۱۰ ورس ۱۹ اسی ۲۱ تک لکہا ہی کہ پہر مین تمہین سچ کہتا ہون کہ
کیا اسرائیل آگاہ نہوا پہلے موسی نے ذکر کیا کہ مین اونسے جو قوم نہین ہین تمکو غیرت دلاونگا
اور قوم نادان سے تمہین غصہ پر لاونگا۔ **اقول** ان آیات کا صرف مطلب اتنا ہی ہی کہ پولوس
یہودیونکو اونکی غرور رفع کرنیکے واسطے فرماتی ہین کہ تم لوگ یونانیونکو مسیح پر ایمان لاتے سے

کیون طعن کرتے ہو تم نہین جانتے کہ خداوند تمکو ایک بی عقل قوم سی غیرت دلائیگا نہ یہہ کہ غیر قوم سی مراد یونانی ہون اور اگر یہی معنے کئی جامین تو انہین کی تصریح کی صاف مخالف ہین چنانچہ قرنتس کے پہلے خط کی پہلے باب کے ورس ۲۲ مین ہے کہ یونانی حکمت کی تلاش مین ہین انتہی پس اونپر قوم بی عقل کا لفظ کسطرح صادق آئیگا کیا آپ کی نزدیک عاقل اور غیر عاقل ایک چیز ہین

قولہ - پہر اسی خط کی باب ۱۱ آیت ۱۱ مین ہے کہ نجات غیر قومونکو ہے تاکہ انہین اونسے غیرت آوے اب دیکہو پولوس اس خبر کو مسیح پر ایمان لانیوالون کی حق مین کہتا ہے مولویصاحب کی تقریر باتکلف کو ہم کسطرح مان لین **اقول** پولوس کا کہنا ہماری نزدیک معتبر نہین اور یہان سی تو یہہ بالکل نہین معلوم ہوتا کہ غیر قوم سی مسیح پر ایمان لانیوالی ہین بلکہ ہم تو یون کہتے ہین کہ یہان بہی غیر قوم سی قوم عرب مراد ہے - خلاصہ یہہ بشارت آنحضرتؐ کے حق مین ہے اور اوسکے ثبوت کیواسطے جو دلائل مولویصاحب نی بیان کی ہین ایسی نہین جو پانی پتی صاحب کی باتکلف تقریر سی رفع ہو جائین +

چوتہی بشارت - ۴۵ زبور - ۱ - میری دل مین اچہا مضمون جوش مارتا ہی مین اون چیزونکو جو مینی بادشاہ کی حق مین بنایا ہی بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکہنیوالی کا قلم ہے - ۲ تو حسن مین بنی آدم سی کہین زیادہ ہے تیری ہونٹہون مین لطف بٹایا گیا ہے اسی لئی خدانے تجکو ابد تک مبارک کیا - ۳ - ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگواری ہی اپنی ران پر لٹکا - ۴ - اور اپنی بزرگواری سی سوار ہو اور سچائی اور بلاغت اور صداقت کیوسطی اقبالمندی آگے بڑہ اور تیرا داہنا ہاتہ تجہکو مہیب کام سکہلادیگا - ۵ تیری تیر تیز ہین لوگ تیری نیچے گرے پڑتے ہین وے بادشاہ کی دشمنون کی دلین لگ جاتی ہین - ۶ - تیرا تخت ای خدا ابد الآباد ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہی - ۷ - تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اس سبب خدا نے تیری خدا نے تجکو خوشی کی تیل سی تیری مصاحبون سے زیادہ مسیح کیا - ۸ تیری ساری لباس سی مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے ہاتہی دانت کی ہیکلون سی نغمہ تجہے خوش کرتا ہے - ۹

بادشاہون کی بیٹیان تیری عزت والیون مین ہین ملکہ اوفر کی سونے سے آراستہ ہوکے تیری دہنے
ہاتہہ کہڑی ہے۔ ۱۰۔ ای بیٹے سن لی اور سوچ اور اپنے کان دہر دہر اور اپنے لوگون اور باپکے
گہر کو بہول جا۔ ۱۱۔ تاکہ بادشاہ تیری جمال کا نہایت مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند ہی تو اوسے سجدہ کر
۱۲۔ اور صور کی بیٹی ہدیہ لاویگی قوم کی دولتمند تیری خوشامد کرینگے۔ ۱۳۔ شہزادی گہر کے اندر
کل جلوہ گر ہے اوسکا لباس سراسر تاش کا ہے۔ ۱۴۔ وہ سوزنی کپڑی پہنکے بادشاہ پاس
لائی جاتی ہی کنواری عورتین جو اوسکی سہیلیان ہین اوسکے پیچہے پیچہے تیری پاس پہنچائے
جاتی ہین ۱۵۔ خوشی اور شادمانی سے وی پہنچائے جاتے ہین وی بادشاہ کی محل مین داخل
ہوتی ہین ۱۶۔ تیری بیٹی تیری باپدادونکی قائم مقام ہونگی تو انہین تمام زمین کی سردار
قائم کریگا۔ ۱۷۔ مین ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا پس ساری لوگ ابدالآباد تیری ستایش
کرینگے انتہی۔ مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب فرماتی ہین کہ اس زبور مین کسی نبی آنیوالے
کی (جسمین اوصاف مذکورہ ہون) داؤد بشارت دیتی ہین مثلاً حسین اور فصیح اور شیرین
زبان اور پہلوان ذوالاقتدار اور باجاہ وجلال اور صاحب تلوار اور تیرانداز ہونا اور امور
عجیبہ اور ہیبت ناک کا اوستی نمودار ہونا اور گروہونکا اوسکے آگے مطیع ہونا اور بادشاہون
کی بیٹیونکا اوسکی گہر مین داخل ہونا اور قوم کی دولتمندونکا اوسکو تحفے بہیجنا اور اوسکے
فرزندونکا امیر ہونا اور پشت در پشت اوسکی نام کا مشہور رہنا اور ہمیشہ تک اقوام کا اوسکے
تعریف مین رہنا۔ پس یہہ صفتین ذات جامع الکمالات آنحضرت مین پائی جاتی ہین اور
مصداق اس خبر کے بہی وہی سید الانبیا ہین چنانچہ آنحضرتؐ حسین اسقدر تہی کہ ابوہریرہ
فرماتی ہین کہ ما رایت شیئاً احسن من رسول اللہ یعنے آنحضرتؐ سی مینے کسی چیز کو بہتر اور خوشتر
نہین دیکہا۔ اور ابی ہالہ سی روایت ہی کہ کان رسول اللہ صلعم فخماً مفخماً یتلالا وجہہ تلالا القمر
لیلۃ البدر یعنے تہی آنحضرتؐ عظیم اور بزرگ اور معظم اور ہیبت دیکہنے والونکی نظرونمین اور
آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک چودہوین رات کی چاند کیطرح چمکتا تہا اور فصاحت اور شیرینی آنحضرت

کی اسقدر تہی کہ سب راوی آپکی صفت مین اصدق الناس لہجۃ فرماتی ہین اور صدق لہجہ کی معنے فصاحت ہین اور امیر المومنین علی رضی نے آنحضرت سی پوچھا تہا کہ باوجود اسکی کہ آپ ہمسی کہین الگ نہین رہے پہر آپنے یہہ فصاحت کہانسی حاصل کی ہی آپنے فرمایا کہ اسمٰعیل کی زبان لوگ بہول گئی تہے جبرئیل نی مجہے سکہادی - اور قوت اور شجاعت آنحضرت مین اسقدر تہی کہ ابن عمر رض فرماتے ہین کہ مینے آنحضرت سی مردانہ تر اور دلیر اور سخی تر اور راضی تر خداسی کیکو نہین دیکہا اور پہلوانون کی امام جناب علی فرماتے ہین کہ جب لڑائی کی آگ گرم ہوتی تہی تو ہم حضرت کے ساتھ پناہ ڈہونڈہتے تہے - اور رکانہ کو جو نامدار اور مشہور پہلوانون اوسی ولایت سی تہا آنحضرت نے تین دفعہ بچہ ضعیف کیطرح زمین سے اوٹہا کر پہینک دیا اور ابوالاسد کو جو اسقدر قوت رکہتا تہا کہ اگر گائی کے چمڑے پر بیٹھ جاتا پہر کتنی ہی آدمی اوس چمڑی کو گہسیٹتے اور چمڑہ ٹکڑہ ٹکڑہ ہوجاتا مگر وہ اپنی جگہہ سی کبہی نہ ہلتا ایکدن اوسنی حضرت سے کہا کہ اگر کشتی مین آپ مجہے زمین پر مارین تو مین آپ پر ایمان لے آؤنگا آنحضرت نی اوسکو زمین سی اوٹہایا ہرچند اوسنے زور کیا مگر کچھ پیش نہ گئی اور حضرت نے پہر زمین پر دی ٹپکا آخر وہ بموجب اقرار کے ایمان لی آیا اور صاحب شمشیر اور باجاہ وجلال ہونا اور امور ہیبت ناک کا اوسنی ظہور مین آنا اظہر من الشمس ہے آنحضرت فرمایا کرتے تہے کہ انا رسول اللہ بالسیف یعنی ہین رسول خدا صاحب شمشیر ہون اور جنگ بدر اور حنین مین ایک مٹہی مٹی کی کفار کیطرف پہینکی تو ایسا کوئی مشرک نہ رہا کہ جسکی آنکھ اور ہر دو سوراخ بینی مین وہ نہ پہونچی ہو اس سی زیادہ اور ہیبت امر کونسا ہوتا ہی اور تیر اندازی سی آنحضرت کو اسقدر محبت تہی کہ فرمایا کہ ستفتح علیکم الروم ویکفیکم اللہ فلا یعجز احدکم ان یلہو باسہمہ یعنے قریب ہی کہ روم تمپر فتح کیجائیگی اور اللہ ہی تمکو کفایت کریگا پس تیر اندازی مین تمسی کوئی سستی نکری -

اور فرماتے من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا یعنے جسنے تیراندازی سیکھہ کر چھوڑدی وہ ہمسے
نہین اور فرماتے اِرْمُوا بنی اسمٰعیل فان اباکم کان رامیا یعنے ای بنی اسمعیل تیراندازی
کرو پس تحقیق تمہارا باپ تیرانداز تہا - اور لاکہا لوگ آنحضرت کی زندگی ہی مین مسلمان
ہوئے - چنانچہ قران مین آیا ہے - وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا یعنے تو
آدمیونکو فوج فوج اللہ کے دین مین داخل ہوتے دیکھیگا - نوین اور دسوین سال
ہجرت مین قبایل عرب اور اہل یمن اور شام اور عراق اور اطراف سے جوق جوق آنحضرت
کی خدمت مین آئے - اور شہربانو یزدگرد ایران کے بادشاہ کی بیٹی امام حسین ع کی نکاح
مین (جو فرزند ارجمند آنحضرت کے تہے) آئین اور بادشاہون نے مثل نجاشی جو حبشہ
کا بادشاہ اور مسیحی تہا اور سوا اسکے آنحضرت کی خدمت مین تحفے بہی بہیجے اور امام حسن ع
جو آنحضرت کی اولاد مین سے تہے بادشاہ ہوئے اور اور لوگ آنحضرت کی آل سے حاکم ہوئے
اور تعریف اور صفت آنحضرت کی یہانتک ہے کہ لاکہون آدمی پنجوقت باواز بلند پکارتے
ہین اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور کرورہا نمازی پنجوقت اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ و
اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اپنے موہنہ سے لیکر تازہ زبان اور شیرین بیان ہوتے
ہین چنانچہ خدا تعالی سورہ احزاب مین ان دو نو احسانون سے اپنے حبیب کو خبر دیتے
ہین اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
اور سورہ الم نشرح مین ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ یعنے ہمنے تیرے ذکر کو بلند کیا ہے - یعنے
قران مین ہر جگہہ اپنے نام کے ساتہہ آنحضرت کا نام بہی یاد فرمایا - اور مسیح کی حق مین تو
یہہ خبر کسیطرح نہین جم سکتی کیونکہ وہ اوصاف مذکورہ سے ایک بہی نہین رکہتے تہے -
حقیر اور عاجز ہونا اوس مصلوب کا اشعیا کے باب ۵۳ ورس ۲ سے جسکو پادری بشارت
مسیح سمجہتے ہین ظاہر ہے - اوس کے ڈیل ڈول کی کچہہ خوبی نہ تہی اور نہ کچہہ رونق کہ ہم اوسپر
نگاہ کرین اور کوئی نمایش بہی نہین کہ ہم اوسکے مشتاق ہووین وہ آدمیون مین بہی نہایت

ذلیل اور حقیر تہا الخ - یہان سی تو انکی ایسی حقارت ثابت ہوتی ہی کہ نگاہ بہی اوسپر نہ
کیجاسے اور عروج آسمان مسیح تک کل ایکسو بیس ۱۲۰ مسیحی ہوئی جیسا کہ اعمال کے پہلے باب
مین ہی اور مسیح نی نکاح بہی نہین کیا جسکی اونکی گہر مین بادشاہونکی بیٹیونکا داخل ہونا
تصور کیا جائی اور پہر اولاد کہان سی ہوئی تہی جو اونکی بیٹے بادشاہ بنتے اور تحفے بہی
اوسکی پاس کسی نے نہین بہیجے بلکہ یہود کی ترغیب سی لوگ اونکی مخالف ہوئی اور ہنسی اور
ٹہٹہہ اور سختی اور درشت کلامی سی پیش آتے رہی جیسا کہ لوکا کی باب ۲۳ ورس ۱ سی ظاہر ہے
واضح رہی کہ اس بشارت کی وجوہات کی تردید مین پادری صاحب نی اپنی لیاقت اور ہوش کو
بالکل جواب دیدیا اور قواعد کلیہ جو ابتداء کتاب مین مقرر کرآئی تہے اون سی بہی آنکہین بند
کرلین اور ایسے تاویلات پیش کین کہ اونکو ہم رکیکہ بہی نہین کہہ سکتے - **قولہ** عیسائی
کہتے ہین کہ مولویصاحب اصطلاحات کتب بانی سی بخوبی واقف نہین ورنہ اس خبر کو محمد صاحب
کی شان مین نہ جاتے چنانچہ اسکا بیان کیا جاتا ہے - تو حسن مین کہین بنی آدم سی زیادہ ہے
محمد صاحب حسن مین بنی آدم سی زیادہ نہ تہے ہان خوبصورت ہونگی اور وہ جو مولویصاحب
فرماتی ہین کہ ابوہریرہ اور ابی ہالہ نی اونکی حسن کا ذکر کیا ہی بیشک اونکی حدیث مین کچہہ اونکے
حسن کا مذکور ہی لیکن انہون نی یہہ نہین کہا کہ محمد صاحب حسن مین بنی آدم سی زیادہ تہے
اگر یہہ بات ہوتی تو اکثر اصحابی اس عجیب بات کا ذکر کرتے یہہ لوگ اصحاب صفہ تہی یہہ تعریف
نکرین تو اور کون کری - **اقول** - ہان صاحب جو اصطلاحات آپکو آتی ہین اونسی مولویصاحب
ضرور ناواقف ہین چنانچہ آپکی اصطلاح دانی ابہی ظاہر ہوجاتی ہے - اور یہہ جو فرمایا
کہ ابی ہریرہ نہین کہتے کہ محمد صاحب بنی آدم سی حسن مین زیادہ تہے اس تجاہل سے ہم
منصفونکو پہلے مطلع کرچکے ہین کہ پادری صاحب نی عقل اور ہوش کو اپنی پاس سی بالکل
ہٹا دیا ہی حضرت سلامت ابوہریرہ فرماتے ہین ما رایت شیئاً - اور صاحب علم جانتے ہین
کہ شیئاً مین بنی آدم بہی آگئے ہین بلکہ شیئاً کا لفظ اسواسطی بولا گیا کہ کوئی چیز حضرت سے

ابھی نہین جسمین آدمی پری وغیرہ مخلوقات ومصنوعات بھی آگئے شاید پادری جی کے
نزدیک بنی کا اطلاق بنی آدم پر ناجایز ہوگا سچ ہے علمیت اور اصطلاح دانی کا بھی یہی
مقتضے ہی اور یہہ جو فرمایا کہ اصحابی ضرور اس امر عجیب کا ذکر کرتے - یہان بھی آپنے
اپنی آنکھون پر ٹھیکری رکھہ لی ہے معلوم ہوتا ہے کہ مدارج النبوت کی پہلی جلد
کا باب اول صفحہ ۴ سے ۵ تک ملاحظہ ہی نہین گذرا اگر آپکو اصحاب کے اقوال حضرت کی حسن کی
نسبت دیکھنے منظور ہون تو پتہ مذکورہ بالا کے بموجب کتاب مذکور سے دیکھہ لین - اور اصحاب
صفحہ پر جو آپ طعن کرتے ہین بہلا صاحب ان لوگون کی تعریف کیا اون محبوبون کی مبالغہ
سے بھی کم ہی جنہون نے ابتداء ظہور مسیح مین نفس امارہ کی پیروی کرکے اپنی موروثی پیشہ
کو ترک کر دیا اور بادشاہی کی امید پر مسیح کے پیچھے ہو لئے اور تعریفین کرنی شروع کردین
مگر افسوس کہ کامیاب نہوئے حسرت ہی لیکر جلد ہی بلکہ تاحیات مسیح تو وہ ایمان سے بھی
فراغت رکھتے تھے بعدہ ایک آگ کی اترنے سے بزعم عیسائیان ایمان مین آئے ایک تو یہہ بیچارے
اس خوشامد مین پہنسے ہوئے دوسری وہ عورات جو دلی محبت کے باعث مسیح کی ہمراہ
رہتین اور اپنی مال سے اوسکی خدمت کرتی تہین چنانچہ لوکا کے ۸ باب ۳ ورس مین ہے اور
مرتا اور اوسکی بہن سے مسیح کا محبت رکھنا بھی اظہر من الشمس ہے دیکھو یوحنا باب ۱۱ ورس ۵
اب خصم کہہ سکتا ہی کہ چونکہ مسیح جوان اور مجرد تھے اسواسطے عورتین اونسے محبت کرتی تہین
اور اونکو کبھی ساتھہ پہرنیسے منع بھی نہین کیا پس ایسی عورتین جو محبت مین گرفتار تہین
اور کچھہ جو طمع دنیاوی کے پابند تھے تعریف نہ کرین تو اور کون کرے - **قولہ**
عیسائی کہتے ہین کہ یہہ صفت حضرت عیسی کی ہے داؤد کہتا ہے کہ تو حسن مین بنی آدم سے
کہین زیادہ ہے یعنے اگرچہ تو اپنے تئین بنی آدم کہیگا لیکن تو حسن مین بنی آدم سے
کہین زیادہ ہے بنی آدم کا یہہ منصب نہین جو تیرا منصب ہے تو الوہیت کی درجہ مین ہے -
اقول - ایسی تفسیر کرنی آپ ہی پر موقوف ہے دینداروں کی تقلید کرکے گہٹانا بڑہانا

بہی آپ کے نزدیک ضروریات سی ہے اگرچہ تواپنے تئین بنی آدم کہیگا لیکن - یہہ عبارت زبور مین ابتک تو نہین پائی جاتی ترمیم کے وقت ضرور داخل کردینی چاہیئے

اور یہہ بہی عبارت زبور کی نہین صرف آپکی گہڑت ہی بنے آدم کا یہہ منصب نہین جو تیرا منصب ہے تو الوہیت کے درجہ مین ہے اور اگر آپکی اس گہڑت کو معتبر بہی رکہا جائے تو بہی اسمین تو نہین آیا کہ تو حسن کے درجہ مین بنی آدم سی زیادہ ہی البتہ الوہیت کے درجہ کا ذکر آیا ہے وہ بہی اپنا اعتقادی (جسکا اثبات سوا عذر عدم فہم کوئی نہین) بیان کردیا اور لطیفہ یہہ کہ جب مسیح کو مصداق بشارت اشعیا باب ۵۳ ورس ۲ کا بناتے ہین تو کہتے ہین کہ اوسکے ڈیل ڈول اچہی نہ تہی - اور اوسپر ایسی رونق نہ تہی کہ اوسکی طرف نگاہ کیجاوے چنانچہ اسکی نقل گذر چکی ہی - اور جب اس بشارت کا وقت آیا تو کہدیا کہ مسیح حسین تہا شاید پادری صاحبوں کے نزدیک اجتماع ضدین محالات سی نہین اور یہہ جو پادری جی نے درباره اثبات حسن مسیح یوحنا کی انجیل کے باب اول ورس ۲ کو اور پہر اوسی کتاب کی باب ۳ ورس ۱۹ کو اور پہر اوسی کتاب کے باب ۸ ورس ۱۲ کو سند گردانا ہی جسکا مطلب یہہ ہی کہ مسیح اپنے آپ کو نور کہتا اور کہلاتا ہی اسی اوسکو کچہہ مدد نہین ملتی کیونکہ نور تو ہر پیغمبر اور صالح نیکبخت آدمی کے مونہہ سے بہی چمکتا ہی مسیح کی کیا خصوصیت ہی - البتہ پادری جی اگر کوئی ایسی سند پیش کرتا جسمین یہہ ہوتا کہ مسیح حسن ہی یا بنی آدم سی حسن مین زیادہ ہی تو تو قابل التفات ہوتی - غرض مسیح کا خوبصورت ہونا بہ نسبت بنی آدم ثابت نہین ہوتا برخلاف آنحضرت صلعم کہ اونکی حق مین قطع نظر اہل اسلام سی مخالف بہی حسین ہونیکا اعتقاد رکہتے ہین چنانچہ سیل صاحب نے جو قرآن کا ترجمہ انگریزی مین لکہا ہی اوسکے مقدمہ مین سیپان ہمیس جو نہایت متعصب عیسائی ہی اور آنحضرت کی نسبت اوسنے اکثر جگہہ بہت بُری رائے دی ہی اوسکا قول نقل کرتے ہین وہ لکہتا ہی - کہ وہ یعنے محمد صلعم حسین اور ذہین تہے الخ -

پہر نبی موعود کی صفت مین آیا ہی - تیری ہونٹون مین لطف بٹایا گیا ہی پادری جی کہتے ہین

قوله محمد صاحب مین صرف لفظی فصاحت ہتی اوسپر ہبی عرب ہمیشہ اعتراض کرتے رہی مقامات
عالیہ محمد صاحب سی کبہی سرزد نہین ہوئی جو کہ اصلی فصاحت وبلاغت ہی اور مسیح کی ایسی
فصاحت ہی کہ حکماء یونان بہی حیران ہوگئی اور کوئی اونکو فریبندہ یا شاعر یا مجنون نہ
کہہ سکا - **اقول** - الحمد للہ کہ آپنی فصیح ہونا آنحضرت کا تو مان لیا اور یہہ جو کہا کہ عرب ہمیشہ
اعتراض کرتی رہی اسکو تفصیلاً ہم پہلے بیان کر آئی ہین کہ آجتک کوئی شخص بہ نسبت فصاحت
متعرض نہو سکا اور نہ کسی نے قران پر ازروئی فصاحت گفتگو کی اور تعلیم پر اعتراض کرنیکا
جو آپ فرماتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ انجیل مین جو کچہہ بہ نسبت مسیح کی یہودیون کی طرف سے
لکہا ہی یاد نہین ہو واضح ہی کہ کفار فجار قدیم سی تکلیف اور تکذیب انبیا مین ساعی رہتے
آئی ہین جیسا کہ مسیح خود بہی فرماتی ہین متی باب ۵ ورس ۱۲ کیونکہ انہون نی اون نبیونکو
جو تم سی آگے تہے اسیطرح ستایا ہی انتہے - علی الخصوص بنی اسرائیل اس باب مین ضرب المثل ہین
کہ باوجود اہل کتاب ہونیکی دیدہ ودانستہ مخالفت انبیا اور طعن سازی اونپر بباعث
نفسانیت یا دنیاوی منفعت کی کرتے رہی اسمین آنحضرت ہی کی خصوصیت نہین
اگرچہ توریت مین اسکی نسبت بہت کچہہ لکہا ہی مگر ہم صرف انجیل سی جو کچہہ مخالفین کا قول
مسیح کے حق مین ہی ہدیہ ناظرین کرتے ہین - یوحنا کی باب ۸ ورس ۴۸ مین ہی - تب یہودیونی
جواب مین کہا کیا ہم اچہا نہین کہتے کہ تو سامری ہی اور تیری ساتہہ ایک دیو ہی انتہے - پہر
باب ۹ مین ہی - ۱۶ - تب فریسیون مین سی بعض نے کہا یہہ مرد خدا کی طرف سی نہین کیونکہ
سبت کی دن کو نہین مانتا انتہے - پہر باب ۱۰ ورس ۲۰ مین ہے - بہتون نی اونمین سی کہا کہ
اسکے ساتہہ ایک دیو ہی اور وہ سڑی ہی تم اوسکی کیون سنتے ہو انتہے - پہر اسی باب کے
ورس ۳۱ سی ۳۳ تک جسکا خلاصہ یہہ ہی لکہا ہی کہ یہودیون نے مسیح کو پتہراو کرنیکا ارادہ
کیا مسیح نی کہا کہ تم مجہے کیون مارتی ہو یہودیون نی جواب مین کہا اسلئے کہ تو جو کفر کہتا ہے
اور انسان ہو کی اپنی تئین خدا کہتا ہی انتہے - پہر لوقا کے باب ۵ ورس ۲۱ - اور مرقس کے باب ۲ ورس ۷

اور متی کے باب ۹ ورس ۳ مین ہی کہ فریسی مسیح کی طرف کفر کی نسبت کرتے تہے - اور متی کی
باب ۱۲ اور ورس ۲۴ مین ہی - فریسیون نی سنکے کہا کہ یہہ دیو ونکو نہین نکالتا مگر دیو ونکے
سردار بعلزبول کی مدد سے انتہی - پہر متی باب ۲ ورس ۶۳ مین ہی - کہ اے خداوند ہمین یاد
ہی کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تہا کہ مین تین دن بعد جی اوٹہونگا ۶۴ - اسلیئے حکم کر کہ
تین دن تک قبر کی نگہبانی کرین نہو کہ اوسکے شاگرد رات کو آکر اوسے چرا لیجائین اور
لوگون سی کہین کہ وہ مردون مین سے جی اوٹہا تو یہہ پچہلا فریب پہلے سی بدتر ہوگا انتہی
اور پہر یوحنا کی باب ورس ۱۲ مین ہی - اور کتنے کہتے تہے کہ نہین بلکہ وہ لوگونکو گمراہ کرتا
ہے انتہی - اب یہہ کہنا آپکا کہ مسیح کو فریبندہ یا مجنون کوئی نہ کہہ سکا کیسا باطل ہوگیا فریبی
اور مجنون کہنا تو بجائے خود کافر تک تو کہدیا - اور یہہ جو کہا کہ آنحضرت سی مضامین عالیہ
صادر نہین ہوئے حضرت سلامت اگر مضامین عالیہ سی یہی مطلب ہی کہ عقیدہ تثلیث کو باعث
نجات سمجہنا چاہیئے اور مسیح کو ابن اللہ اور خدا اور پہر اوسکو ملعون بہی تصور کرنا چاہیئے
اور پہر تین دن تک اوسکا دوزخ مین رہنا بہی ماننا چاہیئے اور اس مسیح خدا کی حق مین
بہی اعتقاد رکہنا چاہیئے کہ خدا نی ایک عورت کی پیٹ مین نزول فرمایا اور نو مہینے تک خون
حیض اوسکی خوراک رہی اور اوسکے بعد عادت معہودہ کی مطابق منفذ معلومہ سی ٹہٹہ
ڈال کے نکالا گیا تو آپکا قول بیشک درست اور صحیح ہے مزور ہماری آنحضرت صلعم سی ایسے
مضامین عالیہ سرزد نہین ہوئے قران مین سوا احکام کی جابجا خداوند تعالی کی وحدانیت
کا ذکر اور اوسکے انبیاء باوقار کی تعریف و توصیف کا بیان ہی چنانچہ چند آیات درباب تعلیم
بطور نمونہ ہمنے اپنی کتاب اسجاشہ زوری کی اخیر مین لکہی ہین تعصب کو چہوڑ کر پڑہ کے
دیکہو اللہ راہ راست دکہلا دیگا - مسیح ابن یوسف نجار مین دونو باتین نایاب یعنے لفظی
فصاحت تو بالکل ہی نہ تہی اور تعلیم جسکو بانی ہتی اصلی فصاحت کہتے ہین اسکا بہی حال
معلوم ہو چکا اور وہ جو ان سے کبہی اخلاق اور نصیحت آمیز کلام صادر ہوتی وہ تعلیمات

یہودسی تہی جنمین مسیح نے پرورش پائی اور ہمیشہ وعظ و نصیحت انکے سی مستفید ہوتے رہی اور یونانیون کی باتونکا انتخاب تہا جو اوس زمانہ مین سب علوم مین علی الخصوص اخلاق مین یکتائی روزگار تہی اور پہر نصیحت کی باتین کہدینے سے کیا فصاحت حاصل ہوجاتی ہی ہرگز نہین۔ اور یہہ جو آپ لوکا کی ۴ باب آیت ۲۲۔ اور متی کی ۱۳ باب آیت ۵۴۔ اور مرقس کے ۶ باب آیت ۲۔ اور لوکا کے ۲ باب آیت ۴۷۔ اور یوحنا کے ۷ باب آیت ۴۶ کو لکہہ کے (جنکا صرف خلاصہ یہہ ہی کہ لوگ مسیح کی حکمت اور معجزی اور عمدہ باتون کو دیکہکر تعجب کرتی تہے) فرماتے ہین کہ دیکہو مسیح کی فصاحت کا ذکر لکہا ہے۔ کیا خوب دروغ گویم بر روی تو آیات مذکورہ مین سے ایک مین بہی فصاحت کا ذکر نہین آیا۔ ہان حکمت اور عمدہ باتون اسکی کا بیان بے شک ہی سو وہ تو ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ اچہی اچہی خلق کی باتین جو مسیح نے یہودیون اور مجوسیون کی تعلیم سے حاصل کی ہوئی تہین لوگونکو سنایا کرتے تہے اور لوگون کے تعجب کرنیکا یہہ باعث تہا کہ وہ تو جانتے تہے کہ یہہ شخص ایک بڑہئی کا بیٹا ہی اور بڑہیونکو ایسی باتون سے کیا علاقہ وہ اپنا چوب تراشی جانتے ہین۔ علاوہ اسکے نصیحت کی باتین تو ہر پیغمبر کہتا ہی بلکہ جو تہوڑی سی بہی لیاقت حاصل کر لیتا ہی وہ بہی واعظ بنجاتا ہے ہم بازارونمین دیکہتے ہین کہ جاہل کرسچن جنکو انجیل کی ایک آیت بہی نہ آتی ہو لوگونکو نصیحت کررہی ہین اب اس لحاظ سے انکو بہی فصیح سمجہکر مسیح کا شریک بنانا چاہئی اور حکمت کی باب مین اوس زمانہ مین جیسے یونانی تہے سب پر واضح ہے پہر اونکو اس صفت کا مصداق کیون نہ بنایا گیا اور اخلاق کی کتابون کی مصنفون کو بہی صفت مذکورہ کا مصداق بنانا چاہئے اور مسیح کی معجزات کو (جو یہان ذکر اونکا بالکل فضول اور خارج از مبحث تہا) آپنے ناحق لکہدیا کیونکہ اونکا موقع ابہی آجاتا ہے اور اسی قطع نظر اس فصل مین بہی اور لوگ اوس وقت کے اونکے ساتہہ شریک ہوسکتے ہین پس انکو بہی کچہہ تو درجہ ملنا چاہئے اگرچہ الوہیت نہ ملے۔ اور یہہ جو

آپ استفسار فرماتے ہین کہ مسیح کی ہونٹون مین فضل ہٹا یا محمد صاحب سے۔ حضرت سلامت محمد سے مسیح بن یوسف نجار کی کیا نسبت جن باتونکو مریدون نے مسیح کے ذمہ جڑکر معجزہ اونکا نام رکہا ہے ویسی باتین تو آنحضرت کی متبعان مثلاً امام جعفر صادقؓ وغوث الأعظم جناب سید عبد القادر جیلانی وغیرہ سے کئی بار ظہور مین آئین سبحان اللہ پہر ابتک بہی اثر باقی ہے

پہر نبی موعود کی صفت مین آیا ہے۔ ای پہلوان تو جاہ وجلال سے اپنی تلوار حمایل کر کے اپنی ران پر لٹکا۔ اسکی بابت پادری جی اپنی اصطلاح دانی یون ظاہر کرتے ہین **قولہ** یہہ سب استعارہ ہین ورنہ پہلوان ہونا عیب سے بہر نہین کیونکہ یہہ کام قوت جسمانی و نفسانی سے متعلق ہے پہلوان وہ جسمین روحانی قوت زیادہ ہو پس دیکہو کہ مسیح نے روحانی طاقت سے کسقدر اس جہان جسمانی پر فتح پائی۔ **اقول**۔ اگر پہلوان ہونا عیب مین داخل ہے تو اسمین یعقوب کا خدا جو اوسکے ساتھہ کشتی لڑا تہا اور انہون نے اوسکو پچہاڑ لیا تہا کل پہلوانون کی ساتھہ شریک ہے اور یہہ بہی آپکے ارشاد سے معلوم ہوا کہ جو شخص جسمانی قوت رکہتا ہو وہ معیب سے بہر مند نہین۔ مین کہتا ہون کہ ایسے شخص کا عیب ناک ہونا توریت سے ثابت ہوتا ہے یا انجیل سے بلکہ ہر ایک آدمی جانتا ہے کہ شجاعت اور بہادری صفت مین داخل ہے اور آپکے پولوس مقدس عبرانیون کے خط باب ۱۱ ورس ۳۲ مین داؤد وغیرہ کی صفت بباعث بہادری کے کرتے ہین کہ لڑائی مین بہادر ہوئے اور ۳ اس لفظ کا بوجہ ادعای آپکے مجازی معنو مین مستعمل ہونا بہی غلط ہے کیونکہ مخاطب کو حکم ہوتا ہے کہ اپنی ران پر تلوار لٹکا پس اگر پہلوان سے پہلوان روحانی مراد لیا جاوے تو روح کے واسطے ران اور سب اعضا ثابت کرنی چاہئے حالانکہ یہہ بات سب کے نزدیک غیر مسلم ہے اور مسیح کا روحانی قوت سے فتح پانا بالکل ثابت نہین بلکہ برخلاف اوسکی ذلت سے یہودیون کی ہاتہہ سے مقتول ہوئے کہ خداوند تعالی اوسے اور اونکو محفوظ رکہے۔ **قولہ** رہی تلوار وہ بہی حقیقی معنون مین نہین ہے بلکہ اوس سے کلام ربانی مراد ہے سند اوسکی یہہ ہے عبرانیونکا

خط باب ۴ - آیت ۱۲ مین ہی کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور تاثیر کرنیوالا اور دودہاری تلوار
سی تیز ہے الخ - پہر یشعیا کی باب ۴۹ - آیت ۲ مین ہی اوسنی میری منہہ کو تیز تلوار کی مانند
کیا - **اقول** - سچ ہی کہ پولوسیونکو حافظہ ہوتا ہی نہین قاعدہ نمین تو لکہا تہا کہ
تاویلات رکیکہ نہ چاہئین اب کیسے دریا تاویلات مین ہاتہ پانو مارتے ہین منصف خبر
پر واضح ہی کہ اول توریت و انجیل سے ثابت نہین ہوتا کہ جہان لفظ تلوار کا آوی وہان
معنی کلام الہی کے ہوتے ہین پولوس نے کلام خدا کو باعتبار تاثیر کی تلوار سی تیز کہا ہے
تلوار مفضل علیہ ہی اور کلام مفضل جیسے زید افضل من عمر - اگر آپکو ذرا بہی علم نحو خصوصاً
بحث اسم تفضیل سی آگاہی ہوتی تو ایسے وسواس مین نہ پڑتے بہلا صاحب مفضل اور
مفضل علیہ ایک ہی ہوتا ہی اشعیا نے کلام کو تلوار سی تشبیہ دی ہی چونکہ آپ فن معانی
سے بالکل ناواقف ہین اسلئے مشبہ اور مشبہ بہ کو ایک سمجہتے ہین مثلاً ایک شخص کہے کہ
زید شیر کی طرح ہی اب بموجب فہم آپکی جہان زید کا لفظ آوی وہان معنے شیر کے ہی ہوتے
ہین آپ تو ضرور اسبات کو کہینگے لیکن کوئی دانا آدمی اسکو تسلیم نہین کریگا - دوم اگر
اسی بزعم تمہاری کلام الہی پر حمل کیا جائی تاہم آنحضرت پر ہی صادق آتا ہی اسلئے کہ ان
کو کلام الہی دیا گیا اور وہ ایسا موثر کہ تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ مین لاکہا بت پرست جنکے دلونمین
بت پرستی نے اپنا گہر کر لیا تہا صرف تاثیر کلام ربانی سی دور دور سی مشرف بہ اسلام ہوئے
برخلاف اسکے مسیح کی پاس بحسب عقیدہ آپکی کوئی کتاب ہی نہ تہی - اور تاثیر بہی ایسی ضعیف
ہی کہ اخیر عمر تک صرف ایکسو بیس ۱۲۰ معتقد ہوئے جیسا کہ کتاب اعمال مین ہے اور پہر وہ اعتقاد
اگرچہ لالچ بادشاہی سی تہا صرف خوف جان سی جہوٹی قسمین کہا کی کہدیا کہ ہم مسیح کو جانتے
ہی نہین - بعض کفار نے کئی ایک اصحاب آنحضرت کو گرفتار کرکے سولی پر دیتے وقت کہا کہ اگر
تم دین احمدی سی پہرو تو ہم تمکو چہوڑ دینگے اور دنیاوی دولت سی بہی مالا مال کر دینگے مگر
چونکہ وہ لوگ سچے دل سی ایمان لائے تہے اور محبت خالص آنحضرت کی ساتہہ رکہتے تہے اسی صاف

انکار کیا اور جان دینی پر طیار ہو گئی۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ سوم چونکہ
متکلم اس کلام کی داؤد علیہ السلام ہین وہ تلوار حقیقی سی مخالفین پر غالب ہوئی تہے نہ
مجازی سے اور اسی تلوار سی تمہارا پولوس داؤدؑ کی تعریف کرتا ہے چنانچہ عبرانیون کے
خط باب ۱۱ ورس ۳۲ مین ہے۔ فرصت نہین کہ جدعون اور برق اور شمسون اور افتاح اور
داؤد اور سموئیل اور نبیون کا احوال بیان کرون کہ اونہون نی ایمان سی بادشاہتونکو
مغلوب کیا اور راستی کی کام کئی اور وعدونکو حاصل کیا شیر ببر کے منہہ بند کئی آگ کی تیزی
کو بجہایا تلوارون کی دہار سی بچ نکلے کمزوری مین زور آور ہوئے لڑائی مین بہادر ہوئے
اور غیر قومونکی فوج کو ہٹا دیا انتہی۔ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔ تلوار کی معنے
حقیقی مین اگرچہ یہہ محاورہ بیبل مین شمار سی باہر آیا ہے مگر بطور اختصار ایک اور حوالہ
دیا جاتا ہے۔ چنانچہ متی کی باب ۱۰ ورس ۳۴ مین ہے۔ یہہ مت سمجہو کہ مین صلح کروانے
آیا ہون صلح کرانے نہین بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہون انتہی۔ صلح اور کلام ربانی مین کیا
تقابل ہے۔ **قولہ**۔ پہر مکاشفات کا پہلا باب آیت ۱۶ مین ہے۔ اوسکے منہہ سی دو دہاری
تیز تلوار نکلتی تہی۔ اور باب ۱۹۔ آیت ۱۵ مین ہے۔ اوسکی منہہ سی ایک تیز تلوار نکلتی تہی۔
اقول۔ واضح ہی کہ یہہ یوحنا خواب کی باتین بیان کر رہے ہین سو ظاہر ہے کہ خواب
خیال کی باتونکا اعتبار نہین ہوتا اور پہر یہان تلوار سی کلام مراد لینی کی کوئی دلیل
نہین کیونکہ اوپر نیچے کی عبارت پڑہنی سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اوسکی منہہ سی تلوار حقیقی
نکلتی تہی نہ تلوار بمعنے کلام چنانچہ اوسی پہلے باب کے ورس ۱۴ مین ہے۔ اور اوسکی آنکہین
جیسے آگ کا شعلہ اور اوسکی پانون خالص پیتل کے سے جو تنور مین دہکایا ہوا ہو اور
اوسکی آواز بڑی پانی کی سی تہی اور اوسکی دہنے ہاتہہ مین سات ستارہ تہے انتہی۔ پس ایسے
شخص کے منہہ سی اگر تلوار بہی نکلتی ہو تو کیا عجب ہے۔ غرض کوئی بہی قرینہ نہین پایا جاتا
جسسے ہم کلام اور تلوار کا ترادف سمجہین پہر پادری بہی کہتے ہین کہ اس تلوار کا فائدہ

بہت ہی ہم بڑی حیران ہین کہ حواری باوجود خاص الخاص ہونیکی تا عروج مسیح ایمان سے
بی بہرہ رہی اونکو تو اس تلوار نی کچہہ بہی فایدہ نہ بخشا ہمیشہ مذبذب ہی مین رہے بلکہ حقیقت
مین قاتل مسیح وہی ٹہیرتے ہین — پہر نبی موعود کی صفت مین آیا ہی تیرا دہنا ہاتہ
تجھے ہیبت ناک کام دکہلائیگا۔ پادری جی کہتے ہین۔ **قولہ**۔ وہ جو مولویصاحب نے جنگ حنین
مین مٹہی خاک پہیکنے کا حال بہ نسبت آنحضرتؐ لکہا ہی یہہ معجزہ غلط ہی چنانچہ اوپر مذکور ہوا
ہن حدیث مین بیشک ذکر آیا ہی مگر اونکی پیش کرنیسے ہم مولویصاحب کو بار بار کہہ چکے ہین
کہ انسے سند پیش نکرو۔ **اقول**۔ اس معجزہ کا ثبوت تفصیل سے ہم بیان کر چکے اور پادری
جی کے جتنے وسواس تہے اونکو بہی رفع کر دیا اور احادیث کی نسبت بہی جو کچہہ توہمات تہے
وہ بہی بخوبی اٹہا دیئے گئے بلکہ کئی درجہ اناجیل سے بہی اونکی ترجیح ثابت کر دی پس آپ
یہہ سب کچہہ آپکا کہنا فضول ہے۔ پہر نبی موعود کی صفت مین آیا ہی۔ ای خدا تیرا
تخت ابدالآباد ہی تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہی تو نی صدق سے دوستی اور شر سے
دشمنی کی ہی اسی لئے خدانے جو تیرا خدا ہی خوشی کی روغن سے تیری مصاحبون سے زیادہ تجہے
معطر کیا یعنے مسیح کیا۔ پادری جی کہتے ہین **قولہ**۔ ان آیتونمین اوس آنیوالی کو داود
نے خدا کہا ہی پس کیا محمدؐ صاحب خدا تہے نعوذ باللہ یہہ مسیح کے حق مین ہی اور یہہ بہی لکہا
ہی کہ تیرا عصا راستی کا عصا ہی محمدؐ صاحب کی سلطنت کا عصا لوہی کی مجازی تلوار تہی۔
اقول۔ بیہوشی سے جب ہوش مین آئے تو دہوکہ دینا شروع کر دیا کیونکہ زبور ۸۲ ورس ۶
مین ہی۔ مینے تو کہا کہ تم سب الہ ہو اور ہر ایک تم مین سے حق تعالی کا فرزند ہی انتہی۔ وہان
تو داود صرف آنیوالی کو خدا کہتا ہی یہان خدا سب کو الہ فرماتا ہی پس چاہیے کہ سب خدا ہوں
سبحان اللہ حضرت سلامت آپ بیشک بڑی اصطلاح دان ہین۔ واضح ہی کہ بیبل مین خدا
یعنی برگزیدہ خدا ہے ورنہ پیروان بیبل کو چاہیے کہ سب کو خدا جانین چنانچہ ہمنے اپنی
کتاب نجات مزوری مین اس لفظ کی خوب تحقیق کر دی ہی پس اس آیت کے بہی یہی معنی ہین

یعنے ای برگزیدہ خدا - اور یہہ جو کہا کہ مسیح کی حق مین ہی (کیونکہ وہ خدا ہے) ہان اجتک
مسیحی لوگ دعوی الوہیت مسیح کا تو بیشک کرتے رہی مگر ثبوت کی وقت سوا عذر عدم فہم
مسئلہ مذکورہ کی کچھہ نہ بول سکے اور حقیقت مین کیا بولین مسیح خود اپنی آپکو رسول اور عبد اللہ
جانتے رہی - اور یہہ جو کہا کہ آنحضرتؐ کا عصا لوہی کی مجازی تلوار تہی اور مسیح نی آشتی سی
روحانی سلطنت قائم کی - حضرت سلامت اس آیت مین تو کہین مجازی حقیقی کا ذکر نہین
آپ ناحق کھینچ کھینچ کے ایسی باتین نکالتی ہین - بموجب منشاء آپکی ہماری آنحضرتؐ کی تلوار
بہی راستی کا عصا ہی کیونکہ لوگونکو راستی پر لاتے تہے مسیح کی واسطے اولاً تو اثبات سلطنت
ہی ضرور ہی بعدہ اوسکے واسطے عصاء راستی مقرر کرنا لازم ہی سو عدم سلطنت تو اظہر من الشمس
ہے اور سلطنت سی روحانی سلطنت مراد لینی ایک خیالی بات ہی قابل توجہ نہین جب سلطنت نہین
تو عصا ہی نہین - پہر نبی موعود کی صفت مین آیا ہی - بادشاہون کی بیٹیان تیری
عزت والیون مین ہین - پادری جی نے جو کچھہ لکھا ہی ہنسی اور ٹھٹھہ کی باتین ہین کوئی
دانا آدمی تو ایسی باتونکو نہین مانتا چنانچہ بطور خلاصہ ہم اوسکی تقریر کو لکھتے ہین -

قولہ - اوپر کی آٹھوین آیت مین اوس شادی کا اشارہ ہی جو مسیح اور اوسکی کلیسیا کی
درمیان ہونیوالی ہی جسکا ذکر کتب مقدسہ مین آچکا ہی اسیطرح اس نوین آیت مین بہی
اوس شادی کا ذکر ہی اور یہہ پیشگوئی جب مسیح دوبارہ آوینگی پوری ہوگی یہان پر یہہ مراد ہے
کہ بادشاہون کی بیٹیان یعنے نہایت نیکبخت و پارسا عورتین تیری برگزیدونین مین مجازی
عورتین واضح ہو کہ مسیح کلیسیا کا دولہا کہلاتا ہی اور کلیسیا کو زن و دولہن ہی کتب مقدسہ
مین تشبیہ دیگئی ہی اور یہہ نہایت دقیق بات ہی جو لوگ کتب مقدسہ کی مطالب سی خوب واقف
ہین اس لطف کو وہی سمجھینگے - **اقول** - آٹھوین آیت مین اوس شادی کا کہین نام ونشان
بہی نہین بالکل غلط اور جہوٹ لکہا اور کلیسیہ کو جو مسیح کی دلہن قرار دیا گیا ہی بفرض محال
مانا بہی جاوی تو اولاً وہ بادشاہونکی بیٹیونمین سی نہین پہر دلہن کی خواص و سنی مقصود

یا شائد علی التخصیص اوس کلیسا مین ہون جسکی مسیح کی ساتہہ شادی ہونیوالی ہی۔ ان باتونکو سخریہ اور مضحکہ نہ کہا جائی تو اور کیا کہین بہلا ایسی واہیات خیال کو کوئی عاقل بہی تسلیم کریگا کہ انسان کی شادی ایک مکان سی جو مٹی اور اینٹ اور چونہ وغیرہ سی بنا ہوا ہو ہوتی ہے کبہی نہین ہ۔ ان جو لوگ مسیح بن یوسف نجار کو جو میعاد معینہ تک اپنی ماکی شکم مین ہی اور بعدہ بعادت زمانہ کی موافق مجری مخصوص سی برآمد ہوئی اور اور تمام ضروریات انسانی مین مقید ہی اور پہر جوانی ہی کے عالم مین دشمنون کی ہاتہہ سی بذلت مصلوب ہوئی اور تین دنتک جہنم مین رہی ابن اللہ اور خدا سمجہتے ہین اگر اس سخرا پن کو ہی حقیقی سمجہین تو کیا تعجب ہی سبحان اللہ کیسا تحقیق کا اسوقت لطف آرہا ہی اور پہر یہہ جو کہا کہ مراد یہہ ہی کہ بادشاہونکی بیٹیان یعنے نیک بخت عورتین تیری برگزیدون مین ہین۔ پہلے تو حضور نی ارشاد فرمایا کہ کلیسا مسیح کی دلہن ہے اور اس آیت سی مسیح کی شادی کا جو کلیسا کی ساتہہ ہوگی اشارہ ہی اب اسی آیت مین جو بادشاہونکی بیٹیونکا لفظ آیا ہی اوسی مراد پارسا عورتین لیتے ہین دلہن اور غیر دلہن مین آپکی نزدیک شاید کچہہ فرق نہین۔ اور یہہ جو کہا کہ یہہ نہایت دقیق بات ہی ہان صاحب مسیح کی شادی کی بات بیشک دقیق ہے۔ پہر پانی پتی فرماتے ہین علاوہ ازین بادشاہونکی بیٹیان یعنے بادشاہ لوگ آیا ہی اور سند اسکی میکا کا ۴ باب آیت ۸ بیان کرتی ہین اور وہ یہہ ہی کہ صیہون کی بیٹی حصین گڑہ یعنے صیہون کی باشندون کی حصین گڑہ پہلی تاویل سی دوسری تاویل کیا ہی اچہی ہی دعوی مین تو بادشاہونکی بیٹیون سی بادشاہ لوگ مراد لیتے ہین اور سند مین بیٹیان یعنی باشندہ ارشاد ہوتا ہی خوب کتب مقدسہ کی مہارت ظاہر ہورہی ہی خیر ہمنے مانا کہ بیٹیون سی مراد باشندی ہین مگر یہان اس آیت کے معنے کیا بادشاہ کی باشندی لئے جائینگے کیسی مہمل اور واہیات بات ہی نہین معلوم کہ پانی پتی یہہ باتین خواب مین لکہتے ہین یا بیداری کی حالت مین۔ پہر فرماتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ صاحب جو کہتے ہین کہ

لطیفہ مسیحی مہاراجے زمیندارون کی بیٹیان کو ہی کلیسا کہکر کرتے ہین*

شہر بانو ایران کی بادشاہ کی بیٹی امام حسن رضؓ کے عقد مین آئی تہی اسو سطی بمصداق اس خبر کے آنحضرتؐ ہین جو یہی بات ہو تو بہت لوگون نی بادشاہونکی لڑکیون سے شادیان کی ہین چاہئی کہ وہ نبی ہون۔ سبحان اللہ کیا اچہی تردید شروع ہو رہی ہے بہلا صاحب اون لوگون نی پیغمبری کا دعوی کیا یا کسی ورنی اونکو نبی کہا ہے اور پہر صفتین مذکورہ بالا بالتمام اونمین پائی گئی ہین ہرگز نہین یہہ محض آپکا دہوکہ ہے۔ اصل بات یون ہے کہ جس مدعی نبوت مین اوصاف مندرجہ جنمین سے ایک یہہ بہی ہے پائی جائین وہی مصداق اس خبر کا ہوگا نہ کہ ایک شخص کو جسمین ایک صفت اوصاف مذکورہ سے پائی جاوے نبی بنایا جاوے

پہر نبی موعود کی صفت مین آیا ہے۔ ملکہ اوفر کی سونی سے آراستہ ہوکر تیری دہنی ہاتہہ کہڑی ہے۔ پادری کہتے ہین۔ **قولہ**۔ مراد یہہ ہے کہ غیر قومین بہی اپنے اعمال کے سونے سی آراستہ ہوکر خواہ صالحین خواہ صالحات تیری حضور مین کہڑی ہونگی۔ **اقول** لفظ ملکہ سی غیر قومین مراد لینا آپ ہی کا کام ہے اہل علم کی نزدیک تو اطلاق جمع مفرد پر نہین آتا آپکی نزدیک ہو تو ہو اور اگر آپ ہی کی عندیہ کو تسلیم کیا جاوی تو بہی ہماری آنحضرتؐ کی نسبت کچہہ مضر نہین بلکہ مفید ہے۔ اصل مین اس آیت کی معنے یہہ ہین کہ وہ ملکہ بادشاہ کی بیٹی اوفر کی سونی سے آراستہ ہوکر تیری دہنی ہاتہہ کہڑی ہوگی سو ظاہر ہے کہ مسیح نی کسی شاہزادی سے نکاح نہین کیا بلکہ ایک مکان اینٹ مٹی اور پتہر کی بنی ہوئی سے برعم عیسائیان صاحب عقل اونکی شادی ہوگی۔ پہر داؤد نے زبور مین کہا ہے۔ اوبیٹی

سن لے اور سوچ اور اپنے کان ادہر دہر اور اپنی باپ کے گہر کو بہول جا کہ بادشاہ تیرے جمال کا بہت مشتاق ہے کہ وہ تیرا خاوند ہے تو اوسی سجدہ کر۔ یہان پر بہی پادری وہی کلیسیا دلہن مسیح کی بات پیش کرتی ہین سو اسکی بابت ہم پہلے لکہہ چکے ہین کہ اولاً تو آدم زاد نہین پہر بفرض محال وہ بادشاہ کی بیٹی نہین اور اگر ان سب باتونکو چہوڑکر کلیسیا کو دلہن بنا جائی تو حوائج ضروری کی ثبوت کی وقت پہر پادری ہی جہینپینگے اور سواد شنام دہی کے

اور کوئی جواب عنایت نہین فرماوینگے- پہر بہی موعود کی حق مین آیا ہی- کہ قوم کے
دولتمند تیری خوشامد کرینگے- پانی پتی کہتے ہین- **قولہ** دیکہو کسقدر جہان کی دولتمند
مسیح کی آگے سجدہ کرتے ہین- **اقول** خوشامد کہنے کو سجدہ کرنے پر محمول کرنا اہل علم کا
کام تو نہین آپکو اختیار ہی اور پہر یہہ بہی غلط مسیح تادم حیات ایسی ذلت اور خواری
مین رہی کہ خداوند تعالی اور ونکو اوس سے محفوظ رکہے بیچاری دو چار مچہوی جو بالکل مفلس
تہے طمع دنیاوی کی لالچ سے بیشک مسیح کی خوشامد کرتے تہے مگر وہ بہی سختی کے وقت بہاگ
گئے اور ساتہہ ہونیسی کیا بلکہ علم اوسکے سے بہی جہوٹی قسم کہا کر انکار صاف کیا- پہر شہزادے
کی صفت مین آیا ہی- شہزادی گہر کے اندر کل جلالی ہے- پانی پتی کہتے ہین کہ یہہ بہی کلیسیا
کی صفت ہی کیونکہ وہ بالکل جلالی ہی نہ جسمانی- مین کہتا ہون کہ پانی پتی صاحب کے عقل پر
کیا پتہر پڑ گئی اس فقرہ کی معنے پانی پتی صاحب کیا کرینگے شہزادی گہر کے اندر کل جلالی ہی
یعنے کلیسیا جسکا اطلاق ایک مکان مٹی اینٹ پتہر وغیرہ کی بنی ہوئی پر آتا ہی گہر کے اندر
کل جلالی ہی اور اوس سے نفی جسمیت کرنی یہہ بہی عقل کا کام نہین اور پہر جو اوسکی صفت مین
آیا ہی کہ وہ رنگین فرشون پر بادشاہ کی پاس لائی جاتی ہی- اسپر کوئی بہی تاویل چل سکی
غرض یہہ تو اوس شہزادی کی صالحیت کی تعریف ہی کلیسیا بہلا کیا صالح یا غیر صالح ہوگے
پہر اوسی شہزادی کی شان مین آیا ہی کہ اوسکا لباس سراسر تاش کا ہی- پانی پتی کہتے ہین کہ
تاش محمدی مذہب مین پہننا حرام ہی- دیکہو کسقدر فریب اور دہوکہ ہی اس نا انصاف کو
کچہہ بہی خوف خدا نہین معاذ اللہ جب اپنی کتب الہامیہ کے معنے ایسی خراب کر دیتا ہی تو
اوروںکی کیا ڈریگا حضرت- سلامت محمدی مذہب مین مردونکے واسطے تاش کا پہننا حرام ہی
عورتونکے واسطے نہین اور یہہ اوس شہزادی کی حق مین ہی- سبحان اللہ لیاقت کا مقتضی ہی
یہی ہی کہ عورتونکی صفت کو مردون پر محمول کیا جاوے- پہر اوسی بنی کی صفت مین آیا ہی
کنواری عورتین جو اوسکی خواص ہین تجہہ پاس حاضر کیجاوینگی- پانی پتی فرماتے ہین کہ کنواری

فقیر محمد علی عفی عنہ

رہنا محمدی مذہب مین جایز نہین - سبحان اللہ اسی اب نفی صفت مذکورہ آپنے ثابت
کری ہم حیران ہین کہ یہہ شخص کس شیخی پر مہارت بیبل کا مدعی ہوتا ہی - اولاً تو کنوارے
بیتے جوان بیبل مین کہی جگہہ آیا ہے اور مشہور بات ہی کہ شہزادیون کی ہم عمر لڑکیان
اوسکے ہمراہ ہوا کرتی ہین اور پہر مخالف جواز ہماری ہ ن قابل تنبیہ نہین ہے - پہر
بنی موعود کی شان مین آیا ہے - وہ اپنے بیٹونکو ساری زمین کا سردار بناویگا -
پادری ہی کہتے ہین کہ مولویصاحب جو فرماتے ہین کہ امام حسنؑ جو محمدﷺ صاحب کے منہ بولے
بیٹے تہے وہ سردار ہوئی یہہ ہی غلط ہی کیونکہ اونکو یزید نے سلطنت ہی نکرنی دی ہی
بلکہ اونکی والدہی کے وقت مین زوال آگیا اور پہر یہان لفظ بیٹون جمع کے ساتہہ آیا
ہے یہہ اشارہ حواریون کی طرف کہ مسیح نے اونکو سردار روحانی مقرر فرمایا اور متی وغیرہ
سی وہ آیات جنمین مسیح کے وعدہ کا ذکر بابت سلطنت آیا ہی نقل کین - **اقول** - یہہ کیسا
دہوکہ ہی کیونکہ امام حسنؑ کے وقت یزید بادشاہ کہا تہا اور اونہے سلطنت سی انکو کب روکا تہا دیندار اسکو کہتے ہین
اور آپکا کہنا کہ اونکی والدکے ہی وقت زوال آگیا تہا کیسا صریح بہتان ہی کیونکہ انہوننے
تو چہہ مہینے سے زیادہ تک برابر بادشاہی کی ہی اور آخر کو خود اپنی مرضی سی سلطنت
کو ترک کرکے عبادت الہی مین مشغول رہنا اختیار کیا تہا - سچ ہے ع این کار از تو آید
و مردان چنین کنند - زبور مین یہہ تو نہین آیا کہ اونکی سلطنت کو زوال نہین آئیگا -
اور یہہ جو فرمایا کہ بیٹونکا لفظ جمع آیا الخ - یہہ ہی آپکا محض دہوکہ ہے کیونکہ دیار مغرب
کے بادشاہ جو سادات ہین ابتک بادشاہ چلے آتے ہین اور حواریون کا ذکر جو آپنے
کیا اولاً تو وہ مسیح کے بیٹے کہان ہین اور اگر ہین تو ثابت کرو کہ کونسی جورو مسیح سی
تولد ہوئی تہے اور اون بیچارون کو سلطنت کہان ملی تہی بلکہ وہ تو وعدہ مسیح کی انتظار
ہی مین بحسرت تمام دنیا سی رحلت فرما گئے اور ظاہر ہے کہ جب مسیح خود ہی سلطنت سے محروم
رہی تو اونکو کہان سی ملنی تہی - اور ہم بارہا کہہ چکے ہین کہ روحانی سلطنت کی تاویل آپ

ہماری سامنے مت بیان کرین آپ خواہ مخواہ اسکو جڑ دیتے ہین - پہر اوسی بنی کی صفت
مین آیا ہے - مین ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا - پادری صاحب کہتے ہین **قولہ**
محمد صاحب کا نام ساری پشتونکو یاد دلایا نہین گیا یہہ صفت بہی مسیح کی ہے کہ سب پیغمبر
صراحتاً یا اشارتاً اوسکا نام لیتے آئے ملخصاً - **اقول** یہہ کیسا فریب ہے اسبات کا ذکر
ہم پہلے بخوبی کر چکے ہین اور یہہ جو کہا یہہ صفت مسیح کی الخ بالکل غلط ہے کیونکہ کسی
پیغمبر نے اونکا نام صراحتاً یا اشارتاً نہین لیا - علاوہ اسکے اشعیا والی بشارت مین جسکو
آپ لوگ مسیح کے حق مین ناحق جماتے ہین ہے کہ اوسکی خاندان کا تذکرہ کون کریگا اب
یہان آپ تمام دنیا کا نام لگاتے ہین شاید آپکے نزدیک اختلاف بہی اتفاق ہے - غرض
بشارت مذکورہ مین اگرچہ پادری نے بہت ہاتہ پانو مارے مگر مسیح مصداق نہین سکے یہہ
تمام صفتین ذات والاصفات جناب سید کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پائی
جاتی ہین اور وہی اسکے مصداق ہین اسیواسطے جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب کا
دعوی صحیح اور آپکا لاطائل کہنا قبیح ہے ؞

پانچوین بشارت - ۲، زبور تمام چونکہ تمام زبور کا لکہنا مستلزم طوالت ہے
بطور نمونہ ایک دو آیت پر کفایت کیجاتی ہے باقی کو شایق زبور مین سے خود دیکہہ لے -
(۴) وہ خلق کے مسکینون کا انصاف کریگا اور محتاجونکی فرزندونکو بچاویگا اور ظالمونکو
ٹکڑے ٹکڑے کریگا (۸) سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہائے زمین تک اسکا حکم ہوگا -
(۹) وے جو بیابان کی باشندے ہین اسکے سامنے جہکینگے اور اوسکے دشمن ماٹی چاٹینگے انتہی
ظاہر ہے کہ اوصاف مذکورہ مسیح مین بالکل نہ تہی یعنے نہ انہون نے دشمنونکو ٹکڑے ٹکڑے
کیا نہ وہ بادشاہ ہوئے مصداق اس خبر کے جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین سرور
کائنات مفخر موجودات محمد رسول اللہ ہین چنانچہ انمین اوصاف مذکورہ کا ہونا تمام عالم پر
روشن ہے - پادری کہتے ہین **قولہ** چونکہ مولویصاحب نے بالکل آنکہون پر ٹہیکری رکہہ لی ہے

کوئی لفظ اسمین نہین جو محمد صاحب پر صادق آوی اسواسطی تمام زبور لفظ بلفظ بیان
کرنا موجب طوالت ہی یہہ مسیح اور سلیمان کے حق مین ہی عجب یہہ کہ دو صفتونکی تشریح
مولویصاحب نے نہ کی وہ یہہ ہین۔ بادشاہ کی بیٹے کو اپنی صداقت دی۔ یہان بیٹی سے مراد
اگر سلیمان کو لین تو وہ داؤد بادشاہ کا بیٹا تہا اور اگر مسیح سی مراد لین تو وہ جسمانی نسبت
سے داؤد کا بیٹا ہی اور روحانی طور پر بادشاہ حقیقی کا بیٹا ہی محمد صاحب کسی بادشاہ
کے بیٹے نہ تہے۔ پہر ۵ آیت مین ہے وہ جیویگا محمد صاحب تو مر گئے مسیح اجتک زندہ ہی

اقول۔ یہان آکر پادری صاحب معہ اپنی موسوس کے ٹہیک گئے قدیمی مددگار نے بہی
پورا ساتہہ نہ دیا اور زبور مذکورہ کی طرف سی بالکل آنکہو بند کہو پہ رکہکر کہدیا کہ
اسمین کوئی لفظ ایسا نہین جو محمد صاحب پر صادق آوی اور ذہنی طور پر دو باتون
سی سلیمان اور مسیح کو مصداق ٹہیرایا مگر افسوس کہ حضرت کو اپنی تقریر بہی یاد نہ رہی
کیونکہ اگر ہم آپ ہی کے لکہنے کو فرضاً مان لین تو اوسمین بہی بڑا اختلاف ہی جس صفت
کو آپ بزعم خود مسیح پر جاتے ہین وہ سلیمان مین نہین اور جسی سلیمان کو مصداق قرار
دیتے ہین وہ مسیح مین نہین۔ اور مسیح تو کسی صورت سی مصداق اس خبر کے نہین ہوسکتے اول
یہہ جو کہا کہ محمد صاحب مر گئی مسیح اجتک زندہ ہی اسکا کوئی بہی ثبوت نہین کیونکہ انجیل سے تو واضح
ہی کہ مسیح مر گئی بعدہ اونکی جی اوٹہنے کی کوئی قوی دلیل آجتک عیسائیونکو نہین ملی اور
سلیمان کی آپکی نزدیک نبوت ہی ثابت نہین پہر بعد تسلیم وجود ایک صفت سی موصوف
باوصاف جمیع ہونا کہان سی ثابت ہی اوسکی بہی کوئی سبیل نکالو۔ الحاصل یہہ بشارات
آنحضرت کی حق مین ہی اور ان دو نو آیتون مین سی پہلی آیت کی یہہ معنی نہین کہ تمام روی
زمین کا بادشاہ ہوگا بلکہ مطلق بادشاہ سو آنحضرت کے باپ عبد اللہ شہر مکہ کے رئیس تہے
اور دوسری آیت مین زندہ رہنی سی مراد نام اور روح کا زندہ رہنا ہی چنانچہ انجیل یوحنا
کے باب ۳ ورس ۶ مین ہی۔ جو کوئی اوسپر ایمان لاوی ہلاک نہو بلکہ حیات ابدی پاوی۔

ظاہر ہی کہ ابتک جتنے لوگ مسیح پر ایمان لاچکے ہین سب مر گئے ہین اور مرتے جاتے ہین پس معلوم ہوا کہ بموجب محاورہ بائبل کے مسیح کی مراد ہلاک نہ ہونیسے یہہ نہین کہ وہ جسمانی طور پر زندہ رہیگا بلکہ روحانی طور پر جیتا رہیگا۔ سو اس معنی سے اہل اسلام کی ان حسبقدر حیات پیغمبر خدا کا ثبوت ہی محتاج بیان نہین اور چوتھی بشارت مین بہی آچکا +

چہٹی بشارت۔ ۱۱۲ زبور تمام۔ یہانپر بہی پادری صاحب ماندی ہو گئے اور آج بشارت پر بہی کوئی وسواس نہ پیش کر سکے صرف اتنا کہا کہ یہہ زبور دینداروں کی حق مین ہے ناظرین خود دیکہکر انصاف کرین کہ کونسا لفظ محمدؐ صاحب کے حق مین ہے آج ہمکو بہی ضرور نہین کہ اوس زبور کی ساری عبارت لکہین صرف وہ آیات جنکی مصداق آنحضرتؐ بن سکتے ہین پادری جی کو دکہلا دیتے ہین۔ (۸)۔ اسکا دل مطمئن ہے وہ نڈر ہیگا یہانتک کہ وہ اپنی عدویون پر ظفر پاویگا (۹) اسنے کہنڈا یا ہے اسنے مسکینونکو دیا ہے اسکی صداقت ابد تک باقی ہے اسکا سینگ جلال کے ساتہہ سرفراز ہوگا (۱۰) شریر دیکہیگا اور کڑ ہیگا اور دانت پیسیگا اور گداز ہو جاویگا شریرونکی تمنا فنا ہو جائیگی انتہی۔ اوصاف مذکورہ کا آنحضرتؐ مین پایا جانا تفصیلاً سابق گذر چکا ہے غرض مولویصاحب کا دعوی صحیح اور آپکا فضول لکہنا بالکل قبیح ہے +

ساتوین بشارت۔ ۱۳۹ زبور آیت اسی ۹ تک۔ اس بشارت پر بہی پادری صاحب کچہہ نہ کہہ سکے اور ماندگی سابق ابہی تک بدستور ہے۔ یہان فرماتے ہین کہ مولویصاحب کو دودہاری تلوار نے شک مین ڈالا ہے سو اسکی حقیقت راقم نے بیان کردی کہ اوس سے مراد کلام ربانی ہے کیونکہ بولنے والی اور سننے والے ہر دو کی نفس امارہ کو قتل کرتی ہے۔ یہہ مراد انکی چوتہی بشارت مین بالکل نامراد کر دیگئی اور سمجہایا گیا کہ یہہ دعوی آپکا بالکل غلط ہے۔ غرض یہانپر بہی مولویصاحب کا کہنا ٹہیک اور آپکا بیجا تاویل کرنا بالکل بیجا ہے +

آٹہوین بشارت۔ زبور اول ورس ۶۔ کیونکہ خداوند صادقون کی راہ پہچانتا ہے

پر گنہگارون کی راہ نیست و نابود ہو گئی - زبور ۵ ورس ۵ - وے جو مغرور کہہ مین تیری
آنکھون کی سامنے کہڑی نہین رہ سکتے تو سب بدکردارون سے بغض کرتا ہے - ۶ تو انکو
جو جہوٹھ بولتے ہین نابود کریگا خداوند خونی اور دغاباز سے نفرت کرتا ہے اعمال کے باب
۵ ورس ۳ سے لیکر ۹ تک اور زبور ۳۷ و ہیں ۲ مین بہی یہی مضمون ہے - آیات
مذکورہ سے یہہ مطلب ہے کہ اگر کوئی قوم خدا کی نظر مین پسندیدہ نہو تو ترقی قبول نہین
کرتی لہذا مولوی رحمت اللہ صاحب نے مصداق آیات مذکورہ کا دین متین محمدی کو ٹہرا
دیا کیونکہ اسلام کی شہرون اور ولایتون مین روز بروز زیادتی پائی جاتی ہے کوئی
سال اور مہینہ نہین گذرتا جسمین سینکڑون بت پرست و یہودی اسلام کو حق سمجہکر
قبول نہین کرتے - پادری جی کہتے ہین کہ ہنود کی بہی ترقی ہے پہر وہ کیون حق پر
نہین گنے جاتے - مین کہتا ہون کہ ایسی ہزلیات کے لکھنے سے آپکو شرم نہین آتی
ہنود کا کبہی وہ غلبہ تہا کہ کوئی ملک بت پرستی سے خالی نہ تہا آج جو تنزل ہے وہ
ظاہر ہے اور ترقی ہنود تو ہونی ہی محال ہے کیونکہ وہ غیر مذہب والی کو اپنے دین مین
داخل ہی نہین کرتے پہر ترقی کہان شاید آپکے نزدیک تنزل بمعنے ترقی ہوگا -
اور یہہ جو لکہا ہے کہ عیسائیونکی بہی ترقی ہے ہان صاحب سلطنت کی ترقی تو ضرور ہے
مگر دین کی روز بروز سستی ہے کیونکہ ایسا کوئی عیسائی نہین جسمین ایمان کی علامتین
(جو مسیح نے ایمانداروں کیواسطے مقرر فرمائی ہین) پائی جائین ویسے طالب نان و پارچہ
بیسیون ہین - پہر یہہ جو بحوالہ لفظ تاریخ لکہا ہے کہ حضرت عمرؓ کی وفات سے آجتک
اسلام کا تنزل ہے - بہلا صاحب یہہ کس تاریخ مین کس مورخ نے لکہا ہے یا آپکو شاید
پولوس مقدس عالم خواب مین تعلیم کر گئے ہونگے یہہ آپکا محض دہوکہ ہے - باب ۱۳
ورس ۵ استثنا مین ہے کہ اگر کوئی نبی غیر معبودون کی طرف راہ دکہلاوے تو قتل کیا
جاویگا ایسا ہی کتاب اعمال مین ہے - پس جو نبی غیر معبودونکی بلانے کی علت مین مقتول

نہین ہوا حق پر ہوگا - **نوین بشارت** - ۱۵ز بور - ۱ - ای خداوند تیرے
ہیکل مین کون ٹہیریگا تیری کوہ مقدس پر کون رہیگا - ۲ وہ جو سیدہا چلتا ہے
اور صداقت کی کام کرتا ہی اور اپنے دل مین سچی باتین کرتا ہے - ۳ وہ جو اپنی زبان سے
غیبت نہین کرتا اور اپنے ہمسایہ کو نہین دوکہہ دیتا اور اپنے پڑوسی کو عیب نہین
لگاتا ہی - ۴ وہ کہ جسکی نظر مین نکما آدمی خوار ہی وہ جو خداوند سے ڈرنیوالونکو عزت
دیتا ہی وہ جو اپنے ضرر پر قسم کہاتا ہی اور اوسپر قایم رہتا ہے وہ جو سود کی لئے قرض نہین
دیتا اور بے گناہون کے ستانے کے لئے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہی کبہی نہ
ٹلیگا انتہی - مولوی رحمت اللہ صاحب فرماتی ہین کہ مصداق اوصاف مذکورہ امت
محمدیہ ہی چنانچہ قران کی سورہ نسا مین آیا ہی - وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوا بِہٖ شَیْئًا
وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ
الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا
فَخُوْرًا - اور سورہ حجرات مین ہی - وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا - پہر سورہ بقر
مین ہے وَحَرَّمَ الرِّبٰوا - پہر سورہ نحل مین ہے - وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ - اور کوہ صیہون
بہی ۱۲۵۰ سال سی قبضہ اہل اسلام مین ہے - ڈاکٹر ٹیلر کی تاریخ سے واضح ہوتا ہی
کہ عیسائیون نی واسطے لینے بیت المقدس کے کئی جنگ اہل اسلام سی کئے چنانچہ ایک
جنگ مین چالیس لاکہہ فرنگی کام مین آئی مگر خدا کی قوم کو نہ نکال سکے -
پادری جی فرماتے ہین جسکا خلاصہ یہہ ہی - **قولہ** - اولاً مولوی صاحب کوہ صیہون کے
معنے نہین سمجہی اوسی مراد خدا کی جلال و تقدس کا مکان ہی نہ وہ پہاڑ جو یروشلم مین
ہے ورنہ چاہیے کہ وہ راستباز اوسپر ابدالآباد بیٹہا رہے ایسی مقدس کا ذکر زبور ۳
مین آیا ہی کہ اوسنے میری دعا کوہ مقدس سی سن لی اصل یہہ ہی کہ داؤد راستبازون
کا ذکر کرتا ہی کسی نبی یا امت کی خبر نہین - **اقول** - کوہ صیہون سی خدا کی جلال و

تقدس کا مکان مراد لینا آپ جیسی ماہر کا ہی کام ہی اور یہہ جو آپ اوس است باز کے
ابدالآباد رہنی کا ارشاد فرماتی ہین محض عدم واقفی محاورات بائیبل سے ہے کیونکہ توریت
مین ابدالآباد بمعنے مدت دراز صدہا جگہہ آیا ہی چنانچہ کتاب اول اخبار الایام باب ۲۸ ورس ۴
مین ہے۔ خداوند خدائی اسرائیل مرا بیش ہمہ خاندان پدرمن برگزیدہ تا بادشاہ بنی
اسرائیل تا ابدالآباد باشم انتہی۔ پس اس آیت سی ظاہر ہی کہ ابدالآباد بمعنے مدت دراز ہے
اور اور بہت جگہہ ایسا آیا ہی شایق ازالۃ الاوہام کو صفحہ ۸۵ سی اخیر ۸۸ تک ملاحظہ کرکے
دیکہہ لی اور وہ جو تیسری زبور کا آپنے ذکر کیا ہی نہین معلوم کہ یہہ کس کی سند ہی کیونکہ
اسمین تو کوہ مقدس کا ذکر آیا ہی نہ کوہ صیہون کا اور کوہ مقدس کے معنے آپ بیشک خداوند
کے جلال کا مکان کرین اور آپکی اصلیت جسکو آپ بطور نتیجہ بیان کرتی ہین کیسی بے اصل
ہی کیونکہ یہہ اوسی امت کی خبر ہے جو موصوف باوصاف مذکورہ ہو۔ پہر پادری صاحب
فرماتے ہین کہ خود داؤد نی اوس پہاڑ پر بسنی والے کا پتہ ونشان کئی مقام پر ظاہر
کردیا ہی کہ وہ خدا کا بیٹا اور قادر مطلق ہوگا اور اسکے واسطے زبور ۲ کو جسمین داؤد اپنی
تعریف کررہی ہین اور فرماتے ہین کہ خدانی میری حق مین فرمایا تو میرا بیٹا مینی آج کے
دن تجہے جنا الخ سند آ لکہتے ہین ج پس زبور مذکورہ سی اگر پادری صاحب کا یہہ مطلب ہی کہ اسمین
کوہ صیہون کا لفظ جو آیا ہی اوستی مراد خدا کی جلال اور تقدس کا مکان ہی اور اوسپر
بسنی والا مسیح ہی تو بالکل غلط اور محض فریب ہی کیونکہ وہان یون لکہا ہی (۶) یقیناً
مینے اپنی بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹہلایا الخ پس پہانپر ہم کس قاعدہ اور قرینہ
سی معنے مذکورہ سمجہین اور پہر مسیح کو اسپر بسنی والا قرار دین کیونکہ بادشاہ سے مراد آنحضرت مسیح
نہ مسیح ورنہ داؤد کا مسیح کو اوس پہاڑ پر بٹہانا کیا معنی رکہتا ہی ہان پادری صاحب کو مسیح
کے لفظ نے جو اوسی زبور کی ورس ۲ مین آیا ہی مسیح بن یوسف نجار کی نسبت دہوکہ مین
ڈالا ہی مگر یہہ نہ سمجہا کہ ان کتابون مین مسیح بمعنے نبی آیا ہی چنانچہ متی باب ۲ ورس ۴

مین ہی - کیونکہ جہوٹے مسیح اور جہوٹی نبی ظاہر ہونگی - اور اگر اور مطلب ہی تو بیان کریں جواب دیا جاویگا - اور ۲۴ زبور کو دیکہنے کا جو ارشاد ہتا اوسکو دیکہا گیا اوسمین تو یہی لکہا ہی کہ (۳) خداوند کی پہاڑ پر کون چڑہ سکتا ہی اور اوسکے مکان مقدس پر کون کہڑا رہ سکتا ہے الخ - پس اس سے کیا ثابت ہوا حقیقت مین ایسی واہیات باتین لکہنا آپکی فخر کا باعث ہی - **قولہ** ان لفظ سود نی مولویصاحب کو اس خبر پر برانگیختہ کیا ہی - انصاف یہہ ہی کہ یہہ لفظ چونکہ زبور کا ہے اسکے اصطلاحی معنی اوسی کتاب سے دریافت کرنے چاہئین پس معنی اوسکے اصطلاح یہود مین زیادتی بیجا کے ہین اور وہ شریعت موسوی مین اپنے بہائیون اور غربا کے سوا اجانب سے لینا درست ہی چنانچہ استثنا کا ۲۳ باب ورس ۱۹ سے ۲۰ تک لکہا ہے - **اقول** - لفظ ان جو پادری نے تحقیقا بیان کیا ہے بالکل غلط ہی چنانچہ اوپر ظاہر ہو چکا اور یہہ جو لکہا کہ سود شریعت موسوی مین اجانب سے لینا درست ہی محض فضول اور خارج از بحث ہی کیونکہ بشارت مذکورہ مین کوہ صیہون پر بسنی والے کے حق مین آیا ہی کہ وہ سودی قرض نہ دیگا مولویصاحب نے فرمایا کہ چونکہ شریعت محمدیہ مین سود کا لینا حرام ہی لہذا مصداق اسکے آنحضرت ہین آپنے اتنی سردردی کی ہی پہر مطلب کو نہ پہونچے کیونکہ استثنا سے بہی سود کی لینی کی ممانعت تو ثابت ہی رہی یہہ بات کہ کس سے لینا چاہئے اور کس سے نہ لینا چاہئے سو یہہ بات ہی جدی ہی اور زبور اور استثنا کا جو تخالف ہے وہ علاوہ برین ہی - پہر پادری فخریہ فرماتی ہین کہ انجیل مین ہے کہ قرض دیکے واپس لینے کی امید نہ رکہو پس عیسائی بدرجہ اولی فخر کر سکتے ہین اولاً تو یہہ کچہہ فخر کی بات ہی نہین بالفرض مانا ہی جائی تو اوسمین حکم ہی کہ امید نہ رکہو پس امید نہ رکہنی سے ممانعت لینے کی تو کسی صورت سے ثابت نہین ہوتی اور باقی صفات مرقوم زبور پر جو حضرت کی نسبت مولویصاحب نے ثابت کی ہین چونکہ پادری کی کچہہ پیش نہ گئی اور کوئی تقریر قدیمی مددگار نہ ہی یاد نہ دلائی تو یہی فرمادیا کہ اگر ہم باقی صفات کی بابت

گفتگو کرتے تو مولویصاحب کو مشکل پڑتی - مین کہتا ہون کہ مولویصاحبنے تو نہین روک دیا تہا کہ باقی صفات پر گفتگو نہ کرو صرف وجہ نہ کرنیکی وہی ہے جو مینے بیان کر دی - غرض بموجب بیان مولویصاحب مصداق بشارت مذکورہ آنحضرتؐ کا ہونا بہت ٹہیک اور درست ہے - اور پانی پتی کا تقاریر واہیات پیش کرنا دال بر شکست ہے فہو المطلوب

دسوین بشارت - زبور ۱۳۷ - ای بنت بابل تو خود خراب ہونیکے لائق ہے مبارک بندہ وہ جو تیری سلوک کا جو تونے ہم سے کیا تجہہ سے انتقام لیوے مبارک وہ جو تیری لڑکونکو پکڑ پکڑ کے پتہرون پر کچلے انتہی - اور ایسا ہی کتاب یشعیا کی باب ۱۳ اور باب ۲ و باب ۱۴ - اور یرمیا کے باب ۵۱ مین حال تباہی بابل کا مذکور ہے کہ اوسمین الو بولینگے اور درندی اور وحشی رہینگے پس مولوی رحمت اللہ صاحب نے دلایل قطعیہ سے ثابت کر دیا تہا کہ یہہ ایسی تباہی بابل کی امیر المومنین حضرت عمرؓ کے ہاتہہ سے ہوئی کیونکہ مشاہدات یوحنا کے باب ۱۸ ورس ۱۸ اسی ثابت ہوتا ہی کہ وہ تباہی زمانہ یوحنا تک نہین ہوئی بلکہ ہونیوالی ہی لہذا مصداق اس بشارت کی آنحضرتؐ ہین - پانی پتی فرماتے ہین

قولہ - بابل کی تباہی جسکے ہاتہہ سی ہونی تہی خدانے اوسکا نام پہلے ہی سی بتلا دیا تہا چنانچہ یسعیا کی باب ۱۳ آیت ۱۷ مین ہی دیکہو مین مادیونکو اونپر چڑہا دونگا الخ - پہر اوسی کتاب کے باب ۲۱ ورس ۲ سی ۱۰ تک ہی - ای مادی محاصرہ کر دیکہہ یہہ سوار دو قطار دو دو آتے ہین - پہر یرمیا کی باب ۵۱ - آیت ۱۱ مین ہی - تیرونکو صیقل کرو سپرون لگاؤ خداوند نی مادیونکی دلونکو بڑہایا ہے الخ - پہر دانیال کے باب ۵ - آیت ۳۱ مین ہی - اور دارا ماہی باسٹہہ برس کا ہوکر مملکت کو تصرف مین لایا - **اقول** - یہہ کیسا دہوکہ اور فریب ہی کہ نام بتا دیا بہلا صاحب نام کہان بتایا ہی تحقیق حق اسی کا نام ہی اور یہہ جو یسعیا کی باب ۱۳ ورس ۱۷ مین آیا ہے کہ مین مادیونکو اونپر چڑہاؤنگا اسمین نام تباہی کرنے والے بابل کا کب نکلتا ہے البتہ اتنا ضرور ہی کہ مادی جو ایک قسم کے فارس کی قوم ہے

بابل پر چڑہائی کریگی - سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ضرور آگے کئی دفعہ بابل برباد اور آباد ہوچکی ہے - تواریخون مین لکہا ہی کہ ابتداء مین بابل کی بنائی قیبال بن انوش بن شیث بن آدم ؑ نے کی ہی بعدازان طہمورث نی از سر نو اوسکو تعمیر کیا پہر ضحاک نی اوسکو اپنا دار الملک قرار دیکر ایک قلعہ موسوم بہ گنگ دژ اوسمین بنایا پہر وہ شہر خراب ہوگیا بعدازان اوسکو سکندر نی پہر آباد کیا شاید یشعیاہ وغیرہ نی اوسکی محاصرہ اور چڑہائی کی خبر مادیون کی حق مین دی ہوگی مگر اس تباہی کی خبر جو اب حضرت عمرؓ کے ہاتہ سی ہوگی ہی مادیونکی حق مین کئی وجہہ سی صادق نہین آسکتی - اول یہہ کہ جتنے حوالہ آپنے اپنے مطلب کی تائید مین پیش کئی ہین اونسی یہہ ہرگز نہین ثابت ہوتا کہ بابل کی تباہی مادیونکی ہاتہ سی ہوگی بلکہ اونکا مطلب تو فقط اتنا ہی ہی کہ مادیونکو اوپر چڑہاونگا اور وہ اوس مملکت کو تصرف مین لاوینگے - پس کجا یہہ کجا آپکا مدعا - دوم - مادی لوگ کچہہ خدا کی برگزیدہ بندون اور مبارک لوگون مین سی نہین حالانکہ یشعیاہ باب ۱۳ اورس ۳ مین فرماتی ہین کہ من مردمان برگزیدہ خود را حکم کردہ ام آنانکہ قہر من را نافذ کردن میتوانند و از جلال من خوشنودند طلبیدہ ام - دیکہو یہہ آیت صاف باواز بلند پکارتی ہی کہ بابل کے تباہ کرنے والے خدا کے اچہے اور برگزیدہ اور مقبول بندے ہونگے - پس حضرت عمر خطاب سی بڑہ کر برگزیدہ اور مبارک مین بابل کے تباہ کرنیوالونمین سی کون شخص ہے - سوم یہہ کہ بہ تسلیم تمہارے قول کے نبیون کی خبر کی تکذیب لازم آتی ہی کیونکہ اس تباہی کی خبر یشعیاہ نبی نے باب ۱۳ ورس ۲۰ مین اسطرح دی ہی وہ ابد تک آباد نہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمین نہ بسیگا - پہر یرمیاہ باب ۵۰ مین ہی ۳۹ - اور وہ ابد تک آباد نہوگی پشت در پشت کوئی اوسمین سکونت نہ کریگا - ۴۰ کوئی آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا - حالانکہ اسطرح کی تباہی خارسون سے ہرگز ظہور مین نہین آئی کیونکہ فارسیون کی فتحیابی کے روز سی حواریون کے عہد تک بابل برابر آباد رہا اور فارسیونکی اوسمین دار الحکومت رہی بلکہ بابل کے مقابلہ مین اور شہر

بہ نسبت خزانہ اور مال کے بالکل بیقدر تہے چنانچہ یہہ بات مشاہدات یوحنا کی ١٨ باب ٣ سی
١٦ تک بخوبی مشرح ہے - پہر حواریونکی عہد سی لیکر آنحضرت صلعم کی عہد تک برابر فارسیون
کے قبضہ مین تہا چنانچہ نوشیروان بادشاہ اوسی مین رہتا تہا - چہارم یہہ کہ بادشاہون
کے لشکرونمین قسم قسم کی قوم کی آدمی ہوا کرتے ہین پس فارسی بہی منجملہ لشکر حضرت عمرؓ
سی تہے ورنہ لازم آتا ہے کہ بابل اراراطمنی اور اسکناز کے بادشاہون سی بہی تباہ ہو
چنانچہ کتاب یرمیا کی باب ٥١ ورس ٢٧ مین ہے - قومونکو اسکی مخالفت کے لئے مستعد کرو
اراراطمنی اور اسکناز کے مملکتونکو اسکی مخالفت کی لئے بلاؤ (الی قولہ) قومونکو مادیون کے
بادشاہونکو اور اوسکی سپہ سالارونکو (الی ان قال) مستعد کرو انتہے - پس تخصیص فارسیون
کی جاتی رہی - الغرض مختلف قومونکی لشکر سے خداوند تعالی بابل کی تباہی ہونی
فرماتے ہین سو حضرت عمرؓ کے لشکر مین مختلف قوم کی لوگ بہرتی تہے - اور یسعیاکی ٢١
باب آیت ٢ سی ١٠ تک مین یہہ عبارت کہین نہین (ای مادی محاصرہ کر دیکہہ) یہان
پچہلی یاد آگئی کچہہ خدا کا خوف نہ کیا اور عبارت (سوار مرد فارس دو دو آتے ہین)
مین لفظ (فارس) غلط ہی کسی کج اندیش نے ١٨٤٣ع کی طبع کے وقت ملا دیا بعد اوسکی
جو نسخہ ١٨٦٩ع مین بہت صحت اور تحقیق کی ساتہہ چہپا ہی اوسمین مطلقاً نہین اور اگر
ہو تو ہماری واسطی کب مضر ہی چنانچہ معلوم ہو چکا - اور یرمیا کے ٥١ باب کے حوالہ مین آپنے
تقلید اسلاف کی کہ لفظ (مادیون) کے آگے سی (بادشاہونکا) لفظ اڑا دیا - پہر بہی کنارہ
مطلب کو نہ پہونچے - اور دانیال کے ٥ باب مین اوس خواب کا ذکر ہی جو بادشاہ نے دیکہا
اور اوسکی تعبیر دانیال نے یہہ بتائی ہتی کہ تیری سلطنت مادیونکو دیجائیگی چنانچہ اوس
بادشاہ کی بعد دارا مادی بادشاہ ہوا سو یہہ ذکر ہی جدا ہی اسکا اور اوسکا کیا علاقہ ہے
سچ ہے ایسی ہی دینداری کی باتون سے آپنے یہہ دقر حاصل کیا ہے - **قولہ** اور یہہ جو
یوحنا رسول نے خبر دی یہہ اوس بابل کی نہین بلکہ اٹلی کے روم شہر کا نام بابل کہا گیا ہے

دلیل اسکی کئی ایک مین از انجملہ یہہ ہی کہ وہ بابل تو خراب ہو چکا ویران پڑا ہی اور
اوسکی بیچون بیچ دریا جاری تہا اسلئے غار و گڑہے بہی ہو گئی اور گیدڑ بہی بولنے لگے
ضرور یوحنا کسی اور شہر کی خبر دیتا ہے۔ **اقول** بہلا صاحب روم کا نام بابل کسنے
رکہا ہی اور کس تاریخ مین ہی یا یون ہی آپکا اپنے دل کو تسلی دینا ہی اور دلیل جو آپنے
بیان کی ہی وہ آپکے دعوی سے کچہہ بہی تعلق نہین رکہتی کیونکہ پہلے تو یہہ ثابت کرنا
چاہئے کہ زمانہ یوحنا سے پہلے شہر بابل جسطرح کی اوسکی تباہی بائبل مین بیان ہوئی ہے
خراب ہو چکا تہا پہر آپکا یہہ کہنا کہ ضرور یوحنا کسی اور کی خبر دیتا ہے صحیح ہوگا جب یہہ
نہین تو وہ بہی نہین۔ حالانکہ یوحنا ضرور اوسی بابل کی خبر دیتا ہی کیونکہ اول داؤد نے
قریب ایکہزار برس کے بیشتر ولادت مسیح سے ویرانی بابل کی خبر دی۔ بعد اوسکی اشعیا نے قریب
آٹہہ سو برس کی مسیح سے پیشتر اوسکی خبر دی اسیطرح یرمیا نے قریب ۶۰۰ برس کے مسیح سے آگے
خبر دی کہ بابل بالکل نیست و نابود ہو جائیگی بعد ازان کبہی آباد نہو گی۔ چنانچہ یہہ خبر
سلسلہ وار مسیح تک چلی آئی اور ۹۵ برس بعد ولادت مسیح کی یوحنا نے اون سب کی تصدیق
کی اور جیسے کہ انبیاء سابقین نے اوسکی بربادی کی خبر دی تہی ویسے ہی اسنے بہی خبر دی ذرا
بہی تفاوت نہ کیا چنانچہ بعد اوسکی خبر کے قریب پانچسو برس کے بابل ویران ہوا پس
جائی انصاف ہی کہ کسطرح آپ کہتے ہو کہ وہ بابل قدیمی یہان مراد نہین۔ ہان اگر یوحنا
کی خبر اور اگلے انبیاء کی بیان مین کچہہ فرق ہوتا تو البتہ خیالی نتیجہ تمہاری کی کچہہ گنجایش
بہی ہو سکتی ہتی مگر اب تو آپکا سراسر تعصب ہی۔ **قولہ** ۔ دوسری یہہ کہ مکاشفات کی باب ۱۳
سے ۱۸ باب تک پڑہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ شہر سات پہاڑون پر واقع ہی اور وہ بہی
جو عورت ہی جسکے باعث بابل کی تباہی ہوئی اوسکی ماتہے پر لکہا ہے راز بابل کے بزرگ
کسبیون اور زمین کی مکروہات کی ماں پہر لکہا ہی کہ وہ عورت مسیح کی شہدا کی خون سے مست
ہو رہی ہی اگر قدیمی بابل مراد لین تو بتلاؤ کہ وہ عورت عیسیٰ کے شہیدون کی خون سے

کیونکر متوالی ہے یہہ سب تو اوسکی تباہی کے پیچھے پیدا ہوئی - اقول - اس دلیل کے گہڑنے
مین آپنی ناحق تکلیف اوٹہائی کیونکہ ہم کب کہتے ہین کہ بابل سات پہاڑون پر واقع
ہنین ضرور بابل سات پہاڑون پر بستا ہی چنانچہ زبدۃ الاخبار مین لکہا ہی کہ سبعہ ایز
مین سی ایک بابل ہی اور فہرست ان شہرونکی اسطرح پر ہے - قادسیہ - رومیہ - جبیرہ
بابل - صوان - جوخن - نہروال - چنانچہ یہہ ساتون اب بالکل ویران ہین - اور عورت
بہی مراد اسجگہہ خود شہر بابل ہے (جو پیغمبرون اور مقدس لوگون اور مسیح کی شہیدون کے
خون سے متوالا ہورہا ہے) نہ حقیقی عورت چنانچہ خود یوحنا نی اسکی مکاشفات کے ۱۷ باب
آیت ۱۸ مین تشریح کردی ہی کہ عورت سی مراد بابل ہے جو بسبب بزرگی کے دیگر شہرون پر
بادشاہت کرتی ہی - پس بموجب بیان مذکورہ بالا مولویصاحب کا آنحضرت کو مصداق آ
خبر کا قرار دینا نہایت صحیح اور بانی پتی کی خوابی باتین پیش کرنا سراسر غلط اور وہیات
ہین فہو المطلوب - **گیارہوین بشارت** - یسعیا کا ۴۲ باب آیت ۹ سی ۱۷
تک - پیش خبریان دیکہو وی برآئین اور مین نئی نئی باتین بتلاتا ہون اسکی پیشتر کہ
واقع ہون مین تم سی بیان کرتا ہون - ۱۰ - خداوند کے لئی نیا سرود گاؤ تم جو سمندر پر
گذرتی ہو اور تم جو اسمین آباد ہو ای جزیرو اور اونکی باشندو تم زمین پر سرتاسر اسکی
ستایش کرو - ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان کیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین
سنگلاخ کے بسنی والے سرود گائین پہاڑون کی چوٹیون پر سی للکارین - ۱۲ وی خدا کا
کا جلال ظاہر کرین اور جزیرون مین اوسکی ثناخوانی کرین - ۱۳ خداوند ایک بہادر کی
مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان نعرہ مریگا وہ اپنی
دشمنو پر اپنی تئین قوی دکہلائیگا - ۱۴ قدیم سی مین خاموش رہا ہون اور سستا یا اور آپکو
روک گیا پر اب مین اوس عورت کی طرح جو دردزہ مین ہو چلاونگا اور ہانپونگا اور زور زور
ٹہنڈی سانسین بہی لونگا - ۱۵ مین پہاڑون اور ٹیلونکو ویران کر ڈالونگا اور اونکی

سبزہ زارونکو خشک کرونگا اور اونکی نہرین خشک زمین بناونگا اور تالابون کو سُکا
دونگا -۱۶- اور اندہونکو اوس راہ سی جسی وی نہین جانتی لیجاونگا مین اُنہین اس رستے
پر جسسے وی آگاہ نہین رہنمائی کرونگا اور اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور ٹیڑہے کو سیدہا کرونگا
مین یہہ باتین پوری کرونگا اور انہین نہ چہوڑونگا ۱۷- تب وی پیچہے اوہٹینگے اور نہایت
پشیمان ہونگی جو کہودی ہوئی مورتونکا بہروسہ کہتے ہین اور ڈہلے ہوئے بتونکو کہتے ہین
تم ہمارے الہ ہو انتہی - مولویصاحب کا دعوی ہی کہ ورس ۹ سی صاف ظاہر ہی کہ اشعیا
خبر تازہ آیندہ کی پیشگوئی بیان کرتے ہین اور آگے جتنی صفتین مذکور ہوئین اون سب
کا مصداق آنحضرت ؐ کو بخوبی ثابت کردیا شایق ازالۃ الاوہام کو دیکہہ لے - پانی پتی
کہتے ہین - **قولہ** مولویصاحب نے پہلی آٹہہ آیتونکو جو عیسیٰ کے حق مین ہین چہوڑدیا
اور آیت ۹ سی جو عام لفظ ہین بیان کیا - **اقول** یہہ آپکا تعصب اور سراسر دہوکہ ہے
مولویصاحب نے ازالۃ الاوہام کی تیسری باب کے فصل دوم مین بخوبی ثابت کردیا ہے کہ وہ
آیتین مسیح پر کسطرح صادق نہین آسکتین کیونکہ اونمین کوئی ایسا لفظ معلوم نہین
ہوتا جو مسیح پر صادق آسکے چنانچہ اسیواسطے آپ نی اون آیات کو اسجگہہ نہین لکہا صرف
حوالہ ہی دیدیا بخیال اسکے کہ مبادا کوئی دیکہکر مجہپر ہنسے - **قولہ** واضح ہی کہ اس باب
مین اول مسیح کی خبر اور اوسکی حلیمی اور وفاداری کا ذکر ہی بعد ازان یسعیا عام لوگونکو
نصیحت کرتا ہی خواہ کہین کے ہون کہ خوشی کرین کیونکہ مسیح اور اوسکی انجیل کا فضل سبکے
واسطے عام ہوگا پہر آخر باب مین کہتا ہی کہ جو لوگ مسیح پر ایمان نہ لاوینگے وہ ملامت کے
لایق مین انتہی ملخصًا - **اقول** ابتداء باب مین مسیح کا ذکر ہرگز نہین بالکل آپنے غلط
کہا ہی چنانچہ بارہوین بشارت مین آتا ہی اور آگے تمام باب کو جو آپ بحق مسیح فرماتے
ہین بالکل واہیات اور لغو ہی کیونکہ مسیح مین بہادری - اور دشمنو پر قوی ہونا - اور
جنگی مرد ہونا کہان پایا جاتا تہا باقی اوصاف تو بجائی خود رہین اور مسیح اور انجیل کا ذکر

آپ نے ناحق لکھدیا حالانکہ اوسمین ذکر بہی نہین اور اخیر باب کی نسبت بہی بالکل دہوکہ اور فریب اور جہوٹہ کی راہ سے لکھا ہے وہان یہہ نہین لکھا - اور یہہ دعوی آپکا کہ مسیح اور انجیل کا فضل سب جہان کے واسطے ہے بالکل غلط اور سراسر سفسطہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ بباعث ناواقفیت انجیل کے یہہ دعوی کرتے ہین ورنہ کبہی اس امر کا خیال نہ کرتے کیونکہ انجیل متی باب ۱۵ ورس ۲۴ مین خود حضرت مسیح کا یہہ قول ہے - مین اسرائیل کے گہر کے کہوئی ہوئی بہیڑون کی سوا اور کسی پاس نہین بہیجا گیا - پہر متی ۱۰ باب آیت ۵ مین ہے - اون بارہون کو یسوع نے فرما کے بہیجا کہ غیر قومون کیطرف نہ جانا اور سامریون کی کسی شہر مین داخل نہونا بلکہ پہلے اسرائیل کے گہر کے کہوئی ہوئی بہیڑون کی پاس جاؤ - پہر متی باب ۱۹ ورس ۲۸ مین ہے جب نئی خلقت مین ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹہیگا تم بہی بارہ تختون پر بیٹہوگے اور اسرائیل کے بارہ گروہون کی عدالت کروگے - پہر متی ۲۷ باب ورس ۱۱ مین ہے - پہر یسوع حاکم کے روبرو کہڑا تہا اور حاکم نے اوسنے پوچہا کیا تو یہودیون کا بادشاہ ہے یسوع نے اوسے کہا ہان تو ٹہیک کہتا ہے - پہر عبرانیون کے خط باب ۸ ورس ۸ مین ہے - خداوند فرماتا ہے وے دن آتے ہین کہ مین اسرائیل کے گہرانے اور یہودا کے خاندان کے لئے ایک نیا عہد باندہونگا پہر اسی باب کے آیت ۱۰ مین ہے - کیونکہ یہہ وہ عہد ہے جو مین اسرائیل کے گہرانے کے ساتہہ اون دنون کے بعد باندہونگا الخ - پس ان اقوال مذکورہ سے اظہر من الشمس ہے کہ بعثت جناب مسیح کی صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص اور محصور ہے - **قولہ** - اور لفظ کیدار جو مولوی صاحب اخذ کرتے ہین اوسکے معنی یہہ ہین کہ باوجودیکہ کیدار غیر قوم اور نجات سے دور ہے تاہم وہ بہی خوشی کرے نہ کہ کیدار کے گہر مین نبی پیدا ہوگا ورنہ ہر جگہہ نبی ہونا چاہئے کیونکہ سب کو خوشخبری دیجاتی ہے - **اقول** - یہہ معنی آپکے بالکل بے معنے ہین اوس باب مین نہ تو غیر قوم کا لفظ اونکی نسبت آیا ہے اور نہ نجات سے دور ہونیکا اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ ہر جگہہ نبی پیدا ہونا چاہئے - مین کہتا ہون کہ وہان سوا کیدار کے کسی اور قوم کا

نام ہی علی التخصیص آیا ہی ہرگز نہین - اور جزیرون اور سمندرون کی لوگونکی طرف نبوت
عامہ کا خطاب ہوا اور اونکو دین محمدی کے جو سب کیطرف یکسان ہی خوشی کرنیکا حکم ہوتا ہی

بارہوین بشارت - کتاب یسعیا باب ۵۲ ورس ۱۳ - دیکھو میرا بندہ دانائی سی کام کریگا
ہوگا وہ بالا اور ستودہ اور نہایت بلند ہوگا - ۱۴ جسطرح بہتیری تجہے دیکہہ کے دنگ ہوگئے
اوسکا چہرہ ہر ایک بشر سی زاید اور اوسکی ہیکل بنی آدم سی زاید بگڑ گئی - ۱۵ - اسیطرح وہ بہت سے
قومونپر چہڑکیگا اور بادشاہ اوسکی آگے اپنا منہہ بند کرینگے کیونکہ وی کچہہ دیکہینگے جو کہا نہ گیا
تہا اور جو کچہہ اونہون نی نہ سنا تہا اوسی دریافت کرینگے انتہی - مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب کا
دعوی ہی کہ یہہ بشارت آنحضرت کی حق مین ہی کیونکہ اوصاف مذکورہ (مثلاً دانا ہونا اور
ستودہ ہونا - اور بادشاہونکا اونکے سامنی منہہ بند کرنا وغیرہ) ذات جامع الکمالات آنحضرت
ہی مین پائی جاتی ہین چنانچہ دانائی تو اونکی مخالفین کی نزدیک بہی مسلم ہی - اور لفظ
ستودہ خود لفظ محمد کا ترجمہ ہی چنانچہ نصاب الصبیان مین ہی ؎ محمد ستودہ متین استوار
اور بادشاہونکا اونکے سامنی منہہ بند کرنا یعنے خوف اور عاجزی مین رہنا بہی اظہر من الشمس
ہے - اور مسیح کی حق مین اس خبر کا ہونا بالکل محال ہے کیونکہ بادشاہ اونسی نہین ڈرتے تہے
بلکہ ہمیشہ درپی تکلیف آپکے رہے یہانتک کہ جان آپکی ضائع کردی اور چہٹی صدی تک کوئی
بادشاہ ذی شان معتقد نہوا - اور یہہ بہی ظاہر ہی کہ مسیح بالکل ستودہ نہین ہوا بلکہ بحسب
زعم تمہاری بندون کی نجات کی لئی ملعون ہوکر تین دن دوزخ مین رہا چنانچہ پولوس مقدس
نامہ گلیتیان کی باب ۳ ورس ۱۳ مین لکہتے ہین - مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے
چہڑایا کہ وہ ہماری بدلی لعنتی ہوا الخ - قطع نظر اسکے اسی باب کی آیت اول مین بطور وعدہ
بہ نسبت اورشلیم کی خدا تعالی کیطرف سی یہہ حکم ہے - اے یروشلم مقدس شہر اپنا سجیلہ لباس اوڑہ لے
کیونکہ آگی کوئی نامختون یا ناپاک تجہہ مین کبہی داخل نہوگا الخ - پس صاف ظاہر ہی کہ عہد اور
نبی موعود سی نامختون اور ناپاک کا داخل ہونا اورشلیم مین ممتنع ہوگا اور بحسب ظاہر اور معنی لغوی

عیسائی بہی نامختونون مین داخل ہین اور صفائی اور پاکی کی کچہہ بو بہی انمین نہین پائی جاتی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عرصہ تیرہ سو برس سے یروشلم سے عیسائی نکالے گئے اور اہل اسلام اوسمین آباد ہین چنانچہ مفصل اسکا بیان بشارت نہم مین گذرا۔

پانچنی اور اوصاف جنکی تشریح مولویصاحب نے کی ہتی اونکو تو بالکل چہوڑ دیا صرف بندہ کا لفظ پکڑ کے فرماتے ہین کہ یہہ مسیح کے حق مین ہے اور اوسکی تائید مین یشعیا کا ۴۲ باب آیت اول بیان کرتی ہین حالانکہ اوسی باب کی دوسری آیت مین ہے۔ کہ وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازارون مین نہ سناویگا الخ اور مسیح نے تو وقت صلیب کے کیسے زور و شور سے چلا کر جان دی اور ہماری عمر شہر کی بازارون مین منادی کرتے صرف کی چنانچہ ابتک پادری وغیرہ عیسائی باتباع سنت مسیح بازارون اور کوچون اور سر راہون مین چلاتے پہرتے ہین کہ جسکی کچہہ حد نہین۔ پہر چوتہی آیت مین ہے۔ وہ جبتک زمین پر عدالت نکرلے نہ گہٹیگا اور جزیرے اوسکی شریعت کی راہ تکینگے۔ نسخہ فارسیہ ۱۸۳۹ء عاجز و دل شکستہ نخواہد شد تاوقتیکہ عدل را بر زمین قایم نماید و جزائر منتظر شریعت او خواہند گردید۔ دیکہو اس آیت مین کسطرح صاف بتلایا گیا ہے کہ وہ شخص موعود جبتک زمین پر عدالت و حکومت نکرلیگا تب تک عاجز و درماندہ نہوگا حالانکہ برخلاف اسکے مسیح بڑی تکلیف سے مصلوب ہوئے۔ اور شریعت کا یہہ حال ہے کہ صرف ایک سو بیس ہی آدمی مسیحی ہوئے تہے کہ آپ عالم جاودانی کو تشریف کولے گئے اور چہہ سو برس تک اس مذہب کا حال کچہہ ایسا ہی رہا۔ پہر چہٹی آیت مین ہے۔ مینے جو یہواہون تجکو راستبازی سے بلایا ہے تیرا ہاتہہ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا۔ حالانکہ خدا نے مسیح کی بالکل حفاظت نہ کی بلکہ بخلاف اسکے دشمنون کے حوالہ کردیا۔ حضرت سلامت یہہ آیات بہی ہماری ہی آنحضرتؐ کی بشارت مین جنکے حق مین آیا ہے۔ واللہ یعصمک من الناس۔ آپ ناحق مسیح پر جاتے ہین شاید آپکو پہلے آیت اس باب کے جسمین لکہا ہے کہ (مینے اوسپر اپنی روح رکہی) دہوکہ مین ڈالا ہے۔ مگر آپ

یہہ نہین سمجہتے کہ اہل اسلام کی نزدیک ہر ایک پیغمبر بلکہ ہر ایک انسان پر خدا کی روح ہی کچہہ مسیح کی تخصیص نہین ہے ٭ آپ فخر سے کہتے ہین کہ مولویصاحب بہی جانتے ہین کہ مسیح پر خدا کی روح رکہی گئی تہی - پہر پادری صاحب یشعیاہ کے ۴۳ باب کی آیت ۱۰ جسمین لفظ بندہ علی العموم آیا ہے اور ۴۹ باب کی آیت ۳ جسمین بندہ کا لفظ بحق یعقوب آیا ہے اور اسی باب کی آیت ۶ جسمین لفظ بندہ بحق یشعیاہ ہے بیان کرتے ہین - سوان سبسے اونکا کچہہ مطلب حاصل نہین ہوتا اوّلاً تو ہم صدہا بار پکار پکار کے کہہ چکے اور ثابت بہی کر چکے ہین کہ توریت سے کوئی صریح بشارت مسیح کی ثابت نہین ہوتی پہر ہم مقام مذکورہ مین جو بندہ کا لفظ آیا ہی اوسکو مسیح کے حق مین کیونکر مان لین - دوسرا یہہ عبد ہونا مسیح کا سراسر خلاف اصول عیسائیون کے ہی بڑی حیرانگی کی بات ہی کہ کبہی تو عیسائی لوگ یوسف نجار کے بیٹے کو بندہ بنا دیتے ہین اور کبہی عبودیت سے خارج کرکے الوہیت کا خلعت پہنا دیتے ہین - پہر یسعیاہ کے ۵۳ باب کا حوالہ دیتے ہین سو اسکا حال مفصل بشارات مسیح مین جنکو عیسائی لوگ خواہ مخواہ آپکے ذمہ جڑتے ہین بیان ہو چکا تکرار کی ضرورت نہین - علاوہ اسکے باقی اوصاف کے ثبوت کی وقت آپکو مشکل پڑیگی اور مسیح کبہی اور کو مقرر کرنا پڑیگا - غرض اس بشارت مین بہی پادری جی کی کوئی تاویل پیش نہ گئی مولویصاحب کا دعوی صحیح رہا وہو المطلوب ٭

تیرہوین بشارت - یشعیاہ کا ۵۴ باب (۱) ترنم کر ای بانجہہ جو نہین جنتی تہی سرود گا اور اپنی آواز بلند کر جو حاملہ نہوتی تہی کیونکہ خداوند فرماتا ہی کہ بی خصم کی اولاد خصم والی کی اولاد سی زیادہ ہے - اخیر باب تک مولویصاحب فرماتے ہین کہ بانجہہ سے مراد مکہ شریفہ ہی جسمین سے کبہی کوئی نبی حضرت اسمعیل کے بعد مبعوث نہین ہوا اور نہ کوئی کتاب نازل ہوئی اور بی خصم والی عورت سی مراد ہاجرہ ہی جو سارہ کی کنیزک نہین اور سارہ نی اونکو نکالدیا تہا اور خصم والی عورت سی مراد سارہ ہی - پس خداتعالے

مکہ شریفہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہین کہ خوشی کر اور سرود گا کیونکہ مین بی خصم والی
عورت یعنے (ہاجرہ) کی اولاد خصم والی عورت یعنے (سارہ) کی اولاد سی زیادہ کرونگا
اور اوسکے باعث تجہی بہت بڑا شرف حاصل ہوگا - لہذا یہہ بشارت آنحضرتؐ پر صادق
آتی ہی کیونکہ مکہ شریفہ مین وہی نبی ہوئی اور اولاد بہی ہاجرہ سی تہے اور اونکی باعث
مکہ شریفہ کو جو شرف حاصل ہوا وہ بہی نہایت واضح ہے - پادری بہی فرماتے ہین

قولہ - مولویصاحب کا دعوی کہ زن عقیمہ سی مراد مکہ ہی محض بیدلیل ہے یہہ
تو غیر قومونکی کلیسیا کی طرف اشارہ ہی اور مطلقہ سی جو مراد ہاجرہ لیتی ہین یہہ بہی
غلط ہی اسلئے کہ مطلقہ مشبہ بہ واقع ہوا ہی اوس عقیمہ کا اور عقیمہ سی مراد غیر قومونکی
کلیسیا ہی مولویصاحب نے اس عبارت پر بہی خیال نہ فرمایا کہ اوس عقیمہ سی کہا جاتا ہی
کہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے یعنے مسیح جو کلیسیا کا شوہر کتب مقدسہ مین کہلاتا ہی - **اقول**
مولویصاحب نے تو دلیل بتادی تہی کہ چونکہ آجتک بعد زمانہ حضرت اسمعیل کوئی پیغمبر
اوسمین مبعوث نہین ہوا لہذا عقیمہ سی مراد مکہ ہی - اب آپکا غیر قومونکی کلیسیا کو عقیمہ
قرار دینا بیشک بادلیل ہے - بہلا صاحب آپکو شرم نہین آتی کہ مین کیا واہیات
باتین لکہتے ہون مولویصاحب کی دلیل کا تو آپنی کوئی جواب نہین دیا وہ تو برقرار
رہی آپ اپنی دعوی کی تردید سنئے - حضرت سلامت عقیمہ سی مراد کلیسیا کسی صورت سے
نہین ہوسکتی کیونکہ اسی باب کے ورس ۱۱ مین آیا ہی - کہ مین تیری پتہرونکو سرمہ مین
لگاؤنگا اور نیلم کی پتہر سی تیری تعمیر کرونگا - ۱۲ مین تیری کنگری سنگ یشم سی اور تیرے
دروازی لعل سی اور تیری ساری احاطہ گران بہا پتہرون سی بناؤنگا الخ - بہلا صاحب
اگر عقیمہ سی کلیسیا مراد رکہی جاوی اور پہر کلیسیا کے معنی جماعت دینداروں کی لئے
جاوین تو بتائیی کہ جماعت آدمیونکو پتہرون یشم اور نیلم سی تعمیر کرنا کیا معنی رکہتا ہی
اور اونکی دروازونکو لعل سے اور احاطہ کو گران بہا پتہرون سی بنانا کیا مطلب -

اور اگر کلیسیا سے غیر قومون کے گرجے مراد رکھی جاوین تو بتائیے کہ کس کس قوم کی گرجے
کی ایسی تعمیر ہوئی غرض کوئی صورت نہین جس سے عقیمہ کے معنے کلیسیا کئے جائین - اور مولانا
مولوی رحمت اللہ صاحب نے اس صفت کی تصدیق مکہ شریف کی نسبت تفصیل سے کردی کہ
پہلے پہل حضرت عبد اللہ بن زبیر نے ورس سے جو یمن مین ایک قسم کا خوشبو پہول ہوتا
ہے گچ سے ملا کر کعبہ شریف کی تعمیر کی اور بعد عمارت کی جو ۶۴ھ ہجری مین ختم ہوئی اندر
اور باہر سے تمام مشک و عنبر سے اوسکو کہگل کیا اور قیمتی دیبا سے اوسکی پوشش بنائے
پہر ۷۴ھ ہجری مین حجاج بن یوسف نے قدری تغیر سے بہ نسبت اول اوسکو تعمیر کیا اور
زینت مین پہلے سے دوچند کر دیا - پہر ۱۰۳۹ھ مین سلطان مراد والی روم نے نہایت
تکلف سے اوسکو بنایا جو ابتک وہی ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ مسیح اپنی کلیسیا کی شوہر
تو ہتے ہی مگر غیر قومونکی کلیسیا بہی انہین کے ماتحت ہین اور اہیر تعجب یہہ کہ اور جتنی باتین
عورت کیواسطے ہوتی ہین اس کلیسیا مین پائی جاتی ہین الّا ایک جسکے نام لینے سے پادری
بہی ہمکو گالی دینگے اور برا بہلا کہینگے خیر دانا اوسکا نام جانتے ہین بلکہ پادری خود بہی
اسمین ماہر ہین - اور قول آپکا مولویصاحب نے اس عبارت پر بہی الخ - صاحب کلی ہو تیر
کہان ہے کیونکہ پہلے تو آپ مسیح کی خدائی ثابت کرین پہر آپ کلیسیا کو اوسکے نکاح مین
دیوین اور پہر وہان یہہ بہی ہے کہ خداوند تیرا رب الافواج ہے مسیح بیچارہ کی پاس اگر فوج
ہوتی تو کیون یہودیون کی ہاتہہ سے مارے جاتے - اس عبارت مین شوہر بمعنے مالک ہے -
اور یہہ جو آپ نے فرمایا کہ مطلقہ عقیمہ کا مشبہ بہ واقع ہوا ہے یہہ کونسے درس مین ہے ہمکو
بہی بتائیے حالانکہ اوسمین تو یون ہے (کیونکہ بیخصم کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے)
پس یہان تو مشبہ بہ کوئی نہین آپ ناحق تکلیف مین پڑتے ہین - غرض مولوی صاحب
کا دعوی بہت صحیح اور پادری جی کی واہیات تقریر سراسر لغو اور پوچ ہے فہو المطلوب -
چودہوین بشارت - یسعیاہ نبی کا ۶۰ باب تمام - ہم بنظر اختصار اس باب میں سے

تہوڑا سا نقل کرتے ہین کوئی شخص نہ لکہنے ساری باب سے دہوکہ مین نہ آجاوے بلکہ کتاب سے خود پڑہ کر دیکہہ لے۔ (۱) اُٹہہ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کی جلال نے تجہہ پر طلوع کیا ہے (۲) کہ دیکہہ تاریکی زمین پر چہائیگی اور تیرگی قومونپر لیکن خداوند تجہہ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجہہ پر جلوہ گر (۳) اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہ تیری طلوع کی تجلی مین چلینگے الخ۔ (۶) اونٹنیان کی قطارین اور مدیان اور عیفہ کی سانڈنیان تیرے پاس جمع ہونگی وے سبا سے آوینگے سونا اور لُبان لاوینگے اور خداوند کی تعریفونکی بشارتین سناوینگے (۷) قیدار کی ساری گلے تیرے پاس جمع ہونگی نبایوت کے مینڈہے تیری خدمت مین حاضر ہونگے وے قبولیت کے واسطے میرے مذبح پر چڑہینگے اور مین اپنی شوکت کی گہر کو ستودگی بخشونگا (۹) یقیناً جزیرے میری منتظر ہونگے اور ترسیس کے جہازات اگاڑی چلینگے کہ تیرے بیٹونکو اونکے روپے اور سونے سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدوس کے نام کے لئے لاوین کیونکہ اوسنے تجہے ستودہ کیا ہے (۱۰) اور اجنبیون کی بیٹے تیری دیوارین اوٹہاوینگے اور انکے بادشاہ تیری خدمتگذاری کرینگے کیونکہ مین نے اپنے قہر سے تجہے مارا پر اپنی مہربانی سے مین تجہہ پر رحم کرونگا (۱۱) اور تیری دروازے نت کہلے رہینگے وے دن رات کبہی بند نہ ہووینگے تاکہ قومونکی فوجونکو تیری پاس لاوین اور انکی بادشاہونکو حشمت کے ساتہہ (۱۴) اور لوگونکے بیٹے بہی جنہون نے تجہہ پر ظلم کیا تیرے آگے سرنگون ہونگے اور وے سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیرے قدمبوسی کرینگے اور وے خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس کا صیہون تیرا نام رکہینگے (۱۸) آگے کو کبہی تیری سرزمین مین ستم کی صدا سنی نہ جائیگی تیری حدون مین خرابی اور بربادی نہوگی تو اپنی دیوارونکا نام نجات اور اپنے دروازونکا نام ستودگی رکہیگی انتہی ملخصاً۔ مولویصاحب کا دعوی ہے کہ یہ صفتین بالتمام مکہ شریف پر صادق آتی ہین مثلاً ایام حج مین لوگونکا ہر ملک سے در آنا بسبب خشکی اور جہاز کے راستہ زیارت کو جانا اور عبادت کا و اونٹنیان اور

مینڈہون وغیرہ کا ذبح کرنا - اور سونا اور چاندی لاکر فی سبیل اللہ خرچ کرنا - اور
دروازون اوسکی کا ہمیشہ کہلا رہنا - اور لوگونکا اوسکی گرداگرد بلند آوازی سے لبیک
لبیک پکارنا - اور اوسکی تعریف کرنا - اور اوسکی احاطہ مین باامن داخل ہونا چنانچہ
قران مین آیاہی وَمَن دَخَلَہ کَانَ آمِناً اور سورہ تین مین آیاہی وَہٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ -
اور حرم مکہ مین درختون کے کاٹنے کی اور جانورونکے مارنیکی ممانعت ہونا - اور صیہون
اوسکا نام ہونا - چنانچہ شاہ عبد الحق صاحب دہلوی نے چوتہے باب کی قسم اول
کتاب مدارج النبوت مین لکہاہی کہ صیہون نام مکہ کاہے - اور بادشاہونکا مشرف
باسلام ہوکر اوسکی تزئین کی واسطے لکہہا روپیہ خرچ کرنا چنانچہ زبیدہ ہرون رشید کی
بیوی نے لکہا روپیہ خرچ کرکے نہرین اور کنوئین اور حوض کہدواکر نیکنامی حاصل کی
وغیرہ ذلک لہذا مصداق اس خبر کے آنحضرتؐ ہین - پادری صاحب کی اور توکوئی
پیش نہ گئی ہمراہی قدیمی سمیت تہک گئے توبہی کہدیا - **قولہ** اس باب مین غیر
قومونکی مرید ہونیکی سبب کلیسیا کا جلال و شوکت بیان ہورہاہی ہم کوئی لفظ ایسا نہین
پاتے جو محمدؐ صاحب پر صادق آسکے - **اقول** - یارو غور کرنیکی بات ہی کہ اس متعصب کے
عقل و ہوش کہان جاتی رہی - بہلا صاحب کلیسیا دلہن مسیح کی سامنے مینڈہی کب ذبح
کئی جاتی ہین اور اوسکی دروازی کونسی ہین جو ہمیشہ کہلے رہتی ہین اور اوسکی سرحد اور
سرزمین کونسی ہی اور اوسکا نام صیہون کہان ہی ہم تو اس دیندار کی عقل پر نہایت
حیران ہین کہ جہان کوئی بن نہین پڑتی وہان کلیسیا صاحبہ کو پیش کردیتی ہین کچہہ
بہی حیا نہین کرتے اور سوچتی نہین کہ ہم باربار کیون اسی کو پیش کرین - غرض مدعی
کا دعوی نہایت صحیح اور پادری کی تقریر بالکل فضیح ہے وہو المطلوب +
پندرہوین بشارت - کتاب یشعیا باب ۶۵ - (۱) مینے اونکی سنی جنہون نے
مجہے نہ مانگا انہون نے مجہے پایا جنہون نے مجہے نہ ڈہونڈا مینے ایک گروہ کو جو میرے

نام سے نہین کہلاتی ہتی کہا مجہے دیکہہ مجہے دیکہہ - (۲) مین ایک سرکش گروہ کی لئے
ساری دن اپنے ہاتہہ پہیلائے ہے جو اپنی فکرون کی پیروی مین ایسے راہ چلتی ہی کہ اچہی
نہین انہتی - آگے اسکے ورس کی اخیر تک کا خلاصہ یہہ ہے - کہ جو قوم مجہے غصہ دلاتی ہے
اور اینٹون پر لبان جلاتی ہی اور قبرون مین بستی ہے اور سوٗر کا گوشت کہاتی ہی اور
نفرتی چیزونکا شوربا اونکی باسنون مین ہے وہ میری آگے ایسی ہے جیسا دہوان میری
ناک کی لئی اور جیسے آگ تمام دن جلا کرتی ہے انہتی - مولوی رحمت اللہ صاحب فرماتے
ہین کہ قوم اول سے مراد قوم عرب ہے کیونکہ یہہ قوم کبہی ذات خدا سے متفحص نہوی اور
طریقہ خدا سے ہمیشہ بیخبر رہی اور لات وعزی بتونکی پرستش مین ہمیشہ سرگرم رہی اسی
واسطی حق تعالی فرماتا ہے کہ جن لوگون نے (یعنے قوم عرب نے) مجہے نہ ڈہونڈا پایا اور بغیر
شریعت محمدیہ سے اونکو راہ راست پر لایا پچہلی صفتین یہود اور نصاری مین پائی
جاتی ہین علی الخصوص یہود مین کیونکہ وہ اکثر قتل انبیا پر عبادت کی واسطی جایا
کرتے تہے اور سور کا گوشت کہانیوالی قوم سے مراد نصاری ہی جو برغبت تمام بنظر اتباع
قول پولوس مقدس اوسکو نوش جان فرماتے ہین بلکہ پولوس مقدس کی جولانی تو
اسباب مین حد سے بڑہی ہوئی ہے کبہی تو فرماتے ہین کہ کوئی چیز از خود پاک نہین اور
کبہی اباحت عامہ کا فتوی سنا دیتے ہین اور کہتے ہین کہ پاکونکی لئے سب چیزین پاک
ہین اور یہود تو اوسکی مردار کو ہاتہہ بہی نہین لگاتے کہانا تو اور بات ہے - غرض
چونکہ پہلی قوم سے قوم عرب مراد ہے لہذا مصداق اس خبر کے آنحضرت ہین -
پانی پتی فرماتے ہین - **قولہ** - بہلا خیال تو کرو کس قرینہ سے قوم عرب مراد ہے صرف
اسلئے کہ بزور شمشیر مسلمان ہوئی - اسکا مطلب یہہ ہے کہ خدا نے جو نجات کا طریقہ یہودیون
مین پیدا کیا ہے اوس پر جسقدر غیر قوم ایمان لائی اسقدر بنی اسرائیل نہ لائی اور یہہ مضمون
کئی جگہہ بیان ہو چکا ہے چنانچہ رومیونکا خط ۹ باب آیت ۲۴ سے ۳۰ تک پہر ۱۰ باب آیت ۲۰

مین اور افسیون کی ۲ باب آیت ۱۲ اسی ۳۲ آتک - **اقول** - قرینیہ یہہ کہ وہ قوم عبادت
الہی سی بالکل ناواقف تہی اور اسمعاملہ مین انہون نی کبہی کوشش نہ کی تہی بلکہ بت
پرستی ہی مین لگے رہتے تہے - اور شمشیر کا جواب موقع پر آجاتا ہی گہبرائی نہین اور اوس
غیر قوم کا (جو عبادت الہی سی بالکل بیخبر تہی اور کبہی اسکی متفحص بہی نہین ہوئی تہی
اور یہہ دیونکی نجات کا راستہ اوسنی اختیار کر لیا تہا) نام لکہنا مناسب تہا ناحق اپنی
بانو جیتے دیکہکر عبارت کتاب کو بگاڑ دیا یہہ بات ہرگز نہین بلکہ جیسے قوم عرب عدم
دریافت احوال الہی مین نامزد تہی ویسی کوئی قوم نہ تہی ہر ایک قوم خالق اپنی کی پرستش
کرتی تہی - اور آپکے حوالجات کا یہہ جواب ہی کہ جبکہ یسعیاہ کی عبارت سی قوم عرب ثابت
ہوچکی تو جہان کوئی اور مضمون اسکے مطابق ہے وہان بہی قوم عرب ہی مراد ہے چنانچہ
بشارت سوم مین اسکا ذکر ہوچکا - غرض مولویصاحب کا مطلب حاصل ہے اور آپکی تاویل
رکیکہ لاحاصل فہو المطلوب - **سولہوین بشارت** - دانیال کا باب ۲ ورس ۳۱
سی ۴۵ تک حال اوس خواب کا ہی جو بخت نصر بادشاہ بابل نے اپنے عہد مین دیکہی تہی
اور دانیال نے اوسکی تعبیر بتائی تہی ورس ۳۱ سی اخیر ۴۳ تک یہہ تعبیر ہی کہ چار بادشاہ
ایکدوسری کے بعد ہونگی - اور پہر ورس ۴۴ مین ہے اور ان بادشاہونکی ایام مین آسمان
کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہوگی اور اوسکی سلطنت دوسری قوم کے
قبضے مین نہ پڑیگی وہ اون سب مملکتونکو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور آپ تا ابد قایم
رہیگی انتہی - مولوی رحمت اللہ صاحب فرماتی ہین کہ اس پانچوین سلطنت سی مراد سلطنت
آنحضرت ؐ ہی جو ظاہری اور باطنی دونونکی بادشاہ ہین لہذا یہہ بشارت آنحضرت ؐ کے
حق مین ہے - پادری جی کہتے ہین **قولہ** - اور اور مقام جہان یہہ سب کچہہ تشریحا بیان
ہوا ہی اوسپر مولویصاحب نے توجہ نہین کی اوس سلطنت کی حلیہ پر بہی خیال نہین کیا کہ
وہ مسیح کی سلطنت ہی ناظرین خود دیکہہ لین پتہ یہہ ہی دانیال کا باب ۷ آیت ۲۶ میکا کا

باب ۴-آیت ۷، ۸ دیکہو صاف لکہا ہی کہ سلطنت یروشلم کی باشندہ تک پہونچیگی- **اقول**
مولویصاحبنے اون سب مقامونکو دیکہا ہے مگر اسکا اور اونکا باہم کچہہ علاقہ بہی نہین اور مسیح
بن یوسف نجار کو تو سلطنت ہی نہین ملی آپ ناحق اونکے واسطے بادشاہت ثابت کرتی ہین
اور جو آپنے پتہ لکہا ہے اوسمین مسیح کی سلطنت کا کچہہ بہی ذکر نہین چنانچہ ہم نقل کردیتے ہین-
دانیال باب ۷ ورس ۲۶- لیکن دیوان بیٹہہ جائیگا اور وے اسکی سلطنت استے لے لینگے کہ
اوسے ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرے انتہی- واضح رہے کہ اس ساری باب مین دانیال
اپنی خواب اور اوسکی تعبیر کا حال لکہہ رہی ہین اور اس آیت مین چوتہی بادشاہ کی بربادی
کا حال لکہا ہی اور اسی بابکے ورس ۲۷ مین ہے اور تمام آسمان تلے کے ساری ملکونکی سلطنت اور
مملکت اور عظمت حقتعالی کے مقدس لوگونکو دیجائیگی اسکی مملکت ابدی مملکت ہے اور سارے
سلطنتین اسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار ہوونیگی انتہی- سو ظاہر ہے کہ ایسی سلطنت جسکی
اور سلطنتین فرمانبرداری کرین مسیح کے نصیب نہین ہوئی یہہ ایسی کیا ایک گانوکی بہی حاکم
نہ تہے یہان مقدس لوگونسے مراد شاہ اسلام ہین اور آنحضرت صلعم کی سلطنت اور خلفا آپکی ایسی سلطنت
ہتی کہ جسکی اور سلطنتین فرمانبردار تہین- میکا کا باب ۴ ورس ۷- اور مین لنگڑونکو بچے ہوئے
لوگ کرونگا اور پراگندونکو زور آور قوم بناونگا اور خداوند اب سے ابد الاباد تک صیہون کے
پہاڑ مین انپر سلطنت کریگا اور تو ای گلہ کے برج اور صیہون کی بیٹی کے حصین گڑہ تجہہ پہ آویگا
یعنے اگلی سلطنت آویگی اور بادشاہت یروسلم کے بیٹی تک پہنچیگی انتہی- کجا رام رام کجا
ٹین ٹین کہان بخت نصر کی خواب کا حال اور کہان کمزور قومونکا زور آور ہونا یہان تو
اوس پانچوین سلطنت کا نام و نشان بہی نہین- غرض مولویصاحب کا دعوی صحیح
اور آپکا انکار محض واہیات ہی فہو المطلوب +

سترہوین بشارت- یسعیا کا ۴۰ باب آیت اتم تسلی دو میری لوگونکو تم تسلی دو
تمہارا خدا فرماتا ہی- ۲ یروسلم کو دلاسا دو اور اوسے پکارکے کہو کہ اوسکی سپاہگری تمام ہوئے

اسکا قرض ادا ہوا اور اوسنے خداوند کے ہاتھہ سے اپنے گناہونکا بدلا دچند پایا ۳- ایک
منادی کرنیوالی کی آواز بیابان مین خداوند کے راہ سنوارو اور جنگل مین ہماری خدا کے
لئے ایک سیدہی شاہراہ تیار کرو ۴- ہر ایک نشیب ونچا کیا جائے اور ہر ایک کوہ اور ٹیلہ
پست کیا جائے اور ہر ایک ٹیڑہی چیز سیدہی اور ہر ایک ناہموار جگہہ ہموار کیجائے ۵
اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک ساتھہ دیکھینگے کہ خداوند کے منہہ نے یہہ
فرمایا ہے انتہی- مولوی رحمة الله صاحب فرماتی ہین کہ یہہ بشارت آنحضرت صلعم کے حق مین
ہے پادری بہی کہتے ہین **قوله**- یہہ تو ہنسی کی بات ہے ناظرین خود دیکھہ لین کہ یہہ کسطرح
محمد صاحب کی حق مین ہوسکتی ہے یہہ مسیح اور یحیی بن ذکریا کے حق مین ہے بیفایدہ تقریر سے
کیا حاصل دیکھو متی کا باب ۳- آیت ۳ مرقس کا پہلا باب آیت ۲ لوکا کا ۳ باب آیت ۴ یوحنا کا
پہلا باب آیت ۲۲ پس ان سچے رسولونکو کسطرح غلط ٹہراویں **اقول**- مولویصاحب کے
بات کو ہنسی کہنا خود ہنسی کروانا ہے اور شرمندگی مین آدمی کو بیشک ہنسی ہی آتی ہے
آپکی نزدیک کیون ہنسی کی بات ہو اور محمد صاحب کے حق مین یہہ خبر اظہر چیز ہے کہ یروشلم کو
خداوند تعالی دلاسا دیتی مین پس فرمائیے تو کہ مسیح کیوقت مین یروشلم کا حال کونسا اچھا
رہا بلکہ سنہ ۷۰ء مین قیصر کی ہاتھہ سے خرابی اوسکی اسقدر ہوئی کہ تیرہ لاکہہ ستاون ہزار چار
سو نوے یہودی قتل ہوئے اور ستانوے ہزار قید ہوئے- برخلاف عہد امیر المومنین عمرؓ کہ
جب سے اونکی قبضہ مین آئی امن مین رہی اور ہے- پس یہی وجہ ہے آنحضرت صلعم کے حق مین
ہونیکی اور مسیح اور یحیی کے حق مین نہونیکی- اور متی اور مرقس ور لوکا اور یوحنا کا حوالہ دیکے
جو آپ فرماتے ہین کہ ان سچے رسولونکو کسطرح غلط ٹہراوین- حضرت سلامت پہلے تو ہمکو
اونکی نبوت ہی مین گفتگو ہے کیونکہ خاتم النبیین کے بعد اور نبی کے ہونے سے وعدہ خلافی خدا
کی لازم آتی ہے اور آپکا عقیدہ ہے کہ مسیح خاتم النبیین تھے بعد تسلیم بحال کتابون کے اونکو غلط
اسطرح ٹہرانا چاہئے کہ وہ جہوٹ بھی کہدیا کرتے تھے چنانچہ پطرس مقدس کا علم مسیح سے

جہوٹی قسم کہانا حضور ذی انجیل سے بڑہی ہوگا اور متی نے ۲۷ باب مین یرمیا نبی کا نام خواہ مخواہ لکہہ دیا ہی۔ پس جس حالت مین اونکا جہوٹ بولنا ثابت ہو چکا ہو تو پہر اونکو کیون غلط نہ ٹہیرایا جاوے۔ پس مولویصاحب کا دعوی صحیح اور آپکا انکار بالکل قبیح ہی وہو المرام +

اٹہارہوین اور اُنیسوین اور بیسوین اور اکیسوین بشارت۔ ان چارون بشارات مین پانی پتی بالکل رہ گئی کچہہ بہی جواب نہ دیا۔ پہر نے مددگار نے بہی یہان اونکی کچہہ مدد نہ کی حقیقت مین کوئی آفتاب کو ہتہیلی سی ڈہانپ سکتا ہی ہرگز نہین پانی پتی صاحب بیشک معذور ہین وہ کیا کرتے حتی کہ اپنی کتاب کے طبع دوم کی وقت بہی اِن مقاموں پر کچہہ بڑہایا اگرچہ اور مقاموں پر کچہہ کچہہ زیادہ کردیا چنانچہ صفحہ ۳ کی سطر ۱ مین بضمن قاعدہ اول عبارت (کیونکہ جانبین کی نزدیک مستحسن ہے) بڑہادی پہلی دفعہ یاد نہ آئی مگر یہہ اوسی بدتر ہے کیونکہ عیب فرضاً اگرچہ فریقین مین پایا جاوی مستحسن کب شمار ہوسکتا ہی عیسای صاحبان کی ہمکو خبر نہین ہے الا اُنیسوین بشارت مین اتنی عبارت (ورنہ مولویصاحب کوئی دلیل پیش کرین) دلیری کرکے زیادہ کردی نہین معلوم کہ یہہ عبارت کس حالت مین ایزاد کی ہی کیونکہ مولوی صاحب نے تو دلیل بیان کردی کہ وانہ خزدل جناب محمد صاحب اسواسطی ہین کہ قوم عرب سب کے نزدیک حقیر تہی اور آپ اوسی قوم سی تہے اور خصوصاً یہودی لوگ اونکو بباعث اولاد ہاجرہ سی ہونیکی زیادہ تر حقیر جانتی تہے۔ پس مولویصاحب اور کونسی دلیل بیان کرین خدا کیواسطے ظاہری آنکہونکو بہی بند نکرو۔ اور تفصیل بشارات اربعہ جناب مولینا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اپنی کتاب ازالۃ الاوہام کی صفحہ ۴۱۵ سی ۴۲۰ تک بہ بسط تمام لکہی ہے شائقین ملاحظہ کرلین ہمنی خوف طوالت سی نہین لکہی +

بائیسوین بشارت۔ یوحنا کا ۱۴ باب آیت ۱۵ سی ۲۹ تک۔ واضح رہی کہ صدہا عیسائی لوگ اسی بشارت کا مصداق آنحضرت صلعم کو سمجہکر مشرف باسلام ہوئی اور جتنی کتابیں آجتک اہل اسلام کی طرف سی تیار ہوئین سب مین بدلایل عقلیہ ونقلیہ معہ رفع شبہات مخالفین

ثابت کیا گیا کہ لفظ فارقلیط کی مصداق بیشک آنحضرتؐ ہین پانی پتی پہر وہی باتین جنکا جواب اہل اسلام صدہا بار دی چکے ہین پیش کرتی ہین سو اسن ہٹ دہرمی کا علاج ہم کیا کرین تازہ اندنونمین ہمنی اپنی کتاب ابحاث ضروری مین فنڈر کی شبہات کا جواب دیدیا ہی پانی پتی اوسکو ملاحظہ کرکے تردید کرین اونکی تردید کا جواب دیا جائیگا +

تیئیسوین بشارت - مکاشفات کا ۲ باب آیت ۲۶ سی ۲۹ تک - پانی پتی کہتے ہین -

قولہ - ان آیات مین لفظ جو واسطے تعمیم کے ہے نہ تخصیص کے یعنے جو نفس پر غالب پڑا تا ہی اوسکے لئے یہ اجر ہے - **اقول** - معترض نے یہان بالکل اپنی آنکہون پر ٹہیکری رکہہ لی ہے کیونکہ یہان لکہا ہے - اور وہ جو نفس پر غالب آتا ہی اور آخر تک میری کامون پر عمل کرتا ہی اوسی قومون پر اختیار دونگا اور وہ لوہی کی عصا سی اونپر حکومت کریگا انتہی - پس دیکہو لفظ وہ کا ضمیر صاف آنحضرتؐ کی طرف راجع ہی کیونکہ بعد یوحنا کے سوائی ذات برکات آنحضرتؐ کی کوئی ایسا شخص پیدا نہین ہوا جو نفس پر غالب آکر آخر تک نیک کامون پر عمل کرتا ہوا اور وہ مصداق اس وعدہ کا ہوا ہو اگر ہوا ہی تو ثابت کرو اوسکا جواب دیا جائیگا - پس جبکہ سوائی آنحضرتؐ کی کوئی ایسا شخص نہین ہوا تو اسحال مین اس خبر کو آنحضرتؐ کی خبر نجاننا بجز تعصب اور نا انصافی کے اور کیا خیال کیا جاوی - **قولہ** - مولوی رحمت اللہ صاحب نے ایک اور خبر محمد صاحب کے حق مین بتلائی ہی جو یسعیاہ کے باب ۲۱ ورس ۱۳ سی ۱۷ تک مین مشتہری عرب کی نسبت ہی جسکی اوپر کی آیت ۱۳ بطور سرنامہ کی یہہ ہی النبوۃ فی العرب فی بنی قیدار یعنے پیشگوئی بابت عرب اور بنی قیدار کی اور نبوت بمعنے پیشگوئی عیسائیون کی محاورہ مین مستعمل ہے حالانکہ اور جگہہ مین بہی ایسی ہی عبارت لکہی ہوئی ہی پس اس دعا کی بموجب چاہئی کہ ہر جگہہ ایک ایک نبی پیدا ہوا اسلئے یہہ محمد صاحب کی خبر نہین ہے - انتہی ملخصاً - **اقول** - جو ماخذ آنحضرتؐ کی خبر کا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اس باب مین بتلایا ہی اوسکو معترض نے بالکل چہوڑ دیا ہے عام عبارت کو لیکر اوسپر اعتراض کر دیا یہہ خیانت کہلاتی ہی - واضح ہی کہ ماخذ آنحضرتؐ کی

خبر کا یہہ ہی۔ نسخہ ۱۸۳۹ء ۶۔ خداوند مرا چنین فرمودہ است بیا حارسی بر برج بنشان تا ہر چہ
بیند اطلاع دہد، ۷ و او یک ارابہ و دو سوار دید کہ یکی بر خری سوار است و دیگری بر شتر و بغور تمام
متر صد ہست ۸ و حارس فریاد بر کشید و گفت کہ ای خداوند بر حراست خود تمامی روز ایستادم
و تمامی شب در مکان خود قرار گرفتم ۹۔ و اینک سوار ارابہ با دو سوار در پنجا میرسند پس در جواب
میگوید کہ بابل افتاد افتاد و ہمہ اشکال بتانش بر زمین ریزہ ریزہ شدند۔ ۱۱ نبوت در ادوم
و ساعیر است نسخہ عربیہ ۱۸۱۱ء النبوۃ فی ادوم اہل ساعیر الذی ہم بنو عیسی دعوی من ساعیر
محفوظ الشریف۔ ۱۳ و نبوت در عرب و بنی قیدار است ۱۸۱۱ء النبوۃ فی العرب و بنی قیدار
انتہی ملخصاً۔ دیکہو حضرت یشعیا صاف فرماتے ہین کہ چوکیدار نے دو سوار دیکہے ایک گدہے پر اور
دوسرا اونٹ پر اور خود عیسائی مدعی اسبات کے ہین کہ خر سوار سے مراد حضرت عیسیٰؑ کی ہے جو
مولد اور موطن اونکا ساعیر ہے چنانچہ اسیواسطے مترجم نسخہ ۱۸۱۱ء والے نے صراحۃً ہم بنو عیسی
کا لفظ بڑہا دیا ہے اور جبکہ خر سوار سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہوئے پس ضرور ہوا کہ جو عیسیٰ کے مقابلہ
مین شتر سوار بولا گیا ہے تو وہ بہی چاہیئے کہ ایسا ہی کوئی مشار الیہ شخص ہو اور ظاہر ہے کہ سوائے
آنحضرتؐ کے کوئی مصداق اسکا نہین۔ پس آیت ۶ سے ۱۳ تک آنحضرتؐ کی بشارت ہے اور
پانی پتی کا ۱۳ سے ۱۷ تک لکہنا بالکل غلط۔ چونکہ مدت سے ہمارے اکثر علماء اسجگہہ کی تصریح کرتے
رہے ہین اسلئے عیسائیون نے اسجگہہ بلکہ تمام باب کو ایسا خراب اور خلط ملط کر دیا کہ کوئی نسخہ
کسی دوسری نسخہ سے مطابقت نہین رکہتا چنانچہ یہہ بات متفرق چہاپون کے نسخے ملانے
سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ اور یہہ بشارت آنحضرتؐ کی حق مین ایسی نص قطعی ہے کہ جسکے سبب
صدہا برس پیشتر آنحضرتؐ کی مبعوث ہونیکی عرب مین ایک نبی کے پیدا ہونے کی انتظاری تہی
چنانچہ سیل صاحب اپنی ترجمہ قران کے باب ۱۶ کی صفحہ ۲۰۶ مین زیر آیت وَلَقَدْ نَعْلَمُ کے سلمان
فارسی کا حال بموجب روایت ڈاکٹر پری ڈو اکس صاحب کے اسطرح پر لکہتے ہین کہ سلمان فارسی
ایک عالی خاندان اور اصفہان کا باشندہ تہا اور وہ اپنی چہوٹی عمر مین اپنے ملکی دین یعنے

اباواجداد کی دین کو چھوڑ کر عیسائی ہوگیا تھا اور جبکہ وہ سیریا کو جارہا تھا تو عموریہ کے
کسی بزرگ آدمی کے کہنے کے مطابق عرب کو گیا جہانکہ اوسوقت کے لوگ ایک ایسے نبی موعود
کے مبعوث ہونیکی منتظر تھے کہ جو ابراہیم کے مذہب کو روشن کرے اور اوسکے دونو شانون کے
درمیان مہر نبوت ہو جسکی وجہ اور لوگون سے تمیز کیا جاوے پس سلمان اپنا سفر تمام کر کے
مکہ مین آپہونچا اور محمد صاحب سے کعبہ مین ملاقات کر کے مدینہ کے سفر کو ملتوی رکھا اور جلدی
دریافت کرلیا کہ یہہ وہی شخص ہین کہ جسکی تلاش مین مین پہرتا تھا اور مشرف باسلام ہوا انتہی
سبحان اللہ یہہ کیسے پیغمبر برحق ہین کہ جنکی مخالف لوگ گواہی دیتے ہین - پس بیان مندرجہ
بالا سے صاف ثابت ہوگیا کہ مولوی رحمت اللہ صاحب کی تئیس خبرین جو اونہون نے آنحضرت
کے حق مین بیان کی ہین صحیح اور درست ہین اور پادری صاحب کی تردید بالکل باطل اور پوچ ہے

فصل ہفتم تحقیق الایمان کے باب اول کی چوتھی فصل کے جواب مین

اس فصل مین پادری صاحب نے تعلیم آنحضرت پر وہی چند وسواس جنکی جواب علماء اسلام اپنی
تصنیفات مین بارہا دے چکے پیش کئے ہین - واب مناظرہ تو یون چاہتا تھا کہ عیسائی صاحبان
اون جوابونکی تردید کرتے مگر اسمین برخلاف اسکے چونکہ ان لوگونکو مناظرہ منظور نہین
محض مجادلہ اور مکابرہ مدنظر رکھا ہوا ہے بار بار ایک ہی بات کو پیش کئے جاتے ہین اور پھر
یہہ معاملہ انکا خاص مقدمہ تعلیم ہی کی بابت نہین بلکہ اکثر اور باتو نمین بھی یہی برتاو اونکا
نہاد خاطر ہے چنانچہ ہم پیچھے کئی جگہہ پر اظہار کر آئے ہین سو ہم بلحاظ اسباب کے کہ اس کتاب
مین بھی اون باتونکا جواب آجائے نہ اس نظر سے کہ یہہ سوال نئے ہین اور انکا جواب آگے
اہل اسلام نے نہین دیا پادری صاحب کے وسوسونکو جو اوسکے سینہ پر شیطان دشمن جان انسان نے
ڈالے ہوئے ہین اعوذ پڑھ کر رفع کرتے ہین - اور اپنے اللہ سے مدد مانگتے ہین اور صدق دل سے
دعا مانگتے ہین کہ خداوند تعالی ہر انسان کو اس دشمن جانی سے بچائے اور اپنا سیدھا راستہ

نجات کا دکہلاوی - فہوالہادی الی صراط المستقیم - **قولہ** - نبی کی تعلیم بہی عمدہ ہونی
چاہئی اور اوس عمدگی کا یہہ بیان ہی کہ متشابہات کے سوا محکمات قدرت اور طبع انسان
کے برخلاف نہون اور عقل خاص و عام اونکو پسند کریں اور اوس تعلیم سی خدا کی عزت اور
اوسکا جاہ جلال بہی ثابت ہو اور نیز اوس تعلیم مین لاگ لپیٹ دنیاوی اور فریب بازی بہی
نہ پائی جاوی - **اقول** - یہہ باتین ہمکو بالتمام منظور ہین مگر پانی پتی کے بہاگ جانیکا یقین
کامل ہے - پہر پانی پتی کہتے ہین - **قولہ** - جب یہہ بات معلوم ہوچکی تو اب مین کہتا ہون کہ
تعلیم محمدی جو مراد محکمات سی ہے ایسی نہین کہ کوئی دانا بعد تامل اوسکو پسند کری اور مراد
تعلیم محمدی سی قران کی وہ مضامین ہین جو کتب مقدسہ کی برخلاف اوسمین مذکور ہوئے ہین کیونکہ
جو مضامین کتب مقدسہ کی قران مین ہین وہ بیشک عمدہ ہین مگر وہ دو وجہ سی تعلیم محمدی
مین شمار نہین ہوسکتی - **اقول** - باندک تغیر عبارت یہی بات تعلیم مسیحی پر وارد ہوسکتی
ہے جب یہہ معلوم ہوچکی تو اب مین کہتا ہون کہ مسیحی تعلیم ایسی نہین کہ کوئی دانا اوسکو
بعد ادنی تامل کے پسند کری اور مسیحی تعلیم سی مراد وہ تعلیم ہی جو توریت اور اقوال علما و مجوز
وغیرہ کی خلاف عقل اور دانائی اگر صرف متعصب عیسائیون ہی منحصر اور مخصوص انہین کی ذات
سی ہے تو تو بیشک محمدی تعلیم خلاف عقل ہوگی والّا منصف عیسائی تو قطع نظر اور اہل
مذاہب سے تعلیم آنحضرت کی ہمیشہ تعریف کرتے آئی ہین اگر یہہ حال معلوم کرنا ہو تو کتاب
موید الاسلام کو جو جان ڈیلو نپورٹ صاحب کی انگریزی کتاب کا ترجمہ ہی ملاحظہ فرمائی مگر
حاسد کا کچہہ علاج نہین ے حسود را چکنم کو زخود برنج درست - اور یہودیو نکا بہی انجیل کی
نسبت یہی قول ہے کہ انجیل مین جتنی عمدہ تعلیم ہی یہہ توریت سی سرقہ کی ہوئی ہی - علاوہ اسکے
پانی پتی نے دو وجہ بیان کی ہین جب ہم اوسکی دونو وجہونکو بیوجہ کردینگے دعوی اوسکا
بہی باطل ہوجائیگا - **قولہ** وجہ اول آنکہ یہہ مضامین عالیہ پہلے سی ہمکو انبیاء برحق دی چکے
ہین اب تم اونکی تعلیم اور کتاب کو منسوخ بتلاکر متروک کرواتی ہو ضمناً - **اقول** وضمنی

کہ اہل اسلام کی نزدیک قران شریف ناسخ تعلیم کل توریت مثل توحید باریتعالی اور امتناع شرک
اور بت پرستی اور جہوٹ اور چوری اور زنا وغیرہ نہین ہی ان باتوںمین قران توریت سی مطابق
ہی سو ظاہر ہی کہ تطابق سی اخذ لازم نہین آتا اور نیز نبی کیواسطی یہہ ضرور نہین کہ تعلیم اپنی
بالتمام مخالف تعلیم نبی اول کے خلقت کو سنائی مثلاً پہلا نبی کہتا ہی کہ خدا واحد ہی اور اوسکے
شرک کرنا حرام ہی اور اور قبایح مثل چوری زنا قتل سی ممانعت کری اب نبی لاحق برخلاف او
کہی کہ یہہ باتین منسوخ ہین چوری بہی حلال ہے زنا بہی مباح ہی شرک بہی باعث نجات ہی
یہہ بات ہرگز نہین بلکہ ان باتون مین جو عقل سلیم کے نزدیک بہی من کل الوجوہ بُری ہین
ہر ایک نبی کا اتفاق ہی اور قطع نظر انبیا سی ہر ایک انسان جسکو ذرا سی بہی عقل ہو امور
مذکورہ کو شقاوت کو مین سمجہتا ہے برخلاف مسیح و پیروان اونکی کہ اوس بڑہئی زادی نے
تو اپنی آپکو خدا کا بیٹا کہنا شروع کیا اور معتقدین صاحب نے اوسکو استی اور بڑہکر خدا ہی کہنا
شروع کر دیا اور پولوس مقدس نے حلت عامہ کل اشیاء کا فتوی سنا دیا حلت حرمت بالکل
موقوف کر دی اور توریت کی نسبت تو عجیب عجیب مقدس صاحب نے جولانیان کی ہین حتی کہ
اوسپر عمل کرنیوالی کو مورد لعنت ٹہرایا ہی چنانچہ یہہ سب باتین اپنے موقع پر پہنچکر ہوتی آئی
ہین۔ جب یہہ بات ٹہر چکی تو اب صرف مطابقت کی باعث سی تعلیم قران کو ماخوذ از توریت سمجہنا
بالکل بے دلیل اور دعوی محض ہی اور بہر تسلیم سی انجیل کا کچہہ باقی نہین رہتا کیونکہ وہ من اول
الی آخرہ توریت سی اخذ کی گئی ہے بجز مسئلہ تثلیث و کفارہ و الوہیت مسیح بن یوسف نجار کے
سو انکا کچہہ ثبوت نہین اور تحریف اور تنسیخ کا مسئلہ گذر چکا اور دونو کا ثبوت کامل دیا گیا
ہے۔ دوسری وجہ بانی پتی قران شریف کی سورہ نحل سے بیان کرتے ہین آیت وَلَقَدْ نَعْلَمُ
أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ
یعنے ہمکو معلوم ہی کہ وہ کہتے ہین اوسکو سکہاتا ہی آدمی جسپر تعریض کرتی ہین اوسکی زبان
ہے اوپری اور یہہ زبان عربی ہے صاف۔ آگے جلالین اور مدارک اور حسینی ہی اس آیت کا

ترجمہ بیان کیا ہی جسکا خلاصہ صرف اتنا ہی ہے کہ بعض کی نزدیک وہ شخص نصرانی لوہار تہا اور بعض کی نزدیک خویطب کا غلام جو مسلمان بہی ہوگیا تہا اور بعض کی نزدیک رومی غلام تہا وغیرہ اُن باتون کی لکہنے سی پادری کو کچہ شرم نہین آتی کیونکہ اوسکی بابت تو خود خداوند ہی جواب دی چکے ہین کہ اوسکی زبان غیر فصیح ہی اور قران کی عبارت عربی صاف یعنی فصیح ہے۔ اور یہہ تو بات ہی آسان تہی کہ مشرک اوس غلام سی کہکر تین آیت کی قدر عبارت بناکر قران کا مقابلہ کرادیتی فیصلہ ہوجاتا۔ ہم بڑی حیران ہین کہ پادری آنحضرت کی نسبت تو ایک شکی بات کو یقینی کرکی اپنا مطلب نکال لے اور یہودیونکی یقین کو (کہ مسیح بعلزبول کی مدد سی معجزہ وغیرہ کرتے تہے) یقین نہ سمجہی کیسی بی انصافی کی بات ہے اگر پادری محقق ہین تو پہلی اُن یہودیون کی یقین کو رفع کرین بعدہ آنحضرت کی نسبت شکوک مشرکانہ بیان کرین غرض دونو وجہ نامعقول ہین۔

اب پادری لکہتی ہین کہ تعلیم محمدی جو علاوہ کتب مقدسہ کی ہے اوسمین سی کچہ ہم بیان کرتے ہین چنانچہ پہلا سوال بابت ازواج کی ہی اسکی واسطی قران مین سی آیت فَانْکِحُوا مَا طَابَ لَکُم مِنَ النِّسَاءِ مَثْنیٰ وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنیٰ اَلَّا تَعُوْلُوْا نقل کرکے فرماتی ہین کہ اسپر یہہ اعتراض ہی کہ تعدد نکاح عقلاً اور نقلاً ناجایز ہے سو اسکا جواب یہہ ہی کہ آپ جب عقلاً و نقلاً خلاف اسکا ثابت کرینگی تب جواب دیا جاویگا۔ علاوہ اسکی نقلاً تعدد نکاح توریت سی ثابت ہی جیسا کہ داؤدؑ نی ننانوی قبیلہ کئی اور سلیمانؑ نی ہزار اور استثناء کی باب ۲۱ مین موسیٰ کو حکم ہوتا ہی کہ جو عورت تیری پسند آوی اوسکو لے۔

دوسرا اعتراض یہہ کہ آنحضرت نی خود اوسپر عمل نہین کیا۔ اسکا تحقیقی جواب یہہ ہی کہ آنحضرت کو اسبابمین حکم خدا آگیا تہا۔ اور الزامی یہہ کہ مسیحؑ نی خود کیون ماباپ کی تعظیم نہ کی حالانکہ انجیل مین ہی کہ محقر ماباپ جان سی مارا جائی دیکہو متی باب ۱۵ ورس ۴۔ پیشتر عیسائی لوگ اس اعتراض کو بڑی کوشش سی پیش کیا کرتے تہے مگر چونکہ اب کچہ سمجہ گئے ہین اس

باب مین اب کچھ نہین لکھتے الا جاہل اور متعصب عیسائی جنکو بجز ہٹ دہرمی کی اور کچھ تحقیق منظور نہین ہی - آگی پانی پتی آنحضرت کی ازواج کی نام تفصیل وار لکھتے ہین سو اس سے کیا حاصل ناحق کی سردردی جب ثابت ہو چکا کہ یہہ کام بموجب حکم خدا ہوا تہا تو پہر اوسپر کوئی جگہہ اعتراض کی رہی - اور آپکا کہنا کہ خداوند تعالی ایسا حکم نہین دے سکتا - مین کہتا ہون کہ یہہ قضیہ غیر مسلمہ ہے کیونکہ انبیاء سابقین مثل داؤد و سلیمان کی نکاح مین بہت سی حرمین تہین چنانچہ سلیمان ع کی ہزار جوروتہی اور داؤد کی ننانوی علی ہذا القیاس اور اور پیغمبرونکی دو دو تین تین تہین اور آنحضرت کا خدا وہی داؤد اور سلیمان اور موسے کا خدا تہا نہ عیسائیون کا خدا سو جبکہ اونکی واسطے اس امر مین ممانعت نہ فرمائی تو ہماری آنحضرت کی وقت مین کیون روکتا - آگے پانی پتی نے ماریہ قبطیہ کا قصہ بڑا طول طویل کر کے لکہا ہی سو اولاً تو اصل مین صحیح صحیح قصہ جو ہی کتاب ازالۃ الاوہام اور اظہار الحق وغیرہ کتب مین بہ بسط تمام مذکور ہے اور نیز ہمنے اپنی کتاب نجات ضروری مین معہ جواب خدشات پادری صاحبان اس قصہ کو لکھدیا ہے - خیر یہان پر بہی بطور اختصار کچھ لکھتے ہین - واضح رہی کہ اصل مین بات اس مقدمہ کی یون ہی کہ آنحضرت نی صرف کہانا شہد سی قسم کہائی تہی چونکہ خداوند تعالی کے مرضی نہ تہی اسواسطے روکدیا اور نیز چونکہ نبی معصوم ہوتی ہین اور معصوم سی کوئی فعل خلاف مرضی الہی سرزد ہونا محال ہے لہذا خدا نی اس فعل کو اپنی خلاف مرضی سمجھکر آنحضرت کو منع کر دیا - رہی یہہ بات کہ آنحضرت نی اس امر کا قصد کیون کیا سو یہہ بالکل لغو ہی کیونکہ انسان کئی کام اپنی خواہش کی مطابق کرتا ہی لیکن جسکو خداوند تعالی کی مرضی معصوم رکہنی کی ہوتی ہے اوس فعل سے اسکو روکدیتا ہی خواہ قبل وقوع خواہ بعد اوسکے - اگر آپ کہین کہ حلال شے کو حرام کیون کہا سو یہہ امر پطرس مقدس سی بہی ظہور مین آیا یعنے خدا نی فرمایا کہ تو ان جانورون کو کہا اوسنے انکار کیا آخر دوبارہ سہ بارہ بہی انکار مین رہا بعدہ خدا نی فرمایا کہ جس چیز کو مین حلال کہتا ہون تو حرام کیون کہتا ہے جیسے کہ اعمال کی باب ۱۰ درس ۱۱ مین یہہ قصہ بہ تفصیل تمام

لکہاہی اگر یہہ کہاجای کہ عہد کرکے پہراوس سی پہر گئی تو یہہ بہی پوچ ہی - کیونکہ شریعت محمدیہ
مین قسم توڑنیکا کفارہ مقرر ہے جو شخص اپنی قسم توڑے کفارہ دیدی اور نیز وعدہ شکنی تو
خدا اور مسیح سی بہی بائبل مین مذکور ہے چنانچہ یرمیاہ کی باب ۲۶ ورس ۱۳ مین ہی کہ خدا فرماتا ہی
کہ مین پچہلی ارادہ سی پچہتایا انتہی - دیکہو یہان سی پچہتانا خدا کا ثابت ہی اور شمار کے باب ۱۴
ورس ۲۹ سی ۳۵ تک یون لکہاہی - کہ خداوند فرماتا ہی کہ میری عہد شکنی کو دیکہو گے الخ -
انجیل متی کی باب ۱۵ ورس ۲۲ سی ۲۸ تک یون ہی کہ ایک عورت ضعیفہ نی مسیح کی خدمتمین
واسطی شفا اپنی لڑکی کے عرض کیا اپنی جوابدیا کہ مین سوا بنی اسرائیل کی اور کسی کی پاس نہین
بہیجا گیا غرض بعد منت وسماجت کی آپ نی اوس قول اپنی سے ہٹ کر اوس لڑکی کو شفا بخشی
انتہی - بڑی تعجب کی بات ہی کہ آنحضرت پر تو خواہ مخواہ ایک بات جماکر طعن کیا جائی لیکن
اپنی خدا اور مسیح کیطرف خیال نہین کہ وہ حضرت کیاکیا حرکتین کرتے ہین اور اگر کہا جائی کہ ماریہ
قبطیہ سی صحبت کی پس اسکی تو کوئی عقلاً و نقلاً قباحت نہین کیونکہ قرآن مین تو حلت اوسکے
ظاہر ہی ہے توریت مین بہی صاف حکم آچکاہی چنانچہ استثناء کی باب ۲۰ مین بہ تفصیل مصرح ہے
آگی پادری بی بی زینب کا قصہ لکہتی ہین اور اوسمین کچہ اپنی طرف سی بہی حاشیہ کئی ہین
چنانچہ ابہی تصریح ہوتی ہے - واضح رہی کہ اس قصہ کا جواب بہی تمام کتابوںمین اور حال
مین ابحاث ضروری مین مفصل دیاگیاہی مگر یہان بہی بقدر ضرورت کچہ لکہاجاتاہی -
پادری اس قصہ سے کئی باتین نکالکر کہتے ہین کہ یہہ بات خدا نہین کرسکتا اور یہہ رسالت
کے خلاف ہی سو ہم ان سب باتون کو تفصیلوار لکہکی جواب دیتی ہین -
اول یہہ کہ آنحضرت بی بی زینب کی گہر گئی آپکو اونکی صورت اچہی معلوم ہوئی چنانچہ آپ
عاشق ہوگئی - اسکا جواب یہہ کہ عورت کا شوق مرد کی دلمین کچہ اختیاری بات نہین بلکہ آدم
سے لیکر مسیح تک کیا پیغمبر کیا غیر سے ایسی باتین وقوع مین آتی ہین - چنانچہ آدم ع کی جو
حوا کی ساتہہ محبت تہی حاجت بیان نہین اور یعقوب ع راحیل پر عاشق ہوگئی تہے چنانچہ اسکے

بیٹی لینے کی واسطے اوسکی باپ کی سات برس تک خدمت کی جیسا کہ کتاب خروج مین تفصیل سے لکہا ہی اور لطف یہہ کہ یعقوب کا درجہ عیسی سی بہی بڑہ کر ہے کیونکہ خدا کی وہ اکلوتی بیٹے تہے پہر صموئیل کی گیارہ باب ورس ۲ مین داؤد کی نسبت لکہا ہی کہ اونہون نی معاذ اللہ اوریا کی جورو پر عاشق ہو کر اوس سی زنا کیا آخر اوسکی خاوند کو قتل کرا کر اوسکو اپنی گہر مین داخل کیا۔ پہر کتاب سلاطین کی گیارہ باب مین لکہا ہی کہ حضرت سلیمان تی (جو ایک بیٹون خدا سی تہی) ایک عورت کی محبت مین نعوذ باللہ بت پرستی کی اور حقیقی بیٹے خدا کی یعنی مسیح بن یوسف نجار بہی عورتون سی محبت رکہتی تہے چنانچہ اکثر عورتین اونکی ساتہ پہرتی ہتین اور اونکی آپنے مال سے خدمت بہی کرتین اور عطر ملتین اور پانو دہوتین اور مریم مگدلینی سی تو اونکی ایسی محبت تہی کہ اوسکی گہر مین چلے جاتے۔ پس جس حالتین مسیح کی علاتی بہائی اور خود مسیح بہی قطع نظر محبت عورات سی بت پرستی اور خدمتگذاری اور اور واہیات جیسی کہ بدکار عورتون کی مال کو اپنے استعمال مین لانا کرتی رہے ہون تو ہماری آنحضرت صلعم تو عبد اللہ بن عبد اللہ تہے اونسے اگر یہہ کام ظہور مین آیا تو کیا قباحت لازم آگئی۔ تعجب یہہ کہ عیسائیون کے خدائی جسکو تمام عیوب سے منزہ کہتی ہین یوسف نجار کی بیوی کو قبل ہمبستری اوسکی خاوند کے اپنی روح پاک سے حاملہ کر دکہلایا۔ یارو جائی انصاف ہی کہ خدا کا تو کچہ حال اور فرزندان خدا کا یہہ حال انکو تو کچہ نہ کہا جائی مگر فرستادہ خدا سی جو ایسا فعل (جو اونکے افعال سے کچہ بہی نسبت نہ رکہتا ہو) سرزد ہو قابل اعتراض سمجہا جائی کیسی ہٹ دہرمی ہی دوسری یہہ بات کہ لے پالک بیٹی کی جورو سی نکاح کیا۔ سو یہہ کچہ عیب کی بات نہین کیونکہ حرمت اس نکاح کی نہ تو بائیبل سے ثابت ہی اور نہ قران شریف سی اور حاسدون کا کچہ علاج نہین۔ تعجب تو یہہ آتا ہی کہ پادری اپنی کتب الہامیہ کو خیال مین نہین لاتی بیدہڑک دوسری پہ اعتراض کر دیتی ہین۔ دیکہئی کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۳۱ کہ اوسمین صاف لکہا ہے کہ لوط نی اپنی لڑکیون سی معاذ اللہ باصد زناہ کیا۔ نہایت افسوس ہے

کہ جو فعل تحت حرمت داخل ہو اوسکو تو طعن مقرر کیا جاوے - اور زناہ کرنے کو جو جمیع مذاہب مین ممنوع ہے علی الخصوص لڑکیون سے مخل نبوت نہ سمجھا جاوے -

تیسری بات پانی پتی آیت وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ کا ترجمہ کرتے ہین کہ تو جس چیز کو (یعنے عشق کو چھپاتا تہا) اللہ اوسکا ظاہر کرنے والا ہے بڑے اندھیر کی بات ہے کہ اس شخص کو کچھ بہی خوف خدا نہین اپنی مطلب براری کے واسطے کلام الہی کے معنے بگاڑ دیتا ہے یہان ما موصولہ سے عشق مراد لیا جاتا ہے - حالانکہ اللہ مبدیہ سے تو صاف ظاہر ہے کہ اللہ نے کیا ظاہر کیا آیا عشق یا نکاح اگر پہلے شق ہے تو ثابت کرنا چاہیئے کہ عشق کہان سے ثابت ہوتا ہے -

چوتہی بات یہہ کہ ایک تو محمد صاحب نے ایسا کام کیا اور پہر یہہ کہدیا کہ یہہ کام مینے بموجب فرمان الہی کیا ہے اور پادری اسکو بڑا اعتراض سمجھتے ہین - واضح رہے کہ ہماری قران سے یہہ بات کہین سے ثابت نہین ہوتی کہ آنحضرت نے زبردستی اپنی خواہش کی موافق یہہ کام کیا بلکہ زید کو اکثر دفعہ طلاق سے منع کرتے رہے چنانچہ حضرت ہمیشہ زید کو کہتے کہ امسک علیک زوجک واتق اللہ یعنے رہنے دے اپنی عورت کو اپنے پاس اور خدا سے ڈر - پس جب اونکی مخالفت روز بروز بڑہتی گئی اور اتفاق کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو زید نے طلاق دیدی بعد اسکے آنحضرت نے بموجب حکم الہی بی بی زینب سے نکاح کر لیا - اب غور کرنا چاہیئے کہ اسمین کونسی ایسی بات ہے جو حضرت نے کی اور وہ خدا کی لائق نہین ہے - صرف اتنی بات کہ خدا نے آنحضرت کو نکاح کا حکم دیا سو اگر یہہ خدا کی لایق نہین تو تمام انبیا و قطع نظر غیر سے قابل اعتراض ہین - آگے پانی پتی بحوالہ تفسیر حسینی لکھتے ہین کہ اوسمین زیر آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُل لِّاَزْوَاجِکَ الخ لکہا ہے کہ جب ازواج طاہرات آنحضرت نے آپ سے وہ چیزین جو امکان سے باہر ہین مانگنے شروع کین تو آنحضرت نے ایک مہینہ صحبت ترک کر دی بعدہ آیت مذکورہ نازل ہوئی جسکے ترجمہ کا خلاصہ یہہ ہے کہ اے محمد کہدے اپنی ازواج کو کہ اگر تم دنیاوی چاہتی ہو تو مین طلاق دیدون

اور اگر خوشنودی خدا اور رسول کی چاہتی ہو تو نیک عورتون کو واسطی اجر ہی بڑا - ابہی
نہین معلوم کہ اس اعتراض سے پانی پتی نے کون امر قابل اعتراض سمجہا ہے کیونکہ اسمین سے تو
آنحضرت اور ازواج مطہرات کی تعریف ثابت ہوتی ہے کسواسطی کہ آنحضرت دنیا کے
خواہان نہ تہی اگر ہوتے تو کیا دولت جمع نہین کر سکتے تہے اور عورتون کو اچہی اچہی کپڑے
اور زیور حسب خواہش اونکی نہین دے سکتے تہے - لیکن چونکہ صرف قیام دین اور اظہار
اوسکا منظور تہا اوسیکی طرف توجہ رہی - اور ازواج کی اسلئی کہ جبکہ اونکو کہا گیا کہ آیا تم
دنیا مانگتی ہو یا رضاء اللہ اور رسول کی - تو اونہون نے رضاء اللہ اور رسول کو مقدم کیا
اور خواہشون دنیاوی سے دست بردار ہوگئین - ہان اگر پانی پتی کے دل مین یہہ سمایا ہو
کہ اونہون نے یہہ خواہش ہی کیون کی - تو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ امر کچہ عارضی نہین بلکہ
خواص عورات سے ہے اور علاوہ اسکی جو جو افعال انبیاء سابقین سے بواسطہ عورات
ظہور مین آئی ہین وہ شاید آپکو یاد نہین جیسا کہ سلیمان حقیقی بہائی مسیح کا بت پرستی
کرنا اور یعقوب کا سات برس تک خدمت کرنا برخلاف ہماری آنحضرت کی کہ آپ نے اونکی
خواہشون کی پیروی نہ کی اور اونہون نے ہی دنیاوی جاہ وحشمت کو ناپائدار سمجہکر
آنحضرت کی پیروی کامل اختیار کی - آگے پانی پتی لکہتی ہین کہ حضرت فاطمہ بنت ضحاک
نے طلاق لے لی تہی - مگر کتاب کا حوالہ نہین لکہا مہربانی کرکے تبلایئے کہ کسنے لکہا ہے -
پہر آگی لکہا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ پر بہتان بندی کا قصہ قران مین لکہا ہے اور عقل
سلیم اوسکی تکذیب ہی نہین کر سکتی - سو اسکا جواب ترکی بہ ترکی تو یون ہی کہ مریم کی
نسبت جو یہودیونکا یقین ہے اوسکو عقل عقلا وبعید از کار نہین سمجہتے اور دلیل اوسکی
اوٹہہ نہین سکتی اور عیسائی صاحبان ہی سکوت کے سوا کوئی جواب نہین دیتے اس سے
صاف ظاہر ہے کہ حق یہودیون کی طرف ہے - اور یہہ جو پانی پتی لکہتے ہین کہ حضرت
نے جب یکہا کہ عورتین بعد میرے خراب حال پہرین گی تو یہہ حکم سنا دیا کہ محمد منا جیسا کی

عورتون سی اوسکی پیچھے کوئی نکاح نکرے پہر لکہتے ہین کہ اگر یہہ حکم تعظیماً تہا تو پہلی مستعمل عورتون سی کیون نکاح کیا - مین کہتا ہون کہ یہہ محض تعلیم دشمن انسان سی ہی اگر ذرسی ہی چشم انصاف کہولکر دیکہتے تو روشن ہوجاتا کہ کثرت ازواج مین محض حکمت اور مصلحت خلق الله اور میانہ روی آنحضرت اور فرمانبرداری حکم الہی تہی اسلیے کہ پچیس ۲۵ برس کی عمر مین آنحضرت کی شادی حضرت خدیجہ سی ہوئی بعد اوسکی تخمیناً پانچ سال تک حضرت خدیجہ حیات رہین باآنکہ یہہ عمر جوانی کی تہی صرف ایک ہی بیوی تہی اگر بسبب ضعف کے حد مقرر کرنی ہوتی تو عرصہ مذکور مین بہت سی شادیان کرتے پس عقلاً ثابت ہے کہ جوانی مین ایک زوجہ پر کفایت کرنی اور پچاس برس کی عمر مین کثرت ازواج کا پابند ہونا محض حکمت اور تابعداری حکم الہی تہی - رہا یہہ کہ بسبب ضعف کے آئیندہ نکاح کرنیسی رک گئے اس سے یہہ صاف پایا جاتا ہی کہ چونکہ وہ وقت ایسا تہا کہ بزعم عیسائیون کی اکثر ملک زیر فرمان آنحضرت تہی اور بہت سامال بہی آتا تہا اگر کثرت ازواج ہوائی نفس سی ہوتی تو اس سے اور زیادتی ہوتی اگر آپ یون کہین کہ آئیندہ شادی کرنیسی کیون رکی - کہا جاتا ہے کہ کتب آسمانی سی ثابت ہی کہ خدا کیطرفسی مقبول بندونکو معجزات دیئے جاتی تہے عرصہ دراز سے یہہ کام مفقود ہے کیا اس سی خدا کا عجز اور ضعف ثابت کرسکینگے اگر ایسے احتمالات سی نبی کی نبوت مین آپ خلل کرسکتے تو نبوت مسیح مین بطریق اولی شک ہونگی اسلیے کہ انہون نے عمر تیتیس سال مین کہ عین وقت جوانی ہی شادی نہ کی شاید باعث اوسکا آپ یہہ سمجہتے ہونگی کہ وہ نامرد ہون یا کوئی اور شوق - کہتی ہون یا بسبب محبت عورات خانہ بدوش کی اس سنت انبیاء سی محروم رہی ہون اور چونکہ انبیاء ہمیشہ حیات رہتی ہین نکاح اوس عورت کا جسکا خاوند زندہ ہو دوسری سے درست نہین - دوسرا پیغمبر بسبب تربیت روحانی کے باپکا حکم رکہتی ہین اور ازواج اونکی بجائی والدہ سو مسلمانون مین والدہ سی نکاح کرنا حرام ہے اگرچہ پیشوا آپکی (مثل لوط و سلیمان) بیٹی یا ہمشیرہ سی حاجت روائی کرتے اور

اب بہی شاید ضرورت کی وقت تقلید کری جاتی ہوگی - پہر آگی پانی پتی اس تمام اپنی کارگذاری سی چار نتیجے نکالتے ہین - پہلا یہہ کہ آنحضرت نفس امارہ کی ازحد مطیع تہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر آنحضرت ہوائی نفسانی کی پابند ہوتی تو حالت مقدور یعنی جوانی اور آمدنی مال اور وجود مملکت مین بہت سی نکاح کرتے اور پہر باکرہ عورات سی کیونکہ یہہ اول درجہ ہوائے نفسانی کا ہی اس سی صاف ثابت ہوتا ہی کہ افعال مذکورہ محض مشعر حکمت الہی تہی - دوسرا یہہ کہ آنحضرت اپنی مطلب کے موجب آیت نازل کر لیا کرتے تہی - اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بات صرف ازراہ تعصب ہے - کیونکہ قران مین ہی کہ ایکدفعہ ایک اندہا آنحضرت کی پاس آیا ایسی حالیتمین کہ آپ دنیادار رئیسون کو وعظ کر رہے تہے اوس اندہی نے آپ سی مسئلہ پوچہا آپ نے کچہ توجہ نکی اس باعث سے کہ دنیادارونکو نصیحت کر رہے تہی اوسی وقت آیت نازل ہوئے

عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی یعنے تیوری چڑہائی اور موہنہ موڑا یہہ کہ آیا اوسکی پاس اندہا بہلا صاحب اگر آپ ہوائی نفسانی کی پابند ہوتے تو اس ملامت کو جو خدا کیطرف سی آپ کی حق مین صادر ہوئی تہی ظاہر نکرتے - اور مسیح کیطرف نہین دیکہتے کہ اونکو خدا نی محبت عورات اجنبیہ سی نہ روکا اور نکاح کا حکم نہ دیا شاید خدا جانتا ہوگا کہ انکا کام تو چلجاتا ہی یعنی کہانا اور حوائج پہر ناحق کی تکلیف کیون کیجائی - تیسری اور چوتہی نتیجہ کا ابہی بیان ہو چکا - علاوہ وہ عورتین لوط کی بیٹیون کی طرح نہین بلکہ اونکو محض تابعداری خدا اور رسول منظور تہے اگر دنیا وی حرص اونکی دل مین ہوتی تو وہ طلاق حاصل کر سکتی تہین کیونکہ یہہ تو اونسے کہا ہی گیا تہا اگر تمکو دنیا وی آرائش منظور ہو تو مین تمکو طلاق دیدون چنانچہ پہلے مفصل مذکور ہو چکا - پہر پانی پتی لکہتے ہین **قولہ** بعض علماء محمدیہ کہتی ہین کہ داؤد وغیرہ نے بہت سی جورویں کی ہین اور اوریا کی جورو سی زناہ بہی کیا اور اونکی نبوت نبوت بہی مسلم ہی پہر محمد صاحب پر کیون اعتراض کرتے ہو - جواب یہہ ہی کہ اونکی حرکات ناشائستہ اونکی نبوت مین مخل نہین اور محمد صاحب مین اور اونمین زمین آسمان کا فرق ہی وہ جو

پہلی وجہ یہہ کہ داؤد وغیرہ انبیا تہی اور انبیا کی عدم معصومیت پر جانبین کی کتابین گواہ ہین
اور آیت - لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر - مین جو ذنب بمعنی ترک اولی کرکے تاویل
کیجاتی ہے سراسر تکلف ہی کیونکہ قرانی آیت تو عصمت انبیا پر کوئی نہین پہر وہان ناحق
کا تکلف کیون کیاجاتا ہے جب عصمت انبیا ثابت نہو سکی تو اب ہم کہتی ہین کہ داؤد وغیرہ کے
وہ حرکات یا تو ضرورت شرعی یا خطیات مین داخل ہین اور پہر وہ لپنے گناہ کا اقرار کرکے روتا
ہے - برخلاف محمد صاحب کے کہ وہ کہتی ہین کہ مینے سب کام حسب فرمودہ خدا کئے ہین -
دوسری وجہ یہہ ہے - کہ نبی کے واسطی عصمت تو شرط نہین مگر شفیع کو واسطی شرط ہے کیونکہ
غیر معصوم خود شفیع کا محتاج ہے پس محمد صاحب مدعی شفاعت ہین اگر اونکی حرکات مثل داؤد کی
خطیات مین داخل کئے جاوین تو لازم آویگا کہ وہ شفیع نہین اور یہہ خلاف معروض ہی پس یہہ
نظیر دینا مسلمانون کا باطل ہے **اقول** خدا نکرے کہ آنحضرت کی افعال داؤد مسلمہ عیسائیان
جیسے ہون - کیونکہ آنحضرت نی تو نکاح کرکے صحبت کی وہ صاحب یون ہی مزے اوڑاتے تہے
اور یہہ جو فرمایا کہ نبی معصوم نہین ہوتے اور داؤد نبی تہی پس اونکی حرکات یا تو ضرورت شرعی
یا خطیات مین شمار ہونگے - عصمت انبیا کی ثبوت کی دلایل تفصیلاً مذکور ہوتی ہین -
اول قران مین آیا ہے - لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین - یعنی شیطان نے
کہا کہ مین گمراہ کرونکا اونکو مگر اونہین سے جو تیری بندی مخلص ہین - اس آیت شریف سے
صاف ثابت ہے کہ مخلصین کو شیطان گمراہ نہین کریگا پس اگر یہان مخلصین سے مراد عام
متقی اور پرہیزگار لوگ بہی رکہی جاوین تو بہی انبیاء کا اغوائے شیطان سی بچنا بطریق اولی
ثابت ہوا - گناہ اغوائے شیطان سی ہوتا ہے اور اغوائے شیطان بحق انبیاء ثابت نہین
پس گناہ بہی ثابت نہوا - گناہ ثابت نہوا تو عصمت ثابت ہو گئی - دوئم - قران مین ہے
فاتبعوہ الا فریقاً من المومنین - یعنے تابعداری کی اوس شیطان کی مگر مومنون نے
اب یہان عام مومنین کا اتباع شیطان سے بچنا ثابت ہی جسمین عام مومنین متابعت شیطان

مین نہین ہین تو انبیا جو اخلص المومنین اور افضل المسلمین ہین متابعت شیطان کیون
کرنے لگے جب اتباع شیطان نہین تو عصمت ثابت ہی - سوم - قران مین ہی - الا ان حزب
الشیطان ہم الخاسرون - یعنی شیطان کا گروہ خوار ہوتا ہے - واضح رہی کہ مکلفین دو قسم ہین
ایک گروہ شیطان - دوسرا گروہ رحمان - پرہیزگار لوگ گروہ رحمان ہین - انبیا پرہیزگارون
کے سردار بطریق اولے گروہ رحمان مین داخل ہوئے - چہارم - ابراہیم ؑ اور اسحاق ؑ اور
یعقوب ؑ وغیرہ انبیا کی حقمین آیا ہے - یسارعون فی الخیرات - یعنی تمام نیکیون مین
جلدی کرتے ہین - معرف کرنا لفظ خیرات کا دلالت کرتا ہے تمام نیکیون پر - اور تمام نیکیان
ترک گناہ سے حاصل ہوتے ہین - پس ثابت ہوا کہ انبیا معصوم ہین - پنجم - قرانمین
ہے - وانہم عندنا لمن المصطفین الاخیار - یعنی نبی میرے بندون برگزیدہ اور اخیار ہی
سے ہین - لفظ مصطفین اور اخیار دلالت کرتا ہے عدم صدور گناہ پر - پس ثابت ہوا
کہ نبی معصوم ہین - تمام ہوئے نقلی دلایل - اب عقلی سینئے - اول - اگر انبیا سے صدور
گناہ مانا جائے تو لازم آویگا خلاف احکام الہی - اور انبیا اللہ کی طرفسے ہدایت خلق اللہ
کے واسطے آئے ہین پس جب وہ خود ہی گناہ مین مشغول ہو گئے تو خلق اللہ بنظر اتباع
سنت پیغمبر گناہ مین معروف ہو گئی پس ثابت ہوا کہ انبیاء گناہ کرانے مین نہ ہدایت کے
واسطے حالانکہ یہہ خلاف مفروض ہے - دویم - اگر نبی حالت نبوت مین گناہ کرے
(اور گناہ عام ہے لڑکیون سے زناہ کرنیکو ہی گناہ نہین کہتی بلکہ اور کی ہونیکا ہی یقین
کامل ہے) تو تبلیغ احکام مین درجہ اعتبار سے ساقط ہو جائیگا جب اعتبار جاتا رہا تو
پیروی ہی جاتی رہے جب پیروی نبی کی نہوئی تو خلقت راہ خدا سے محروم رہی - سیوم
اگر انبیاء ہی گناہ کرنے لگین تو انبیاء اور عام خلایق مین تمیز کیونکر ہو گی - چہارم - جو
شخص گناہ پر عذاب ہونے سے واقف ہو کر پہر اوسپر اصرار کرے تو زیادہ مستحق عذاب ہی -
پس یہہ نبوت ٹہری ایک وبال جان ٹہرا فقط اب کتب مروجہ عیسائیان سی عصمت انبیاء

کے دلایل سننے چاہئین - لوقا باب۱ ورس ۶۷ مین ہے کہ حضرت ذکریا بعد پر ہونی روح القدس سے
نبوت کی رو سی کہنے لگی کہ حمد ہی خداوند اسرائیل کے خدا کی جیسا اوسنے اپنے پاک نبیون کی زبانی
جو دنیا کی شروع سی ہوتی آئی کہا انتہے - واضح رہے کہ لفظ پاک گنہگار کے حقمین نہین آتا
پس معلوم ہوا کہ نبی ازروی انجیل بہی معصوم ہین - پہر جناب پطرس صاحب اعمال کی تیسرے
باب کی آیت ۲۱ مین انبیاء کے حقمین فرماتے ہین - ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوس وقت
تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنی سب پاک نبیون کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر
آوین انتہے - پہر کتاب سلاطین اول باب ۱۴ مین داؤد کے حقمین یون آیا کہ داؤد نے سب
کام کئے جس مین مین راضی تہا اور میری سب خدمتین بجا لایا - اور پہر داؤد زبور ۱۸ ورس ۲۱
مین اپنی تعریف کرتے ہین پس یہان سی صاف ثابت ہوا کہ داؤد کی جتنے افعال تہے سب
حسب مرضی خدا تہے اب یا تو یہہ آیت کسی نے پیچہے سے لاحق کردی ہے یا وہ کسی دشمن نے
تہمت لگانیکے واسطے لکہہ رکہا ہے - غرض عبارت لوقا اور سلاطین اول سی صاف ثابت
ہوتا ہے کہ تمام نبی پاک تہے اور اونکی کام بہی سب کے سب پسندیدہ خدا تہی - اور یہہ جو بعض
انبیاء کی نسبت توریت وغیرہ مین لکہا ہے تصرف دینداروں اور بددینون سے ہی علاوہ اسکے ۱۰
اگر اوس تہمت کو داؤد کے حق مین مسلم رکہا جائے اور اوپر یہہ اونکی تعریف جو خداوند تع ۳
کتاب سلاطین اول مین کرتے ہین بجا سمجہی جائے تو لازم آتا ہے کہ اوس زنانی کے زانی
مستحق عذاب نہون کیونکہ اونکی نبی (یعنے داؤد) نے ہی کیا - اور اوسکی تعریف مین خداوند
فرماتے ہین کہ اوسنے وہ کام کئے جنمین مین راضی تہا پس معلوم ہوا کہ وہ زنا بہی مرضی
خدا سے ہوا تہا - اگر حضرت خدا ایسی کام مرضی سے کراتی ہین تو صاحب ہم تو ایسے خدا کو
خدا نہین کہتے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وہی خدا ہون گے جنکو عیسائی لوگ مسیح کا حقیقی باپ
بتلاتے ہین - نعوذ باللہ من ہذالخرافات - اور یہہ جو کہا کہ داؤد کی حرکات یا ضرورت شرع
یا خطیات مین داخل ہین - بہلا صاحب شریعت مین ایسی ضرورت کونسی ہوتی ہے جو نوبت زنا

[illegible]

کے رفع نہین ہوتی سوا اسکے کہ اوسکی کرنے کی واسطے حکم الہی آیا ہو اور تو کوئی ضرورت سمجھہ مین
نہین آسکتی اور جن حرکات کو آپ خطیات مین داخل کرنا چاہتے ہین وہ اصل مین اونکی ذمہ
نہین لگ سکتین کیونکہ سلاطین اول کی عبارت سی صاف معلوم ہوتا ہے کہ داؤد نے کوئی
کام خلاف مرضی خدا نہین کیا - اور لوقا اور پطرس کی عبارت سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ نبی
پاک ہین ان دونو مطلبون اور عقل سلیم کی تطابق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ توریت مین
جو داؤد کی نسبت زنا کرنا لکھا ہے وہ صرف تہمت اور چالاکی دینداروں سی ہے ورنہ پہر وہ فرمان
الہی جو سلاطین اول مین بطور اظہار خوشی کہ داؤد نے سب کام الخ بیان ہوا ہے قابل اخراج
ہو جائیگا اب آپکا اختیار ہے جسکو چاہین نکال ڈالین - اور آپکی دینداری کا یہہ زور و شور کہ
تقلید بدینون اور عدم لحاظ فرمان الہی سی داؤد کو مخطی ٹہرا دیا گیا کہنا ہے - اور یہہ قول
آپکا کہ نبی کے واسطے عصمت شرط نہین دلایل نقلی کتب مسلمہ فریقین - اور دلایل عقلی سی مردود
ہو چکا ہے - جب نبی کی عصمت ثابت ہو چکی تو ہمارے رسول خدا جو شفیع المذنبین ہین اونکے
عصمت بطریق اولے ثابت ہو گئی - پہر پادری لکہتے ہین **قولہ** کہ علماء محمدیہ پردہ پوشی کے
واسطے کہتے ہین کہ یہہ باتین خصائص محمدیہ مین داخل ہین - سو اسکا جواب یہہ ہے کہ جو امور
آدم کی وقت سے آج تک عقل سلیم اور شریعت الہی نے عیوب مین داخل سمجہی ہون اونکو اگر
ہم اپنے شفیع مین پاوین تو اونکو محامد مین کس دلیل سے خیال کرین جس دلیل سے اونکی حق مین
محامد ہونگے اوسی دلیل سے اشرار کی حق مین **اقول** نکاح کرنا اور عورات منکوحہ سے
صحبت کرنا نہ تو کسی شریعت مین معیوب ہی اور نہ عقل کے نزدیک - اور یہہ جو کہا **قولہ** کہ
اگر کثرت ازواج وغیرہ تعیش کی باتین خصائص محمدیہ مین داخل ہین تو خصایص کرشن
یا کہنیا جی اور امرؤالقیس پر کیون طعن کرتے ہو الخ **اقول** یہہ تطابق تو کسی حال مین
ٹہیک نہین ہو سکتا کیونکہ آنحضرت کی سب ازواج منکوحہ تہین - البتہ یون بات بن جاویگی
کہ کرشن یا کہنیا یا امرؤالقیس زنا کی خاصہ ہین تو آپکی داؤد اور لوط کی مطابق اور تعشق عورات

اور کثرت ازواج کی خاصہ مین دونو حقیقی بہائیون یعنی سلیمان و مسیح کی مانند ایک بات
مین کرشن وغیرہ سے آپکو لوط کی فوقیت رہی کہ ان بیچارون نے اپنی لڑکیون سے
زنا نہین کیا تہا برخلاف لوط صاحب کی کہ لڑکیون سے بہی نہ ٹلے نعوذباللہ **قولہ** ان
ایسے خصایص تبلاؤ جیسے مسیح مین تہے - مثلاً ساری عمر کنوارا رہنا - گناہ سے معصوم رہنا
مختارانہ معجزات دکہلانا - لوگونکی گناہ کی خاطر مارا جانا - تین دن بعد گور سے جی اوٹہنا -
جہان کو گناہون سے پاک کرنا - خدا کے دہنے ہاتہ ہمیشہ بیٹہنا - جہان کا انصاف کرنے کو قیامت
کے دن آنا وغیرہ **اقول** کنوارا رہنا اونکا اونکو اصلی کام سے نہین روک سکتا چنانچہ
آپکو انجیل سے معلوم ہی ہے کہ عورات فاحشہ سے اونکا اختلاط رہتا تہا اور نیز اونکا مال ہی
کہاتے تہے اور بعض عورات سے تو بدرجہ کمال محبت رکہتے تہے حتے کہ جدائی تک اونکی گوارا نہ تہی
چنانچہ یہہ تفصیلاً سابق گذر چکا ہے اب باوجود ہونے ان باتون کی کنوارا رہنا اونکا اونکے
حق مین کیونکر مفز سمجہا جاے اور زمانہ حال مین ہزارہا شاہدہ لوگ بیاہ نہین کرتے مگر خدا
اونکے سب لوگ جانتے ہین - اور گناہ سے بہی معصوم رہنا اونکا ثابت نہین - اول تو عورات
فاحشہ اور اجنبیہ سے اختلاط رکہنا کونسا ثواب ہے - علاوہ اسکی وہ خود اچہا ہونیسے انکار کر رہے
ہین (دیکہو متی باب ۱۹ ورس ۱۷) عصمت تو بجائی خود رہی اور مختارانہ معجزات کی نسبت ہی اونکی
طرف بالکل غلط کیونکہ انجیل مین ہے کہ ایکدفعہ آپکو بہوکہہ لگی چنانچہ دفع حاجت کی واسطے انجیر
کی درخت کی پاس گئی اوسپر پہل نہ تہا وہان یہہ نہو سکا کہ اوسکو پہلدار کرین بلکہ برخلاف
اسکی بددعا کی پہر یہودیون سے صلیب کے دینے کی خوف سے چہپتے رہے یہان ہی اپنی آپکو بچانیکا
اختیار نہ ملا وغیرہ ذلک اور لوگونکی گناہون کی خاطر مارا جانا بالکل غلط بلکہ اغلط ہے -
کیونکہ اونکی ماری جانیکو باعث مخالف سب اور ایک آدہ سوا فق ہی دوزخ کو سزاوار ٹہری اور
اوسکا بیان ابحاث ضروری مین ہو چکا ہے شائق اونکو دیکہ لے - تین دنکی بعد گور سے جی
اوٹہنیکا ہی ابطال سابق گذر چکا ہے اور اوسکا کوئی ثبوت نہین ملسکتا - جہان کو گناہون سے

متی باب ۲۱ ورس ۱۹

پاک کرنا بھی پوچ - کیونکہ قطع نظر اور مذاہب کے لوگونکی عیسائی صاحبان کی حرکات کا شمار نہین ہوسکتا - خدا کی دہنے ہاتھ بیٹھنا اور قیامت کو انصاف کرنا اعتقادی بات ہے اوسکا کچھ اعتبار نہین - **دوسرا اعتراض بہشت کی بابت** پانی پتی کہتے ہین

قولہ آنحضرت نے بہشت کی بابت ایسی تعلیم کی ہے کہ عقلاً و نقلاً وہ بیان درست نہین (آگے چند آیات قرانی جنمین بہشت کا ذکر آیا ہے نقل کرکے فرماتے ہین) کہ یہ سب بناوٹ معلوم ہوتی ہے کیونکہ کتب سماوی سے یہ مجازی خوشیین ثابت نہین بلکہ مسیح تو فرماتے ہین کہ وہان عورت نہین ملنے کی بلکہ فرشتونکی طرح رہنا ہوگا ایسا ہی اگلی انبیاء کی کتابون سے پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا دار لوگ جن چیزونکو اس جہان مین پسند کرتے ہین وہ سب کچھ بہشت مین ثابت کیا گیا ہے یہانسے ثابت ہوا کہ جہلا کو ترغیب دیکر اپنے مذہب مین لانا منظور تہا ملخصاً **اقول** واضح رہے کہ ہم قران کا کلام الہی ہونا بخوبی ثابت کر آئے ہین اب اوسکی مضامین کو بناوٹ کہنا محض تعصب سے معلوم ہوتا ہے - اور یہ جو لکہا ہے کہ بہشت کا بیان جو قرا مین درج ہوا ہے خلاف کتب سماوی ہے محض بیہودہ ہے کیونکہ توریت مین تو قیامت کا ذکر تفصیلاً نہین لکہا چہ جائے کہ بہشت کا ذکر ہو رہے انجیل سو اوسمین صرف نفی بیاہ کرنیکی آئی ہے اور کسی مجازی بات کی ہونیکا انکار نہین بلکہ انجیل متی کے باب ۲۶ ورس ۲۹ مین مسیح کا قول یون آیا ہے کہ مین تمسے کہتا ہون کہ انگور کا شیرہ اوس دن تک پہر نہ پیونگا کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت مین نیا نہ پیون - انتہی - دیکہئی یہان مسیح خود انگور کے شیرہ پینے کا جو ایک قسم کی شراب مجازی ہوتی ہے اقرار کرتے ہین اور پہر یہ نہین کہ مسیح اکیلے ہی پینگے بلکہ شاگردونکا ساتھ ہونا بہی ارشاد فرماتے ہین پس جب شراب کا پینا ثابت ہوچکا تو اور مجازی باتون کی نفی کیونکر کیجائے - اور علاوہ اسکے بیاہ کی نفی سے عورات کے ملنے کی نفی نہین نکلتی اور نیز قران کب کہتا ہے کہ وہان پر بہی دنیاوی شادی کی طرح برات وغیرہ رسوم کے ہونگی بلکہ مطلق عورات کے

ملنے کا ذکر ہے اور عقل کے نزدیک بھی یہہ بات محالات سے نہین کیونکہ نفی وجود عورات تو کسی صورت سے نہین ہو سکتی اور اگر یہہ کہا جاے کہ مسیح فرماتے ہین کہ وہان فرشتون کی طرح رہنا ہوگا - تو اسکا مطلب یہہ ہے کہ لوگ فرشتون کیطرح عبادت کرین گے اور پاک اور صاف رہینگے وغیرہ ذلک نہ کہ کل باتون مین اونکی طرح ہونگے کیونکہ مشبہ اور مشبہ بہ ایک سے نہین ہوتی - اور یہہ جو لکھا ہے کہ جہلا کی ترغیب کے واسطے یہہ باتین مقرر کی گئی ہین یہی اعتراض بعینہ موسیٰ و عیسےٰ پر آسکتا ہے - چونکہ بنی اسرائیل فرعون کی ظلم سے نہایت تنگ آئے ہوئے تھے موسےٰ نے مدعی نبوت ہو کر طرح طرح کی اونسے وعدہ کرنے شروع کیئے آخر جب فرعون غرق ہوگیا تو اور بھی مدعی رسالت کا زور ہوا اور قسم قسم کی تحریص شروع کی یعنے اونسے کہا کہ اگر تم خدا کی عبادت کروگی تو مینہ بروقت برسیگا اور مال اور اولاد تمہاری بہت زیادہ ہوگی اور تمکو ایسے زمین کا مالک کیا جائیگا کہ وہان دودہ اور شہد کے نہرین ہونگی علے ہذا القیاس پس وہ بیچارے فرعون کے وقت مین تو ہمیشہ زیردست اور عاجز رہتے تھے اب ان وعدون سے ایک قوم کی قوم متفق ہوگئی - اور جبکو مخالف پایا اوس سے جنگ و جدل کرنا شروع کیا اسیطرح ملک اور ریاستون کے مالک ہوگئے - ایسا ہی حال مسیح صاحب کا کہ جب انہون نے دیکھا کہ شریعت موسوی کی پیروی تو خلقت سے مشکل ہوگی اوسکے تمام احکام منسوخ کر کے ایک آسان شریعت ایجاد کردی اور پولوس مقدس نے تو سب سے اوسکے واسطے یہہ ارشاد فرمایا کہ شریعت کی پیرو جتنے ہین سب لعنتی ہین اور توریت مین جو حلت و حرمت کی تمیز تہے وہ بہی یکقلم موقوف کردی - لیکن باوجود اس آسانی کے پہر بہی مسیح کو کسینے نہ مانا تب انہون نے دو چار مچہوونکو جنہین فاقہ پر فاقہ آتا تہا قبضہ مین کیا اور اونکو طمع دینی شروع کی کہ تمکو بارہ تخت ملینگے اور تم بادشاہ ہوجاؤگے مگر افسوس کہ وہ بیچارے اس وعدہ کی انتظاری ہی مین مکان اصلی مین رونق افروز ہوئے اور سنہ ۳۱۲ مین جب قیصر اپنے مصاحبونکی اغوا سے عیسائی ہوگیا تو اوسکی خاطرداری کی واسطے اکثر

یعنی توریت ۱۲

لوگ جو رضاۓ سلاطین کو رضاۓ الٰہی پر مقدم سمجھتے تھے مسیحی ہو گۓ۔ پھر جب چھٹا تخت نشین تخت
پر بیٹھا تو اوسنے یکدفعہ حکم عام بشدت تمام دیدیا کہ جو کوئی میری قلمرو مین سے عیسائی ہووے
قتل کیا جاوے چنانچہ یہہ حال تواریخ مسلمہ عیسائیان مین مفصل درج ہے +

تیسرا اعتراض جہاد کی بابت

قولہ سورہ تحریم مین ہے۔ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم۔ یعنی اے نبی
جہاد کر کافرون اور منافقون سے اور اونپر سختی کر سابق مین جب مسلمان کمزور تھے تو
یہہ آیت آئی تھی لکم دینکم ولی دین یعنے تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر رہین
یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ جبتک آنحضرت کو طاقت نہ تھی تب تک یہہ عہد تھا کہ ہم تم اپنے
دین پر قایم رہین مگر اب جو طاقت آگئی لڑائی کا حکم جاری کر دیا اس سے ایکطرحکا فریب
معلوم ہوتا ہے علاوہ ازین خود نفس جہاد پر بھی اعتراض ہے کیونکہ یہہ امر دین کی باتون مین
نہایت مکروہ ہے اور اوسکی اجراسے کوئی فایدہ نظر نہین آتا ہان اتنا فایدہ ہے کہ مسلمانون
کو لوٹ کا مال اور پرائی عورتین اور غلام مفت ہاتھ آجایا کرتے ہین اور حضرت کو بھی
پانچوان حصہ لوٹ کے مال سے ملتا تھا یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد صرف اسی طمع پر کیا جاتا تھا
ہم تو جب جانتے کہ خالصۃً للہ یہہ کام ہوتا بعضے مسلمان کہتے ہین کہ موسے داؤد وغیرہ
انبیاء نے بھی جنگ کئے ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اون لوگون نے دنیاوی جنگ کئے اور اون
سے مراد صرف ملک گیری تھی اور نیز خدا کو بھی یہی منظور تھا کہ کنعانیون کے ممالک و اسباب
یہودیونکو دیوے یہہ غرض نہین تھی کہ ایمان لانے پر اونکو چھوڑ دیا جاوے یا جزیہ لیا جاوے
غرض کہ جہاد کی صورت اور ہے اور موسے وغیرہ کی جنگ کی صورت اور ہے ملخصاً **اقول** چونکہ
عیسائی صاحبان اسلام پر جہاد کی بابت صرف تعصب کے راہ سے بہت سے ہفوات اپنی اپنی فکر
کے مطابق کہتے ہین لہذا مناسب معلوم ہوا کہ پہلے بطور مختصر کیفیت جہاد مجوزہ شریعت محمدی
بیان کیجائے۔ واضح رہے کہ اہل اسلام کے ہان کتب احادیث اور فقہ مین جہاد کی صورتین لکھی ہے

لکہا ہی کہ پہلی کفار کو خواہ عربی ہون خواہ عجمی مواعظ حسنہ سنا کر اسلام کیطرف دعوت کیجاے اگر مان گئی تو بہتر نہین تو کفار عرب سی بباعث شدت کفر اور بت پرستی اونکی ایمان یا قتل کے سوا اور کچھ نہ مانا جائی جیسا کہ شریعت موسوی مین بہی بعض خاص قومون کی حق مین سنگساری اور قتل کے سوائی کوئی حکم نہین اور کفار عرب کے سوا جو مشرک ہون اونسی جزیہ اور اطاعت کی درخواست کیجائے اگر قبول ہوگئی تو اونکی مال وجان کو مسلمین کے مال وجان کی طرح جاننا چاہیئے اور اگر دونو صورتون سے کوئی بہی قبول نکرین تو پہر اونسے لڑنا چاہیئے جیسا کہ شریعت موسوی مین بہی اقوام مخصوص کی سوا کی حقیمین احکام ہین پہر شریعت احمدیہ مین لڑکی اور عورت اور اندہی اور دیوانہ اور بوڑہے وغیرہ کو جنسے فساد متصور نہین ہو سکتا مارنیکا حکم نہین جب یہہ بات معلوم ہوچکی تو معترض کی خدشات کا جواب سنیئے -

پہلے وہ فرماتی ہین کہ جبتک اسلام ضعیف تہا قرانی حکم لیئے اپنے دین پر قایم رہنی کا تہا جب کچھ قوت مین آگیا تو لڑائی کا حکم سنا دیا اسکا جواب یہہ ہی کہ علماء محمدی آیات قرانی مین نسخ کے قایل ہین یعنے ایک موقعہ پر ایک حکم آیا دوسری موقعہ پر اوسکی جگہہ اور حکم آگیا اور یہہ بات عین مقتضی انتظام امور شرعیہ ہے مثال اوسکی یون ہے کہ ایک شخص کو اسوقت بخار کی بیماری ہے حکیم صاحب نے بخار کا علاج کیا پہر اوسکو سرسام یا اور کوئی مرض ہوگئی پہر اوسکا دوا کرنا پڑا غرضکہ علاج موافق مرض کے ہوگا نہ ایک ہی دوا کی استعمال کیجایگی سو ایسا ہی خداوند تعالی جو حکیمون کے حکیم ہین موافق مرض گناہ کی علاج بتلاتے ہین اور اوس سے کچھ نقصان لازم نہین آتا - اور یہہ اوعا اونکا کہ جبتک ضعف تہا وہ حکم رہا قوت کے وقت یہہ حکم آیا محض دال بر عداوت ہی کیونکہ لڑائیون کی وقت آنحضرت کا لشکر کب مخالف کی لشکر کے برابر ہوا کرتا تہا اکثر اوقات نصف تک بہی تعداد نہوتی تہی صرف عنایت الہی شامل تہی ہم بڑے حیران ہین کہ باوجود اس بات کی کہ اونحضرات کی کتب مسلمہ نسخ سے مالامال ہین پہر بہی قران پر طعن کیئی جاتے ہین چنانچہ بطور مشت نمونہ از خروارے ایک حوالہ انجیل متی باب ۵ درس ۹ پر کفایت کیجاتی ہے اور وہ یہہ ہی

کہ مسیح اپنے شاگردون کو فرماتی ہین کہ تمنے اسرائیل کے کہوی ہوئی بہیڑون کی سوا اور کسیکی پاس نجانا
اور اونکے سوا اور کسیکو وعظ نہ سنانا - اب اس زمانہ مین اس آیت کی تعمیل دیکہنی چاہیے جب اس
خلاف کا باعث استفسار کیا گیا تو یعقوب کے نامہ کا حوالہ سنا دیا کہ اوسمین ہی کہ تمام دنیا کو منادی
کرو کجا خاص بنی اسرائیل کی قوم اور کجا تمام دنیا کو منادی کرنا اب ہم پوچہتی ہین کہ اسکا نام نسخ
نہین تو اور اس تغیر وتبدل کا کیا نام ہی - پہر جو فرمایا کہ اسکا فایدہ سوائی حصول مال لوٹ اور
عورات وغیرہ کی کچہ نہین - مین کہتا ہون کہ اگر اسکا کچہ فایدہ نہوتا تو خداوند تعم بائبل مین کیون
ہمیشہ وہ فرماتا اور اسکی فایدہ سی منکر ہونا کلام الہی سی انکار کرنا ہی اور فایدہ حصول مال لوٹ
اور عورات وغیرہ کو مستثنے کرنا محض وسواس ملحدانہ اور خیال نامنصفانہ ہی کیونکہ کتاب شمار
باب ۳۱ ورس مین ہی انہون نے مدیانیون سی لڑائی کی جیسا خدا نے موسی کو فرمایا تہا اور سارے مردون
کو قتل کیا (۷) اور انہون نے ان مقتولون کے سوا اوی اور رقیم اور صور اور حور اور رابع جو مدیان
کے پانچ بادشاہ تہی انہین جان سی مارا اور بعور کی بیٹی باجام کو بہی تلوار سی قتل کیا (۸) اور
بنی اسرائیل نے مدیان کی رنڈیون اور بچونکو اسیر کیا اور اونکی مویشی اور چارپائی اور مال اور اسباب
سب کچہ لوٹ لیا (۱۰) اور اونکی ساری بستیون اور گہرون اور محلونکو پہونکدیا (۱۱) اور انہون
نے ساری غنیمت اور سارے اسیر اور انسان اور حیوان سب لئے (۱۲) اور موسی پاس قیدی اور
غنیمت اور لوٹ لائے (الی قولہ) (۱۴) موسی اونپر غصہ ہوا اور اونکو کہا کہ تمنے سب رنڈیون کو
جیتا رکہا (الی قولہ) (۱۷) سو ان بچون کو جتنے لڑکے ہین سب قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو
مرد کے ساتہہ سونا جانتی ہے جانسے مارو (۱۸) لیکن وہ لڑکیان جو مرد کے ساتہہ سونا نہین جانتین
ہین اپنے لئے رہنے دو - انتہے - اب ذرا بنظر انصاف ملاحظہ فرمایئے اور مونہہ گریبان مین ڈالکر
شرم کو دکہلایئے کہ جناب نے قطع نظر اور باتون سی جو عورت کہ مرد کے ساتہہ سونا جانتی ہو اونکو
خیال ہی مین نہین لاتے اور مار دینے کا حکم فرماتے ہین مگر لڑکیونکو جو ابہی تک ہم بستری سے
ناواقف ہین رکہنے کو ارشاد فرماتی ہین اور نقل عبارت مذکورہ سی یہہ بہی ظاہر ہے کہ موسی نجو

۲/ وہ بچارے انجیل نہین
نہین زبان مین شخص
اور بائبل مین
فرق بہت ہین

فرمان الہی لڑتے تھے اور مال غنیمت جس قسم کا ہاتھہ آتا نہ چھوڑتے تھے اور پھر وہ مال محاربین پر
تقسیم کیا جاتا تھا اور یہہ جو آپ بطور پیش بندی فرماتے ہین کہ موسےٰ وغیرہ نے دنیاوی
جنگ کیئے ہین اونکی غرض ملک گیری تھی اور خدا کو بھی یہی منظور تھا کہ کنعانیونکا مال و اسباب
یہودیون کو دیوے یہہ معاملہ تو ایسے ہے جیسے غضب الہی کسی خاص فرقہ یا خاص شہر پر آتا ہے
انتہے ۔ بالکل واہیات ہے اول تو آپ فرمایئے کہ ان قومون سے موسےٰ کو لڑنیکا حکم خدا نے کیون
دیا آیا اس جہت سے کہ وے موسےٰ پر ایمان نہ لاتے تھے یا کسی اور وجہ کے باعث اگر پہلے بات ہے تو
ہمارا مطلب ثابت ہے کیونکہ محمدی معاملہ کے بھی یہی معنے ہین اور اگر اور صورت ہے تو وہ بتلایئے
کہ بغیر جریان تلوار کے پوری نہین ہوسکتے تھے علاوہ ازین یہان دنیاوی جنگ سے کون جنگ مراد ہے
اگر اس اصطلاح کی یہہ معنے ہین کہ جیسے اور دنیاوی بادشاہ بطمع جمع مال و ملک لڑتے ہین اوسیطرح
موسےٰ لڑتے تھے تو یہہ سراسر لغو اور پوچ ہے کیونکہ دنیاوی بادشاہونکو لڑائی کیلئے حکم
خدا تو نہین آیا کرتا اور نہ لڑنا اونکا خاص کافرون سے ہے بلکہ جدہر موقعہ دیکھہ پایا لڑنا شروع
کیا برخلاف موسےٰ کے کہ وہ حکم خدا سے لڑتے تھے اور اگر یہہ مراد ہے کہ اگرچہ موسےٰ حسب فرمودہ
خدا مقاتلہ کرتے تھے اور پھر خاص کافرون سے مگر اسکا نام ضرور دنیاوی جنگ ہے تو یہہ
تحکم ہے ہم نہین مانتے پادری کلارک کو سنا کر اونکا دل خوش کرین کیونکہ فرمودہ خدا کو
جانے ہے معاملہ دنیاوی مین ہو دنیاوی کام نہین کہا جاتا بلکہ دینی شمار کیا جاتا ہے آپکے معتبر مفسر
بارنس صاحب بھی موسےٰ کی اسبابمین تعریف کرتے ہین چنانچہ اپنی تفسیر کی جلد سوم صفحہ ۲۷ مین جسکا
خلاصہ یہہ ہے فرماتے ہین کہ موسےٰ کو اس جنگ کرنے مین کوئی دنیاوی لالچ یا شان و شوکت
حاصل کرنیکا طمع نہ تہا بلکہ وہ آسمانی فضل کا امیدوار تہا پہر اوسی جلد کے صفحہ ۲۹۲ مین ہے کہ
یہہ طاقت اور بہادری جو کہ موسےٰ نے خدا کے دشمنون کی ساتہہ لڑنیمین کی ہے ظاہر کرتی ہے
کہ وہ بہت پختہ ایماندار تہا ۔ انتہے اب آپکے مفسر صاحب تو فرماتے ہین کہ موسےٰ کو کوئی دنیاوی
لالچ یا شان و شوکت منظور نہ تہا آپ کہتے ہین کہ دنیاوی جنگ تہا اب یا تو مفسر صاحب جالت

نشہ مین ذہار ہے ہین یا آپ فنڈر کی تقلید کو خواہ کیسی غلط ہو اپنا ایمان سمجہے ہین علاوہ
اسکی پولوس مقدس نامہ عبرانیان باب ۱۱ ورس ۳۲ مین اون انبیاء کی جنہون نے حسب فرمودہ خدا
محاربہ کیا تعریف کرتے ہین اور اگر آپ کی کہنے کے موجب یہہ مقاتلہ کسی خاص فرقہ کی حق مین مثل
عذاب قوم لوط شمار کیا جاوے تو چاہیے تہا کہ بنی اسرائیل مثل ملائکہ کی بالکل ضرر سے بچے رہتے
حالانکہ یوشع باب ۷ ورس ۴ مین ہے چنانچہ لوگون مین سے تین ہزار کیقدر مرد چڑہ گئے اور عی کی
لوگون سے بہاگ آئے (۵) اور عی والون نے اونمین سے چہتیس آدمی مارے کہ وے دروازے کے
مقابل سے لیکر سبریم تک انہین رگیدے آئے انہون نے اوترتے وقت انہین مارا لوگون کے دل
پگہل گئے اور پانی سے ہو گئے (۶) تب یوشع اور سارے اسرائیلی مشائخ نے اپنے کپڑے پہاڑے
اور یہوا کے صندوق شہادت کے آگے شام تک اوندہے پڑے رہے اور اپنے سرون پر خاک اوڑائی
اور قول آپکا کہ یہہ غرض نہ تہی کہ اگر وہ ایمان لاوین تو چہوڑ دو اور جو نہ لاوین اور زکوۃ
بہی نہ دیوین تو قتل کرو محض تعصب اور ہٹ دہرمی سے ہے کیونکہ یشوع کی پہلی کتاب باب اول
ورس ۱ مین ہے جو کوئی کہ تیرے حکم کی مخالفت کرے اور تیری ساری باتون کا جو تو اوسے
فرماوے نہ شنوا ہو مار ڈالا جائے - انتہی - اور کتاب تثنیہ باب ۲۰ ورس ۱۰ مین ہے اور جب تو قتال
کے لئے کسی شہر کے نزدیک ہو تو پہلے صلح کا پیغام کر (۱۱) تب یون ہوگا کہ اگر انہون نے صلح قبول
کی اور دروازے کہولدیے تو ساری خلق جو اوس شہر مین ہے تیری خراج گذار ہوگی اور تیری
خدمت کرے گی - انتہے - اب یہہ قول آپکا کہ کنعانیون پر غضب الہی بنی اسرائیل کے ذریعہ سے
بہیجا گیا تہا اگر وہ ایمان لاوین تو بہی مارے جاوین اور جو نہ لاوین تو بہی مارے جاوین کیسے
حالتین معاف نہین ہو سکتے الخ کیا باطل ہو گیا نہین معلوم کہ اپنے ابتک سارے توریت کو بہی
پڑہی ہے یا نہین اگر پڑہی ہوتی تو ایسی چشم پوشی نکرتے اصل تو یہہ ہے کہ آپ معذور ہین
مثل مشہور ہے - جسکا کہاوے اوسیکا گاوے - چونکہ فنڈر صاحب نے میزان مین بعینہ یہی تقریر
لکہی ہے آپنے بہی وہی لکہدی آگا پیچہا کچہ بہی نہ سوچا بے ڈہرک اوسکی نقل کردی -

غرض منصف کو چاہیئے کہ غور سے دیکھے آیا موسے کا معاملہ آنحضرت جیسا ہی یا نہین فقط

چوتہا اعتراض

قولہ ساری تعلیم محمدی مجازی تعلیم ہے روحانی بات کوئی بہی انہون نے تعلیم نہین کی اگر کوئی تعلیم روحانی قران مین ہو تو مسلمان لوگ ہمکو تبلائین ہمنے تو سارا قران دیکہا تمام جسمانی تعلیم ہے مثلاً کعبہ کا حج صفا مروہ کی درمیان دوڑنا وغیرہ غسل کو عبادت جاننا۔ الفاظ پرستی کرنا وغیرہ بعضے بت پرستون کی مذہب کی ہین اور بعضی شریعت موسوی کی جو کہ موقت تہی اور مسیح نے اوسکی تکمیل کرکے اوسنے آزاد کیا (الی قولہ) بخوف طوالت اس فصل مین بطور نمونہ تہوڑا سا لکہا جواب الجواب مین اچہی تشریح کیجائے گی انشاءاللہ تعالی ملخصاً **اقول** ہان صاحب اگر تعلیم روحانی آپکی نزدیک یہی ہے کہ خدا تین ماننے چاہئین اور مسیح کو خدا کا بیٹا اور نبی بہی کہنا چاہیئے اور پہر اوسکا صلیب دیا جانا تمام خلقت کے گناہونکی عوض سچ جاننا چاہیئے اور نیز انبیاء سابقین کو چور اور ڈاکو بہی کہنا چاہیئے اور جناب پولوس مقدس کی تابعداری کرکے خلایق عامہ کو جسطرح ہوسکے فریب سے یا بیدینی سے بے شریعتی سے اپنی دین مین لانا واجبات سے اعتبار کرنا چاہیئے اور حلت حرمت اشیاء مین تمیز کرنیکی کچہہ ضرورت نہین بلکہ جس چیز کے کہانیکو دل چاہے نوش کرلینی چاہیئے اور شراب اور روٹی کا ٹکڑا اوسکو خون مسیح سمجہکر عفو جرائم کی واسطی پینا چاہیئے۔ تو صاحب ایسی روحانی تعلیم ہماری قران مین نہین اور ہم تو اوسکو دور سے سلام کرتے ہین معاذاللہ عجب اعتقاد ہے کہ ایسے ہفوات کا نام تعلیم روحانی رکہا ہے اور اگر دل مین یہہ سمایا ہوا ہے کہ انجیل مین جو نصیحت کی باتین ہین وہ تعلیم روحانی ہے تو یہان ہم اتنا پوچہینگے کہ آیا وہ نصیحات توریت مین بہی پائی جاتی ہین یا نہین اگر پائی جاتی ہین تو پہر وہ تعلیم انجیلی نہین گنی جائے گی اور اگر نہین تو ثابت کرو کہ کونسی نصیحت ہے جو توریت مین نہین ملتی اور نیز وہ کسی جوسی یا حکیم نے نصیحت

نہ کی ہو یہہ جدا تعلیم انجیلی توریت مین بہی نہین باقی سب انجیل کی باتین توریت سی لی ہوئی ہین۔ نہین معلوم کہ یہہ تحریر آپکی کس وقت کی ہے ایسا سمجہا جاتا ہی کہ اوس وقت پادری کلارک صاحب سر پر کہڑی ہونگی اونکی نمک کا حق اونکی سامہنے خوب ہی ادا کیا۔ بی وہ ٹرک لکہہ مارا کہ ہمکو قران سی تعلیم روحانی نہین ملتی۔ حضرت سلامت اگر آپ قران بہی انہین آنکہون سے ملاحظہ فرماوین جنسے انجیل دیکہتی ہین تو امید ہی کہ آپکو انجیل کے نسبت قران سے صدہا درجہ اچہی روحانی تعلیم ملے مگر قران کے دیکہنے کے وقت تو آپ ظاہر و باطن کی آنکہین بند کر لیتے ہین پہر کیون تعلیم روحانی ملنی لگی خیر اگر آپکو شوق ہو تو کتاب ابحاث ضروری کی صفحہ ۸۴ کو دیکہئی وہان مینے چند آیتین نمونہ کی طور پر لکہی ہین شاید خداوند تعالیٰ آپکو ہدایت کر دی۔ علاوہ اسکی علیحدہ ایک اور کتاب مسمی بہ احسن الدلیل فی ترجیح القران علی الانجیل مفصل اسبابہین تیار ہو رہی ہے۔ اور جو پر اعتراض کرکے جوابنے فرمایا کہ ہمین بعض باتین بت پرستونکی سی ہین اور بعض شریعت موسوی کی جو کہ سو وقت تہین اور مسیح نی اونکی تکمیل کرکے جہان کو اونسے آزاد کیا تہے۔ افسوس کہ تشریح نہ فرمائی کہ بت پرستون کی کونسے ہین اور شریعت موسوی کی کونسی ہین۔ اور اس تکمیل کے معنے آپکی نزدیک کیا ہین۔ کیونکہ تکمیل کے معنے ایک چیز ناتیار کو پوری تیار کرنا پس کیا وہ باتین پوری نہ تہین اور مسیح نے اونمین کچہ بڑہا کر انہین پورا کر دیا۔ اور پہر جہان کو آزاد کرنا کیا معنے رکہتا ہے آیا جو باتین مسیح نے کین وہ اب مسیحی لوگ نہین کرتے یا کچہ اور مطلب ہے اگر پہلے بات ہے تو بالکل لغو ہے اور اگر اور ہی مطلب ہے تو بیان فرمایئے جواب دیا جاویگا پس جب معجزات بہی ثابت ہو چکے اور بشارات کا ثبوت بہی کامل ہو چکا اور پیشگوئیونکا بہی صحیح طور سے وقوع مین آنا با دلائل بیان کیا گیا اور تعلیم کی بہی افضلیت ظاہر کر دی گئی اور عصمت وغیرہ بہی مدلل ہو چکی تو بموجب ادعائے پادری صاحب کے نبوت آنحضرت کی ثابت۔ جب نبوت ثابت ہو چکی تو قول و فعل آپکا ہماری واسطے برہان قاطع ہو چکا پس قول آنحضرت کا

کرینگی قیامت کو شفاعت کرونگا بہت صحیح اور درست ہوا - فہو المطلوب +

فصل ہشتم تحقیق الایمان کی دوسرے بابکی تمہید کے جواب مین

قولہ - باب دویم اس امر کی بیان مین کہ آیا دین عیسائی من جانب اللہ ہے یا نہین
اور ہے تو کونسی دلیلونسی واضح ہو کہ پہلے وہی چار علامتین دیکھنی چاہئین بعد اوسکی اور خصوصیات
جو اس مذہب کی حق ہونیکی دلیل ہین اور اسمین پائی جاتی ہین بیان کیجائینگی - **اقول** الحمد
کہ آپنے اس امر کا سرانجام اپنے ذمہ لیا لیکن اب شرط یہ ہے کہ پورا پورا ثبوت ہو کیونکہ اس امر مین صدہا عیسائی
پونہچنے کے وقت دم بخود ہوے بعضے تو بالکل اور بعضے کچھ ادہر ادہر کی ژٹل جسکا سر نہ پیر ہو ملا کر
دفع الوقتی کی غرض سے کل کا وعدہ کرکے تشریف فرما ہوئے مجھے تو امید نہین کہ آپ بھی اونسے بڑہکر
مگر شاید سنجلہ کوئی کلام معقول آپ پیش کیجئے اور ہمارے نزدیک بھی پہلے انہین چارون علامتونکو دیکھنا
چاہیئے سو واضح ہو کہ بشارات مسیح کا حال تو آنحضرت کی بشارات کی اور پیشگوئیونکا بیتین گزرتے وقت
اور ایک دو معجزات کا بطور نمونہ ضمناً بندہ نے اوسی جگہ تفصیلاً لکھدیا ان تینونمین سے تو کوئی بھی مسیح
مین نہین پائی جاتی ناحق عیسائیونکی ہٹ ہین کیونکہ ایک باتکا بھی ثبوت نہین ہے آپ بھی اون
مقامونکو ملاحظہ فرماکر غور اور انصاف فرمائیے کہ مسیح کی حقمین کسی باتکا بھی ثبوت ہو سکتا ہے - رہی
تعلیم سو اوسکی بابت جو کچھ آپنے لکھا ہے اوسکی بھی ابھی قلعی کہل جاتی ہے - جاننا چاہئے کہ ہمارا بکی پہلی فصل
کی ابتدا مین جسمین مسیحی معجزات کا ذکر ہے بانی یہ فرماتے ہین **قولہ** حضرت عیسی کے معجزات کا اگرچہ
اہل اسلام انکار نہین کر سکتے کیونکہ قرآن کو معجزات عیسوی سے ہی رونق دیگئی ہے تو بھی بعض معجزات
کا ذکر کرنا ضروریات سے ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ یہ معجزات نصوص سے ثابت ہین آیات سے کہ اشتراکات
ثابت نہین اور نہ اونکی وقوع مین مفسرین کا اختلاف ہے **اقول** اہل اسلام مسیح بیشک محمد صاحب
کے معجزات کا انکار نہین کرتے اور بیشک اونکی معجزات قرآن مین ہین انکو کیا بلکہ سب انبیا کی معجزات
کا ذکر قرآن مین ہے لیکن اوس مسیح کے جسکو آپ لوگ خدا کا بیٹا بتلاتے ہین اور یوسف نجار کا بیٹا بھی اور

لحاظ سی کہا جا سکتا ہی کہ اوسکی والدہ مسمات مریم کی نسبت یوسف نجار سی ہوئی تہی چنانچہ مریم کی
گہر مین یوسف سی اور اولاد بہی ہوئی اس مسیح کا قرآن مین نام ونشان بہی نہین - اور معجزات مسیح کا
نصوص یا آیات مشترکات سی ثابت ہونا یا مفسرین کا وقوع اوسکی مین اختلاف ہونا یہہ سب باتین
ہم تفصیلاً سابق ذکر کر آئی ہین **قولہ** یہہ معجزات رسولان برحق یعنی حواریون کی تحریر سے
ثابت ہین جو کہ اونہون نی اپنے حین حیات ہی مین منتشر کردی تہین اور خود بہی اونکی اصلاح کیواسطے
سفر کرتے پہرتی تہے چنانچہ قرآن مین سورہ یس کی اندر اونکی رسالت اور سفر کا ذکر آیا - وضرب لہم
مثلاً اصحاب القریۃ اذ جاءہا المرسلون اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا بثالث فقالوا انا
الیکم مرسلون یعنے بیان کر واسطی اونکی بات گاؤن والونکی جب کہ وہان گئی رسول جبکہ بہیجے
ہمنی اونکی پاس دو رسول تو جہٹلایا اونہون نی اونکو پس تقویت کی ہمنی اونکی تیسرا رسول
بہیجکر پس کہا اونہون نی کہ ہم تمہاری طرف بہیجے گئے ہین - مفسرین لکہتے ہین کہ یہہ یوحنا و شمعون
وغیرہ تہی - انتہے - **اقول** سورہ یٰس کی آیت سی تہی وغیرہ کی رسالت ہرگز ثابت نہین ہوتے
آپنی محض ناواقفیت کی باعث سی اسکو نقل کردیا ہی اگر آپ کہین کہ یہان ارسال کی نسبت
پروردگار کیطرف ہی اسواسطے اونکا رسول احد ہونا ثابت ہی تو یہہ محض غلطی کی راہ سی ہے
کیونکہ پروردگار نے پیغمبر کی بزرگی کی باعث اوسکی فعل کی نسبت اپنی طرف کی ہی نہ یہہ کہ ارسال
خود فعل پروردگار ہی اور ایسا قرآن مین ہر جگہ ہی آیا ہی چنانچہ آیت وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ
رمی میں دیکہیئے کہ رمی فعل آنحضرت تہا اوسکی نفی کرکے پروردگار نی اپنی طرف اوسکی نسبت کی
اور اگر آپ کہین کہ تفسیر بیضاوی مین صراحتاً شمعون کا نام لکہا ہی - تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ شمعون بہت سی ہین تخصیص کہان سی ثابت ہوگی - اور اگر بفرض محال اونکی رسالت
مانی بہی جاوی تو مسیح کا خاتم النبیین ہونا باطل ہوجائیگا - غرض ہمارے قرآن مین نہ تو
مسیح بن یوسف نجار کا ذکر ہے اور نہ اوسکی چیلون متی و لوقا و مرقس وغیرہ کا یہہ صرف
پادری صاحب نی اپنی تسلی کیلئے لکہدیا ہی - اب تعلیم مسیحی کا فیصلہ کرنا چاہیئے -

فصل نہم تحقیق الایمان کے دوسرے باب کے چوتہی فصل کے جواب مین

قولہ ـ مسیح کی تعلیم ایسی عمدہ اور پاک ہے کہ کسی بشر مین طاقت نہین جو ایسی عمدہ تعلیم دے سکے **اقول**
اگر اس تعلیم سے مراد تثلیث و کفارہ ہین تو حقیقت مین ایسی تعلیم طاقت بشری سے خارج ہے اور خداوند تعالیٰ کو بہی
تعلیم سر مسیحیہ منظور نہین ہی ہرگز کیونکہ خداوند تعالیٰ نے پیدایش مخلوق سے لیکر آجتک کسی پیغمبر یا نبی کی معرفت خلقت کو ایسے
اچہی تعلیم کی ہدایت نکی اگر منظور ہوتا تو ایسی عمدہ تعلیم کسی نبی کی معرفت ضرور خلقت کو تبلاتا اسواسطے کہ خداوند تعالیٰ کی
مرضی اپنی مخلوق کو عمدہ تعلیم سکہلانے کی ہی ضرور کبہی مخفی نرکہتا **قولہ** چنانچہ ان انجیل کے پڑہنے والونپر جنہونے کشادہ تعلیم
پائی ہی یہہ مطلب خوب ظاہر ہی ہان تنگ تعلیم یافتہ لوگ انجیل کو نہین سمجہتے مگر وہ معذور ہین **اقول** یہہ ہمبہی یون سمجہتے تہی
چنانچہ ان انجیل کے پڑہنے والونپر جنہونے پولوس کے خطونکو اچہی طرح پڑہ لیا یہہ مطلب خوب ظاہر ہی ہان جنہونے اون
نامونکو نہین پڑہا انجیل کو نہین سمجہتے کیونکہ انسانکو پیروی توریت سے دینی ناموس فراغت بخش ہین اور رفتہ رفتہ اعمال
اہل شرع بکل اشیاء ہی مین ہے ملتا ہی اور کفارہ کا بیان ہی جسکی تسلیم سے عقلا پہر کسی نتیجہ کے کرنیکی ضرورت نہین ہتی انہین نامجات
مین تفصیلاً ہے حقیقت مین آپکو خوب ہی کشادہ تعلیم ہے کسیطرفسے کسی امر کی بندش ہی نہی **قولہ** اور بعض تعلیم انجیل پر
جو لوگ اعتراض کرتے ہین اسکا باعث نادانی اور جہالت ہے کیونکہ بحث سے خارج ہین اونہین عقل کو دخل دینا حماقت ہی ہے یعنے
متشابہات پر اعتراض کرتے ہین حالانکہ قرآن مین بہی متشابہات ہین جب وہ لوگ اونکا کچہہ جواب نہین دیسکتے تو چاہیے کہ انجیل
کے متشابہات پر بہی اعتراض نکرین **اقول** جب یہہ باتین بحث سے خارج تہین تو اونکو مقام بحث مین کیون لکہا ہے
بلکہ وہ مسیحی تعلیم جو داخل بحث ہی بیان کرنی مناسب تہی اور یہہ جو فرمایا کہ یہہ متشابہات مین سے ہے بہلا صاحب یہ کس منہ
سے یہہ بات فرمائی امر تثلیث و الوہیت مسیح مین تو بڑا استفسار امتیاز نبی و رسول آپ فرماتے ہین کہ ہمارے ہان نہین کچہہ فرق
اگرچہ اہل اسلام مین ہی مگر ہم اونکی اصطلاحات کے پابند نہین ہین ہماری اصطلاحات جدا ہین ـ متشابہات بہی تو اصطلاح
اہل اسلام مین اسکا آپکو پابند ہونا کچہہ ضرور نہین ہان اگر آپ بہی کسی ہمل کی کتاب سے اس لفظ کا ترجمہ ہمکو دکہلاتے
تو بیشک قابل تسلیم ورنہ قابل سماعت بہی نہین ـ علاوہ ازین تثلیث اور کفارہ تو احکام ہین اور احکام ہی سے موقوف
علیہ نجات ـ اور قرآن مین احکام جتنے ہین سب محکمات ہین کوئی بہی متشابہات سے نہین پہر کیا تعلق کیونکہ ٹہیک بیٹہے گا اور
حقیقت مین جو حکم متشابہ ہو وہ اوسکا نام حکم کب ہوگا **قولہ** مسیح کی تعلیم کے مسائل ہین پر اہل اسلام اعتراض کرتے

ہین اور نہین ہے ایک تثلیث ہی اسکو نہایت نامعقول بات خیال کرتے ہین اسلئے اسکی بابت چند سطرونکا
لکھنا ضرور ہوا **اقول** تثلیث کو صرف مسلمان ہی نامعقول نہین کہتے بلکہ یہودی اور اکثر فرقے عیسائیونکے اس عقیدہ
کو نامعقول سمجھتے ہین صرف بیچارے مسلمانونکا کیا ذمہ اور حقیقت مین وہ لوگ ان باتون پرستی پر ہین کیونکہ خود مسیحی
لوگ اوسکے سمجھنے سے عاجز ہین اور صاف صاف کہدیتے ہین کہ ہمکو اس مسئلہ کی کچھ سمجھہ نہین آتی چنانچہ بڑے متعصب عیسائی
پادری فنڈر صاحب جنکو اس زمانہ کی مسیحی مجتہد مذہب عیسوی سمجھتے ہین صدہا جگہ اپنی تصنیفات مین مثل میزان الحق
ومفتاح الاسرار وغیرہ مین اقرار کرچکے ہین کہ اس مسئلہ کی سمجھ سے ہماری عقل قاصر اور عاجز ہے۔ اور خود مسیح نے
اسکی کچھ تصریح نہین کی چنانچہ پادری مذکور کتاب حل الاشکال کے دوسرے باب مین فرماتے ہین۔ اور علاقہ جو مسیح مین
فیمابین الوہیت وانسانیت قرار پایا ہے نہ حلول کے قسم سے ہے نہ اتحاد کی بلکہ وہ ایک علاقہ خاص ہے جسکی ماہیت اسرار
الٰہی ہوکر عقل کے درک اور دریافت سے باہر اور معدوم الدرک کے قبیلے سے ہے۔ اور عبداللہ سرفراز کو چوتھے سوال کے جواب
لکھتے ہین۔ ہم اس علاقہ کی کم وکیف کی بابت جو اونمین ہے [illegible] کچھ نہین کہہ سکتے اسلئے یہہ بھید انجیل مین بیان نہین ہوا
پھر چھٹے سوال کے جواب مین لکھتے ہین وہ علاقہ جو باپ بیٹے روح القدس کے درمیان ہے اور پھر اوس علاقہ کی ماہیت جو مسیح مین
الوہیت وانسانیت کی درمیان ہے انجیل مین بیان نہین ہوئی۔ اور بھی بہت جگہ ایسی ہی تقریر لکھی ہے جسکا بیان
تحریر کرنا ضرور نہین ہے علاوہ اسکی بناوٹی عالم عیسائیونکی بانی پی صاحب خود لکھتے ہین **قولہ** واضح ہو کہ انجیل مین تثلیث
جو اسرار الٰہی مین ایک سر ہے اسطرح پر بڑھ کر ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک مین تین اور تین مین ایک یہہ بات آدمی کی سمجھ سے باہر ہے
اگرچہ عقل انسانی اسکو سمجھ نہین سکتی پر عقل بھی نہین کہتی کہ یہہ بات ناممکن ہو **اقول** ساری تقریر وہی فنڈر
کی تحریر کا خلاصہ ہے لیکن [illegible] جتلا دیا مگر بالکل واہیات ہے کیونکہ جب تثلیث کو عقل ناممکن نہین کہہ سکتی تو ترجیح [illegible]
تقدیس کی واسطے کونسا امر مانع ہے اور وجہ موجہ درباب ترجیح تثلیث کیا ہے حالانکہ اوسکی ماہیت نہ تو انجیل بیان
کر سکتی ہے اور نہ کوئی پادری بلکہ برخلاف اسکے حکما اور اکثر اہل مذاہب اس امر کو قبیح سمجھتے ہین **قولہ** جیسے کہ وحدت
جسپر اہل اسلام نازان ہین کسی بشر کی عقل مین نہین آسکتی اور نہ کوئی مسلمان آجتک اسکو سمجھا ہے **اقول**
صرف اہل اسلام ہی اس وحدت پر نازان نہین ہین بلکہ اسبات مین صدہا حکیم اور اور مذاہب والے خصوصاً توحید کے ماننے
والے بھی مسلمانونکے ساتھ شریک ہین اگر نہ سمجھنے کی تہمت اسواسطے ہے کہ اونہون نے خدا کیواسطے کوئی جزو بجہ

مقر نہین کیا تو حقیقت مین وہ ابہی تک وحدت سے ناواقف ہین نہ مسلمانونکی ہن کلام الہی مین آچکا ہے

قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد - یعنی کہدے یا رسول اللہ اللہ ایک ہے - اور اللہ پاک ہے نہ کسیکو اوسنے جنا ہے اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے - اور کوئی اوسکا شریک نہین - پس ثبوت وحدت اسکے واسطے تو یہہ سورہ کافی وشافی ہے **قولہ** اگر مسلمان ہمکو وحدت کے معنے سمجہا دیتے یا انجیل مین صرف تثلیث کا ذکر ہوتا وحدت کا نہوتا تو عیسائی غیر مسلمان اعتراض کر سکتے تہے **اقول** وحدت کے معنے ہین ایک جاننا - اور یہہ عجب طرح کا استدلال ہے کہ انجیل مین وحدت کا بہی ذکر ہے صرف تثلیث ہی کا بیان نہین اسواسطے تثلیث پر اعتراض نہین آ سکتا اگر یہ بات تسلیم کیا جاے تو بیچارے ہندؤن نے کیا گناہ کیا ہے انکی کتابون مین بہی تو وحدت کا ذکر ہے اگرچہ وہ اور خرافات بہی بلاتے ہین **قولہ** یہی سبب ہے کہ بعض حکما اور انہین نے ذات حیات اور علم کو اصول گردانا ہے اور صوفیہ مین سے بہی بعض جید عالم مثل محی الدین وغیرہ کے اس بات پر متفق تہے اور کہتے تہے کہ ہذہ الثلثة قدیمة **اقول** یہہ بحث اور ہی ہے بہلا ذکر تثلیث اور کجا یہہ بات کہ حکما نے ذات حیات اور علم کو اصول گردانا ہے کیا عقل ٹہکانے ہے یا نہین ادہر اودہر کی باتین بناتے ہو وہی ہم پیشونکا پیشہ آخر یاد پڑا **قولہ** اور اہل شرع مین سے بہی بعض فرقے اہل اسلام تثلیث کا اقرار کرتے تہے چنانچہ غنیة الطالبین مین فرقہ صالحیہ کا قول لکہا ہے - کہ ان قول من قال ثلث ثلثة لیس بکفر - یعنی خدا کی ذاتمین تثلیث کا قایل ہونا کفر نہین **اقول** اہل اسلام مین سے کوئی فرقہ اس عقیدہ کا قایل نہین غنیة الطالبین کا جو حوالہ دیا ہے تقلید سلف کر کے پوری عبارت نقل نہین کی - چنانچہ عبارت یون ہے - ان قول من قال ان اللہ ثالث ثلث ثلثة لیس بکفر وان کان ان یظہر ممن کان کافرا - سبحان اللہ عجب بندہ داری ہے کہ پوری عبارت نقل نہین کیجاتی قطع نظر اس سے آپکو اپنا پانچوان قاعدہ یاد نہین رہا ہوگا ہو اب اسکو دیکہیے - اور قرآن مین ہے - لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثة یعنی البتہ خدا کو تین ماننے والے کافر ہین **قولہ** دوسرا اعتراض مسیح کو خدا کا اکلوتا بیٹا کیون کہتے ہو - جواب - اگلی نبیا مسیح کو اکلوتا بیٹا کہتے آئے ہین اور مسیح خود بہی کہتا ہے کہ مین خدا کا بیٹا ہون - اور مسیح کے افعال مختارانہ اوسکی الوہیت پر دلالت کرتے ہین **اقول** نہ مسیح نے اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہا نہ اگلے نبیون نے اور نہ اوس سے ایسے فعل صادر ہوئے جنسے وہ ابن اللہ سمجہا جاے اعتقادی باتین ہین چنانچہ ابہی ظاہر ہوتا ہے اور اگر کہا جاے کہ انجیل مین بعض جگہہ مسیح کا قول ہے کہ مین خدا کا بیٹا ہون - تو اسکا جواب یہ ہے کہ ویسا ہی اوسنے اپنے

آپکو انسانکا بیٹا ہی تو کہا ہی **قولہ** واضح رہے کہ جیسے یسوع مسیح کو ہم لوگ خدا کامل جانتے ہین ویسے ہی اوسکو انسان کامل بھی جانتے ہین انسانیت کی اعتبار سے وہ آدم — اور الوہیت کی جہت سے ابن اللہ ہے **اقول** ہمارا اور عیسائیون کا اتفاق ہے اسبات مین کہ خدا اور معبود اور مبدء کل کائنات وہی ہے جسکا ہونا ضروری اور واجب ہی اور سب سے بی نیاز ہے اب ہم کہتے ہین کہ جو مبدء کل کائنات ہی اوسکی یہہ شان ہین اول وہ ایسی شے نہین کہ ہونا اوسکا موقوف ہو اوسکی تشخص اور محدود ہونے پر جیسا کہ انسان کہ جبتک جوہر مقید بجسم اور جسم مقید بحیوان اور حیوان مقید بناطق اور ناطق مقید باوضاع واشکال مخصوصہ نہو تب تک یہہ نہین کہہ سکتے کہ کوئی انسان موجود ہے اور جسم کے واسطے محدود ہونا شرط ہی غیر محدود کا پایا جانا محالات سی ہے خداوند تعالی ان قیدون سے پاک ہے دوم وہ مبدء کل ایسا نہین کہ اوسکی ہستی کو سنبھالنے دوسرا بھی اپنی ہستی بیان کر سکے اور وہ کسی مرتبہ مین ٹہک کر رہجاوے اور اوس کے بعد اوسکے کوئی ہو سیوم — وہ معبود ایسا نہین کہ جو چیز ظہور مین آوے کسیوقت ہی اوس سے بینیاز ہو سکے بلکہ ہر وقت مین اوسکا نیازمند ہونا ضروریات سے ہے اور بالفرض بے نیاز ہو بھی تو لامحالہ وہ چیز موجود ہی نہو اور ہستی کا اطلاق اوسپر نہو سکے ہرگاہ یہہ ثابت ہو چکا تو مبدء کل کائنات کوئی شے بھی نہین بن سکتی کیونکہ ہر ایک ہست محدود وغیرہ ہی چنانچہ اشعیا نبی کی زبانی خداوند تعالی اپنی تعریف فرماتے ہین کہ مین اول ہون اور مین آخر ہون اور میرے سوا کوئی نہین یعنی موجود ہو چکے ہین کہ وہ موجود میرے ارادہ کی شان ہی اور استثنا کی چوتھی باب مین ورس ۱۵ سے لیکر ورس [illegible] تک موسی ع خدا کا حکم بنی اسرائیل کو یون فرماتے ہین کہ اب تم خبردار رہو کہ خدا نے تمہارے ساتھہ باتین کین اور تمنے کوئی شکل نہین دیکھی ایسا نہو کہ تم خراب ہو جاؤ اور عبادت کے لئے کوئی کوئی شکل والی چیز مقرر کرو یعنی شکل والی چیز محدود و متناہی ہوتی ہی اور وہ چیز ہے جو مبدء کل ہے اور مبدء کل ایسی چیز نہین ہو سکتا جو متناہی ہو اور استثنا کی ۱۳ باب کا ابتدا مین ہی کہ جو کوئی نبوت کا دعوی کرکے نئی چیز یعنی حادث شکل کو معبود کہے اوسکو جھوٹہا جانیو بلکہ مار ڈالیو اگرچہ بڑی بڑی معجزات دکھلائے مطلب یہ ہے کہ موجود چیز کا وجود مین آنا نہین ہو سکتا مگر محدود و متناہی ہو الغرض اگر یہہ تقریر صحیح ہی تو مسیح کا انسان کامل اور خدا ہونا بالکل غلط اور محالات سی ہے کیونکہ وہ انسانیت کی جہت مین محدود ہے اور اگر یہہ کہا جاوے کہ انسانیت کی جہت سے وہ خدا نہ تھی تو یہہ نہایت ہی قبیح ہے خلاصہ یہہ کہ مسیح کا خدا ہونا کسیطرح سے ثابت نہین ہو سکتا اور بعضے دفعہ پادری جو انجیل یا توریت سے مسیح کی الوہیت کی ثبوت کو حوالہ پیش کرتے ہین اونکا خطا اور غلط فہمی معلوم ہوتی ہے

صاحب نے ازالۃ الاوہام مین ثابت کر دی ہے کوئی عیسائی جو صدق دل سے مقر بہ الوہیت مسیح ہو اوسکی تردید کرے جواب الجواب مین دوبارہ سمجھا دیا جاویگا بعد ضرورت ہمسے ہی سن لیجیے۔ پہلا حوالہ زبور ۱۱۰ آیت اول خداوند نے میرے خداوند کو کہا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو تیرے پانوکی چوکی کرون انتہی۔ یہان لفظ خدا سے مقصود بالذات مسیح کا ہونا کیونکر سمجھا جاتا ہے بفرض محال مانا بھی جاے تو اوسکے دشمن اوسکے پانوکی چوکی کب بنے بلکہ انہون نے تو اوس خدا کو جسنے صرف تعیش دنیا کے واسطے کتنی مصیبتین اوٹھائین یعنے بیچاری مریم کے پیٹ مین بغیر اوسکی خاوندکی اجازت کے آن گہسا اور نو مہینہ تک غم حیض پیتا رہا اور مکان مخصوص کی راہ بدقت تمام برآمد ہوا) تمام عمر ذلیل کیا کبہی آرام نہ لینے دیا ہمیشہ ستاتے رہے اخیر کو جس شہر ان کے ستا اوسکی جان ضایع ہوئی وہ بہی اظہر من الشمس ہے۔ دوسرا حوالہ زبور ۴۵ آیت ۶۔ اسکا حال بشارات مین گذر چکا مشتے نمونہ از خروارے ہمنے بیان کر دیا باقی حوالجات کو بہی انہین پر قیاس کر لیجیے نہین تو ازالۃ الاوہام والی تردید کا جواب دین **قولہ** یہہ کہنا کہ لفظ ابن کس معنے سے استعمال کرتے ہو اسکا جواب یہہ ہے کہ جن معنون سے اہل اسلام ید سمع و بصر کا استعمال خدا پر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ متشابہات ہین اسیطرح عیسائی بہی لفظ ابن کو بحق مسیح بولتے ہین مگر معنے اوسکے نہین جانتے کیونکہ متشابہات سے ہے **قول** عیسائیون نے ہکو ایسی بات کی کسر رکہی خداوند تعالی کیواسطے زوجہ بہی مقرر کرلینی چاہیے تہی صرف تکلیف اتنی بات لکہنے کی کہ یہہ متشابہات سے ہے اور ہمین تو سراسر مسیح کا فایدہ تہا کہ وہ بیچارے یہودیونکی تہمت سے بچ جاتے۔ پیشتر ہم لکہ چکے ہین کہ اہل اسلام کے ہان احکام مین سے کوئی بہی متشابہات نہین ہے پس استعمال لفظ ید وغیرہ اور لفظ ابن کیونکر مطابق ہوگا **قولہ** تیسرا اعتراض مسیح کفارہ ہوا اسکے کیا معنے کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کوئی پاوے۔ جواب ہے کہ کفارہ کی اصل فضل اور رحمت ہے جسکے بغیر نجات نہین ہوتی اور یہہ فضل بدون کفارہ کے صورت نہین پکڑتا ہے ورنہ عدالت ٹوٹتی ہے **اقول** کفارہ کا مسئلہ حقیقت مین قابل اعتراض ہے اور اعتراض بہی اوپر ایسے آتے ہین کہ بالکل رفع نہین ہو سکتے اور یہہ جو فرمایا کہ اسکے بغیر نجات نہین ہو سکتی یہہ قضیہ غیر مسلم ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ اجر فاعل فعل کو ملا کرتا ہے یعنے جو شخص کفارہ دیگا وہ اوسی گناہونکا عوض ہوگا اور عیسائیون نے تو خود مسیح کو کفارہ نہین دیا بلکہ یہودیون نے صلیب پر لٹکا دیا پس مسیح عیسائیونکے گناہونکا کفارہ کیونکر ہو سکتا ہے اس حساب سے تو ثابت ہوتا ہے کہ مسیح یہودیونکا کفارہ ہوا اور کچھ خاص یہود کے واسطے ہی بلکہ عیسائی تو دشمن ٹہرتے ہین کہ ابتک شراب ڈبل روٹی ملا کر اوسکو اسکا خون سمجھکر مزے سے پیتے ہین اس قابل کہ مسیح اونکا کفارہ ہوسکے اور یہہ جو فرمایا کہ عدالت ٹوٹتی ہے تو اب پہلے کونسی عدالت باقی رہی وہ بات تو پہر بہی آئی کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کوئی پاوے اور پہر یہہ نہین کہ کیون

کی عوض آپ اوسکو کفارہ مانین بلکہ سب عیسائیونکی طرفسی پس یہہ کونسی عدالت ہی کہ مسیحی تو دنیا مین مزیسی عیش
اڑائین اور ایک بیچارہ بڑہی زادہ اونکی عوض یہہ تکلیفین بہگتی **قولہ** اور خدا نی بہی انبیاوں سی فرمادیا تہا کہ آخر
کو مین خود کفارہ ہونگا تب تم نجات پاؤگے چنانچہ استثنا باب ۳۲ ورس ۴۳ مین ہی خدا اپنی زمین اور اپنی قوم کا کفارہ ہوگا
اقول مطلب تیرے شروع ہی کہ مسیح کفارہ ہوا اب یہان خدا کی کفارہ کا ذکر درمیان آیا اگرچہ ایسے ہی یہہ ثابت ہو کہ مسیح خدا ہے
تو مسیح ہی یہہ بات ہی کب ثابت ہولی ہی علاوہ اسکی دعوی خلاف سند ہی کیونکہ حوالہ سی معلوم ہوتا ہی کہ خدا
اپنی زمین اور قوم کا کفارہ ہوا ۔ اور ہمنی آجتک کسی عیسائی کی زبانی یہہ نہین سنا کہ مسیح زمین کا کفارہ ہوا بلکہ
عیسائیونکا کفارہ ہی بتلاتے ہین اور پہر قوم سی مراد یہان قوم عیسوی کس دلیل سی ہے سوا اسکی تسلیم دعوی سے آپ ایک اور
یہہ محال لازم آتا ہی کہ خداوند جب کفارہ ہوئے تو اپنی کل کو کفارہ کر دیا یا اپنی ایک جزو کو دونو صورتون مین بڑی قباحت
لازم آتی ہی کل کفارہ ہونیسی خداوند تعالی کی موت اور اوسکا عجز ثابت ہوتا ہی اور جزو کفارہ ہونیسی خداوند کا
متجزی ہونا ثابت غرض کفارہ ایسا مسئلہ نہین کہ اسکا صحیح ہونا عقل سلیم قبول کرلے ۔ علاوہ ازین ہمنے
اپنی کتاب مسمی بہ ابحاث ضروری مین ایک جدا فصل ابطال کفارہ مین لکہی ہے مہربانی کرکے اون دلائل کی تردید کیجیے
اور اور حوالہ جو آپنی اپنی سند مین لکہی ہین اونکا جواب بفصل بشارات مین گذرا ۔ الغرض عیسائیونکی یہ تین اصلی
مسئلہ علاوہ تعلیم توریت سی تہے سو تینونکو ہی عیسائیون نے عدم فہمی کی باعث یا حقیقت مین باطل ہونیکی
باعث متشابہات مین داخل کر دیا جب یہہ تینون مسئلہ جو علاوہ تعلیم توریت سی تہی متشابہات مین داخل ہوئی تو اب
محکمات کونسی ہی قطع نظر اسکی ہم انکا متشابہات مین داخل ہونا باطل کر آئی ہین +

خاتمہ کا جواب

واضح ہے کہ خاتمہ مین پادری صاحب بعض خصوصیات انجیل در باب ثبوت کلام ہونے انجیل کے بیان کرتے ہین مگر چونکہ
وہ اپنی جگہہ آپ مردود ہین ہمارے جواب لکہنی کی کچہ حاجت نہین ۔ علاوہ
وہ تمام باتین اعتقادی ہین چنانچہ پادری صاحب شروع مین فرماتے ہین کہ **قولہ** اور دلیل اور
ثبوت کی صرف اپنا تجربہ اور صدہا علما و فضلا کا تجربہ جو بلا تعصب طالب حق گذری ہین اور اب ہی موجود
ہین ہمہ **اقول** ایسی بات تو ہر ایک مبتلا کہکر اپنی کتاب مسلمہ کو کلام الہی بنا سکتا ہی کچہ انجیل کی تخصیص نہین

حتی کہ ہلاکو رجو اجلاہین وہ بہی ایسی باتونسی اپنے مذہب کی حقیقت بیان کرسکتے ہین ۔ **بشارت**
شائقین اس فن کو واضح ہو کہ اندنون مین مشفقی ام مولوی سید قاسم شاہ صاحب فتحپوری ایک کتاب مسمی آوقایۃ الانسان
درباب ابطال تثلیث لکہی ہے فقط اللہم انصر من نصر دین محمد واخذل من اعرض عن دین محمد +

التماس

عیسائیونکو چاہیے کہ اس کتاب کو ابتدا سے اخیر تک دیکہین مگر تعصب اور ہٹ دہرمی کو چہوڑدین اگر کہین سے سمجہہ نہ پڑے تو ہمسے بالمشافہ یا بذریعہ تحریر پوچہہ لے شاید خداوند تعالی راہ راست اپنے لوگونکو دکہلاوے مین اپنے سچے دلسے اون کے برحق سے دعا مانگتا ہون کہ اے سچے ہدایت کرنیوالے اور اے اپنا سیدہا رستہ دکہلانے والے ہم گنہگارونکو اپنا سیدہا رستہ دکہلا اور پہر اوسپر قایم رکہہ اور طمع اور لالچ دنیاوی ہمسے دور کردے مبادا کہ ہم تیرے عاجز بندے کسی لالچ کے پیچہے تیرا سیدہا راستہ بہولجائین اور اپنی اس زندگی فانی کو عزیز سمجہکر عذاب اخروی کے لایق ہون ہم تیرا بڑا شکریہ ادا کرتے ہین کہ تونے ہمکو ہدایت کی اور ہمنے دین اسلام کو قبول کیا اور اوسکی سچائی اور راستی تونے ہمپر ایسی واضح کردی کہ کسیطرحکا ہمکو اوسمین شک نرہا بلکہ مخالفونکو (یعنے جو لوگ اپنی شقاوت ازلی کے باعث سے اوسکی خلاف ہوکر اوسپر رد و قدح کرتے ہین اور لوگونکو بہکاتے ہین) ایسے ایسے جواب دیے کہ کئی صاحب قسمت اس دین مین چلے آئے ۔ اے خدا تو ہمارے دلمین اپنے حبیب کا شوق زیادہ کر اور اوسکی متابعت نصیب کر کیونکہ اوسکی متابعت اور محبت عین تیری محبت ہے چنانچہ تونے اپنے حبیب کی زبانپر اپنے کلام مین فرمایا ہے ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ۔ آمین آمین آمین یارب العالمین +

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب مسمی بہ صیانت الانسان من تصنیف عالم عامل فاضل کامل محب اہل اللہ جناب مولوی حافظ ولی محمد محمدی لاہوری بروز شنبہ بوقت چاشت کامل ہوئی ۔ خداوند تعالی جو اس کتاب کے لکہنے کی علت غائی ہے پوری کرے یعنے گم گشتگان راہ ہدایت کو سیدہی راہ دکہلاوے +

قطعہ تاریخ تالیف کتاب ہذا طبعزاد شاعر بے مثیل سخنور کامل فی الواقع فرید مولوی فرید سکنہ نگینہ

ز شفقت ولی محمد چو شد تالیف + صحیفہ بہر زعم فاصیانت الانسان + فرید دید رقم زد و بہر تاریخش + کتاب دافع شیطان صیانت الانسان

۱۲۸۹

ہو الہادی

خدا وحدہ لاشریک کو سجود - سچے نبیون کی ذات بابرکات پر درود - انکے مقلدون و سچے الاعتقادون
کے ارواح فیض سمات پر رحمت رب ودود - اسکے بعد ناچیز ہندی نژاد کجمج زبان بیان
کرتا ہے کہ ہیچمدان نے حسب الایماء مودت انتماء مشفقی و مکرمی مولوی عبد العزیز صاحب
سلمہ العزیز کی دس تاریخ دسمبر ۱۸۸۲ء کی شب کو اس کتاب بے بہا انتخاب کو کہ اسم بامسمیٰ ہے موسوم بہ صیانة
الانسان عن وسوسة الشیطان فی رد تحقیق الایمان ہے میں نے چند صفحے ابتدائی دیکھے - تو معلوم ہوا کہ پہلے
پادری عماد الدین صاحب پانی پتی نے تحقیق الایمان مین اپنے گمان کے موافق محمدیون کا علاج
لکھا تھا مگر اہل اسلام ہم ہندوؤن کی طرح علم دینیات سے جاہل اور جواب دندان شکن دینے مین کاہل
نہیں ہیں - اسواسطے جامع علوم دینی و منبع فنون ظاہری و باطنی - سرآمد متکلمین سرگروہ مناظرین
جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب نے یہہ کتاب بغرض جواب تحریر فرمائی - سبحان اللہ مصنف
کا کیا کہنا ہے - کہ ہر ہر فقرہ مین حد مناظرہ کو پیش نظر رکھا اور لفظ لفظ کا جواب نہایت متانت
و حلمیت سے ادا کیا - گو بندہ دونو مذہب سے برکنار ہے مگر مشتاق راست گفتاری کا ہے اکثر ایسی کتابون
کو دیکھتا رہتا ہے - حق و باطل مین تمیز کرتا رہتا ہے - تثلیث کے مسئلہ کا حل آجتک میری نظر سے
نہیں گذرا - اور کانون سے بھی نہیں سنا بلکہ بیشتر عیسائی واعظونکو اس بیان مین عجز انتما پایا
پادری عماد الدین صاحب کی خدمت میں میری دانست مین مناسب یون ہے کہ ایک جلسہ ہو روبرو
چند علماء اہل اسلام و مسیحی لاہور مین یا امرتسر مین ہو جاوے اور حسن و قبح دونو کتابون کا
وہان روبرو پیش ہو اور اگر اسبات سے انکار ہو تو تحریر جواب کتاب ہذا مین اسبات کا
ضرور لحاظ رہے کہ جواب ساری کتاب کا ہو ایسا نہو کہ ایک آدہ مطلب کا جواب دیدیا اور
دوسرے جگہ لکھدیا کہ اسکا جواب فلانے صاحب نے لکھدیا ہے + فقط